بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام ظاہری اور باطنی اعمال، اقوال اوراحوال میں اخلاص اورحسن نیت کا بیان

جہاں تک عمل پر مضبوطی سے قائم رہنے اوراحکامات الٰہی کو مضبوطی سے تھامنے کا تعلق ہے، تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''ہم نے جو تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے تھام لو''۔ نیز فرمایا: (سورۃ البقرۃ: ٦٣)

''تم ان کو پوری طاقت سے پکڑلو اور اپنی قوم کو حکم کرو کہ ان کے اچھے اچھے احکام پر عمل کریں۔''

(سورۃ الاعراف: ١٤٥) مزید فرمایا:

اے یحییٰ۔ ''میری کتاب کو قوت و مضبوطی سے تھام لو۔'' (سورۃ مریم: ١٢)

اور اچھے اعمال میں جلدی کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''

''میرے ذکر میں سستی نہ کرنا۔'' (سورۃ طٰہٰ ٤٢:)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''انہیں (امم سابقہ کو) صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ یکسو ہو کر خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں' نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور (جان لیں کہ) یہی سیدھا اور سچا دین ہے۔''

(سورۃ البینۃ : ٥)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اللہ تعالیٰ کو (تمہاری قربانیوں سے) نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون ہی' اسے تو صرف تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔'' (سورۃ الحج :٣٧) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''آپ (ان سے) کہہ دیں کہ خواہ تم اپنے سینوں کی باتیں چھپاؤ خواہ ظاہر کرو' اللہ تعالیٰ انہیں جانتا ہے۔'' (آل عمران: ٢٩)

حدیث نمبر ایک (١)

١۔ امیر المومنین حضرت ابوحفص عمر بن خطابؓ بن نفیل بن عبدالعزی بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن

رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب قریشی عدوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اعمال کا دارومدار صرف نیتوں پر ہے' ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا' پس جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہوگی' تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی خاطر ہوگی اور جس نے حصول دنیا یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہجرت کی تو اسکی ہجرت انہی مقاصد کے لیے ہوگی' جنکی خاطر اسنے ہجرت کی۔''

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/۹۔فتح)' مسلم (۱۹۰۷)

حدیث نمبر دو (۲)

۲۔ام المومنین ام عبداللہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک لشکر خانہ کعبہ پر لشکر کشی کرے گا پس جب وہ بیدار (کسی چٹیل میدان) میں پہنچے گا تو ان کے اول و آخر سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔'' حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: ''میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ: انکے اول و آخر سب کو کیسے دھنسا دیا جائے گا جب کہ ان میں بازار والے بھی ہوں گے اور کچھ ایسے بھی ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ان کے اول و آخر سب کو دھنسا دیا جائے گا' پھر (روز قیامت) انہیں انکی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔''

(متفق علیہ۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں)

(البیداء) '' وہ چٹیل میدان جہاں کوئی چیز نہ اُگتی ہو۔'' حدیث کے بعض راویوں نے اس میدان کی وضاحت کی ہے، صحیح مسلم میں اسے بیدائے مدینہ کہا گیا ہے۔جس سے وہ معروف جگہ مراد ہے۔ جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔ نیز وہ اونچی جگہ جو ذوالحلیفہ سے آتے ہوئے مکہ کی طرف ہے۔

(الخسف) '' زمین میں دھنس جانا'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا: (سورۃ العنکبوت: ۴۰)

نیز فرمایا:

''ہم نے اسے اس کے محل سمیت زمین میں دھنسا دیا'' (سورۃ القصص: ۸۱)

''گزشتہ امتوں میں ایسے نیک لوگ کیوں نہ ہوئے جو زمین میں فساد پھیلانے سے روکتے بجز چند لوگوں

کے جن کو ہم نے ان میں سے عذاب سے بچالیا تھا اور جو لوگ ظالم تھے وہ انہی باتوں کے پیچھے تھے جن میں عیش و آرام تھا اور وہ مجرم تھے اور آپ کے رب کا یہ دستور نہیں کہ بستیوں کو ناحق ہلاک کر دے حالانکہ انکے رہنے والے نیکوکار اور مصلح ہوں'' (سورۃ ھود ۱۱۲۔۱۱۷)

حدیث نمبر تین (۳)

۳۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت باقی ہے۔اور جب تمہیں دشمن کے ساتھ قتال کرنے کے لیے نکلنے کے لیے کہا جائے تو پھر نکل کھڑے ہو۔'' (متفق علیہ)

اس کا معنی ہے کہ فتح مکہ کے بعد مکہ سے ہجرت کی ضرورت باقی نہیں رہی کیونکہ وہ دارالاسلام بن گیا ہے

توثيق الحديث : أخرجه البخاری (۲۲۶/۸۔فتح)، ومسلم (۱۸۶۴) واللفظ له، و فی البا ب عن ابن عباس عند البخاری (۳/۶۔فتح)

حدیث نمبر چار (۴)

۴۔حضرت ابوعبداللہ جابر بن عبداللہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں۔کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوے میں شریک تھے تو آپ نے فرمایا: ''یقیناً مدینہ میں کچھ ایسے لوگ ہیں کہ تم نے جتنا بھی سفر کیا اور جو بھی وادی طے کی وہ تمہارے ساتھ رہے ہیں، انہیں تو مرض نے روکے رکھا۔'' اور ایک روایت میں ہے۔'' وہ تمہارے ساتھ اجر میں شریک رہے ہیں۔'' (مسلم)

اور بخاری میں روایت اس طرح ہے کہ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک سے لوٹے تو آپ نے فرمایا: ''یقیناً کچھ لوگ ہمارے پیچھے مدینے میں رہے کہ ہم جس گھاٹی یا وادی سے گزرے (اجر و ثواب کے لحاظ سے) وہ ہمارے ساتھ تھے انہیں تو عذر نے روکے رکھا۔''

توثیق الحدیث: حدیث جا بر أخرجه مسلم (۱۹۱۱)، و حدیث أنس أخرجه البخاری (۴۶/۶۔۴۷۔فتح)

مصنفؒ نے حدیث کے آخر میں ''متفق علیہ'' نہیں لکھا حالانکہ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ اور دونوں نے

اسے روایت کیا ہے مگر ان دونوں نے تھوڑے سے اختلاف الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اگر چہ یہ الفاظ کا اختلاف مطلق طور پر کوئی باعث نقصان نہیں لیکن مصنف نے انہیں "متفق علیہ" اس لیے نہیں لکھا کہ جمہور اہل حدیث صرف اسی حدیث کو "متفق علیہ" سمجھتے ہیں جس کی سند اور متن اور دونوں پر شیخین کا اتفاق ہو۔ جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ نے "النكت على مقدمة ابن الصلاح" میں اس کی وضاحت کی ہے

"اے ایماندارو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں، ممکن ہے کہ یہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں، ممکن ہے۔ کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔" (سورۃ الحجرات:۱۱)

"اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن اور بغیر عذر کے بیٹھ رہنے والے مومن برابر نہیں۔" (سورۃ النساء:۹۵)

حدیث نمبر پانچ (۵)

۵۔ حضرت ابو یزید معن بن یزید بن اخنسؓ (یہ معن، ان کے والد یزید اور دادا اخنس تینوں صحابی ہیں) بیان کرتے ہیں۔ کہ میرے والد یزید نے کچھ دینار صدقہ کرنے کے لیے نکالے اور انہیں مسجد میں کسی آدمی کے پاس رکھ آئے (تا کہ وہ کسی مستحق کو دے دے) پس میں مسجد میں آیا اور انہیں گھر لے آیا، پس انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے تو یہ ارادہ نہیں کیا تھا۔ (کہ یہ دینار تم لے آؤ) پس میں انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا اور آپ کو اس مسئلے کے بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا: اے یزید! تجھے تیری نیت کا ثواب مل گیا اور اے معن! جو تو نے لیا وہ تیرا ہے۔" (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاري (۳/ ۲۹۱۔ فتح)۔

حدیث نمبر چھ (۶)

۶۔ ابو اسحٰق سعد بن ابی وقاصؓ مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی القرشی الزہری، جو ان دس صحابہؓ میں سے ایک ہیں جنہیں دنیا میں جنت کی خوشخبری دے کی گئی۔ وہ بیان

کرتے ہیں۔ کہ حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور مجھے اس وقت شدید درد تھا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ دیکھ رہے ہیں کہ مجھے کس قدر شدید درد ہے اور میں مالدار آدمی ہوں لیکن میری وارث صرف میری ایک ہی بیٹی ہے' کیا میں اپنے مال کا دو تہائی حصہ صدقہ کردوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آدھا مال؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں'' پھر میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایک تہائی؟ آپ نے فرمایا: '' تیسرا حصہ صدقہ کرلو لیکن تیسرا حصہ بھی کثیر یا بڑا ہے کیونکہ اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں محتاج چھوڑ کر جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کی رضا کیلیئے جو بھی خرچ کروگے تو اس پر تمہیں اجر ملے گا' حتی کہ تم جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں رکھو گے (اس پر بھی ثواب ملے گا)''۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا میں اپنے ساتھیوں کے (مکے سے) چلے جانے کے بعد پیچھے (مکہ میں) چھوڑ دیا جاؤں گا (میں ہجرت نہیں کروں گا)؟ آپ نے فرمایا: '' پیچھے چھوڑ دیے جانے کی صورت میں تم اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جو بھی عمل کروگے اس سے تمہارے درجات بلند ہوں گے۔ نیز ممکن ہے کہ تمہیں پیچھے رہنے کی مہلت مل جائے اور کچھ لوگ تم سے فائدہ حاصل کرلیں دوسرے لوگوں (کافروں) کو تم سے نقصان پہنچے۔ اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو پورا فرما اور انہیں انکی ایڑیوں پر نہ لوٹا لیکن قابل رحم سعد بن خولہؓ (یہ سعد بن ابی وقاص کے علاوہ) ہیں''۔ ان کے لیے رسول اللہ ﷺ رحمت کی دعا فرماتے تھے۔ اس لیے کہ وہ مکے میں فوت ہوئے تھے۔

(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۶۵/۳۔فتح) ' ومسلم (۱۶۲۸)

حدیث نمبر سات (۷)

۷۔ حضرت ابو ہریرہ عبدالرحمٰن بن صخرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا وہ تو تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۵۶۴) (۳۳)

حدیث نمبر آٹھ (۸)

۸۔حضرت ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس اشعریؓ بیان کرتے ہیں۔کہ رسول ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص شجاعت و بہادری کی خاطر' ایک (خاندانی) حمیت کی خاطر ایک ریاکاری کی خاطر لڑتا ہے تو ان میں سے اللہ تعالیٰ کی خاطر کون لڑتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایاُ: جو شخص اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہے۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱/ ۲۲۲۔فتح)' و مسلم (۱۹۰۴) واللفظ له

حدیث نمبر نو (۹)

۹۔حضرت ابوبکرہ نفیع بن حارث ثقفیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:" جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں سونت کر مدمقابل آجاتے ہیں تو پھر یہ قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں" میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو قاتل ہے (اس لیے جہنمی ہے) مقتول جہنمی کیوں ہوگا؟ آپ نے فرمایا:" اس لیے کہ وہ بھی اپنے ساتھی (مدمقابل) کے قتل کا حریص تھا" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱/ ۸۵۔فتح) واللفظ له' ومسلم (۲۸۸۸)

دل میں پیدا ہونے والے وساوس قابل مواخذہ نہیں اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا تعلق ہے:

" جو تمہارے دلوں میں ہے اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ تم سے حساب لے گا" (سورۃ البقرہ ۲۸۴)

تو یہ آیت اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے منسوخ ہے:

" اللہ تعالیٰ انسان کو اسکی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا' اس کے لیے (اس کے فائدے میں) جو اس نے کمایا (نیکی) اور اس پر (اس کے لیے نقصان دہ) جو اس نے کمایا (گناہ)۔"

حدیث نمبر دس (۱۰)

۱۰۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔" آدمی کی جماعت کے ساتھ پڑھی

ہوئی نماز اسکی گھر یا بازار میں پڑھی ہوئی نماز سے بیس سے کچھ زائد درجے فضیلت رکھتی ہے' اس لیے کہ جب کوئی شخص وضو کرتا ہے۔ اور اچھی طرح وضو کرتا ہے۔ پھر نماز کے لیے مسجد میں آتا ہے اور نماز ہی اسے مسجد کی طرف لے جاتی ہے تو پھر وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے تو ہر قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند اور ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ حتٰی کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے۔ پس جب مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ حالت نماز میں شمار ہوتا ہے۔ جب تک نماز اسے وہاں روکے رکھتی ہے اور فرشتے تمہارے ایک پر رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک وہ اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی تھی۔ فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اس پر رحم فرما' اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس پر رجوع فرما (اور یہ دعائیں جاری رہتی ہیں) جب تک وہ کسی کو تکلیف نہ پہنچائے' جب تک وہ بے وضو نہ ہو" (متفق علیہ) یہ لفظ صحیح مسلم کے ہیں

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/ ۵۶۴۔ فتح)' مسلم (۶۴۹) (۲۷۲)

حدیث نمبر گیارہ (۱۱)

۱۱۔ حضرت ابو العباس عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رب تبارک وتعالٰی سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: اللہ تعالٰی نے نیکیاں اور برائیاں لکھ رکھی ہیں پھر انہوں نے اس کی وضاحت فرمائی' کہ جس شخص نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن اسے کر نہیں سکا تو اللہ تعالٰی اسے اپنے ہاں ایک کامل نیکی لکھ لیتا ہے اور اگر کوئی شخص کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے۔، اور اسے کر بھی لیتا ہے۔ تو اللہ تعالٰی اس کا دس گنا سے سات سو گنا بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ ثواب لکھ لیتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے لیکن اسے کرتا نہیں تو پھر بھی اللہ تعالٰی اپنے ہاں ایک کامل نیکی لکھ لیتا ہے اور اگر کوئی شخص ارادے کے مطابق اس برائی کو کر لیتا ہے تو اللہ تعالٰی ایک ہی برائی لکھتا ہے۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/ ۳۲۳۔ فتح)' و مسلم (۱۳۱)۔

حدیث نمبر بارہ (۱۲)

۱۲۔ حضرت ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرما

تے ہوئے سنا: تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی سفر پر روانہ ہوئے حتیٰ کہ رات ہوگئی۔ اور وہ رات گزارنے کے لئے ایک غار میں داخل ہوگئے' پس تھوڑی ہی دیر کے بعد پہاڑ سے ایک چٹان لڑھک کر نیچے آئی اور آئی اور اس نے غار کے منہ کو بند کر دیا' پس انھوں نے سوچ بچار کے بعد کہا: اس چٹان سے نجات کا اور کوئی ذریعہ نہیں سوائے اسکے کہ تم اپنے اعمال صالحہ کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا: یا اللہ! میرے بوڑھے والدین تھے اور میں شام کو سب سے پہلے انہیں دودھ پلاتا تھا۔ اور اہل وعیال نیز خادم وغلام کو بعد میں پلاتا تھا۔ ایک روز میں درختوں کی تلاش میں دور نکل گیا' جب شام کو واپس گھر آیا تو وہ دونوں سو چکے تھے' میں نے انکے لیے دودھ دوہا اور لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ سو چکے تھے۔ میں انہیں جگانا پسند کیا نہ ان سے پہلے اہل وعیال یا خادم وغلام کو دودھ پلا ناپسند کیا' پس میں دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لیے ان کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا حتیٰ کہ صبح ہوگئی اور بچے بھوک کی شدت کی وجہ سے میرے قدموں میں بلکتے اور چیختے چلاتے رہے۔ پس جب وہ بیدار ہوئے تو انھوں نے اپنا شام کا دودھ پیا۔ اے اللہ! اگر یہ کام میں نے تیری رضا جوئی کے لیے کیا تھا تو پھر ہمیں اس چٹان کی مصیبت سے نجات عطا فرما۔ پس پتھر تھوڑا سا سر کا لیکن ابھی وہ نکل نہیں سکتے تھے۔ دوسرے نے کہا: اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی ایک دوسرے روایت میں ہے کہ میں اس سے اس قدر محبت کرتا تھا۔ جس قدر مردوں کی عورتوں سے ہوسکتی ہے' پس میں نے اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے کا ارادہ کیا تو اسنے انکار کر دیا۔ لیکن جب ایک مرتبہ وہ قحط سالی سے دوچار ہوئی تو میرے پاس آئی' میں نے اسے ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیے کہ وہ میرے ساتھ خلوت اختیار کرے۔ چنانچہ وہ اس پر تیار ہوگئی حتیٰ کہ جب میں نے اس پر قابوں پا لیا۔ ایک اور روایت میں ہے۔ کہ جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا' تو اُس نے کہا: اللہ سے ڈر اور اس مہر (یعنی پردہ بصارت) کو بے حق نہ توڑ۔ (پس یہ سنتے ہی) میں اس سے دور ہوگیا حالانکہ وہ مجھے لوگوں میں سے سب سے زیادہ محبوب اور پیاری تھی اور سونے کے دینار جو میں نے اسے دیے تھے' وہ بھی چھوڑ دیے۔ اے اللہ! اگر یہ کام میں نے تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو پھر ہم جس مصیبت سے دوچار ہیں۔ ہمیں اس سے نجات دے۔ پس وہ چٹان تھوڑی سی اور سرک گئی لیکن وہ اب بھی اس غار سے نکل نہیں سکتے تھے۔ اب تیسرے آدمی نے کہا: اے اللہ میں نے کچھ مزدوروں کو اجرت پر رکھا تھا۔ اور میں نے تمام مزدوروں کو اجرت

دے دی سوائے ایک آدمی کے جو اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ پس میں نے اسکی اجرت کے پیسوں کو کاروبار میں لگا دیا۔ حتیٰ کہ اس سے بہت سا مال بن گیا۔ پس کچھ مدت کے بعد وہ میرے پاس آیا تو اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! میری اجرت مجھے ادا کر دے۔ میں نے کہا: یہ اونٹ' گائے، بکریاں اور غلام جو تجھے نظر آ رہے ہیں' یہ سب تیری اجرت ہے اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! میرے ساتھ مذاق نہ کر۔ میں نے کہا: میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کر رہا۔ چنانچہ اس نے سارا مال لے لیا اور ہانک کر لے گیا اور اس میں سے کوئی چیز بھی نہ چھوڑی۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو پھر ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما۔ پس وہ چٹان سرک گئی۔ اور وہ سب باہر نکل کر چل دیئے''۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴/۴۴۹۔فتح)' ومسلم (۲۷۴۳)

باب نمبر۔۲

توبہ کا بیان

علماء نے کہا ہے کہ توبہ گناہ سے واجب ہے' اگر گناہ کا معاملہ اللہ تعالیٰ اور بندے ہی کے درمیان ہے' کسی دوسرے بندے کے متعلق نہیں تو ایسے گناہ کیلئے توبہ کی تین شرطیں ہیں:

(۱)۔ گناہ سے کنارہ کشی کرے۔

(۲)۔ اس پر نادم ہو۔

(۳)۔ پختہ عزم و ارادہ کرے کہ آئندہ یہ گناہ کبھی نہیں کرے گا۔

اگر ان میں سے ایک شرط بھی کم ہوئی تو توبہ صحیح نہیں ہوگی۔

اور اگر گناہ کا تعلق کسی دوسرے آدمی سے ہو تو پھر اسکی توبہ کے لیے چار شرطیں ہیں' تین تو پہلی جو بیان کی گئی ہیں۔ اور چوتھی یہ کہ صاحب حق کا حق ادا کرے' اگر کسی کا مال وغیرہ ہو تو اسے ادا کرے' اگر کسی پر تہمت لگائی ہو تو پھر اسکی حد اپنے اوپر لگوائے یا پھر اس سے معافی مانگے اور اگر غیبت کی ہو تو اسے اس سے معاف کرائے۔

اور یہ ضروری ہے۔ کہ وہ تمام گناہوں سے توبہ کرے' اگر وہ شخص بعض گناہوں سے توبہ کرے تو اہل حق

کے نزدیک اس گناہ کے متعلق اسکی توبہ صحیح ہوگی اور جن سے توبہ نہیں کی ہوگی وہ گناہ اس کے ذمے باقی ہوں گا۔ وجوب توبہ پر کتاب وسنت کے بے شمار دلائل اور امت کا اجماع ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے مومنو! تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ'' اور فرمایا: ''اور یہ کہ تم اپنے رب کی طرف استغفار کرو' پھر اسکی طرف رجوع کرو'' (سورۃ النور: ۳۱)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے مومنو! اللہ تعالیٰ کی طرف خالص توبہ کرو۔'' (سورۃ التحریم: ۸)

حدیث نمبر تیرہ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ کی قسم! میں دن میں ستر سے زائد مرتبہ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی بخشش مانگتا اور اسکی طرف توبہ کرتا ہوں''

(بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/۱۰۱۔ فتح)۔

پس ایسے لوگوں کی خطائیں نیکیوں میں تبدیل کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' اور یہ مقام مغفرت ہے۔ (سورۃ الفرقان: (۷۰)

''پس آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لیے اور اللہ تعالیٰ نے انکی توبہ قبول فرمائی' بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے''۔ (سورۃ البقرہ: ۳۷)

جدِ انبیاء ابراہیم علیہ السلام نے بھی اس سلسلے کو جاری رکھا اور فرمایا:

''اے ہمارے رب! ہمیں اپنا فرمانبردار بنالے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنی اطاعت گزار رکھ اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما' تو توبہ قبول فرمانے والا رحم وکرم کرنے والا ہے'' (سورۃ البقرۃ: ۱۲۸)

حضرت موسیٰؑ کے بارے میں ہے:

''پھر جب ہوش میں آئے تو عرض کیا: بے شک آپکی ذات منزہ ہے' میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے آپ پر ایمان لانے والا ہوں۔'' (سورۃ الاعراف: ۱۴۳)

حدیث نمبر چودہ

حضرت اغر بن یسار مزنیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔" اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرو اور اس سے بخشش طلب کرو۔ کیونکہ میں ایک دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔" (مسلم)

توثيق الحديث : أخرجه مسلم (٢٧٠٢) (٤٢) دون قوله :((واستغفروه)) وبزيادة ((إليه)) بعد ((في اليوم))

"اور اگر تم دونوں اللہ تعالیٰ کے آگے توبہ کرو (تو بہتر ہے کیونکہ) تمہارے دل کج ہو گئے ہیں"
(سورۃ التحریم:۴)

"اے مومنو! تم سب اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو تاکہ تم کامیاب ہو سکو" (سورۃ النور:۳۱)

" وہ جنہوں نے توبہ کی اور اپنی حالت کو درست کیا اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑا اور خاص اللہ کے فرمانبردار ہو گئے تو ایسے لوگ مومنوں کے زمرے میں ہوں گے اور عنقریب اللہ تعالیٰ مومنوں کو بڑا ثواب دے گا۔" (سورۃ النساء:۱۴۶)

حدیث نمبر پندرہ

۱۵۔"حضرت ابوحمزہ انس بن مالک انصاریؓ رسول اللہ ﷺ کے خادم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے کسی جنگل میں اپنا اونٹ گم کر دیا ہو اور پھر اس نے اسے پا لیا ہو۔" (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں:" اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے جب وہ اس کیطرف توبہ کرتا ہے' اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی جنگل میں اپنی سواری پر سوار ہو کہ اچانک وہ سواری اس سے چھوٹ جائے اور اس پر اس کے کھانے پینے کا سامان ہو' وہ اس سے مایوس ہو کر کسی درخت کے سائے تلے آ کر لیٹ جائے جبکہ وہ اپنی سواری سے (مکمل طور پر) مایوس ہو چکا ہو کہ اتنے میں اچانک سواری اس کے سامنے آ کھڑی ہو اور وہ اس کی مہار تھام کر خوشی کی شدت میں کہہ دے: اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ شدت فرحت کی وجہ سے اس سے غلطی ہو جائے۔" (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه البخاري (١١/١٠٢۔فتح) ' و مسلم (٢٧٤٧)(٨)۔والرواية الثانية عند مسلم (٢٧٤٧)(٧)

حدیث نمبر سولہ

حضرت ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے۔تاکہ دن کے وقت برائی کرنے والا توبہ کرلے اور وہ دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کے وقت برائی کرنے والا توبہ کرلے (یہ سلسلہ جاری رہتا ہے) حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہوجائے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (٢٧٥٩)۔

حدیث نمبر سترہ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کرلے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (٢٧٠٣)۔

''جس روز آپ کے رب کی کوئی بڑی نشانی آپہنچے گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہیں آئے گا جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو۔'' (سورۃ الاانعام:١٥٨)

آیت نمبر اٹھارہ

حضرت ابوعبدالرحمٰن بن عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''یقیناً اللہ عزوجل بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرمالیتا ہے جب تک وہ حالت نزع کو نہ پہنچ جائے''۔

(ترمذی حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث:صحیح بشواهده۔أخرجه الترمذی (٣٥٣٧)،وابن ماجه (٤٢٥٣)،وأحمد (٦١٦٠ و٦٤٠٨)،والبغوی فی ((شرح السنة)) (١٣٠٦)، وابن حبان (٢٤٤٩)، والحاكم (٢٥٧/٤)۔

عبدالرحمٰن بن ثابت کے علاوہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں اور وہ صدوق ہے اور کبھی غلطی کرتا ہے اور

اس کی حدیث احسن درجے کی ہے۔حضرت ابوذر اور بشیر بن کعب کی حدیث اس کے شواہد میں سے ہے، گویا امام نوویؒ نے اسی لیے شرح مسلم (۱۷/۲۵) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

''اللہ تعالیٰ صرف انہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔جو بوجہ نادانی کوئی برائی کر گزریں پھر جلد اس سے باز آجائیں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی توبہ قبول کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بڑے علم والا حکمت والا ہے۔''

(سورہ النساء:۱۷)

پس جس نے موت سے پہلے توبہ کرلی تو گویا اس نے جلد توبہ کر لی۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''انکی توبہ نہیں جو برائیاں کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے تو کہہ دے کہ میں نے اب توبہ کی اور ان کی بھی توبہ قبول نہیں جو کفر ہی پر مر جائیں' یہی لوگ ہیں جن کے لیے ہم نے المناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔''(سورۃ النساء:۱۸)

ترجمہ:'' اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا پھر ان کے پیچھے پیچھے فرعون اپنے لشکر کے ساتھ ظلم وزیادتی کے ارادے سے چلا یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا تو کہنے لگا کہ میں ایمان لاتا ہوں اس پر جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں' اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں (جواب دیا گیا) اب ایمان لاتا ہے؟ پہلے سرکشی کرتا اور مفسدوں میں داخل رہا؟ سو آج ہم تیری لاش کو بچائیں گے تا کہ تو ان کے لیے نشان عبرت ہو جو تیرے بعد ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ بہت سے آدمی ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔''(سورۃ یونس:۹۰۔۹۲)

حدیث نمبر اُنیس

حضرت زر بن حبیش بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت صفوان بن عسالؓ کے پاس موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں پوچھنے کیلئے آیا۔تو انھوں نے کہا: اے زر! کیسے آئے ہو؟ میں نے کہا: علم حاصل کرنے کیلئے۔ انھوں نے فرمایا۔فرشتے طالب علم کے لیے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں۔اس (علم دین) سے خوش ہو کر جو وہ حاصل کرتا ہے۔پس میں نے کہا: پیشاب اور پاخانے کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے سینے میں تردد سا ہے' چونکہ آپ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ہیں۔اسلیے آپ سے مسئلہ پوچھنے کے لیے آیا ہوں' کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کو اس بارے میں کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟

انھوں نے فرمایا: ہاں! آپ ہمیں حکم فرماتے تھے۔ جب ہم مسافر ہوتے کہ ہم جنابت کے علاوہ تین دن اور تین راتیں موزے نہ اتاریں۔ لیکن پیشاب' پاخانہ اور نیند کی صورت میں (جرابوں پر مسح کرتے تھے' انہیں اتارتے نہیں تھے)۔ میں نے ان (صفوان) سے دوسرا سوال یہ کیا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو محبت کے بارے میں بھی کچھ کہتے ہوئے سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں! ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے' پس ہم آپ کے پاس ہی تھے کہ ایک دیہاتی نے با آواز بلند آپ کو آواز دی: اے محمد! رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی طرح بلند آواز سے جواب دیا: ''ہاں! میں یہاں ہوں۔'' پس میں نے اس دیہاتی سے کہا: افسوس ہے تجھ پر! اپنی آواز پست کر' اس لیے کہ تم نبی ﷺ کی خدمت میں ہو اور تمہارے لیے اس طرح بلند آواز سے بولنا جائز نہیں۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں آواز پست نہیں کروں گا۔ اس دیہاتی نے مزید کہا: (اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے۔) جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن اسکی ان سے ملاقات نہیں ہوئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''آدمی جن سے محبت کرتا ہے۔ روز قیامت وہ انہی کے ساتھ ہوگا۔ پس آپ ہم سے باتیں کرتے رہے حتیٰ کہ آپ نے مغرب کی جانب ایک دروازے کا ذکر فرمایا' جس کی چوڑائی کی مسافت چالیس یا ستر سال ہے یا فرمایا کہ اسکی چوڑائی اتنی ہے کہ ایک سوار چالیس یا ستر سال چلتا رہے۔ (اس حدیث کے) ایک راوی سفیان نے کہا (کہ آپ نے فرمایا): ''وہ دروازہ شام کی جانب ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے اس روز پیدا فرمایا جب اس نے آسمان و زمین کو تخلیق فرمایا اور وہ اسی وقت سے توبہ کے لیے کھلا ہے' وہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا۔ جب تک سورج اس (مغرب) سے طلوع نہ ہو (سورج جب مغرب سے طلوع ہوگا تو قیامت آجائے گی)۔''

(ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح بطرقه أخرجه الترمذی (۳۵۳۵ و ۳۵۳۶)' وابن ماجه (۴۰۷۰)' وأحمد (۴/ ۲۳۹۔۲۴۰' ۲۴۱) والطیالسی (۲۷۶۷۔منحة المعبود)' والحمیدی فی مسنده (۸۸۱)' وعبدالرزاق فی ((المصنف)) (۷۹۳۔۷۹۵)' وابن حبان (۱۸۲۔موارد)' والطبرانی ((الکبیر)) (۷۳۵۲۔۷۳۵۳۔۷۳۵۹۔۷۳۶۰۔۷۳۶۱۔۷۳۶۵۔۷۳۸۸)' وابن نعیم فی ((الحلیة)) (۷/ ۳۰۸) وابن خزیمة (۱۹۳)' والبغوی فی ((شرح السنة)) (۱۳۱۵)' و

((معالم التنزيل)) (۲/۱۴۴)'وابن جریر الطبری فی ((جامع البیا ن
)) (۸/۷۲)'والبیهقی (۱/۲۷۶)'وابن عدی فی ((الکا مل))(۵/۱۸۰۶)

یہ سب عاصم بن ابونجود کے طریق سے زر بن حبیش سے اور وہ صفوان بن عسال سے روایت کرتے ہیں
شارح کہتے ہیں کہ اس کی سند احسن ہے' عاصم کے علاوہ سب راوی ثقہ ہیں وہ حسن الحدیث
ہے۔ زبید الیامی نے اس کی متابعت کی ہے۔ یہ زبید بن حارث یامی ہیں جو ثقہ' ثبت اور عابد ہیں لہٰذا
حدیث صحیح ہے۔

علم حاصل کرنے کی ترغیب۔

اگر دین کے بارے میں کسی مسئلے کا علم نہ ہو تو پھر اہل علم سے پوچھ لینا چاہیے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا۔

"اگر تمہیں علم نہ ہو تو اہل ذکر سے پوچھ لیا کرو۔" (سورۃ النحل: ۴۳)

سائل عالم سے دلیل کا مطالبہ کر سکتا ہے کہ آیا یہ مسئلہ نص سے ثابت ہے یا آپ نے اپنے اجتہاد سے بیان
کیا ہے اور عالم کو چاہیے کہ اس پوچھنے سے ناراض نہ ہو' کیونکہ جو فتویٰ یا دلیل ہو وہ صدق اور اخلاص پر مبنی
ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"کہہ دیجئے اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو"۔ (سورۃ البقرہ: ۱۱۱)

حدیث نمبر بیس (۲۰)

حضرت ابوسعید سعد بن مالک بن سنان خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے
لوگوں میں ایک آدمی تھا۔ جس نے ننانوے قتل کیے تھے' پس اس نے زمین پر موجود سب سے بڑے عالم
کے بارے میں دریافت کیا تو اسے ایک راہب (پادری) کے بارے بتایا گیا' پس وہ اس کے پاس آیا اور
بتایا کہ اس (میں) نے ننانوے آدمی قتل کیے ہیں۔ کیا اسکی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس (راہب) نے کہا:
نہیں' پس اس نے اسے بھی قتل کر دیا اور اس طرح اس نے سو آدمیوں کے قتل کی تعداد کو مکمل کیا۔ اس نے
پھر کسی بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا تو اسے ایک عالم کے بارے میں بتایا گیا' وہ اس کے پاس
گیا اور اسے بتایا کہ اس نے سو آدمی قتل کیے ہیں' کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس (عالم) نے کہا: ہاں
! اور کون ہے جو اس کے اور اسکی توبہ کے درمیان حائل ہو؟ ایسے کرو تم فلاں جگہ چلے جاؤ کیونکہ وہاں کے

لوگ خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، پس تم بھی ان کے ساتھ مل کر اللہ کی عبادت کرو اور سنو اپنی زمین کی طرف واپس نہ آنا' کیونکہ وہ برائی کی زمین ہے۔ پس وہ اس (بستی) کی طرف روانہ ہو پڑا، ابھی آدھا سفر ہی طے کیا تھا کہ اسے موت آ گئی (اب اس کی روح قبض کرنے کیلئے) رحمت اور عذاب کے فرشتے آ گئے اور دونوں کے درمیان جھگڑا شروع ہو گیا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: وہ تائب ہو کر آیا تھا اور اللہ کی طرف دل کی توجہ سے آیا تھا (ہم اسکی روح قبض کریں گے۔) عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے کبھی نیکی و بھلائی کا کام کیا ہی نہیں (لہٰذا یہ جہنمی ہے)۔ پس ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے اپنے درمیان حکم (فیصل) بنالیا' اس نے کہا: دونوں زمینوں کی درمیانی مسافت کی پیمائش کرو، وہ ان دونوں میں سے جس کے قریب ہوگا وہی اس کا حکم ہوگا۔ پس انھوں نے اسے ناپا تو' اس کو اس زمین کے زیادہ قریب پایا جس طرف جانے کا اس نے ارادہ کیا تھا۔ لہٰذا رحمت کے فرشتوں نے اس کی روح کو قبض کر لیا۔" (متفق علیہ)

نیز صحیح ہی کی ایک روایت ہے۔ "وہ نیک لوگوں کی بستی کی طرف ایک بالشت قریب تھا۔ لہٰذا اسے اس بستی کے نیک لوگوں میں سے کر دیا گیا۔"

صحیح ہی کی ایک روایت میں سے ہے: "اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو (جہاں سے وہ آ رہا تھا) کہا کہ دور ہو جا اور اس زمین کو (جس طرف جا رہا تھا) کہا کہ قریب ہو جا اور پھر فرمایا کہ ان دونوں زمینوں کی درمیانی مسافت کو ناپو۔ (جب انھوں نے ناپا) تو انھوں نے اسے نیک لوگوں کی بستی کی طرف ایک بالشت قریب پایا تو اسے بخش دیا گیا" اور ایک روایت میں ہے: "وہ اپنے سینے کے سہارے سَرک کر دوسری طرف ہو گیا۔"

توثیق الحدث: أخرجه البخاری (٦/٥١٢۔فتح) ومسلم (٢٧٦٦)۔

حدیث نمبر اکیس (٢١)

عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے اور یہ (عبداللہ) حضرت کعبؓ بیٹے تھے اور ان کی رہنمائی کرتے تھے جب وہ (کعب) نابینا ہو گئے تھے۔ عبداللہ کہتے ہیں۔ میں نے کعبؓ کو اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے جب وہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ حضرت کعبؓ بیان کرتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جو بھی جہاد کیا میں آپ سے پیچھے نہیں رہا سوائے غزوہ تبوک کے اگر چہ میں غزوہ بدر میں بھی پیچھے رہا تھا لیکن اس میں پیچھے رہ جانے والے کسی ایک پر بھی ناراضی کا اظہار نہیں کیا گیا تھا' اس لیے کہ اس وقت رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام قریش کے ایک قافلے کے تعاقب میں نکلے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کے دشمنوں کو کسی وعدے کے بغیر ہی ایک دوسرے سے ملا دیا۔ میں عقبہ کی رات (منیٰ میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا جب ہم نے سلام پر عہد وفا باندھا تھا۔ اور میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے لیے اس (عقبہ کی رات) کی جگہ بدر کی حاضری ہو' اگر چہ بدر کا چرچا لوگوں میں اس (عقبہ) سے زیادہ ہے۔ جب میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہا تھا۔ وہ واقعہ اس طرح ہے کہ میں اتنا قوی اور خوش حال کبھی نہیں تھا جتنا میں اس غزوے سے پیچھے رہ جانے کے وقت تھا' اللہ کی قسم! میرے پاس اس سے پہلے کبھی بھی دوسواریاں اکٹھی نہیں تھیں حتیٰ کہ اس غزوہ میں میرے پاس دوسواریاں تھیں اور رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی غزوے کا ارادہ فرماتے تو اس میں کسی اور سمت کا توریہ فرماتے تھے (یعنی اصل سمت چھپاتے تھے) حتیٰ کہ یہ غزوہ تبوک ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ غزوہ شدید گرمی میں کیا' سفر دور دراز اور ایسے بیابان کا تھا جہاں پانی بھی کم تھا۔ اور مدمقابل بہت بڑا لشکر تھا' اس لیے آپ نے مسلمانوں کے معاملے کو ان کے سامنے واضح کر دیا تاکہ وہ اس کے مطابق خوب تیاری کر لیں۔ آپ نے سمت کا بھی تعین فرما دیا تھا۔ جہاں آپ جانا چاہتے تھے۔ مسلمان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کثیر تعداد میں تھے اور کوئی ایسی کتاب یعنی رجسٹر نہیں تھا جس میں ان کے نام لکھ کر محفوظ کیے ہوتے۔ حضرت کعبؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ اگر کوئی آدمی غزوے سے غائب رہتا تو وہ یہی گمان کرتا کہ وہ آپ سے مخفی رہے گا جب تک اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ غزوہ اس وقت فرمایا جب پھل پک چکے تھے اور ان کا سایہ بھی خوشگوار تھا اور مجھے یہ چیزیں بڑی مرغوب تھیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے تیاری کی' میں بھی صبح کو آتا تاکہ آپ کے ساتھ تیاری کروں لیکن میں کچھ کیے بغیر ہی واپس چلا جاتا اور اپنے دل میں کہتا: میں اس پر پوری طرح قادر ہوں جب چاہوں گا تیاری کر لوں گا۔ پس میری یہی صورت حال رہی حتیٰ کہ باقی لوگ اپنی تیاری میں مصروف رہے۔ پس ایک روز ایسا ہوا کہ رسول اللہ ﷺ اور مسلمان آپ کے ساتھ جہاد کے لئے روانہ ہو گئے اور میں نے اپنی تیاری کے بارے میں کچھ بھی نہ کیا تھا۔ میں پھر صبح

کو آیا اور واپس چلا گیا لیکن کوئی فیصلہ نہ کر پایا۔ پس یہ کیفیت دراز ہوتی گئی اور صحابہ کرام تیزی سے آگے بڑھتے گئے اور جہاد کا معاملہ بھی آگے بڑھتا گیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں بھی سفر کا آغاز کر دوں گا اور انہیں جا ملوں گا' کاش! میں ایسا کر لیتا لیکن یہ میرے مقدر میں نہ ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کے چلے جانے کے بعد جب میں لوگوں کی طرف آتا تو مجھے بس وہی لوگ نظر آتے جو اپنے نفاق کی وجہ سے مطعون تھے ۔ یا وہ لوگ نظر آتے جو لوگ ضعیف تھے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں معذور تھے۔ پس یہ صورت حال مجھے محزون ومغموم کر دیتی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یاد نہیں فرمایا حتیٰ کہ آپ تبوک پہنچ گئے' آپ تبوک میں صحابہ کرام کے ساتھ تشریف فرما تھے تو آپ نے فرمایا: کعب بن مالک نے کیا کیا؟'' بنو سلمہ کے ایک آدمی نے کہا : اے اللہ کے رسول! اسکی دو چادروں اور اپنے دونوں پہلوؤں کو دیکھنے نے اسے روک لیا ہے تو معاذ بن جبلؓ نے اسے جواب دیا تم نے برا کہا' اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! ہم نے تو اس میں خیر کے علاوہ کچھ نہیں دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ اتنے میں آپ نے ایک سفید پوش شخص کو ریگستان سے آتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: ''ابو خیثمہ ہو۔'' پس وہ ابو خثیمہ انصاری ہی تھے' جنھوں نے ایک صاع کھجور صدقہ کیا تو منافقوں نے انہیں طعنہ دیا تھا۔ حضرت کعبؓ بیان کرتے ہیں: جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ تبوک سے واپس تشریف لا رہے ہیں تو مجھ پر غم طاری ہونے لگا اور میں جھوٹ کے بارے میں سوچ بچار کرنے لگا اور میں کہتا کہ میں کل آپ کی ناراضگی سے کیسے بچوں گا؟ میں نے اس بارے میں اپنے گھر کے ہر عقلمند شخص سے مدد کی درخواست کی۔ اور جب یہ کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ اب تشریف لانے والے ہیں تو تمام باطل خیالات مجھ سے زائل ہو گئے حتیٰ کہ میں سمجھ گیا کہ میں آپ سے اس طرح کی کسی چیز کے ذریعے بچ نہیں سکوں گا تو پھر میں نے سچ بولنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ صبح کو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ آپکا یہ معمول تھا کہ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور وہاں دو رکعتیں ادا فرماتے اور پھر لوگوں کیلئے تشریف رکھتے۔ پس جب آپ نے ایسے کر لیا تو منافق لوگ آپ کے سامنے عذر پیش کرنے لگے اور حلف اٹھانے لگے۔ یہ لوگ اسی (۸۰) سے کچھ زائد تھے۔ پس آپ نے ان کے ظاہری عذر کو قبول فرمایا اور ان سے بیعت لی' ان کے لیے مغفرت طلب کی اور انکی اندرونی کیفیت کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا' حتیٰ کہ میں بھی حاضر خدمت ہوا۔ جب میں نے سلام کیا تو آپ مسکرائے جس طرح کوئی ناراض آدمی مسکراتا ہے' پھر آپ نے فرمایا: ''آگے آجاؤ۔'' میں آگے

بڑھا حتٰی کہ آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا؛'' تجھے کس چیز نے پیچھے رکھا؟ کیا تم نے اپنی سواری نہیں خرید لی تھی؟ وہ (کعب) بیان کرتے ہیں۔' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر میں آپ کے علاوہ کسی اہل دنیا کی مجلس میں ہوتا تو میں کسی عذر کے ذریعے اسکی ناراضی سے بچ نکلتا' کیونکہ مجھے فصاحت و بلاغت کا بڑا ملکہ حاصل ہے۔ لیکن اللہ کی قسم! مجھے خوب اچھی طرح معلوم ہے کہ اگر میں آج کسی جھوٹی بات کے ذریعے سے آپکو راضی کرلوں تو ممکن ہے کہ عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو (صحیح صورت حال بتا کر) مجھ سے ناراض کردے اور اگر آپ سے سچی بات کردوں تو اس وجہ سے آپ مجھ سے ناراض تو ہوں گے لیکن مجھے اس میں اللہ تعالیٰ کے اچھے انجام کی امید ہے' اللہ تعالیٰ کی قسم! میرے پاس کوئی عذر نہیں تھا' اللہ تعالیٰ کی قسم! میں کبھی اتنا طاقتور اور خوشحال نہیں تھا۔ جتنا اس وقت تھا۔ جب میں آپ سے پیچھے رہا۔ وہ (کعب) بیان کرتے ہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص نے سچ کہا ہے۔ پس تم یہاں سے کھڑے ہو جاؤ حتٰی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ فرمادے۔ (میں اٹھ کر چلا گیا تو) بنو سلمہ کے کچھ لوگ میرے پیچھے پیچھے آئے اور انھوں نے مجھے کہا: اللہ کی قسم! ہمیں معلوم نہیں کہ آپ نے اس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو' تم اس چیز سے عاجز تھے کہ تم بھی غزوے سے پیچھے رہ جانے والوں کی طرح کوئی عذر پیش کردیتے اور تمہارے گناہ کی معافی کے لیے رسول اللہ ﷺ کا استغفار کافی تھا۔ وہ (کعب) بیان کرتے ہیں۔ کہ ان لوگوں نے مجھے اس قدر شدید ملامت کی کہ میں نے ارادہ کرلیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہو کر اپنے پہلے بیان کی تکذیب کردوں۔ پھر میں نے اس سے پوچھا: کہ میرے جیسا معاملہ کسی اور کے ساتھ بھی پیش آیا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں اسی طرح کے معاملہ میں تمہارے ساتھ دو آدمی اور بھی ہیں' انھوں نے بھی ایسے ہی کہا جیسے تم نے کہا اور انہیں بھی وہی کچھ کہا گیا ہے جو تمہیں کہا گیا ہے۔ میں نے کہا وہ دو کون ہیں؟ انھوں نے کہا: مرارہ بن ربیع العمری او ہلال بن امیہ الواقفی۔ انھوں نے میرے سامنے جن دو آدمیوں کا ذکر کیا وہ نیک تھے' دونوں بدر میں شریک ہوئے تھے اور ان دونوں میں میرے لیے نمونہ تھا' پس جب انھوں نے میرے سامنے ان دو نوں کا ذکر کیا تو میں اپنے سابقہ موقف پر قائم رہا۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو پیچھے رہ جانے والوں میں سے خصوصاً ہم تینوں سے کلام کرنے سے منع کردیا۔ وہ (کعب) بیان کرتے ہیں کہ لوگ ہم سے کنارہ کش ہوگئے یا یوں فرمایا کہ لوگ ہمارے لیے بیگانے سے ہوگئے حتٰی کہ مجھے تو زمین بھی غیر مانوس سی

معلوم ہونے لگی اور میرے لیے یہ زمین بھی وہ نہیں رہی تھی۔ جسے میں پہچانتا تھا۔ پس ہم نے اسی کیفیت میں پچاس راتیں گزاریں۔ میرے جو دوسرے ساتھی تھے وہ تو ہمت ہار بیٹھے اور گھروں میں بیٹھے روتے رہے جبکہ میں ان سے جوان اور قوی تھا۔ پس میں گھر سے باہر نکلتا' مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا بازاروں میں چکر لگاتا لیکن صورت حال یہ ہے کہ مجھ سے کوئی بھی کلام نہ کرتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا جب آپ نماز کے بعد تشریف فرما ہوتے تو آپ کو سلام کرتا اور اپنے دل میں سوچتا کیا آپ سلام کے جواب میں اپنے مبارک لبوں کو حرکت دیتے ہیں یا نہیں؟ پھر میں آپ کے قریب ہی نماز پڑھتا اور دُزدیدہ نظروں سے آپ کو دیکھتا' پس جب میں اپنی نماز میں متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف التفات کرتا تو آپ مجھ سے اعراض فرما لیتے حتیٰ کہ جب مسلمانوں کی بے رخی میرے ساتھ لمبی ہوتی گئی۔ تو میں ایک روز ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پھاند کر اندر چلا گیا' وہ میرے چچا زاد اور تمام لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب تھے' میں نے انہیں سلام کیا لیکن اللہ کی قسم! انھوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔' میں نے کہا: اے ابوقتادہ! میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں' کیا تم میرے بارے میں نہیں جانتے'' کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں؟ وہ خاموش رہا' میں نے دوبارہ قسم دے کر پوچھا تو وہ پھر بھی خاموش رہا' میں نے تیسری بار پھر قسم دے کر پوچھا تو اس نے صرف اتنا کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو پڑے' میں واپس مڑا اور دیوار پھاند کر باہر چلا آیا' میں مدینے کے بازار میں جا رہا تھا کہ میں نے اہل شام کے نبطیوں میں سے ایک نبطی کو جو مدینے میں غلہ بیچنے کے لیے آیا تھا' یہ کہتے ہوئے سنا کہ کعب بن مالک کے بارے میں مجھے کون بتائے گا؟ لوگ میری طرف اشارہ کرنے لگے' حتیٰ کہ وہ میرے پاس آ گیا اور شاہِ غسان کا ایک خط مجھے دیا' میں چونکہ پڑھا لکھا تھا' اور اس لیے اسے فوراً پڑھا۔ اس میں لکھا ہوا تھا: اما بعد! ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے ساتھی نے تم پر ظلم کیا ہے۔ حالانکہ اللہ نے تمہیں ذلت اور حق تلفی والے گھر میں رہنے کے لیے نہیں بنایا' پس تم ہمارے پاس آ جاؤ' ہم تم سے پوری ہمدردی کریں گے۔ میں نے جس وقت اسے پڑھا تو میں نے کہا یہ ایک اور آزمائش ہے۔ میں نے فوراً اسے تنور میں جھونک کر جلا دیا حتیٰ کہ جب پچاس میں سے چالیس دن گزر گئے اور (میرے بارے میں) کوئی وحی بھی نہ آئی تو میرے پاس رسول اللہ ﷺ کا ایک قاصد آیا' اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ

تمہیں اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کرنے کا حکم فرماتے ہیں۔ میں نے کہا: اسے طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ اس نے کہا: نہیں! بلکہ اس سے علیحدگی اختیار کرلو اور اس کے قریب نہ جاؤ۔ میرے ان دونوں ساتھیوں کو بھی آپ نے یہی پیغام بھجوایا۔ پس میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اپنے میکے چلی جاؤ اور وہیں رہو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس معاملے کا فیصلہ فرمادے۔ ہلال بن امیہؓ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی تو آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! ہلال تو بہت بوڑھا آدمی ہے‘ اس کا کوئی خادم بھی نہیں‘ اگر میں ان کی خدمت کروں تو کیا آپ ناپسند فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’نہیں‘ لیکن وہ تم سے قربت (جماع) نہ کرے۔‘‘ اسکی بیوی نے کہا: اللہ کی قسم! اس میں تو کسی چیز کی طرف حرکت کرنیکی طاقت ہی نہیں۔ اور اللہ کی قسم! جس دن سے یہ واقعہ ہوا ہے‘ اس دن سے لے کر آج کے دن تک وہ تو رو رہا ہے۔ پس میرے بعض گھر والوں نے مجھ سے کہا۔ کہ تم بھی اپنی بیوی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کرلو جیسا کہ آپ نے ہلال بن امیہ کی بیوی کو انکی خدمت کرنے کی اجازت عطا فرمادی ہے۔ میں نے کہا: میں اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب نہیں کروں گا معلوم نہیں جب میں آپ سے اجازت طلب کروں تو آپ کیا جواب دیں گے‘ کیونکہ میں تو نوجوان آدمی ہوں۔ پس اس طرح دس راتیں (مزید) گزر گئیں اور جب سے لوگوں کو ہم سے کلام کرنے سے روکا ہوا تھا اب تک ہماری پچاس راتیں مکمل ہوگئیں پھر میں نے پچاسویں رات کو صبح کے وقت اپنے ایک گھر کی چھت پر نماز فجر ادا کی‘ پس ابھی میں اس حال میں بیٹھا تھا جس کا ذکر اللہ نے ہمارے بارے میں فرمایا ہے کہ میرا دل گھٹنے لگا اور زمین فراخی کے باوجود مجھ پر تنگ ہوچکی تھی۔ کہ میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پہاڑی پر چڑھا ہوا بآواز بلند کہہ رہا تھا۔: اے کعب بن مالک! خوش ہوجاؤ! اور میں اسی وقت سجدے میں گر پڑا اور میں سمجھ گیا۔ کہ آزمائش کا وقت ختم ہوگیا اور تکلیف دور ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے جب نماز فجر پڑھ لی تو لوگوں کو بتایا کہ اللہ عزوجل نے ہماری توبہ قبول فرمالی‘ پس لوگ ہمیں خوشخبری دینے کیلئے آنا شروع ہوگئے۔ خوشخبری دینے والے میرے ان دو ساتھیوں کی طرف بھی گئے اور ایک شخص تیزی سے گھوڑا دوڑاتا ہوا میری طرف آیا‘ اور اسلم قبیلے کا ایک شخص دوڑتا ہوا میری طرف آیا اور پہاڑ کے اوپر چڑھ گیا‘ اسکی آواز گھوڑے سے بھی زیادہ تیز تھی۔ پس جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی زبان سے میں نے خوشخبری سنی تھی تو میں نے خوشخبری سنانے کے بدلے میں اپنے دونوں کپڑے اتار کر اسے پہنا دیئے‘ اللہ کی

قسم! اس روز میرے پاس انکے علاوہ اور کوئی چیز نہیں تھی' میں نے دو کپڑے اُدھار لیے اور پہن کر رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کا قصد کر کے روانہ ہوا۔ لوگ مجھے جوق در جوق ملے اور میرے توبہ کی قبولیت پر مجھے مبارکباد دیتے اور مجھے کہتے مبارک ہو' اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمالی حتیٰ کہ میں مسجد میں داخل ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف فرما تھے اور صحابہ کرام آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے' طلحہ بن عبید اللہؓ جلدی سے لپکے' مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی' اللہ کی قسم! مہاجرین میں سے انکے علاوہ کوئی اور کھڑا نہ ہوا۔ کعبؓ طلحہؓ کی اس بات کو کبھی نہیں بھولتے تھے۔ کعبؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا اور آپ کا چہرہ مبارک اس وقت خوشی سے دمک رہا تھا: ''تمہیں یہ دن مبارک ہو جو تمہاری زندگی کا بہترین دن ہے' جب سے تمہاری ماں نے تجھے جنم دیا ہے'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ خوشخبری آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں' بلکہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے''۔ رسول اللہ ﷺ جب بہت زیادہ خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ مبارک اس طرح چمکتا جیسے چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور اس کیفیت سے ہم آپکی خوشی پہچان لیتے تھے۔ جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قبولیت توبہ کی وجہ سے میں چاہتا ہوں۔ کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اسکے رسول کے لیے صدقہ کر دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے مال میں سے کچھ اپنے پاس رکھ لے یہ تیرے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا: میں اپنا خیبر والا حصہ رکھ لیتا ہوں اور میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے مجھے صرف سچائی کی بدولت نجات عطا فرمائی ہے اور یہ بھی میری توبہ کا حصہ ہے کہ (عہد کرتا ہوں) جب تک زندگی باقی ہے میں ہمیشہ سچ بولوں گا۔ پس اللہ قسم! جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس عہد صدق کا ذکر کیا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ مسلمانوں میں سے کسی پر اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کے صلے میں وہ بہتر انعام فرمایا ہو جس سے اللہ تعالیٰ نے مجھے نوازا' اللہ کی قسم! جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عہد صدیق کیا ہے آج تک میں نے جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں بھی مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔ وہ بیان کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے (اس موقع پر) یہ آیات نازل فرمائیں: "یقیناً اللہ تعالیٰ نے نبی پر اور ان مہاجرین وانصار پر رجوع فرمایا۔ جنھوں نے تنگی کے وقت میں اس (نبی) کی پیروی کی' بعد اس کے کہ قریب تھا۔ ان میں سے کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں۔ پھر رجوع کیا اللہ تعالیٰ نے ان پر'

بے شک وہ بہت شفیق اور نہایت مہربان ہے۔ اور ان تین شخصوں پر بھی رجوع فرمایا۔ جو پیچھے رہ گئے تھے ۔ یہاں تک کہ جب ان پر زمین باوجود فراخی کے تنگ ہوگئی اور خود ان کے اپنے نفس بھی ان پر تنگ ہو گئے اور انہیں یقین ہوگیا کہ ان کو اللہ تعالیٰ سے بچانے والا اللہ کے سواء کوئی نہیں پھر اللہ نے ان پر رجوع فرمایا تاکہ وہ توبہ کریں۔ یقیناً اللہ بہت رجوع کرنے والا نہایت مہربان ہے' اے ایمان والوں! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاوٴ۔''

حضرت کعبؓ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے مجھے جب سے اسلام کی نعمت سے نوازا ہے۔ اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جتنے بھی انعامات کیے ہیں ان میں سے سب سے بڑا انعام میرے نزدیک یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولا' جھوٹ نہیں بولا' اگر میں بھی جھوٹ بول دیتا تو میں بھی

ہلاک ہو جاتا۔ جس طرح جھوٹ بولنے والے ہلاک ہوئے۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی تو جس طرح جھوٹ بولنے والوں کا ذکرِ شر کیا ویسے کسی کا بھی نہیں کیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛ جب تم انکی طرف لوٹ کر آوٴ گے تو یہ تمہارے لیے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے اعراض کرلو پس ان سے اعراض فرماوٴ یہ پلید ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے بہ سبب اس کے جو یہ کمائی کرتے رہے۔ یہ تمہارے لیے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاوٴ پس اگر تم ان سے راضی بھی ہو گئے تو بے شک اللہ تعالیٰ نافرمانوں سے کبھی راضی نہیں ہوگا۔''

حضرت کعبؓ بیان کرتے ہیں: ہم تینوں ان لوگوں کے معاملے سے مئوخر کردیے گئے تھے جن کی قسموں کو رسول اللہ ﷺ نے قبول فرمالیا تھا' ان سے بیعت لے لی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارے معاملے کو مئوخر فرمادیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں فیصلہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اور ان تین شخصوں پر (بھی رجوع فرمایا) جو پیچھے رہ گئے تھے۔''

اور یہ جو ہمارے پیچھے رہ جانے کا ذکر ہے' یہ ہمارا غزوے سے پیچھے رہ جانے کے بارے میں نہیں بلکہ یہ تو ہمارے اس معاملے کو اس لوگوں سے مئوخر کرنے کے بارے میں ہے جنھوں نے قسمیں اٹھائیں اور آپ کے سامنے عذر پیش کیے' جنہیں آپ نے قبول فرمالیا تھا۔ (متفق علیہ)

اور ایک دوسری روایت میں ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک کے لیے جمعرات کے روز روانہ ہوئے تھے اور آپ جمعرات کے روز ہی روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ سفر سے چاشت کے وقت واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے' وہاں دو رکعتیں پڑھتے اور پھر وہاں بیٹھ جاتے''۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱۳/۸۔ ۱۱۲۔ فتح)' و مسلم (۲۷۶۹)۔

حدیث نمبر بائیس (۲۲)

حضرے ابونجید (نون پر پیش اور جیم پر زبر) عمران بن حصین خزاعیؓ سے روایت ہے کہ جہینہ قبلے کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ زنا کی وجہ سے حاملہ تھی' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھ سے ایسا گناہ سرزد ہو گیا ہے جس سے حد (سزا) واجب ہو جاتی ہے' لہٰذا آپ اسے مجھ پر قائم فرما دیجیے۔ پس نبی ﷺ نے اس کے ولی کو بلایا اور اسے فرمایا: ''اس سے اچھی طرح سلوک کرنا اور جب بچے کو جنم دے لے تو پھر اسے لے آنا''۔ اس نے ایسے ہی کیا (یعنی وہ اسے لے آیا) پس نبی ﷺ نے اس کے بارے میں حکم فرمایا تو اس کے کپڑے اس پر مضبوطی سے باندھ دیے گئے اور آپ کے حکم پر اسے رجم کر دیا گیا' پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی تو حضرت عمرؓ نے آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں حالانکہ اس نے تو زنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یقیناً اس عورت نے تو ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے اہل مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کر دیا جائے تو ان کو بھی کافی ہو جائے۔ کیا تم نے اس سے بھی کوئی افضل چیز دیکھی ہے کہ اس نے تو اللہ عزوجل کی رضا کے لیے اپنی جان تک قربان کر دی؟'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۶۹۶)

ایت نمبر تئیس (۲۳)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ابن آدم کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ اس کے پاس دو وادیاں ہوں۔ اس کے منہ کو (قبر) مٹی ہی بھرے گی اور اللہ

تعالیٰ اس پر رجوع فرماتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے"۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (١١/ ٢٥٣۔فتح)، و مسلم (١٠٤٩)

آیت نمبر چوبیس (٢٤)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ سبحانہ وتعالیٰ دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنستا ہے، ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ (قتل ہونے والا شخص) اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال کرتا ہے۔ اور شہید کر دیا جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس (کافر) قاتل پر بھی توجہ فرماتا ہے اور وہ مسلمان ہو کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جاتا ہے۔"(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (٦/ ٣٩۔فتح)، مسلم (١٨٩٠)۔

باب نمبر ٣

صبر کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے مومنو! صبر کرو اور دشمن کے مقابلے میں ڈٹے رہو"(سورۃ العمران:٢٠٠)

اور فرمایا: "اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے خوف کے ذریعے، بھوک کے ذریعے، مالوں، جانوں، اور پھلوں میں کمی کر کے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔"(سورۃ البقرۃ:١٥٥)

اور فرمایا: "صبر کرنیوالوں کو ان کا پورا پورا اجر دیا جائے گا بغیر حساب کے"(سورۃ الزمر:١٠)

اور فرمایا: "اور جس شخص نے صبر کیا اور معاف کر دیا بلا شبہ یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے"
(سورۃ الشوریٰ:٤٣)

اور فرمایا: "(اے مومنو!) صبر اور نماز کے ذریعے سے مدد مانگو، بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"(سورۃ البقرۃ:١٥٣)

اور فرمایا: "اور ہم تمہیں آزمائیں گے یہاں تک کہ ہم جان لیں کہ تم میں سے جہاد کرنے والے اور صبر کرنے والے کون ہیں۔"(سورۃ محمد:٣١)

حدیث نمبر پچیس (۲۵)

حضرت ابو مالک حارث بن عاصم اشعریؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پاکیزگی نصف ایمان ہے اَلحَمدُ لِلّٰہِ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے اور سُبحَانَ اللّٰہِ اور اَلحَمدُ لِلّٰہِ کہنا زمین وآسمان کے درمیانی خلا کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے' صدقہ دلیل و برہان ہے' صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے حق میں حجت ہے یا تیرے خلاف حجت ہے۔

تمام لوگ صبح صبح اپنے کام پر نکلتے ہیں اور اپنے نفس کا سودا کرتے ہیں' پس کوئی تو اپنے نفس کو آزاد کرنے والا ہے۔ اور کوئی اسے ہلاک کرنے والا ہے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۲۳)۔

آیت نمبر چھبیس (۲۶)

حضرت ابوسعید بن سنان خدریؓ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سوال کیا تو آپ نے انہیں عطا فرما دیا' انھوں نے پھر آپ سے کچھ مانگا تو آپ نے عطا فرما دیا' حتیٰ کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا' آپ کے ہاتھ میں جو کچھ تھا جب آپ نے وہ خرچ کر دیا تو آپ نے انہیں فرمایا: ''میرے پاس جو بھی مال ہوتا ہے میں اسے تم سے بچا کر ذخیرہ نہیں کرتا اور جو شخص سوال سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے بچا لیتا ہے' جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔ اور کسی شخص کو صبر سے زیادہ وسیع عطیہ نہیں دیا گیا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۳۳۵۔ فتح)' و مسلم (۱۰۵۳)

حدیث نمبر ستائیس (۲۷)

حضرت ابو یحییٰ صہیب بن سنانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اسکے ہر کام میں اس کے لیے خیر و بھلائی ہے اور یہ مومن کے علاوہ کسی اور کو حاصل نہیں' اگر اسے آسودگی حاصل ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے' یہ بھی اس کے لیے بہتر ہے' اور اگر اسے تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے' یہ بھی اسکے لیے بہتر ہے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۹۹۹)

حدیث نمبر اٹھائیس (۲۸)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب نبی ﷺ زیادہ بیمار ہوگئے اور اضطراب و بے چینی آپ پر چھا گئی تو حضرت فاطمہؓ نے کہا: ہائے ابا جان کی تکلیف اور بے چینی! آپؐ نے فرمایا: ''تمہارے باپ پر آج کے بعد بے چینی نہیں ہوگی۔'' پس جب آپ وفات پا گئے تو انھوں (حضرت فاطمہ) نے کہا: ہائے ابا جان!

رب نے انہیں بلایا تو انھوں نے اس کی پکار پر لبیک کہا' ہائے ابا جان! جنت الفردوس انکا ٹھکانا ہے' ہائے ابا جان! ہم جبریل علیہ السلام کو آپ کی وفات کی خبر دیتے ہیں۔ پس جب آپ کو دفن کر دیا گیا تو حضرت فاطمہؓ نے فرمایا: کیا تمہارے نفسوں نے یہ گوارا کرلیا کہ تم رسول اللہ ﷺ (کے جسد اطہر) پر مٹی ڈالو؟ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۸/۱۴۹۔فتح)۔

حدیث نمبر انتیس (۲۹)

حضرت ابوزید اسامہ بن زید بن حارثہؓ (رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام) آپ کے محبوب اور آپ کے محبوب کے بیٹے سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی بیٹی نے پیغام بھیجا کہ میرے بیٹے کا آخری وقت آپہنچا ہے لہٰذا آپ تشریف لائیں' آپ نے پیغام بھیجا کہ وہ سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں: ''یقیناً اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جو وہ لے اور اسی کا ہے جو وہ عطا فرمائے' ہر چیز کا اس کے ہاں وقت مقرر ہے پس انہیں صبر کرنا چاہیے اور ثواب کی اُمید رکھیں۔'' انھوں (آپکی بیٹی) نے دوبارہ پیغام بھیجا اور قسم دے کر کہا کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ پس آپ کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ' معذ بن جبل' ابی بن کعب' زید بن ثابت اور کچھ اور صحابہؓ آپ کے ساتھ وہاں تشریف لے گئے۔ تو بچے کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ تو آپ نے اپنی گود میں بیٹھا لیا' اس وقت اس کی سانس اکھڑ رہی تھی۔ پس آپ کی آنکھوں سے آنسو

جاری ہو پڑے تو سعدؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ تو رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا فرمایا ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے: '' اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہا اور اللہ تعالیٰ اپنے انہی بندوں پر رحم فرماتا ہے جو خود بھی مہربان ہوتے ہیں''

(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۱۵۱۔فتح)، ومسلم (۹۲۳)

حدیث نمبر تیس (۳۰)

حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا اور اس کا (مشیر، وزیر) ایک جادوگر تھا، جب وہ بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا، میں تو اب بوڑھا ہو گیا ہوں لہٰذا تم ایک لڑکا میرے سپرد کر دو تاکہ میں اسے جادو سکھا دوں۔ پس اس نے ایک لڑکا اس کے سپرد کر دیا وہ اسے جادو سکھاتا اس لڑکے کے راستے میں ایک راہب (پادری) بھی تھا، وہ اس کے پاس بیٹھتا، اسکی باتیں سنتا تو وہ اسے اچھی لگتیں، اب وہ جب بھی جادوگر کے پاس جاتا تو پادری سے ہو کر گزرتا اور کچھ دیر اس کے پاس بیٹھتا، پس جب وہ جادوگر کے پاس جاتا، تو وہ اسے (تاخیر پر) مارتا، اس لڑکے نے پادری سے اس جادوگر کی شکایت کی تو اس نے کہا: جب تمہیں جادوگر کا ڈر ہو تو کہہ دیا کرو کہ میرے گھر والوں نے مجھے روک لیا تھا اور جب تجھے اپنے گھر والوں کا ڈر ہو تو کہہ دیا کروں کہ مجھے جادوگر نے روک لیا تھا۔ پس اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہا کہ ایک روز اس نے راستے میں ایک بہت بڑا جانور دیکھا، جس نے لوگوں کو روک رکھا تھا، اس (لڑکے) نے کہا: آج پتا چل جائے گا کہ آیا جادوگر افضل ہے یا پادری افضل ہے؟ اس نے ایک پتھر پکڑا اور کہا: اے اللہ! اگر راہب کا معاملہ تیرے نزدیک جادوگر کے معاملے سے زیادہ محبوب ہے تو پھر اس جانور کو مار دے تاکہ لوگ گزر جائیں۔ پس اس نے وہ پتھر اس جانور کو مارا جس سے وہ ہلاک ہو گیا اور لوگ گزر گئے۔ پس وہ راہب کے پاس آیا سے یہ واقعہ بتایا تو راہب نے اسے کہا: اے بیٹے! آج سے تم مجھ سے افضل ہو، تمہارا معاملہ وہاں تک پہنچ گیا ہے۔ میں اسے دیکھ رہا ہوں۔ اور تم عنقریب آزمائے جاؤ گے۔ اور جب تمہاری آزمائش ہو تو میرے متعلق نہ بتانا۔ اب وہ لڑکا مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو ٹھیک کر دیتا تھا۔ اور باقی تمام بیماریوں کا بھی علاج کرتا تھا، بادشاہ کے ایک ہم نشین

نے جب سنا جو اندھا ہو چکا تھا، تو وہ بہت سے تحائف لے کر اسکے پاس آیا اور کہا: اگر تم مجھے شفا دے دو تو میں یہ جتنے تحایف یہاں لیکر آیا ہوں وہ سب تمہارے ہوں گے۔ اس لڑکے نے کہا: میں تو کسی کو بھی شفا نہیں دیتا، شفا تو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آؤ تو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرونگا۔ تو تجھے شفا عطا فرمادے گا۔ پس وہ اللہ پر ایمان لے آیا تو اللہ نے اسے شفا عطا فرمادی۔ پس وہ بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا۔ جیسے وہ پہلے بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا تیری بینائی کس نے لوٹادی؟ اس نے کہا: میرے رب نے۔ اس نے کہا: کہا میرے علاوہ بھی تمہارا کوئی رب ہے؟ اس نے کہا: میرا اور تمہارا رب اللہ ہے۔ بادشاہ نے اسے گرفتار کرلیا اور اسے مسلسل سزا دیتا رہا حتیٰ کہ اس نے لڑکے کے بارے میں بتادیا۔ پس لڑکے کو لایا گیا تو بادشاہ نے اس سے کہا: بیٹے! تیرا جادو اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ تو مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو ٹھیک کردیتا ہے۔ اور تو فلاں فلاں کام بھی کرتا ہے۔ لڑکے نے کہا: میں تو کسی کو بھی شفاء نہیں دیتا شفاء تو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔ پس اس نے اسے بھی گرفتار کرلیا اور اسے مسلسل سزا دیتا رہا حتیٰ کہ اس نے راہب کے بارے میں بتادیا، راہب کو بھی پیش کیا گیا تو اسے کہا گیا کہ تم اپنے دین سے پھر جاؤ۔ اس نے انکار کردیا، بادشاہ نے آرا منگوایا اور آرے کو اسکے سر کے درمیان یعنی مانگ والے مقام پر رکھ دیا اور اس کے سر کو دو حصوں میں چیر دیا، پھر بادشاہ کے ہم نشین کو بلایا گیا۔ اور اسے بھی کہا گیا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ اس نے بھی انکار کردیا، اس کے سر کے وسط میں بھی آرا رکھا گیا اور اسے دو حصوں میں چیر دیا گیا۔ پھر لڑکے کو لایا گیا اسے بھی کہا گیا۔ کہ اپنے دین سے پھر جاؤ۔ اس نے بھی انکار کردیا اس نے اسے اپنے (فوجی) ساتھیوں میں سے چند افراد کے سپرد کردیا۔ اور کہا اسے فلاں فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور اسے پہاڑ پر چڑھاؤ، جب تم اس کی چوٹی پر پہنچ جاؤ تو وہاں اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو ٹھیک ورنہ اسے وہاں سے نیچے پھینک دو۔ پس وہ اسے لے گئے۔ اسے لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے۔ اس لڑکے نے کہا: اے اللہ! تو انکے مقابلے میں جیسے تو چاہے مجھے کافی ہو جا۔ چنانچہ پہاڑ نے جنبش کی، جس سے وہ سب نیچے گر گئے اور وہ لڑکا بادشاہ کے پاس پہنچ گیا۔ تو بادشاہ نے اس سے پوچھا: تیرے ساتھیوں کو کیا ہوا؟ تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ ان کے مقابلے میں مجھے کافی ہو گیا۔ پھر بادشاہ نے اسے اپنے (فوجی) ساتھیوں میں سے چند افراد کے حوالے کیا اور کہا: اسے لے جاؤ اور اسے کشتی میں سوار کرلو جب سمندر کے درمیان میں پہنچ جاؤ تو اس سے پوچھو اگر یہ اپنے دین سے پھر جائیں تو ٹھیک، ور

نہ اسے سمندر میں پھینک دو' پس وہ اسے لے گئے' تو اس نے کہا: اے اللہ! انکے مقابلے میں جیسے تو چاہے مجھے کافی ہو جا' پس کشتی الٹ گئی' وہ سب غرق ہو گئے اور وہ لڑکا بادشاہ کے پاس آ گیا۔

بادشاہ نے اسے کہا: تیرے ساتھیوں کا کیا بنا؟ تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ ان کے مقابلے میں مجھے کافی ہو گیا' پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا: تم مجھے قتل نہیں کر سکتے حتیٰ کہ میرے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق عمل کرو۔ بادشاہ نے کہا: وہ طریقہ کیا ہے؟ اس نے کہا: تم کسی کھلے میدان میں لوگوں کو جمع کرو اور مجھے کسی تنے پر سولی دینے کیلئے چڑھا دو' پھر میرے ترکش سے تیر لے کر اسے کمانکے درمیان رکھ' پھر یوں کہہ کر اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے۔ پھر وہ تیر مجھ پر چلا پس جب تم یوں کرو گے تو مجھے قتل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ پس اس نے ایک کھلے میدان میں لوگوں کو جمع کیا' اسے ایک تنے پر سولی چڑھایا' پھر اس کے ترکش سے ایک تیر نکالا' پھر اسے کمان کے چلے تانت پر رکھا اور کہا: اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے' پھر اس نے تیر پھینکا اور تیر اسکی کنپٹی پر لگا' اس نے اپنا ہاتھ کنپٹی پر رکھا اور فوت ہو گیا۔ لوگوں نے کہا: ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لے آئے۔ (حکومت کے) لوگ بادشاہ کے پاس آئے اور اسے کہا: دیکھا تم جس چیز سے ڈرتے تھے' اللہ کی قسم! وہی ہوا اور تمہارا ڈر تمہارے سامنے آ گیا' (عوام) لوگ تو سارے ایمان لے آئے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ سڑکوں کے کنارے خندقیں کھودی جائیں' پس وہ کھودی گئیں۔ اور ان میں آگ جلا دی گئی' تو بادشاہ نے کہا: جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے اسے اس میں
جھونک دو یا اسے کہا جائے کہ آگ میں داخل ہو جا۔ انھوں نے ایسے ہی کیا' حتیٰ کہ ایک عورت آئی جس کے ساتھ اس کا ایک بچہ بھی تھا' اس عورت نے آگ میں داخل ہونے سے جھجک محسوس کی تو بچے نے اسے
کہا! اماں! صبر کرو! یقیناً تم حق پر ہو۔" (مسلم) (ذروة الجبل) "پہاڑ کی چوٹی۔" ذال پر زیر اور پیش دونوں طرح جائز ہے (قرقور) دونوں قافوں پر پیش کشتیوں کی ایک قسم۔ (الصعید) یہاں کھلی جگہ کے معنی میں ہے۔ (الأخدود) "کھائیاں" جیسے چھوٹی نہر۔ (اضرم) " جلائی گئی"
(انکفأت) "الٹ گئی۔" (تقاعست) توقف کیا، کمزوری دکھائی۔"

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (٣٠٠٥)۔

حدیث نمبر اکتیس (۳۱)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔کہ نبی ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے، جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی، آپ نے فرمایا: ''اللہ سے ڈر اور صبر کر۔'' اس نے عورت نے کہا: مجھ سے دور رہو، اس لیے کہ تمھیں وہ مصیبت نہیں پہنچی جو مجھے پہنچی ہے۔اس نے آپ کو پہنچانا نہیں تھا، اسے بتایا گیا کہ وہ تو نبی ﷺ تھے، تو وہ نبی ﷺ کے دروازے پر آئی اور اس نے وہاں دربانوں کو نہ پایا، اس نے آ کر عرض کیا: میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔آپ نے اسے فرمایا: ''صبر تو وہی ہے۔جو صدمے کے آغاز میں کیا جائے۔''

(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۱۴۸۔فتح)، ومسلم (۹۲۶)(۱۵)۔

حدیث نمبر بتیس (۳۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے پاس میرے اس مومن بندے کے لیے جنت کے سوا کوئی جزا نہیں، جس کی میں محبوب ترین چیز واپس لے لوں تو وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/۲۴۱۔۲۴۲۔فتح)

حدیث نمبر تینتیس (۳۳)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے بارے میں پوچھا تو آپ نے انہیں بتایا: ''یہ ایک عذاب تھا جسے اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا نازل فرماتا مگر اب اللہ تعالیٰ نے اسے مومنوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے، اب جو بندہ طاعون کے مرض میں مبتلا ہو جائے اور رہوا پنے شہر ہی میں صبر کرتے ہوئے ثواب کی امید سے ٹھہرا رہے اور اسے یقین ہو کہ اسے وہی کچھ پہنچے گا جو اللہ تعالیٰ

نے اس کے مقدر میں لکھ دیا ہے۔ تو اس کے لیے شہید جتنا اجر ہے۔" (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٦/٥١٣۔ فتح)

حدیث نمبر چونتیس (٣٤)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندے کو اسکی دو محبوب چیزوں (آنکھوں) کے ذریعے آزماؤں اور وہ صبر کرے، تو میں ان کے عوض اسے جنت عطا کردوں گا۔" (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (١٠/١١٦۔ فتح)

آیت نمبر پینتیس (٣٥)

عطا بن ابی رباح بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابن عباسؓ نے مجھے فرمایا: "کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں انھوں نے فرمایا: یہ سیاہ فام عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی تو اس نے عرض کیا: مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور اس دوران میں ننگی ہو جاتی ہوں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا فرمائیں، آپ نے فرمایا: "اگر تم چاہو تو صبر کرو، اس کے بدلے میں تمہارے لیے جنت ہے۔ اور اگر چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ تمہیں عافیت دے دے۔" اس نے کہا: میں صبر کروں گی، پھر اس نے کہا: میں (دورے کے وقت) ننگی ہو جاتی ہوں لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ میں ننگی نہ ہوا کروں۔ پس آپ نے اسکے لیے دعا فرمائی۔"

(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (١٠/١١٤۔ فتح)، ومسلم (٢٥٧٦)۔

حدیث نمبر چھتیس (٣٦)

حضرت ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں۔: گویا میں رسول اللہ ﷺ کو سابقہ انبیاء علیہ السلام میں سے کسی نبی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، جنہیں انکی قوم نے مار مار کر لہولہان کر دیا

ہواور وہ نبی اپنے چہرے سے خون صاف کر رہے ہوں اور یوں کہتے ہوں۔ ''اے اللہ! میری قوم کو بخش دے اس لیے کہ وہ جانتے نہیں۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٦/٥١٤۔ فتح)' ومسلم (١٧٩٢)

حدیث نمبر سینتیس (٣٧)

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو جو بھی تھکاوٹ، بیماری، ہم وحزن، تکلیف یا غم پہنچتا ہے۔ حتیٰ کہ اسے جو کانٹا بھی چھبتا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسکی خطائیں معاف فرما دیتا ہے۔'' (متفق علیہ) (الوصب) کا معنی ہے بیما ر۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (١٠/١٠٣۔فتح)' ومسلم (٢٥٧٣)

حدیث نمبر اڑتیس (٣٨)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ کو بخار تھا' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو تو بہت شدید بخار ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا:

''ہاں مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تمہارے دو آمیوں کو ہوتا ہے۔'' میں نے کہا: کیا یہ اس لیے کہ آپ کیلئے دُگنا اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! یہ ایسے ہی ہے' اسی طرح جو بھی مسلمان کہ اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے۔' کانٹا چبھتا ہے۔ یا اس سے کوئی بڑی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسکی برائیاں مٹا دیتا ہے۔ اور اس کے گناہ اس سے اس طرح گرتے ہیں۔ جس طرح درخت (موسم خزاں میں) اپنے پتے گرا دیتا ہے۔'' (متفق علیہ) (الوعک) معنی بخار ہے۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (١٠/١١٠ فتح)' ومسلم (٢٥٧١)

حدیث نمبر اُنتالیس (٣٩)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کا

ارادہ فرماتا ہے اسے آزمائش سے دوچار کر دیتا ہے؟" (بخاری)

توثیق الحدیث : أخرجه ابخاری (۱۰/۱۰۳۔فتح)

حدیث نمبر چالیس (۴۰)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص کسی پہنچنے والی تکلیف کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے' اگر اس نے ضرور ہی ایسے کرنا ہے۔تو پھر یوں کہے۔" اے اللہ! تو مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو اور مجھے اس وقت فوت کر دے جب وفات میرے لیے بہتر ہو۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱۰/۱۲۷۔فتح)' و مسلم(۲۶۸۰)

حدیث نمبر اکتالیس (۴۱)

حضرت ابوعبداللہ خباب بن ارتؓ بیان کرتے ہیں۔کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی' آپ اس وقت کعبہ کے سائے تلے اپنی چادر کا تکیہ بنائے آرام فرمارہے تھے' ہم نے کہا: آپ ہمارے لیے مدد طلب کیوں نہیں کرتے؟ ہمارے لیے دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: "تم سے پہلے لوگوں کا یہ حال تھا۔کہ آدمی کو پکڑ لیا جاتا' اور اسکے لیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا' اسے اس میں کھڑا کر دیا جاتا' پھر آرالایا جاتا اور اسے اس آدمی کے سر پر رکھ دیا جاتا اور اسے دو ٹکڑے کر دیا جاتا۔لوہے کی کنگھیاں اس پر پھیری جاتیں' جو اس کے گوشت اور ہڈیوں کو متاثر کرتیں' لیکن یہ (تکلیفیں) اسے اس کے دین سے نہ پھیرتیں۔اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اس معاملے کو ضرور مکمل کرے گا حتیٰ کہ کوئی سوار صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا لیکن اسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا ڈر نہیں ہوگا اور اسے اپنی بکریوں پر بھیڑیے کے سوا کوئی ڈر نہیں ہوگا' لیکن تم جلد بازی کرتے ہو۔" (بخاری)

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ کے چادر کا تکیہ بنائے آرام فرمارہے تھے اور ہم مشرکین کی طرف سے سختیوں میں مبتلا تھے۔

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۶/۱۸۔فتح)

حدیث نمبر بیالیس (۴۲)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب غزوہ حنین کا دن تھا تو مال غنیمت کی تقسیم میں رسول اللہ ﷺ نے بعض لوگوں کو ترجیح دی، آپ نے اقرع بن حابس کو سو اونٹ عطا کیے اور عیینہ بن حصن کو بھی اتنے ہی دیے۔ آپ نے بعض اشراف عرف کو بھی عطیے دیے اور مال غنیمت کی تقسیم میں انہیں بھی ترجیح دی، تو ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! اس تقسیم میں عدل نہیں کیا گیا، اس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو پیش نظر نہیں رکھا گیا۔ پس میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کو اس بارے میں ضرور مطلع کروں گا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس شخص نے جو کہا تھا آپ کو بتایا، تو آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ حتیٰ کہ وہ ایسا ہو گیا جیسے سرخ رنگ ہو، پھر آپ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ انصاف نہیں کریں گے تو پھر کون انصاف کرے گا؟'' پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے، انہیں اس سے بھی زیادہ تکلیفیں پہنچائی گئیں، لیکن انہوں نے صبر کیا۔'' پس میں نے کہا: یقیناً میں آئندہ کوئی بات آپ تک نہیں پہچاؤں گا.

(متفق علیہ)

توثیق والحدیث: أخرجه البخاری (۶/ ۲۵۱۔۲۵۲۔فتح)، مسلم (۱۰۶۲)(۱۴۱)

حدیث نمبر ترتالیس (۴۳)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر خیر و بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے۔ تو اس کو دنیا ہی میں سزا دینے میں جلدی کرتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے شر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے اس کے گناہ کی سزا روک لیتا ہے، یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے پوری سزا دے گا۔'' نبی ﷺ نے مزید فرمایا: ''بڑی جزا بڑی آزمائش میں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتا ہے تو انہیں آزماتا ہے، پس جو شخص راضی ہوتا ہے۔ تو اس کیلئے رضا ہے اور جو ناراض ہوتا تو اس کے لیے ناراضی ہے۔'' (ترمذی۔ اس کی سند حسن ہے۔)

توثیق الحدیث: شطره الأول حسن لغيره۔أخرجه

الترمذی (۲۳۹۲) والبیهقی فی (الأسماء والصفات) (ص ۱۹۲)' وابن عدی فی ((الکامل)) (۳/۱۱۹۲) والشطر الثانی ضعیف۔ أخرجه۔ الترمذی (۲۳۹۲) وابن ماجه (۴۰۳۱)۔

حدیث نمبر چوتالیس (۴۴)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابوطلحہؓ کا ایک بیٹا بیمار تھا' ابوطلحہ باہر تشریف لے گئے تو بچہ فوت ہو گیا۔ جب ابوطلحہ واپس آئے تو پوچھا: میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ ام سلیمؓ، جو بچے کی والدہ تھیں، نے کہا: وہ پہلے سے زیادہ سکون میں ہے۔ پس اس نے حضرت ابوطلحہ کے سامنے شام کا کھانا رکھا' انھوں نے کھانا کھایا' پھر ان (ام سلیم) سے جماع کیا' جب وہ فارغ ہوئے تو انھوں نے کہا (بچہ تو فوت ہو چکا) بچے کو دفنا دو۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو ابوطلحہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہیں یہ واقعہ بتایا' آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے رات کو ہم بستری کی تھی؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! ان دونوں کیلئے برکت فرما'' پس (مدت مقررہ کے بعد) ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا' تو ابوطلحہؓ نے مجھے کہا: اسے اٹھا کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ۔ انھوں نے کچھ کھجوریں بھی دے دیں۔ پس آپ نے فرمایا: ''کیا اس کے ساتھ کوئی چیز ہے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں! کھجوریں ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں لے لیا اور منہ میں چبایا' پھر وہ اپنے منہ سے نکال کر بچے کے منہ میں ڈال دیں' پھر اس کو گھٹی دی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔ (متفق علیہ)

بخاری کی ایک روایت میں ہے۔ کہ ابن عیینہ نے کہا انصار کے ایک آدمی نے کہا: میں نے عبداللہ (پیدا ہونے والے اس لڑکے جس کا نام آپ نے رکھا تھا) کی اولاد سے نو لڑکے دیکھے' جو سب کے سب قاری قرآن تھے۔

مسلم کی ایک رویت میں ہے۔ کہ ابوطلحہ کا ایک بیٹا جو ام سلیم (کے بطن) سے تھا' فوت ہوا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا: تم ابوطلحہ کو اسکے بیٹے کے متعلق نہ بتانا' حتیٰ کہ میں خود انہیں بتاؤں گی۔ پس ابوطلحہؓ تو انھوں نے شام کا کھانا انہیں پیش کیا' انھوں نے کھایا پیا' پھر وہ پہلے سے کہیں زیادہ سنگھار کر کے اور بن سنور کر ان کے پاس آئیں' انھوں نے ان سے جماع کیا' جب ام سلیم نے دیکھا کہ وہ خوب سیر ہو گئے

اوران سے جماع بھی کرلیا تو کہا: اے ابوطلحہ! مجھے بتائیں۔ اگر کچھ لوگ کسی گھر والوں کوئی چیز عاریتاً دیں، پھر وہ ان سے اپنی چیز واپس مانگیں تو کیا ان گھر والوں کو حق حاصل ہے کہ انہیں وہ چیز نہ دیں؟ انھوں نے کہا: نہیں، پھر ام سلیم نے کہا: تو پھر اپنے بیٹے کے بارے میں ثواب کی امید رکھیں (وہ فوت ہوگیا)۔ راوی کہتے ہیں۔ وہ غضبناک ہوئے اور کہا: تم نے مجھے بتایا ہی نہیں حتیٰ کہ جب میں (جماع سے) آلودہ ہو گیا تو پھر تم نے مجھے میرے بیٹے کے بارے میں بتایا، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور جو کچھ ہوا آپ سے بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم دونوں کی اس رات میں برکت فرمائے۔'' پس ام سلیم حاملہ ہوگئیں، رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ سفر میں تھے اور وہ بھی شریک سفر تھیں اور رسول اللہ ﷺ جب سفر سے مدینے آتے تو رات کو تشریف نہیں لاتے تھے، جب قافلے والے مدینے کے قریب پہنچے تو حضرت ام سلیم کو دردِ زہ شروع ہوگیا۔ تو ابوطلحہ انکی خاطر رک گئے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اپنا سفر جاری رکھا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہؓ نے عرض کیا: اے میرے رب! تو جانتا ہے کہ مجھے تو یہی پسند ہے۔ کہ جب رسول اللہ ﷺ (مدینے سے) باہر جائیں تو میں بھی آپ کے ساتھ باہر جاؤں اور جب آپ (مدینے میں) داخل ہوں تو میں بھی آپ کے ساتھ ہی داخل ہوں۔ اور تو دیکھ رہا ہے کہ میں رک گیا ہوں۔ (اور آپ جارہے ہیں) ام سلیمؓ نے کہا: اے ابوطلحہ! مجھے اب وہ دردِ زہ نہیں ہورہا جو پہلے ہورہا تھا، لہٰذا آپ سفر شروع کریں۔ چنانچہ ہم وہاں سے چل پڑے، جب وہ دونوں مدینے پہنچ گئے۔ تو ام سلیم کو دردِ زہ شروع ہوگیا۔ اور انھوں نے ایک لڑکے کو جنم دیا اور میری والدہ (ام سلیم) نے مجھے کہا: اے انس! اسے کوئی دودھ نہ پلائے جب تک تم صبح صبح اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں نہیں لے جاتے۔ پس جب صبح ہوئی تو میں نے اسے اٹھایا اور اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا۔ اور آگے مکمل حدیث بیان کی۔

حدیث الحدیث: الخرجه البخاری (۳/۱۲۹ـفتح)، ومسلم (۲۱۴۴) (۲۳)

حدیث نمبر پینتالیس (۴۵)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاقتور وہ نہیں جو (لوگوں کو) پچھاڑ دے، بلکہ طاقتور تو وہ ہے۔ جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/۵۱۸۔فتح)، ومسلم (۲۶۰۹)

حدیث نمبر چیالیس (۴۶)

حضرت سلیمان بن صردؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اور دو آدمی ایک دوسرے کو گالی دے رہے تھے۔ ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور رگیں پھول گئیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ایک کلمہ جانتا ہوں، اگر یہ اسے پڑھ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے گا۔ اگر یہ شخص کہے اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم (میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں) تو اس کا غصہ جاتا رہے گا“۔ لوگوں نے اس شخص سے کہا۔ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: ”تم شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرو“ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخای (۶/۳۳۷۔فتح)، ومسلم (۲۶۱۰)

حدیث نمبر سنتالیس (۴۷)

حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص غصے کو پی جائے، جب کہ وہ اسے نافذ کرنے پر قادر ہو، تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے تمام مخلوق کے سامنے لائے گا اور اسے کہے گا کہ وہ اپنے لیے جس حور کو چاہے۔ پسند اور منتخب کر لے۔“ (ابوداؤد ترمذی۔ حدیث حسن ہے۔)

توثیق الحدیث: حسن أخرجه أبو داود (۴۷۷۷)، والترمذی (۲۰۲۱ و ۲۴۹۳)، وابن ماجه (۴۱۸۶)

حدیث نمبر اڑتالیس (۴۸)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے وصیت فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: ”غصہ نہ کیا کر“ اس نے کئی مرتبہ اپنی درخواست کو دوہرایا تو آپ نے ہر بار یہی فرمایا: ”غصہ نہ کر“ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/۵۱۹۔فتح)

آیت نمبر اُنچاس (۴۹)

حضرے ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن مرد اور مومن عورت کو اس کی جان، اولاد اور مال کے بارے میں تکلیف اور آزمائش آتی رہتی ہے، حتیٰ کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا'' (ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث:أخرجه الترمذی (۲۳۹۹)' و أحمد (۲/۲۸۷ و ۸۵۰)' و الحاکم (۱/۳۴۶)

ات نمبر پچاس (۵۰)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ عینیہ بن حصن آئے اور اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس ٹھہرے۔ سیدنا حر بن قیس ان لوگوں میں سے تھے جنہیں حضرت عمرؓ اپنے قریب بٹھایا کرتے تھے، نیز حضرت عمرؓ کے ہمنشین اور مشیر قراء (اہل علم، قرآن کے ماہر) ہوتے تھے۔، چاہے وہ عمر رسیدہ ہوں یا جوان۔ عینیہ نے اپنے بھتیجے سے کہا: اے بھتیجے! تمہیں اس خلیفہ کے ہاں خاص مقام حاصل ہے۔ اس لیے مجھے بھی ان سے ملاقات کی اجازت لے دو۔ اس (بھتیجے) نے اجازت طلب کی۔ تو حضرت عمرؓ نے انہیں اجازت دے دی۔ جب وہ اندر آئے تو کہنے لگے۔ افسوس! ابن خطاب! اللہ کی قسم! تم ہمیں زیادہ عطیے دیتے ہو، نہ ہمارے بارے میں عدل سے فیصلے کرتے ہو۔ حضرت عمرؓ غصے میں آ گئے، حتیٰ کہ اسے مارنے کا ارادہ کیا، تو (اس کے بھتیجے) سیدنا حر نے کہا: اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: ''درگزر فرمائیں' اور نیکی کا حکم کرتے رہیں اور جاہلوں سے اعراض فرمائیں۔ اور یہ (میرا چچا) بھی جاہلوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! جب اس (حر) نے یہ آیت تلاوت کی تو حضرت عمرؓ ذرا آگے بڑھے اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے والے تھے۔ (بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۸/۳۰۴۔۳۰۵۔فتح)

حدیث نمبر اکیاون (۵۱)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد کسی چیز کے بہت سے

حقداروں میں سے کسی ایک کو حقدار بنا دیا جائیگا۔ اور ایسے کام ہوں گے جنہیں تم برا سمجھو گے۔ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! تو پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم اپنے ذمے کے حقوق ادا کرتے رہنا اور جو تمہارے حقوق ہیں۔ ان کے بارے اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا۔“ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٦/ ٦١٢۔ فتح) و مسلم (١٨٤٣)

حدیث نمبر باون (٥٢)

حضرت ابو یحییٰ اسید بن حضیرؓ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے عامل مقرر نہیں فرمائیں گے جیسے آپ نے فلاں شخص کو عامل مقرر فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یقیناً تم میرے بعد ایسی صورت حال سے دوچار ہو گے۔ کہ دوسروں کو (تم پر) ترجیح دی جائے گی، پس تم صبر کرنا، حتیٰ کہ تم مجھے حوض (کوثر) پر ملو۔“ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٧/ ١١٧۔ فتح)و مسلم (١٨٤٥)

حدیث نمبر ترپن (٥٣)

حضرت ابو ابراہیم عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض ایام میں، جن میں آپ کا دشمن سے سامنا ہوا، انتظار فرمایا، (یعنی لڑائی شروع نہیں کی) حتیٰ کہ جب سورج ڈھل گیا تو آپ ان (صحابہ) میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”اے لوگو! دشمن سے ملاقات کی تمنا نہ کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو، لیکن جب دشمن سے آمنا سامنا ہو جائے تو پھر ثابت قدم رہو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔“ پھر نبی ﷺ نے دعا فرمائی: ”اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے! بادلوں کو چلانے والے! فوجوں کو شکست دینے والے! انہیں شکست سے دوچار کر دے اور ان کیخلاف ہماری مدد

فرما۔“ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٦/ ٣٣۔ فتح)و مسلم (١٧٤٢)

٤۔ باب: سچائی کا بیان

سچ کے معنی ہیں ظاہر و باطن میں موافقت ہونا' قول و عمل میں موافقت ہونا اور خبر کا واقعہ کے مطابق ہونا۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے مومنو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھی بن جاؤں۔" (سورۃ التوبۃ: ۱۱۹) اور فرمایا: "سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں۔" (سورۃ الأحزاب: ۳۵) اور فرمایا: "اگر وہ اللہ تعالیٰ سے سچ بولتے تو یہ ان کے لیے بہتر ہوتا۔" (سورۃ محمد: ۲۱)

حدیث نمبر چون (۵۴)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "یقیناً سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔' آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت سچا لکھ دیا جاتا ہے۔ اور یقیناً جھوٹ بدکاری کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور بدکاری جہنم کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی یقیناً جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/۵۰۷۔فتح)' ومسلم (۲۶۰۶)

حدیث نمبر پچپن (۵۵)

حضرت ابو محمد حسن بن علی بن ابی طالبؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ الفاظ یاد کیے: "وہ چیز چھوڑ دے جو تجھے شک میں ڈال دے اور اس چیز کو اختیار کر جو تجھے شک وشبہ میں نہ ڈالے کیونکہ سچ اطمینان ہے اور جھوٹ شک اور بے چینی ہے۔" (ترمذی۔ حدیث صحیح ہے)

توثیق الحدیث: أخرجه الترمذی (۲۵۱۸)' والسنائی (۸/۳۲۷۔۳۲۸)' وأحمد (۱/۲۰۰)

حدیث نمبر چھپن (۵۶)

حضرت ابوسفیان صخر بن حربؓ کی وہ طویل حدیث جس میں ہرقل کا واقعہ ہے۔ ہرقل نے (ابوسفیان) سے کہا: وہ (یعنی نبی کریم ﷺ) تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے؟ ابوسفیان کہنے لگے کہ میں نے کہا، وہ فرماتے ہیں: "تم صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کیساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو اور تمہارے آباؤ اجداد جو کہتے ہیں اسے چھوڑ دو، وہ ہمیں نماز پڑھنے، سچ بولنے پاک دامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔"

(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱/ ۳۱۔۳۲۔فتح)،ومسلم (۱۷۷۳)

حدیث نمبرستاون (۵۷)

ابوثابت ،بعض نے کہا ابوسعید اور بعض کے نزدیک ابوولید سہل بن حنیفؓ جو بدری صحابی ہیں،ان سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:''جس شخص نے صدق دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگی تو اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے مقام تک پہنچا دے گا،اگرچہ اسے اپنے بستر پر موت آئے۔''(مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۱۹۰۹)

حدیث نمبراٹھاون (۵۸)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''انبیاء علیہ السلام میں سے ایک نبی نے جہاد کرنے کا ارادہ کیا تو انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ وہ شخص میرے ساتھ جہاد پر نہ جائے جس نے کسی عورت سے نئی نئی شادی کی ہو اور وہ اس سے جماع کرنا چاہتا ہو لیکن ابھی اس نے کیا نہ ہو،اور وہ شخص بھی میرے ساتھ نہ جائے جس نے گھر بنایا ہو اور ابھی اسکی چھت نہ ڈالی ہو اور وہ شخص بھی میرے ساتھ نہ جائے جس نے بکریاں یا اونٹنیاں خریدی ہوں وہ انکے بچے جننے کا منتظر ہو۔پس اس پیغمبر نے جہاد کے لیے سفر شروع کیا،تو وہ بستی کے قریب نماز عصر کے وقت،یا اس کے قریب پہنچے تو سورج سے مخاطب ہو کر کہا:تو بھی مامور ہے اور میں بھی مامور ہوں،اے اللہ!اسے ہمارے لیے روک لے!پس اسے روک لیا گیا،حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح نصیب فرمائی۔پس اس نبی نے غنیمتیں جمع کیں تو آگ آئی تاکہ انہیں کھا لے لیکن اس نے انہیں نہ کھایا۔پس انھوں نے فرمایا:یقیناً تم میں خیانت ہے۔لہٰذا تم میں سے ہر قبیلے کا ایک ایک آدمی آئے اور میری بیعت کرے۔چنانچہ ایک آدمی کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چمٹ گیا۔پس انھوں نے کہا:تمہارے قبیلے میں خیانت ہے،تمہارے قبیلے کا ہر شخص میری بیعت کرے گا (یعنی میرے ساتھ ہاتھ ملائے گا) پس دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ انکے ہاتھ سے چمٹ گیا،فرمایا:تم میں خیانت ہے۔چنانچہ وہ گائے کے سر جیسا سونے کا ایک سر لائے۔اسے لاکر رکھ دیا،آگ آئی اور اسے کھا گئی۔آپ

نے فرمایا: ''ہم سے پہلے کسی قوم کے لیے غنیمتیں حلال نہیں تھیں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوری اور عاجزی کو دیکھا تو اسے ہمارے لیے حلال کر دیا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/۲۲۰۔فتح) ' ومسلم (۱۷۴۷)

حدیث نمبر اونسٹھ (۵۹)

حضرت ابو خالد حکیم بن حزامؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دونوں سودا کرنے والوں کو اختیار حاصل ہے۔ جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں' پس اگر وہ دونوں سچ بولیں اور حقیقت بیان کر دیں تو پھر ان کے سودے میں برکت ڈال دی جاتی ہے۔ اور اگر وہ جھوٹ بولیں اور کسی چیز کو چھپائیں۔ تو پھر انکے سودے سے برکت مٹا دی جاتی ہے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴/۳۰۹۔فتح) ' ومسلم (۱۵۳۲)

۵۔ باب مراقبے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وہ تجھے دیکھتا ہے۔ جب تو کھڑا ہوتا ہے۔ اور سجدہ کرنے والوں کے درمیان میں تیرا گھومنا پھرنا بھی (دیکھتا ہے)۔'' (سورۃ الشعراء: ۲۱۸، ۲۱۹)

اور فرمایا۔ ''وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو۔'' (سورۃ الحدید: ۴)

اور فرمایا۔ ''بے شک اللہ تعالیٰ سے آسمانوں اور زمین کی کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں۔''
(سورۃ آل عمران: ۵)

اور فرمایا۔ ''بے شک تیرا رب البتہ گھات میں ہے۔'' (سورۃ الفجر: ۱۴)

اور فرمایا۔ ''وہ (اللہ تعالیٰ) آنکھوں کی خیانت کو اور سینوں کی پوشیدہ چیزوں کو خوب جانتا ہے۔''
(سورۃ غافر: ۱۹)

حدیث نمبر ساٹھ (۶۰)

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم ایک روز رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک آدمی ہمارے پاس آیا۔ جس کا لباس نہایت سفید اور بال انتہائی سیاہ تھے۔ اس پر سفر کے آثار تھے نہ ہم میں سے کوئی اسے جانتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ نبی ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے گھٹنے آپ

کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیے اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنی رانوں پر رکھ لیا اور کہا: اے محمد! مجھے اسلام کے متعلق بتائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دو۔ رمضان کے روزے رکھو اور اگر تمہیں استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔ اس نے کہا۔ آپ نے سچ فرمایا۔ ہم نے اس کی بات پر تعجب کیا کہ یہ آپ سے سوال بھی کرتا ہے۔ اور آپ کی تصدیق بھی کرتا ہے پھر اس نے کہا ۔ مجھے ایمان کے متعلق بتا ئیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:'' ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ۔ اس کے فرشتوں پر۔ اس کی کتابوں پر۔ اس کے رسولوں پر۔ یوم آخرت پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ:'' اس نے کہا۔ آپ نے سچ فرمایا، پھر اس نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:'' احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، پس اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔'' اس نے کہا۔ مجھے قیامت کے متعلق بتائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا' اسکے بارے میں مسئول (محمد ﷺ) سائل (اس پوچھنے والے) سے زیادہ نہیں جانتا'' پھر اس نے کہا: مجھے اسکی کچھ نشانیاں بتا دیجیے؟ آپ نے فرمایا:'' لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی اور یہ کہ تم دیکھوں گے کہ ننگے بدن۔ ننگے پاؤں۔ فقیر قسم کے لوگ۔ بکریوں کے چرواہے عمارتوں کی تعمیر میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔'' پھر وہ (سائل) چلا گیا۔ پھر میں (حضرت عمر) ایک عرصہ ٹھہرا رہا۔ پھر آپ نے فرمایا:'' اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ سائل کون تھا؟'' میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا:'' وہ جبرائیل علیہ اسلام تھے۔ جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (٨)

حدیث نمبر اکاسٹھ (٦١)

حضرت ابوذر جندب بن جنادہ اور ابوعبدالرحمٰن معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور گناہ کے پیچھے (یعنی بعد) نیکی کرو۔ وہ نیکی اس (گناہ) کو مٹا دے گی اور لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔''

(ترمذی ۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث:(صحیح بشواھدہ :کما بینتہ فی
((صحیح کتاب الأذکا روضعیفہ)) (۱۲۶۲/۹۹۴)'أخرجہ الترمذی
(۱۹۸۷)

حدیث نمبر باسٹھ (۶۲)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں۔کہ میں ایک دن نبی ﷺ کے پیچھے (سوری پر سوار) تھا کہ آپ نے فرمایا:"اے لڑکے! میں تجھے چند کلمات سکھاتا ہوں (انہیں یاد رکھنا):تو اللہ تعالیٰ (کے دین) کی حفاظت کر، وہ تیری حفاظت کرے گا۔تو اللہ (کے حقوق) کی حفاظت کر تو اسے اپنے سامنے پائے گا، جب تو سوال کرے تو صرف اللہ سے سوال کر۔جب تو مدد طلب کرے تو اللہ سے مدد طلب کر جان لے کہ اگر ساری دنیا تمہیں کچھ فائدہ پہنچانا چاہے تو وہ سب تمہیں کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے بجز اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اور اگر وہ تمام تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچانا چاہیں تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے، (کیونکہ) قلم اٹھا لیے گئے اور صحائف خشک ہو گئے۔"

(ترمذی حدیث حسن صحیح ہے)

اور ترمذی کے علاوہ ایک اور روایت میں ہے:" تو اللہ (کے حقوق) کا خیال رکھ تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔تو خوش حالی میں اللہ کو پہچان وہ تجھے تنگی میں پہنچانے گا اور جان لو کہ جو تجھ سے چوک جائے وہ تجھے ملنے والا نہیں اور جو تجھے پہنچ جائے وہ تجھ سے چوک نہیں سکتا اور جان لو کہ مدد صبر کیساتھ ہے۔غم سے نجات کرب و تکلیف کے ساتھ ہے اور یقیناً تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔"

توثیق الحدیث:صحیح :کما بینتہ فی ((صحیح کتا ب الأذکار وضعیفہ
)) (۱۲۶۸/۱۰۰۰)'أخرجہ الترمذی (۲۵۱۴)

یہ عظیم الشان حدیث ہے اور دین کے بنیادی اصول و قواعد پر مشتمل ہے ابن جوزیؒ اپنی کتاب "صید الخاطر" میں لکھتے ہیں میں نے اس حدیث میں غور فکر کیا تو اس نے مجھے دہشت زدہ کر دیا اور قریب تھا کہ میں نا سمجھ ہی رہتا (اس حدیث سے لاعلمی کی صورت میں) بڑا ہی قابل افسوس ہے وہ شخص جو اس حدیث

سے لاعلم رہا اور اس کے معانی سمجھنے میں کم فہمی کا شکار رہا۔

اور اس حدیث کی عظمت کا اعتراف امام ابن رجبؒ نے اپنی کتاب ''نور الاقتباس'' میں بھی کیا ہے۔

ایت بمبر تریسٹھ (۶۳)

حضرت انسؓ نے فرمایا: تم یقیناً بہت سے ایسے اعمال کرتے ہو جو تمہاری نظروں میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں (یعنی معمولی ہیں۔) جبکہ ہم انہیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مہلک شمار کرتے تھے۔

(بخاری) امام بخاریؒ نے کہا: (الموبقات) کا مطلب ہے ہلاک کرنے والے۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/۳۲۹ـ فتح)

ایت نمبر چونسٹھ (۶۴)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ کو بھی غیرت آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت اس وقت آتی ہے جب مومن شخص ایسے کام کا ارتکاب کرتا ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام قرار دیا ہے'' (متفق علیہ) (الغیرۃ) کی غین پر زبر' اس کے معنی ہیں ''خوداری اور حمیت۔''

تو ثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۹/۳۱۸ـ فتح) و مسلم (۲۷۶۱)

حدیث نمبر پینسٹھ (۶۵)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا' آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں تین شخص تھے۔ ایک برص کا مریض تھا، دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا تھا، اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمانے کا

ارادہ

فرمایا، توان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا، پس وہ برص کے مریض کے پاس آیا تو کہا: تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اچھا رنگ، خوبصورت جلد اور مجھ سے وہ چیز (برص کی بیماری) دور ہو جائے، جس کی وجہ سے لوگ مجھے ناپسند کرتے ہیں۔ پس اس فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی وہ بیماری جاتی رہی اور اسے خوبصوت رنگ دے دیا گیا، اس نے مزید پوچھا کہ تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ یا کہا گائے (اس بارے میں راوی کو شک ہے) پس اسے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی دے دی گئی اور

(فرشتے نے) یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اس میں برکت فرمائے۔ پھر وہ فرشتہ گنجے کے پاس گیا اور اس سے کہا: تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: خوبصورت بال اور یہ کہ میرا گنجاپن دور ہو جائے۔ جس وجہ سے لوگ مجھے پسند نہیں کرتے۔ پس اس فرشتے نے ہاتھ پھیرا تو اس کا گنجاپن جاتا رہا اور اسے خوبصورت بال دے دیے گئے۔ اس نے مزید پوچھا کہ تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: گائے، پس اسے حاملہ گائے دے دی گئی اور (فرشتے نے) یہ دعا بھی کی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اس میں برکت فرمائے۔

پھر وہ نابینے کے پاس گیا اور کہا کہ تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ میری بصارت لوٹا دے، تاکہ میں لوگوں کو دیکھوں۔ پس فرشتے نے ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بصارت لوٹا دی۔ پھر اس نے پوچھا کہ تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: بکریاں۔ پس اسے ایک بچہ جننے والی بکری دے دی گئی۔

پس ان دونوں کے ہاں بھی دونوں جانوروں کی اولاد خوب بڑھی اور اس کے ہاں بھی بکری نے خوب بچے دیے، تو اس طرح اس (برص والے) کے پاس اونٹوں کی ایک وادی ہوگئی اور اس (گنجے) کے پاس گایوں کی وادی اور اس (اندھے) کے پاس بکریوں کی ایک وادی ہوگئی۔

پھر وہی فرشتہ برص والے کے پاس اس کی (پہلی) صورت وہیئت میں آیا اور کہا کہ میں مسکین آدمی ہوں' سفر میں میرے وسائل ختم ہوگئے ہیں۔ آج میرے لیے گھر پہنچنا اللہ تعالیٰ کی مدد اور تیری کرم نوازی کے بغیر ممکن نہیں، میں تجھے اس ذات کا وسیلہ دے کر ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس نے تجھے اچھا رنگ اور خوبصورت جلد عطا کی اور بہت سا مال دیا تاکہ میں اس کے ذریعے سفر میں اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاؤں۔ اس شخص نے کہا: مجھ پر بہت سے حقوق ہیں۔ یہ سن کر فرشتے نے کہا: ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاید میں تجھے پہچانتا ہوں۔ کیا تو پہلے برص زدہ نہیں تھا لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے اور تو ایک فقیر شخص تھا، اللہ تعالیٰ نے تجھے مال عطا کیا۔ اس نے کہا: یہ مال تو مجھے باپ دادا سے ورثے میں ملا ہے (یعنی میں جدی پشتی امیر ہوں) فرشتے نے کہا: اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو پہلے تھا۔ پھر وہ فرشتہ گنجے کے پاس اس کی (پہلی) صورت وہیئت میں آیا، تو اسے بھی وہی کچھ کہا جو اس نے برص والے سے کہا تھا۔ اس گنجے نے بھی اسے وہی جواب دیا جو اس برص والے نے جواب دیا تھا،

فرشتے نے بھی وہی کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو پہلے تھا۔

پھر وہ نابینے کے پاس اس کی (پہلی) صورت وہیئت میں آیا اور کہا: میں مسکین آدمی ہوں۔ مسافر ہوں سفر میں میرے وسائل ختم ہو گئے ہیں اب اللہ تعالیٰ کی مدد اور تیرے تعاون کے بغیر میرے لیے گھر پہنچنا ممکن نہیں۔ میں تجھ سے اس ذات کے واسطے سے ایک بکری مانگتا ہوں،۔ جس نے تیری بینائی لوٹائی، تا کہ میں اسکے ذریعے سے اپنے سفر میں منزل مقصود تک پہنچ جاؤں۔، اس شخص نے کہا: واقعتاً میں اندھا تھا ' اللہ تعالیٰ نے مجھے میری بینائی لوٹا دی، پس تم چاہو مال لے جاؤ اور جتنا چاہو۔ چھوڑ دو، اللہ کی قسم! میں آج تجھ سے اس بارے میں جھگڑا نہیں کروں گا، جو تو اللہ کے لیے لے لے گا۔ فرشتے نے کہا: تو اپنا مال اپنے پاس رکھ، تمہاری تو صرف آزمائش کی گئی تھی (تم اس میں کامیاب رہے) پس اللہ تجھ سے راضی ہو گیا اور تیرے دوسرے دونوں ساتھیوں پر تیرا رب ناراض ہو گیا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/۵۰۰، ۵۰۱۔ فتح) و مسلم (۲۹۶۴)

حدیث نمبر چھیاسٹھ (۶۶)

حضرت ابو یعلیٰ شداد بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عقل مند وہ شخص ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے (یا اپنے آپ کو پست کر لے) اور موت کے بعد والی زندگی کے لیے عمل کرے اور عاجز (کم ہمت، بے وقوف) وہ شخص ہے جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ سے بڑی تمنا ئیں وابستہ کرے۔'' (ترمذی حدیث حسن ہے) امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر علماء نے کہا ہے کہ (دان نفسہ) کے معنی ہیں ''اپنا محاسبہ کرے۔''

توثیق الحدیث: ضعیف، أخرجه الترمذی (۲۴۵۹) و ابن ماجه (۴۲۶۰)، أحمد (۴/۱۲۴) والحاکم (۱/۵۷)

امام حاکمؒ نے فرمایا: ''یہ امام بخاریؒ کی شرط پر صحیح ہے'' لیکن امام ذہبیؒ نے اس کے تعاقب میں فرمایا: ''نہیں اللہ کی قسم! اس کا راوی ابو بکر ضعیف ہے۔'' لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔ شارح کتاب کہتے ہیں: اس حدیث کا مدار اسی راوی پر ہے لہٰذا اس کی اسناد سخت ضعیف ہیں۔ ''بیہقی شعیب الایمان (۱۰۵۴۵)'' میں حضرت انسؓ سے مروی حدیث اس کا شاہد ہے لیکن اس کا راوی عوب بن عمارہ ضعیف ہے۔

حدیث نمبر ستاسٹھ (٦٧)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کا بے مقصد اور غیر ضروری باتوں کو چھوڑ دینا اس کے حسن اسلام کی علامت میں سے ہے۔'' (ترمذی وغیرہ۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: صحیح لغیرہٖ أخرجه الترمذی (٢٣١٩)' و ابن ماجه (٣٩٧٦)

حدیث نمبر آٹھاسٹھ (٦٨)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''آدمی سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں مارا تھا۔'' (ابوداؤد)

توثیق الحدیث: ضعیف ' أخرجه أبوداود (٢١٤٧)'

وابن ماجه (١٩٨٦)' وأحمد (٢٠/١)' والبیهقی (٣٠٥/٧)

اس کی اسناد ضعیف ہیں اس لیے کہ اس روایت میں عبد الرحمٰن المسلی ہے اس کے حالات معلوم نہیں جیسا کہ امام ذہبیؒ نے 'میزان'' میں بیان کیا ہے الشیخ احمد شاکرؒ نے مسند (١٢٢) پر اپنی تعلق میں بیان کیا ہے کہ اس کی اسناد ضعیف ہیں، داؤد بن یزید الاودی قوی نہیں، یعنی ضعیف راوی ہے اس پر کلام ہے،

٦۔ تقویٰ کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے مومنو! اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔''

(سورۃ آل عمران: ١٠٢)

اور فرمایا: ''اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جتنی تم میں استطاعت ہو۔'' (سورۃ التغابن: ١٦)

یہ آیت پہلی آیت کے مفہوم و مراد کو واضح کرتی ہے۔ (کہ کما حقہ ڈرنے سے مراد استطاعت کے مطابق ہے) اور فرمایا: ''اے مومنو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی اور درست بات کہو۔''

(سورۃ الأحزاب: ٧٠)

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کے بارے میں بہت سی آیات ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسکا وہم وگماں بھی نہ ہو۔'' (سورۃ الطلاق: ۲، ۳)

اور اللہ نے فرمایا: ''اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو (حق و باطل میں) فیصلہ (کرنے والی) چیز دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دیگا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔''

(سورة الأنفال: ۲۹)

اس باب میں بکثرت آیات ہیں۔

حدیث نمبر اُنہتر (٦٩)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: لوگوں میں سب سے زیادہ معزز و مکرم کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو ان میں سے سب سے زیادہ متقی ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا: ہم آپ سے اسکے بارے میں نہیں پوچھ رہے۔ آپ نے فرمایا: ''پھر یوسف علیہ السلام ہیں جو خود بھی اللہ تعالیٰ کے نبی۔ اللہ تعالیٰ کے نبی کے بیٹے، اللہ تعالیٰ کے نبی کے پوتے اور اللہ تعالیٰ کے نبی اور خلیل کے پڑپوتے ہیں۔'' انہوں نے عرض کیا: ہم آپ سے اس بارے میں نہیں پوچھ رہے۔ آپ نے فرمایا۔ ''کیا تم مجھ سے عرب کے خاندانوں کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو؟ پس انکے جو افراد جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں، وہ بشرطیکہ وہ دین کی سمجھ حاصل کر لیں۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه ابخاری (٦/ ٣٨٧ـ فتح)، و مسلم (٢٣٧٨)

حدیث نمبر ستر (٧٠)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دنیا شیریں اور سرسبز و شاداب ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں جانشین بنانے والا ہے۔ پس وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ پس تم دنیا کے دھوکے سے بچو اور عورتوں کے فتنے سے بچو۔ کیونکہ بنی اسرائیل کی پہلی آزمائش عورتوں کی وجہ سے تھی۔''

(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٧٤٢)

حدیث نمبر اکہتر (۷۱)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ ’’اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، عفت و پاکدامنی اور (لوگوں سے) بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔‘‘ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۲۷۲۱)

حدیث نمبر بہتر (۷۲)

حضرت ابوطریف عدی بن حاتم طائیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’جو شخص کسی بات پر قسم کھالے پھر وہ اس سے زیادہ تقویٰ والی بات دیکھے تو اسے تقویٰ کو اختیار کرنا چاہیے۔‘‘ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۱۶۵۱)

حدیث نمبر تہتر (۷۳)

حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطاب فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اپنی پانچوں (فرض) نمازیں ادا کرو، اپنے (رمضان کے) مہینے کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو، تو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔‘‘

(اسے امام ترمذی نے کتاب الصلوٰۃ کے آخر میں ذکر کیا ہے اور کہا کہ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح ' أخرجه الترمذى (۶۱۶) ' وأحمد (۲۵۱/۵) ' والحاكم (۹/۱۔۳۸۹) وصححه على شرط مسلم ووافقه الذهبى.

۷۔ باب: یقین اور توکل کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’جب مومنوں نے کافروں کے لشکر دیکھے تو کہا: یہ تو وہی ہے جس کا اللہ تعالیٰ اور اس

کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا اور سچ کہا اللہ اور اسکے رسول نے اور اس چیز نے ان کو ایمان وتسلیم ہی میں زیادہ کیا۔"(سورۃ الأحزاب:۲۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔" وہ لوگ کہ جب ان سے لوگوں نے کہا کہ لوگ تم سے مقابلہ کرنے کے لیے) جمع ہوگئے ان سے ڈرو تو اس بات نے انکے ایمان کو اور بڑھا دیا اور انہوں نے کہا: ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے پس وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کے فضل کیساتھ اس حال میں واپس لوٹے کہ انہیں کوئی برائی (تکلیف) نہیں پہنچی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی اتباع کی اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل والا ہے۔"(سورۃ آل عمران:۱۷۳۔۱۷۴)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:"اس زندہ ذات پر توکل کرو جسے موت نہیں آئے گی۔"(سورۃ الفرقان:۵۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:"مومنوں کو اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کرنا چاہیے۔"(سورۃ ابراہیم:۱۱)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔" جب تم پختہ اردہ کرلو تو پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔"(سورۃ آل عمران:۱۵۹)

توکل کے بارے میں بہت سی آیات ہیں۔اور معلوم ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔"جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے۔تو وہ اسے کافی ہے۔"(سورۃ الطلاق:۳)

اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا۔"مومن تو وہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں۔اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کے ایمان میں اضافہ کردیتی ہیں۔اور وہ اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں۔"

(سورۃ الانفال:۲)

حدیث نمبر چوہتر (۷۴)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں۔کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔"مجھ پر امتیں پیش کی گئیں، پس میں نے ایک نبی دیکھا کہ اس کے ساتھ چند آدمی ہیں اور ایک دوسرا نبی دیکھا کہ اس کیساتھ صرف ایک دو آدمی ہیں ایک اور نبی دیکھا جس کے ساتھ کوئی آدمی بھی نہیں۔اتنے میں ایک بڑا گروہ میرے سامنے پیش کیا گیا تو میں نے سمجھا کہ یہ میری اُمت ہے۔لیکن مجھے بتایا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور انکی قوم ہے اور مجھے افق کی طرف دیکھنے کو کہا گیا۔جب میں نے دیکھا تو اوپر بہت بڑی جماعت تھی، پھر مجھے کہا گیا۔کہ دوسرے افق کی طرف دیکھیں تو وہاں بھی بہت بڑی جماعت تھی۔مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی

امت ہے۔ اوران کے ساتھ ستر ہزار ایسے لوگ ہیں جو بغیر حساب وعذاب کے بغیر جنت میں داخل ہونگے۔'' پھر آپ اٹھے اور گھر تشریف لے گئے۔ تو صحابہ کرام نے ان لوگوں کے بارے میں غور وخوض کرنا شروع کر دیا جو حساب وعذاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے ان میں سے بعض نے کہا: شاید یہ وہ لوگ ہوں

گے جنہیں رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہوا۔ بعض نے کہا: شاید یہ وہ لوگ ہوں جو اسلام میں پیدا ہوئے اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہیں کیا۔ انہوں نے اور بھی قیاس آرائیاں کیں کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے آئے تو آپ نے فرمایا: ''تم کس چیز کے بارے میں بحث وتمحیص کر رہے تھے؟'' انھوں نے بتایا تو آپ نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہوں گے جو خود دم کرتے ہیں۔ نہ دم کرواتے ہیں اور نہ بدشگونی ہی لیتے ہیں۔ بلکہ وہ تو اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں۔'' (یہ سن کر) عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''تم ان میں سے ہو۔'' پھر کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہوا تو اس نے کہا: (اے اللہ کے رسول !) میرے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: ''اس میں عکاشہ تم سے سبقت لے گیا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/۱۵۵۔فتح)، ومسلم (۲۲۰)

حدیث نمبر پجھتر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا، میں تجھ پر ایمان لایا، میں نے تجھ پر توکل کیا، میں نے تیری طرف ہی رجوع کیا میں نے تیری وجہ سے (تیرے دشمنوں سے) جھگڑا کیا، اے اللہ! تیرے غلبے کے ذریعے سے میں پناہ مانگتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ کہ تو مجھے سیدھے راستے سے بھٹکا دے، تو زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی، جبکہ تمام جن وانس مر جائیں گے۔'' (متفق علیہ۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں بخاری نے اسے مختصر بیان کیا ہے)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۳/۳۶۸۔فتح)، ومسلم (۲۷۱۷)

حدیث نمبر چھہتر (۷۶)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں ۔''حضرت ابراہیم علیہ اسلام نے:'' **حسبنااللّٰہ و نعم الوکیل :**''(ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہےاوروہ اچھا کارساز ہے) یہ کلمات اس وقت کہے تھے۔جب انہیں آگ میں ڈالا گیا تھااورحضرت محمد ﷺ نے یہ کلمات اس وقت فرمائے جب لوگوں نے کہا کہ لوگ تمہارے خلاف جمع ہوگئے ہیں،ان سے ڈرو،پس اس بات نے ان کے ایمان میں اوراضافہ کردیا،پس آپ نے فرمایا:'' حسبنا اللہ ونعم الوکیل ۔'' (بخاری)

اور بخاری ہی کی روایت میں ہے جوحضرت ابن عباسؓ ہی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: جب حضرت ابراہیمؑ کوآگ میں ڈالا گیا توان کے آخری کلمات یہ تھے:'' حَسْبِیَ اللّٰہُ وِ نِعْمَ الْوَکِیْلُ''
(مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہےاوروہ اچھا کارساز ہے)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۸/ ۲۲۹۔فتح)

حدیث نمبر ستتر (۷۷)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:'' جنت میں ایسے لوگ جائیں گے جن کے دل پرندوں کے دلوں کی طرح ہوں گے۔''(مسلم) بعض نے کہا:اس کے معنی ہیں کہ وہ توکل کرنے والے ہوں گے اور بعض نے کہا کہ ان کے دل نرم ہوں گے۔

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۲۸۴۰)

حدیث نمبر اٹھہتر (۷۸)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کیساتھ نجد کی طرف جہاد کیلئے گئے،پس جب رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے تو وہ (حضرت بابر) بھی ان کے ساتھ ہی واپس ہوئے تو راستے میں گھنے خاردار درختوں کی ایک وادی میں صحابہ کرامؓ پر قیلولے (نیند) کا غلبہ ہوگیا،پس رسول اللہ ﷺ نے وہاں پڑاؤ ڈالا اورصحابہ کرام درختوں کے سائے کی تلاش میں ادھرادھرمنتشر ہوگئے اوررسول اللہ ﷺ بھی ایک ببول کے درخت کے نیچے آرام کرنے کے لیے ٹھہر گئے اوراپنی تلواراس کیساتھ لٹکادی۔ہم سب سوگئے،پس اچانک رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بلانا شروع کردیا:''ہم نے دیکھا کہ ایک دیہاتی آپ کے پاس ہے، آپ نے فرمایا:''میں سویا ہوا تھا کہ اس نے میری تلوار مجھ پر سونت لی،جب میں بیدار ہوا تو یہ اس کے ہاتھ

میں سونتی ہوئی تھی، اس نے مجھ سے کہا کہ تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا: اللہ!'' آپ نے تین مرتبہ کہا کہ اللہ بچائے گا۔ آپ نے اس سے کوئی بدلہ نہ لیا اور بیٹھ گئے۔ (متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے، حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم غزوۂ ذات الرقاع میں رسول اللہ ﷺ کیساتھ تھے پس جب ہم ایک گھنے سائے دار درخت کے پاس آئے تو ہم نے اسے رسول اللہ ﷺ کے لیے چھوڑ دیا (تاکہ آپ اس کے نیچے آرام فرمائیں)، پس اتنے میں ایک مشرک آیا اور رسول اللہ ﷺ کی تلوار درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی۔ اس نے اسے سونت کر کہا: کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں'' اس نے کہا: تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ''۔

اور ''صحیح أبی بکر اسماعیلی''

کی روایت میں ہے کہ اس نے کہا: تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ!''۔ پس تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی، تو رسول اللہ ﷺ نے تلوار اٹھالی اور فرمایا: ''تجھے مجھ سے کون بچائے گا۔ اس نے کہا: آپ بہتر پکڑنے والے بنیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟'' اس نے کہا: نہیں، لیکن میں آپ سے عہد کرتا ہوں۔ کہ میں آپ سے لڑوں گا نہ آپ سے لڑنے والی قوم کا ساتھ دونگا۔ پس آپ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ اور وہ اپنے ساتھیوں کے پاس چلا گیا۔ اور کہا: میں تمہارے پاس ایسے شخص سے ہو کر آیا ہوں جو تمام لوگوں سے بہتر ہے'

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/۹۲۔فتح)، ومسلم (۸۴۳)

حدیث نمبر اوناسی (۷۹)

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کرو جیسا کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے۔ تو وہ تمہیں اس طرح رزق عطا فرمائے جس طرح وہ پرندوں کو رزق عطا کرتا ہے۔ وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں۔ اور شام کو پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں'' (ترمذی۔ حدیث حسن ہے) اس کا معنی ہے کہ وہ پرندے دن کے آغاز میں بھوکے نکلتے ہیں اور دن کے آخر میں پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں۔

توثیق الحدیث: صحیح، أخرجه الترمزی (۲۳۴۴)، والنسائی فی ((الکبریٰ))

(۸/ ۷۹ تحفة)' و ابن ما جه (۴۱۶۴)

حدیث نمبر اسی (۸۰)

حضرت ابوعمارہ براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے فلاں! تو اپنے بستر کی طرف لیٹنے کے لیے آئے تو یوں کہا کہ: اے اللہ! میں نے اپنے نفس تیرے سپرد کر دیا ہے اور اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر لیا ہے، اپنا معاملہ تیرے حوالے کر دیا ہے، اپنی پشت تیری طرف لگالی ہے تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے۔ تیری گرفت سے بچنے کے لیے' تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور مقام نجات نہیں' میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے اور اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا' پس اگر تم اپنی اس رات میں فوت ہو گئے تو تمہاری یہ موت فطرت (اسلام) پر ہو گی اور اگر تم نے صبح کی تو تم نے بھلائی کو پا لیا۔'' (متفق علیہ)

حضرت براءؓ ہی سے صحیحین ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''جب تم بستر پر آنے لگو تو نماز والے وضو کی طرح وضو کرو پھر آپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاؤ اور یہ دعا پڑھو' اور آپ نے مذکور بالا دعا ہی بیان کی پھر فرمایا: ''ان کلمات کو اپنی آخری گفتگو بناؤ۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/ ۱۱۳۔ ۱۱۵۔ فتح) ' ومسلم (۲۷۱۰) (۵۷) والروایة الثانیة عند البخاری (۱۱/ ۱۰۹۔ فتح)' ومسلم (۲۷۱۰)

حدیث نمبر اکاسی (۸۱)

حضرت ابوبکر صدیقؓ عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب قیرشی تیمیؓ وہ (ابوبکر) ان کے والد (عثمان) اور ان کی والدہ تینوں صحابی ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ انھوں نے فرمایا: میں نے مشرکین کے قدموں کی طرف دیکھا جبکہ ہم غار میں تھے اور وہ ہمارے سروں پر تھے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدموں کے نیچے دیکھ لیا تو وہ یقیناً ہمیں دیکھ لے گا۔ آپ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! تیرا ان دو کے بارے میں کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہو۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۸/ ۳۲۵۔ فتح)' و مسلم (۲۳۸۱)

حدیث نمبر بیاسی (۸۲)

ام المومنین حضرت ام سلمہ ہند بنت ابی اُمیہ حذیفہ مخزومیہ ہے سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب اپنے گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: ''اللہ تعالیٰ کے نام سے، میں نے اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کیا، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کر دیا جاؤں یا میں (باطل کی طرف) پھسل جاؤں یا پھسلا دیا جاؤں، یا میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا میں جہالت کا ارتکاب کروں یا مجھ سے جہالت کا معاملہ کیا جائے۔ (حدیث صحیح ہے'

اسے ابوداؤد اور ترمذی وغیرہ نے صحیح سندوں سے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔)

توثیق الحدیث: صحیح 'أخرجه أبو داود (۵۰۹۴) والترمذی (۳۴۸۷) ' وابن ماجه (۳۸۸۴) ' والنسائی فی ((عمل الیوم واللیة)) (۸۶)

حدیث نمبر تراسی (۸۳)

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے'' اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں، میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا، گناہ سے بچنا اور نیکی کی قوت مل جانا اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں'' تو اسے کہا جاتا ہے: تجھے ہدایت دی گئی۔ تیری کفایت کی گئی تو بچا لیا گیا اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے ۔'' (ابوداؤد، ترمذی اور نسائی۔ ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے)

ابوداؤد نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: '' وہ یعنی شیطان دوسرے شیطان سے کہتا ہے: تیرا اس آدمی پر کیسے بس چلے گا جسے ہدایت دی گئی' وہ کفایت کیا گیا اور اسے بچا لیا گیا؟

توثیق الحدیث: صحیح أخرجه أبو داود (۵۰۹۵)' والترمذی (۳۴۲۶)' والنسائی فی ((عمل الیو م واللیلة)) (۸۹)' وابن حبان (۲۳۷۵۔موارد)' وابن السنی فی ((عمل الیوم واللیلة))(۷۸)

اس کی انساد صحیح ہیں اور اس کے سب راوی ثقہ ہیں سوائے ابن جریج کے کہ وہ مدلس ہے اور عن سے روایت کرتا ہے لیکن اس نے سماع کی وضاحت کی ہے جیسا کہ دارقطنی نے کہا ہے اور حافظ نے ''نتائج الافکار (

۱۱۶۴) میں نقل کیا ہے اور اس کا ایک قوی الاسناد مرسل شاہد بھی ہے جسے حافظ نے ''نتائج الافکار (۱/ ۱۶۴۔۱۲۵) میں نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر چوراسی (۸۴)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں دو بھائی تھے'ان میں سے ایک نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا اور دوسرا کاروبار کرتا اور کماتا'پس اس کاروباری بھائی نے اپنے بھائی کی شکایت نبی کریم ﷺ سے کی (کہ وہ کوئی کام نہیں کرتا) پس آپ ﷺ نے فرمایا:'' شاید تمہیں رزق اسی کی وجہ سے ملتا ہے۔''(ترمذی۔یہ مسلم کی شرط پر صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح أخرجه الترمذی (۲۳۴۵)

۸۔باب: استقامت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:'' ثابت قدم رہو جیسا کہ تمہیں حکم ہوا۔''(سورۃ ھود: ۱۱۲)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:'' جنھوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر اس پر قائم رہے، ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں' یہ کہ تم مت ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور خوش خبری سنو اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ تھا' ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور تمہارے لیے وہاں وہ ہے جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لیے وہاں وہ ہے جو تم مانگو' مہمانی ہے اس بخشنے والے مہربان کی۔''(سورۃ فصلت: ۳۰۔۳۲)

اور فرمایا:'' بے شک جنھوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے' ان پر نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے' وہ لوگ ہیں بہشت والے اس میں ہمیشہ رہیں گے' بدلہ ہے ان کاموں کا جو وہ کرتے رہے ہیں۔''(سورۃ الأحقاف: ۱۳، ۱۴)

حدیث نمبر پچاسی (۸۵)

حضرت ابوعمرو' بعض نے کہا: ابوعمرہ سفیان بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اسلام کے بارے میں کوئی ایسی بات بتائیں کہ میں اسکے بارے میں آپ کے علاوہ کسی سے سوال نہ کروں۔ آپ نے فرمایا:'' تم کہو میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا پھر اس پر ثابت قدم رہو۔''(مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۳۸)

حدیث نمبر چھیاسی (۸۶)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اعتدال کی راہ اختیار کرو اور سیدھے سیدھے رہو اور جان لو کہ تم میں سے کوئی شخص صرف اپنے عمل کی وجہ سے نجات نہیں پائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل اور رحمت میں ڈھانپ لے گا۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (٢٨١٦) (٧٦)

۹۔ باب نمبر

اللہ تعالیٰ کی عظیم مخلوق میں غور فکر، دنیا کے فنا ہونے، آخرت کے ہولناک مناظر وواقعات اور دنیا وآخرت کے باقی امور، نفس کی کوتاہی اور اسکی تہذیب واصلاح اور اسے استقامت پر آمادہ کرنے کا بیان

ابن قیم جوزیہ رحمتہ اللہ علیہ نے ''مفتاح دار السعادة'' میں فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں غور وفکر اللہ تعالیٰ کے جلال اور اسکی عظمت کی معرفت کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور اس طرف کہ جہاں فنا کی طرف رواں دواں ہے تا کہ یہ اپنے رب کی طرف لوٹ جائے جہاں وہ اسے پوری پوری جزا دے گا' پس جو شخص یہ ارادہ کر لے تو وہ پھر اپنے نفس کو شہوات سے روک لیتا ہے' اس منہ زور گھوڑے کو لگام دے کر رکھتا ہے اور اس کا تزکیہ کرتا ہے۔''

حافظ ابن قیم رحمتہ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں غور وفکر کے موضوع پر بہت مفید کتاب ''مفتاح دار السعارة و منشور ولاية أهل العلم والارادة'' تصنیف کی ہے۔ میں نے حافظ ابن قیمؒ کی کتاب کا اختصار کیا ہے۔ اس کا نام'' تنقيح الا فادة المنتقى من مفتاح دار السعادة ''منتخب کیا ہے ابوالشیخ اصفہانی کی کتاب ''العظمة'' بھی نہایت مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میں تمہیں ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اٹھ کھڑے ہو اللہ کے لیے دو دو ایک ایک پھر غور وفکر کرو'' (سورة سبأ: ٤٦)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک آسمان وزمین کی تخلیق اور رات اور دن کے آنے جانے میں عقلمندوں کے لیے نشانیاں ہیں' وہ جو اللہ تعالیٰ کو کھڑے' بیٹھے اور کروٹ لیتے یاد کرتے ہیں۔ اور وہ آسمان وزمین کی تخلیق مین غور فکر کرتے ہیں' کہتے ہیں اے ہمارے رب! تو نے یہ عبث پیدا نہیں کیا' تو پاک ہے۔''

(سورہ آل عمران: ۱۹۰۔۱۹۱)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کیا وہ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے بنائے گئے؟ اور آسمان کی طرف کہ وہ کیسے بلند کیے گئے؟ اور پہاڑوں کی طرف کہ وہ کیسے کھڑے کیے گئے؟ اور زمین کی طرف کہ وہ کیسے بچھائی گئی۔ پس آپ سمجھاتے رہیں' آپ کا کام تو صرف سمجھانا ہے۔'' (سورۃ الغاشیۃ: ۱۷۔۲۱)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کیا وہ زمین میں چلتے پھرتے نہیں کہ دیکھیں'' (سورۃ القتال: ۱۰)

۱۰۔ باب نیکیوں کی طرف جلدی کرنے اور طالب خیر کو اس بات پر آمادہ کرنے کا بیان کہ وہ نیکی کو محنت اور توجہ کے ساتھ کسی قسم کے تردد کے بغیر اختیار کرے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پس نیکیوں کی طرف جلدی کرو'' (سورۃ البقرۃ: ۱۴۸)

نیز فرمایا: ''جلدی کرو اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف، جس کی چوڑائی آسمان و زمین ہے' تیار کی گئی ہے پرہیزگاروں کیلئے۔ (سورۃ آل عمران: ۱۳۳)

حدیث نمبر ستاسی (۸۷)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیک اعمال کرنے میں جلدی کرلو' ایسے فتنوں کے رونما ہونے سے پہلے جو اندھیری رات کے مختلف ٹکڑوں کی طرح رونما ہوں گے، صبح کے وقت آدمی مومن ہوگا تو شام کے وقت کافر اور شام کے وقت مومن ہوگا تو صبح کے وقت کافر' وہ اپنے دین کو معمولی سامان دنیا کے عوض بیچ دے گا۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۱۸)

حدیث نمبر اٹھاسی (۸۸)

حضرت ابو سروعہ (سین کی زیر یا زبر) عقبہ بن حارثؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے نبی ﷺ کے پیچھے مدینہ میں نماز عصر پڑھی پس آپ نے سلام پھیرا پھر تیزی سے کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کے حجرے کی طرف تشریف لے گئے۔ لوگ آپ کی اس تیزی سے گھبرا گئے پھر آپ واپس ان کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ صحابہ نے آپ کے اس تیزی سے جانے پر تعجب کیا ہے' تو آپ نے فرمایا: ''مجھے اپنے گھر میں پڑی ہوئی سونے کی ایک ڈلی یاد آگئی پس میں نے یہ پسند نہ کیا کہ یہ (ڈلی) مجھے (اللہ کی یاد سے) روک دے' لہٰذا میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دیا'' (بخاری)

اور بخاری ہی کی ایک اور روایت میں ہے: ''میں گھر میں صدقے کی ایک ڈلی چھوڑ آیا تھا' پس میں نے

اسے رات کو گھر رکھنا پسند نہیں کیا۔"

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۲/۳۳۷۔فتح)، والروایة الثانیة عنده (۳/۲۹۹۔فتح)

حدیث نمبر اوناسی (۸۹)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے غزوۂ احد کے دن نبی ﷺ سے کہا کہ اگر میں شہید کر دیا جاؤں تو میں کہاں جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: "جنت میں۔" پس اس شخص نے اپنے ہاتھ میں موجود کھجوریں پھینک دیں پھر لڑا حتیٰ کہ وہ شہید ہو گیا۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۷/۳۵۴فتح)، ومسلم (۱۸۹۹)

حدیث نمبر اسی (۹۰)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا صدقہ اجر کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: "(وہ صدقہ اجر کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے جو) تم اس حال میں صدقہ کرو کہ تم صحیح اور تندرست و توانا ہو، تمہیں مال کی حرص بھی ہو، تمہیں فقر کا اندیشہ ہو اور تونگری کی امید ہو۔ اور تم صدقہ کرنے میں تاخیر نہ کرو یہاں تک کہ جب (روح) گلے تک پہنچ جائے تو تم کہو: فلاں کے لئے اتنا اور فلاں کے لیے اتنا، جب کہ وہ تو فلاں کے لیے ہو چکا۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۳/۲۸۵۔فتح)، ومسلم (۱۰۳۲) (۹۳)

حدیث نمبر اکانوے (۹۱)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ اُحد کے دن ایک تلوار پکڑی اور فرمایا: "یہ تلوار مجھ سے کون لے گا؟ صحابہ کرام نے اپنے ہاتھ آگے کیے اور ان میں سے ہر ایک کہہ رہا تھا: میں، میں۔ آپ نے فرمایا: "کون اسے اسکے حق کے ساتھ لے گا؟" پس سب لوگ پیچھے ہٹ گئے تو حضرت ابو دجانہؓ نے کہا: میں اسے اس کے حق کے ساتھ لونگا۔ پس انھوں نے اسے لیا اور مشرکین کی کھوپڑیاں اڑا دیں۔ (مسلم)

توثق الحدیث:أخرجه مسلم (۲۴۷۰)

حدیث نمبر بانوے (۹۲)

زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں کہ ہم انسؓ کے پاس آئے اور ہم نے حجاج کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف کے بارے میں ان سے شکایت کی تو انھوں نے فرمایا: ''صبر کرو، اس لیے کہ اب جو بھی وقت آئے گا وہ پہلے سے بدتر ہوگا حتیٰ کہ تم اپنے رب سے جا ملو'' میں نے یہ بات تمہارے نبی ﷺ سے سنی ہے۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاري (۱۳/ ۱۹، فتح)

حدیث نمبر ترانوے (۹۳)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سات چیزوں سے پہلے اعمال کرنے میں جلدی کرلو، کیا تم کو ایسے فقر کا انتظار رہے جو بھلا دینے والا ہے؟ یا ایسی دولت مندی کا جو تمہیں حد سے تجاوز کرنے والا بنانے والی ہے؟ یا ایسی بیماری کا جو فساد پیدا کرنے والی ہے؟ یا ایسے بڑھاپے کا جو عقل وہوش میں بگاڑ پیدا کرنے والا ہے؟ یا موت کا جو کام تمام کرنے والی ہے۔ یا دجال کا جو بہت بڑی برائی ہے، ہر اس پوشیدہ برائی سے جس کا انتظار کیا جائے؟ یا قیامت کا، پس قیامت تو بہت ہی ہولناک اور نہایت تلخ ہے۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: ضعیف جداً، أخرجه الترمذي (۲۳۰۶)

حدیث نمبر چورنوے (۹۴)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے روز فرمایا: ''میں یہ جھنڈا ایسے شخص کو عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔'' حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں نے اس روز کے علاوہ کبھی امارات کی خواہش نہیں کی، پس میں اس کے لئے اُٹھ اُٹھ کر اس امید پر بلند ہوتا کہ اس (امارت) کے لیے مجھے بلا لیا جائے لیکن رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالبؓ کو بلایا اور امارت ان کے سپرد کی اور پھر فرمایا: ''سیدھے جاؤ اور مڑ کر نہ دیکھنا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح یاب کردے۔'' پس حضرت علیؓ تھوڑا سا چلے اور ٹھہر گئے، انھوں نے مڑ کر نہ دیکھا اور بآواز بلند کہا: اے اللہ کے رسول! میں کس چیز پر لوگوں سے قتال و جہاد کروں؟ آپ نے فرمایا: ''ان سے جہاد کرو حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ پس جب وہ یہ کرلیں تو انھوں نے اپنی جانیں اور اپنے مال تم سے محفوظ کرلیے البتہ اس کلمے کے حق کے ساتھ اور ان کا

حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔"(مسلم)۔

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۴۰۵)

۱۱۔باب: مجاہدے نیکیوں میں جدوجہد کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جو لوگ ہماری راہ میں جدوجہد کرتے ہیں ہم ضرور ان کو اپنے راستوں کی طرف ہدایت کرتے ہیں' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔" (سورۃ العنکبوت: ٦٩)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اپنے رب کی عبادت کر حتیٰ کہ تجھے موت آجائے۔"

(سورۃ الحجر: ۹۹)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اپنے رب کا نام یاد کر اور ہر طرف سے تعلق توڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو جا۔"

(سورۃ المزمل: ۸)

اور فرمایا: "جو شخص ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا وہ اسے (روز قیامت اپنے نامہ اعمال میں) دیکھ لے گا۔"

(سورۃ الزلزلۃ: ۷)

اور فرمایا: "تم جو کچھ بھی نیکی اپنی جانوں کے لیے آگے بھیجو گے اسے تم اللہ تعالیٰ کے پاس پالو گے وہ بہتر اور صلے میں بہت زیادہ ہو گی۔"

(سورۃ المزمل: ۲۰)

نیز فرمایا: "اور تم جو مال بھی خرچ کرو گے بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسے جاننے والا ہے۔" (سورۃ البقرۃ: ۲۷۳)

حدیث نمبر پچانوے (۹۵)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جس شخص نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی تو میرا اس سے اعلان جنگ ہے' میں نے بندے پر جو چیزیں فرض کی ہیں ان سے زیادہ مجھے کوئی چیز محبوب نہیں جس سے وہ میرا قرب حاصل کرے
اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اسکے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے' اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کا پاؤں بن جاتا

ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے کسی چیز کا سوال کرے تو میں وہ اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔''

(بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/ ۳۴۰۔۳۴۱۔فتح)

حدیث نمبر چھیانوے (۹۶)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنے رب سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب بندہ میری طرف ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے اور جب وہ میری طرف ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس کی طرف دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ آتا ہوں۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۳/ ۵۱۱/ ۵۱۲۔فتح)

حدیث نمبر ستانوے (۹۷)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ خسارے میں ہیں: صحت اور فراغت۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/ ۲۲۹۔فتح)

حدیث نمبر اٹھانوے (۹۸)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات کو قیام فرماتے حتیٰ کہ آپ کے پاؤں مبارک پھٹ جاتے تو میں نے آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کیوں ایسے (عبادت میں مشقت) کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے سارے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں۔؟ آپ نے فرمایا: ''کیا میں یہ پسند نہ کروں کہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بن جاؤں؟ (متفق علیہ) یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مغیرہ بن شعبہ سے بھی اس کی مثل صحیحین میں روایت ہے،

توثیق الحدیث: أخرجه البخای (۸/ ۵۸۴۔فتح)، ومسلم (۲۸۲۱)

حدیث نمبر ننانوے (۹۹)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ''کہ جب (رمضان کے آخری) دس ایام شروع ہوتے تو

فرماتے‘ اپنے گھر والوں کو جگاتے اور خوب محنت کرتے اور کمر کس لیتے تھے۔‘‘ (متفق علیہ) دس ایام سے مراد رمضان مبارک کے آخری دس ایام ہیں۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲۶۹/۴۔فتح)‘ ومسلم (۱۱۷۴)

حدیث نمبر سو (۱۰۰)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے اور ہر ایک (طاقتور اور کمزور) میں خیر و بھلائی ہے۔ اس چیز کی حرص کرو جو تمہیں نفع دے۔ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر اور عاجزی ظاہر نہ کر‘ اگر تمہیں کوئی تکلیف یا نقصان وغیرہ پہنچ جائے تو ایسے نہ کہو کہ اگر میں ایسا کر لیتا تو ایسا ایسا ہو جاتا‘ بلکہ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ایسی تھی اور جو اس نے چاہا سو ہوا‘ کیونکہ لفظ ’’لو‘‘ شیطانی عمل کا دروازہ کھولتا ہے۔‘‘ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۶۶۴)

حدیث نمبر (۱۰۱)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جہنم کو شہوات نفسانی کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے اور جنت کو گراں گزرنے والے ناگوار کاموں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔‘‘ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳۲۰/۱۱۔فتح)‘ ومسلم (۲۸۲۳)‘ والروایة الثانیة مسلم (۲۸۲۲)

حدیث نمبر (۱۰۲)

حضرت ابو عبداللہ حذیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی ﷺ کیساتھ نماز پڑھی‘ آپ نے سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع فرمائی‘ میں نے سوچا کہ آیات کے بعد رکوع کریں گے لیکن آپ نے تلاوت جاری رکھی‘ پھر میں نے سوچا کہ آپ اسے ایک رکعت میں پڑھیں گے لیکن آپ پڑھتے رہے‘ میں نے سوچا کہ اس کے بعد رکوع کریں گے لیکن پھر آپ نے سورۂ نساء کی تلاوت شروع فرما دی اور وہ مکمل پڑھ دی‘ پھر سورۂ آل عمران شروع کی تو وہ بھی پڑھ لی۔ آپ آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے تھے‘ پس جب آپ کسی آیت سے گزرتے جس میں تسبیح ہوتی تو آپ تسبیح بیان فرماتے‘ جب کسی آیت سے گزرتے جس میں

سوال کرنا ہوتا تو آپ سوال کرتے اور جب کسی پناہ والی آیت سے گزرتے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب فرماتے۔ پھر آپ نے کوع فرمایا' آپ رکوع میں (سبحان ربی العظیم) پڑھتے رہے۔آپ کا رکوع تقریبا آپ کے قیام جتنا طویل تھا پھر آپ نے فرمایا:(سمع الله لمن حمده) (ربنا لک الحمد) اور آپ نے قومہ کیا' وہ بھی تقریبا آپ کے رکوع کے برابر طویل تھا' آپ نے سجدہ کیا تو اس میں (سبحان ربی الأعلى) پڑھا' آپ کا سجدہ بھی تقریبا آپ کے قیام کے برابر تھا۔ (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۷۷۲)۔

حدیث نمبر(۱۰۳)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی ﷺ کیساتھ نماز پڑھی تو آپ نے لمبا قیام فرمایا حتیٰ کہ میں نے بُرے کام کا ارادہ کیا۔ان سے پوچھا گیا: آپ نے کس کام کا ارادہ کیا تھا؟ انھوں نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا تھا۔کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ کو چھوڑ دوں۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۳/ ۱۹۔فتح) ' ومسلم (۷۷۳)

حدیث نمبر(۱۰۴)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''تین چیزیں میت کے پیچھے جاتی ہیں: اسکے گھر والے،اس کا مال اور اس کا عمل،پس دو چیزیں واپس آجاتی ہیں اور ایک (اس کے ساتھ) باقی رہ جاتی ہے،

اس کے گھر والے اور اسکا مال واپس آجاتے ہیں اور عمل (اس کیساتھ) باقی رہ جاتا ہے۔''(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۸/ ۳۶۲۔فتح) ' ومسلم (۲۹۶۰)

حدیث نمبر(۱۰۵)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:''جنت تمہارے کسی ایک کے اس کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح جہنم بھی اتنی ہی قریب ہے۔''(بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱۱/ ۳۲۱،فتح)

حدیث نمبر(۱۰۶)

حضرت ابوفراس ربیعہ بن کعب اسلمیؓ جو رسول اللہ ﷺ کے خادم اور اہل صفہ میں سے ہیں، بیان کرتے ہیں۔ کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رات گزارتا اور آپ کے پاس آپ کے وضو کیلئے پانی اور ضرورت کی کوئی چیز لے کر آتا تھا، پس (ایک روز خوش ہوکر) آپ نے فرمایا: ''مجھ سے کچھ مانگو۔'' میں نے عرض کیا : میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا اس کے علاوہ کچھ اور ہے؟ میں نے عرض کیا: بس یہی کچھ۔ آپ نے فرمایا: ''پس تم کثرت سجود کیساتھ اپنے لیے میری مدد کرو۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (٤٨٩)

حدیث نمبر (١٠٧)

حضرت ابوعبداللہ اور کہا جاتا ہے کہ ابوعبدالرحمٰن ثوبان رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''تم کثرت سجود کو لازم پکڑو، اس لیے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لیے جو بھی سجدہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تمہارا ایک درجہ بلند کریگا اور اس کی وجہ سے تمہارا ایک گناہ معاف کر دے گا۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (٤٨٨)

حدیث نمبر (١٠٨)

حضرت ابوصفوان عبداللہ بن بسر اسلمیؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین شخص وہ ہے جس کی عمر لمبی ہو اور اسکے عمل اچھے ہوں۔'' (ترمذی)

توثیق الحدیث: صحیح أخرجه الترمذی (٢٣٢٩)، وأحمد (١٨٨/٤ و ١٩٠)، والبغوی فی ((شرح السنة)) (١٦/٥)، وأبو نعیم فی ((حلیة الأولیاء))(١١١/٦-١١٢)، والحاکم (٤٩٥/١)

حدیث نمبر (١٠٩)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضرؓ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے، انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں پہلے غزوے میں جو آپ نے مشرکین سے لڑا تھا۔ شریک نہیں ہوسکا، اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکین سے لڑنے کا موقع دیا تو میں جو کچھ کروں گا اللہ تعالیٰ اسے دیکھے گا (یا اسے لوگوں کو

دکھائے گا) پس جب احد کا دن آیا تو مسلمانوں نے اپنے مورچے چھوڑ دیے اور شکست کھا گئے تو انھوں نے کہا: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں اس کی معذرت چاہتا ہوں جو اِن میرے ساتھیوں نے کیا اور جو اِن مشرکوں نے کیا اس سے میں اظہارِ برأت کرتا ہوں، پھر وہ آگے بڑھے تو حضرت سعد بن معاذؓ ان سے ملے تو انھوں نے کہا۔ اے سعد بن معاذ! جنت! نضر کے رب کی قسم! میں تو اس جنت کی خوشبو اُحد پہاڑ سے بھی زیادہ قریب پا رہا ہوں۔ حضرت سعد نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ! جو اس نے کہا میں وہ نہیں کر سکا۔ حضرت انسؓ نے کہا: ہم نے اس کے جسم پر اسی (۸۰) سے زائد تلوار کے وار، نیزے کے نشان اور تیروں کے زخم پائے، ہم نے انہیں دیکھا کہ وہ قتل کر دیے گئے تھے! اور مشرکوں نے ان کا مثلہ کر دیا تھا۔ پس ان کی بہن کے علاوہ کوئی اور انہیں نہ پہچان سکا۔ انھوں نے بھی ان کی انگلیوں کے پوروں کی وجہ سے انہیں پہچانا تھا۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں: ہم سمجھتے یا گمان کرتے تھے کہ یہ آیات ان کے اور ان جیسے دیگر حضرات ہی کے بارے میں نازل ہوئی ہے: ''مومنوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جنھوں نے وہ عہد سچ کر دکھایا جو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا'' (سورۃ الأحزاب: ۲۳) (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/ ۲۱۔ فتح)' و مسلم (۱۹۰۳)

حدیث نمبر۰ (۱۱۰)

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدریؓ بیان کرتے ہیں کہ جب صدقہ کرنے کی آیت نازل ہوئی تو ہم اپنی پیٹھوں پر بوجھ اٹھاتے تھے

(یعنی محنت مزدوری کرتے تھے)' پس ایک آدمی آیا تو اس نے بہت

سارا مال صدقہ کیا تو انھوں (منافقوں) نے کہا: یہ ریاکار ہے، پھر ایک اور شخص آیا تو اس کے ایک صاع (ڈھائی کلو کے قریب کوئی چیز) صدقہ کیا تو انھوں (منافقوں) نے کہا: اللہ تعالیٰ اس کے صاع (صدقے) سے بے نیاز ہے' تو یہ آیت نازل ہوئی: ''وہ لوگ جو خوشی سے صدقہ کرنے والے مومنوں پر عیب لگاتے ہیں۔ اور ان لوگوں پر بھی طعنہ زنی کرتے ہیں جو اپنی طاقت کے مطابق پاتے ہیں۔''

(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/ ۲۸۲۔ و ۲۸۳، فتح) و مسلم (۱۰۱۸)

حدیث نمبر (۱۱۱)

سعید بن عبدالعزیز، ربیعہ بن یزید سے، وہ ابوادریس خولانی سے، وہ حضرت ابوذر جندب بن جنادہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے، پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو، سوائے اس کے جسے میں ہدایت سے نواز دوں، پس تم مجھ ہی سے ہدایت طلب کرو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں، پس تم مجھ سے کھانا مانگو، میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب برہنہ ہو سوائے اس کے جسے میں لباس پہنا دوں، پس تم مجھ ہی سے لباس مانگو، میں تمہیں لباس پہنا دوں گا۔ اے میرے بندو! تم یقیناً رات دن گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں، پس تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہیں معاف کردوں گا۔ اے میرے بندو! تم میرے نقصان کو نہیں پہنچ سکتے کہ تم مجھے نقصان پہنچا سکو اور تم میرے نفع کو بھی نہیں پہنچ سکتے کہ تم مجھے نفع پہنچاؤ۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر، جن وانس سب اس شخص کی طرح ہو جائیں جس کے دل میں تم میں سے سب سے زیادہ اللہ کا ڈر ہے تو یہ بات میری بادشاہی میں کچھ بھی اضافہ نہیں کرسکتی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر، جن وانس سب اس شخص کی طرح ہو جائیں جو تم میں سے سب سے زیادہ فاجر وفاسق ہے تو یہ بات میری بادشاہی میں کوئی کمی نہیں کرسکتی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر، جن وانس سب ایک کھلے میدان میں جمع ہو جائیں اور وہ سب مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کو اسکے سوال کے مطابق عطا کردوں، تو اس سے میرے خزانوں میں اتنی ہی کمی ہوگی جتنی سوئی کو سمندر میں ڈال کر نکالنے سے سمندر کے پانی میں ہوتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہی ہیں۔ جنہیں میں تمہارے لیے شمار کرکے رکھتا ہوں پھر میں تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ پس جو شخص خیر وبھلائی پائے تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے، اسکی حمد کرے اور جو اس کے علاوہ پائے تو وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے۔"

سعد بن عبدالعزیزؒ بیان کرتے ہیں کہ ابوادریس خولانی رحمتہ اللہ علیہ جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو اپنے گھٹنوں کے بل جھک جاتے تھے۔ (مسلم) امام احمد ابن حنبلؒ نے بیان کیا کہ اہل شام کے پاس اس سے افضل حدیث نہیں ہے۔

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۵۷۷)

باب: آخری عمر میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنیکی ترغیب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جس میں نصیحت پکڑ لے جس نے نصیحت پکڑنی ہوا اور تمہارے پاس یاد دہانی کرانے والا، ڈرانے والا بھی آیا۔'' (سورۃ فاطر: ۳۷)

حضرت ابن عباسؓ اور محققین کے نزدیک اس کا معنی ہے کہ کیا ہم نے تمہیں ساٹھ سال کی عمر نہیں دی تھی؟ اور اس معنی کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جسے ہم ان شاء اللہ بیان کریں گے۔ بعض نے کہا اس کے معنی اٹھارہ سال اور بعض نے کہا چالیس سال ہیں، یہ قول حسن بصری۔ محمد بن سائب کلبی اور امام مسروق کا ہے اور یہ قول ابن عباسؓ سے بھی منقول ہے اور انھوں نے نقل کیا ہے کہ اہل مدینہ میں سے جب کوئی شخص چالیس سال کی عمر کو پہنچ جاتا تو وہ اپنے آپ کو عبادت کیلئے فارغ کر لیتا اور بعض کے نزدیک اس سے مراد بلوغت کی عمر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''تمہارے پاس ڈرانے والا آیا'' کے بارے میں حضرت ابن عباسؓ اور جمہور نے کہا ہے کہ اس سے مراد نبی ﷺ ہیں۔ بعض نے کہا کہ اس سے مراد ''بڑھاپا'' ہے، یہ قول عکرمہ اور ابن عیینہ وغیرہ کا ہے۔ اللہ أعلم۔

حدیث نمبر (۱۱۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے اس آدمی کے لئے کوئی عذر باقی نہیں چھوڑا جس کی موت کو اس نے مؤخر کیا حتیٰ کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔'' (بخاری)

علماء نے بیان کیا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ جب اس کو اتنی مدت تک مہلت دی جائے تو پھر اس کے پاس کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/ ۲۳۸۔فتح)

حدیث نمبر (۱۱۳)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ مجھے غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے اکابر صحابہ کرام کے ساتھ اپنی مجلس میں شریک فرماتے، اس سے بعض نے اپنے دل میں برا محسوس کیا اور کہا کہ یہ ہمارے ساتھ کیوں مجلس میں شریک ہوتا ہے۔ حالانکہ اس جیسے (اس کے ہم عمر) تو ہمارے بیٹے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ''ان کا جو مقام ہے اسے تم جانتے ہی ہو۔ پس انھوں (حضرت عمر) نے ایک روز مجھے بلایا اور ان کبار

صحابہ کرام کے ساتھ ہی مجلس میں شریک کیا' میرا خیال ہے کہ آپ نے اس روز مجھے صرف اس لئے بلایا کہ آپ انہیں میری قدرومنزلت اور قابلیت) دکھائیں۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا: تمہارا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان :(اذاجاء نصر اللّٰه والفتح) (جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی فتح آجائے) کے متعلق کیا خیال ہے ؟ بعض نے کہا: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں اور بعض خاموش رہے' انھوں نے کچھ بھی نہ کہا' پھر حضرت عمر نے مجھ سے کہا: اے ابن عباس! کیا تم بھی اسی طرح کہتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں' انھوں نے کہا: تو پھر تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کی وفات ہے' جس کی اللہ تعالیٰ نے آپ کے اطلاع دی ہے (اذا جاء نصر اللّٰه والفتح) یہ آپکی وفات کی علامت ہے کہ جب یہ مدد اور فتح آجائے تو "اپنے رب کی تسبیح اس کی خوبیوں کے ساتھ بیان کرا اور اس سے مغفرت طلب کر یقیناً وہ بہت رجوع فرمانے والا ہے۔" پس حضرت عمرؓ نے فرمایا: اس (سورت) کے بارے میں

میں بھی وہی کچھ جانتا ہوں جو تم بیان کررہے ہو۔ (بخاری)

توثیق الحدث: أخرجه البخاری (۶/۲۲۸، فتح)

حدیث نمبر (۱۱۴)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ (اذا جاء نصر الله والفتح) (سورۂ نصر) کے نازل ہونیکے بعد رسول اللہ ﷺ اپنی ہر نماز میں یہ پڑھتے تھے: ((سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی)) "پاک ہے تو اے ہمارے رب! اپنی خوبیوں کے ساتھ اے اللہ! مجھے بخش دے۔"

(متفق علیہ)

صحیحین میں حضرت عائشہؓ ہی سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرآن مجید کی تاویل کرتے ہوئے اپنے رکوع اور سجدوں میں اکثر ((سبحانک اللھم ربناوبحمدک الھم اغفرلی)) پڑھا کرتے تھے۔ قرآن میں تاویل کرنے کا مقصد ہے قرآن کے حکم پر عمل کرتے ہوئے جو اس آیت میں ہے۔ (فسبح بحمدربک واستغفره) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہؐ اپنی وفات سے قبل اکثر یہ پڑھا کرتے تھے ((سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک واتوب الیک)) حضرت عائشہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کیا (نئے)

کلمات ہیں۔ جنہیں میں آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''میرے لیے میری امت میں ایک علامت مقرر کی گئی ہے کہ جب میں اسے دیکھوں تو وہ کلمات پڑھوں (اذاجاء نصر اللّٰه والفتح) آخر سورت تک۔''

مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ پڑھا کرتے تھے۔

((سبحان الله وبحمدک استغفر الله واتواب اليه))

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کو اکثر یہ پڑھتے ہوئے دیکھتی ہوں: (سبحان الله وبحمدک استغفر الله والتوب اليه) آپ ﷺ نے فرمایا ''میہ پس جب میں اسے دیکھوں تو کثرت سے یہ پڑھوں (سبحان الله وبحمد ہ استغفر الله واتوب اليه) پس تحقیق میں نے وہ علامت دیکھ لی ہے۔ (اذا جاء نصر الله والفتح) یعنی مکہ اور (ورايت الناس يد خلون فی دين الله افواجا)

(یعنی لوگوں کا فوج درفوج اسلام میں داخل ہونا)'' اس لیے میں (فسبح بحمدک واستغفر ہ) کے مطابق کثرت سے اپنے رب کی تسبیح وتحمید اور استغفار میں مشغول رہتا ہوں۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخای (۲/۲۸۱۔فتح)' ومسلم (۴۸۳)(۲۱۹)' والرواية الثانية عند البخاری (۲/۲۹۹۔فتح)' ومسلم(۴۸۴)' والرواية الثالثة عند مسلم (۴۸۳)(۲۱۸)'والرواية الرابعةله (۴۸۴)(۲۲۰)

حديث نمبر (۱۱۵)

حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے قبل آپ پر کثرت سے پے در پے وحی نازل فرمائی حتیٰ کہ آپ کی وفات کے وقت آپ پر پہلے سے کہیں زیادہ وحی نازل ہوئی۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أجرجه البخاری (۹/۳۔فتح)' مسلم (۳۰۱۶)

۱۱۶۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر بندے کو اسی حالت پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کو موت آئے ہوگی۔ (مسلم)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۲۸۷۸)۔

۱۳۔ باب: نیکی اور بھلائی کے راستے بہت ہیں۔

نیکی اور بھلائی کے راستے کئی قسم کے ہیں تا کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے مختلف اوقات میں اطاعت کے مختلف کام سرانجام دے اور اس میں نشاط برقرار رہے۔ بندہ اگر ایک عمل سے اکتا جائے تو دوسرا عمل کرلے۔ وہ اس طرح کہ جس وقت میں جو کام کرنا ہے وہی کیا جائے یعنی نماز کے وقت نماز ادا کی جائے، جہاد کے وقت جہاد اور اگر مہمان آجائے تو اس وقت اسکی ضیافت کی جائے اور اسکی مہمانی کا حق ادا کیا جائے۔ پس ایسا شخص جو رسم رواج کے پابند نہیں ہوتا بلکہ ہر کام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے وقت اور طریقے پر کرتا ہے تو اس کے لیے خوشی خبری ہے اور اس کا انجام بھی بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم جو بھلائی بھی کرو گے بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسے جاننے والا ہے۔'' (سورۃ البقرۃ:۲۱۵)

اور فرمایا: ''اور تم جو بھلائی بھی کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے۔'' (سورۃ البقرۃ:۱۹۷)

اور فرمایا: ''جو شخص ایک ذرے کے برابر بھی کوئی بھلائی کرے گا وہ اسے قیامت والے دن دیکھ لے گا۔'' (سورۃ الزلزلۃ:۷)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جس نے نیک عمل کیا تو وہ اس کے اپنے نفس کے لیے ہے۔'' (سورۃ الجاثیۃ:۱۵)

حدیث نمبر (۱۱۷)

حضرت ابوذر جندب بن جنادہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اسکی راہ میں جہاد کرنا۔'' میں نے عرض کیا: کون سا غلام آزادہ کرنا بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو اپنے گھر والے یعنی مالک کے ہاں سب سے زیادہ نفیس اور زیادہ قیمتی ہو۔'' میں نے عرض کیا: اگر میں یہ نہ کرسکوں؟ آپ نے فرمایا: ''کسی کاریگر کی اعانت کردو یا پھر کسی بے ہنر کا کام کردو۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے یہ بتائیں کہ اگر میں ان میں سے بعض عمل نہ کرسکوں؟ آپنے فرمایا: ''(پھر) تم لوگوں کو اپنے شر سے بچائے رکھو، یہ بھی تمہاری طرف سے اپنے نفس پر صدقہ ہے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۴۸/۵)، ومسلم (۸۴)

حدیث نمبر (۱۱۸)

حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کے ہر جوڑ پر صبح کو ایک صدقہ ہے، پس ہر تسبیح (سبحان اللہ) کہنا صدقہ ہے ہر حمد (الحمد للہ) کہنا صدقہ ہے، ہر تہلیل (لا الہ الا اللہ) کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر (اللہ اکبر) کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب سے وہ دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں جو انسان چاشت کے وقت پڑھے۔''

(مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٧٢٠)

حديث نمبر (١١٩)

حضرت ابوذر ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے اچھے اور برے اعمال مجھ پر پیش کیے گئے، پس میں نے اسکے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی پایا اور اسکے برے اعمال میں وہ تھوک پایا جو مسجد میں تھوکا گیا ہو اور اسے مٹی میں دبایا نہ گیا ہو۔'' (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٥٥٣)

حديث نمبر (١٢٠)

حضرت ابوذر ؓ ہی سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مالدار لوگ بہت زیادہ اجر لے گئے، وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں، وہ روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں لیکن وہ اپنے زائد مال سے صدقہ کرتے ہیں (جو ہم نہیں کرتے)

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایسی چیزیں نہیں بنائیں جن سے تم بھی صدقہ کرو؟ یقیناً ہر تسبیح (سبحان اللّٰہ) کہنا صدقہ ہے، ہر تکبیر (اللّٰہ أكبر) کہنا صدقہ ہے، ہر تحمید (الحمد للہ) کہنا صدقہ ہے، ہر تحلیل (لاالہ الا اللہ) کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور تمہاری اپنی شرم گاہ (اپنی بیوی سے صحبت) میں بھی صدقہ ہے۔'' انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم میں سے کوئی ایک اپنی شہوت پوری کرے تو کیا اس میں بھی اس کیلئے اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر وہ اپنی شہوت حرام طریقے سے پوری کرے تو اس پر اسے گناہ ہوگا؟ پس اگر وہ حلال طریقے سے اپنی شہوت پوری کرے گا تو اس پر اس کے لیے اجر ہو گا۔'' (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (١٠٠٦)

حدیث نمبر ۱۲۱۔

حضرت ابوذرؓ ہی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: ”نیکی کے کسی بھی کام کو حقیر مت سمجھوؑ اگر چہ تم اپنے بھائی سے خندہ روئی کے ساتھ ملو۔“ (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٦٢٦)

حدیث نمبر (۱۲۲)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر روز جس میں سورج طلوع ہوتا ہے لوگوں کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ ہے' تمہارا دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے' کسی بندے کو سواری پر بٹھانے یا اس کا سامان اوپر اٹھا کر اس پر رکھوانے میں اس کی مدد کرنا بھی صدقہ ہے اچھی بات کرنا صدقہ ہے' اور ہر اس قدم پر صدقہ ہے۔ جس سے چل کر تو مسجد کی طرف جائے اور راستے سے تکلیف دہ چیز کا دور کر دینا بھی صدقہ ہے۔“ (متفق علیہ)

اسی حدیث کو امام مسلمؒ نے بھی حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نبی آدم میں سے ہر انسان کو تین سو ساٹھ جوڑوں کیساتھ پیدا کیا گیا ہے' پس جس شخص نے اللہ اکبر کہا ،الحمد اللہ کہا لا الہ الا اللہ کہا سبحان اللہ کہا استغفر اللہ کہاؑ لوگوں کے راستے سے کسی پتھر، کسی کانٹے یا کسی ہڈی کو دور کر دیا یا نیکی کا حکم دیا یا کسی برائی سے منع کیا اور اس نے تین سو ساٹھ مذکورہ کام کیے تو وہ اس روز اس حال میں شام کرتا ہے کہ اس نے اپنے نفس کو جہنم کی آگ سے بچا لیا ہوتا ہے۔“

توثيق الحديث: أخرجه البخارى (٥/ ٣٠٩، فتح)' ومسلم (١٠٠٩)' وحديث عائشة عن مسلم (١٠٠٧)

حدیث نمبر (۱۲۳)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح کو یا شام کو مسجد کی طرف جاتا ہے تو اللہ تعالٰی اس کے لیے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہےؑ جب بھی صبح یا شام کو مسجد کی طرف جاتا ہے۔“ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخارى (٢/ ١٤٨۔ فتح)' ومسلم (٦٦٩)

حدیث نمبر (۱۲۴)

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی

پڑوسن کے لیے کوئی ہدیہ حقیر نہ سمجھے اگر چہ وہ بکری کا کھر ہی ہو۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۵/۱۹۷۔فتح)' ومسلم (۱۰۳۰)

حدیث نمبر (۱۲۵)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ایمان کی ستر سے کچھ اوپر یا ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں' ان میں سب سے افضل "لا الہ الا اللہ" کہنا ہے اور سب سے ادنی راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱/۵۱۔فتح)' ومسلم (۳۵)(۵۸)

حدیث نمبر (۱۲۶)

حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک دفعہ ایک آدمی کسی راستے پر چل رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی' اس نے ایک کنواں پایا تو اس نے اس میں اتر کر پانی پیا پھر باہر نکل آیا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ پس اس آدمی نے سوچا کہ اس کتے کو بھی ویسے ہی پیاس لگی ہے جیسے مجھے لگی تھی' پس وہ پھر کنویں میں اترا، اپنا موزہ پانی سے بھرا' پھر اسے اپنے منہ میں پکڑ کر اوپر چڑھ آیا اور کتے کو پانی پلایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی قدر کی اور اسے بخش دیا۔" صحابہ نے کہا: "اے اللہ کے رسول! کیا ہمارے لیے حیوانوں کے بارے میں بھی اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: "ہر تر جگر والے یعنی جانور کے بارے میں اجر ہے۔" (متفق علیہ)

اور بخاری کی ایک روایت ہے: "اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی قدر کی' اسے بخش دیا اور جنت میں داخل کر دیا۔"

اور بخاری و مسلم کی روایت میں ہے: "ایک کتا ایک کنویں کے گرد چکر لگا رہا تھا' قریب تھا کہ پیاس اس کی جان لے لیتی کہ اچانک بنی اسرائیل کی فاحشہ عورتوں میں سے ایک فاحشہ نے اسے دیکھا تو اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس کے ذریعے اس کے لیے پانی نکالا اور اسے پلایا تو اس عمل کی وجہ سے اسے بخش دیا گیا۔"

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۵/۴۰۔۴۱۔فتح)' ومسلم (۲۲۴۴) الروایة الثانیة عندالبخاری (۱/۲۷۸۔فتح)' والروایة الثالثة عند البخاری (۶/۵۱۱۔فتح)' ومسلم (۲۲۴۵)(۱۵۵)

حدیث نمبر ۱۲۷۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے وایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ایک آدمی کو جنت میں چلتے پھرتے دیکھا اس نے ایک درخت کو کاٹا تھا جو راستے کے درمیان میں تھا اور مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا۔'' (مسلم)
ایک اور روایت میں ہے: ''ایک آدمی ایک درخت کی ٹہنی کے پاس سے گزرا جو راستے کے درمیان میں تھی تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اسے مسلمانوں سے دور کردوں گا یہ انہیں تکلیف نہیں پہنچائے گی، پس اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔''
اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''ایک شخص ایک راستے میں سے گزر رہا تھا تو اس نے راستے میں ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اسے ہٹا دیا پس اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول فرمایا اور اسے بخش دیا۔''

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۱۹۱۴) (۱۲۹)، والرواية الثانية له (۱۹۱۴) (۱۲۸)، والرواية الثانية عند البخاری (۲/ ۱۳۹)، ومسلم (۱۹۱۴)

حدیث نمبر (۱۲۸)

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کے لیے آیا اور خاموشی کے ساتھ توجہ سے خطبہ سنا تو اسکے اس جمعہ پچھلے اور جمعہ کے درمیانی وقفہ کے اور مزید تین دنوں کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جس شخص نے (دوران خطبہ) کنکریوں کو چھوا تو اس نے لغو یعنی بے مقصد حرکت کی۔'' (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۸۵۷) (۲۷)

حدیث نمبر (۱۲۹)

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ جو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر کیے تھے، پھر جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے۔ تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے وہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو اس کے ہاتھوں نے کیے تھے، پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے وہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو اسکے پاؤں نے چل کر کیے تھے حتیٰ کہ وہ گناہوں سے پاک

صاف ہو جاتا ہے۔" (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۴۴)

حدیث نمبر (۱۳۰)

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پانچوں نمازیں، جمعہ دوسرے جمعے تک
اور رمضان دوسرے تک
(یہ کام) اپنے درمیانی وقفے کے تمام گناہوں کو معاف اور دور کر دینے والے ہیں۔ بشرطیکہ کبیرہ
گناہوں سے بچ کر رہا جائے۔" (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۳۳) (۱۶)

حدیث نمبر (۱۳۱)

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں ایسے اعمال نہ بتاؤں
جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دے اور درجات بلند فرما دے؟" صحابہ کرم نے عرض کیا: کیوں نہیں اے
اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا: "ناگواری اور مشقت کے باوجود اچھے طریقے سے
مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ قدم چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' پس یہ رباط
(اجر و ثواب کے لحاظ سے سرحد پر مورچہ زن رہنے کی طرح) ہے۔" (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۵۱)

حدیث نمبر (۱۳۲)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں پڑھتا
ہے وہ جنت میں جائے گا۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخجه البخاري (۲/۵۲ـ فتح)' ومسلم (۲۳۵)

حدیث نمبر (۱۳۳)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے یا سفر
پر ہوتا ہے تو اسکے لیے ویسے ہی عمل لکھ دیے جاتے ہیں جیسے وہ اقامت اور صحت کی حالت میں کیا کرتا تھا
۔" (بخاری)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (١٣٦/٦۔فتح)

حدیث نمبر(۱۳۴)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نیکی صدقہ ہے۔''

(بخاری۔امام مسلم نے اس حدیث کو حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا ہے)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (١٠/٢٤٧۔فتح)

حدیث نمبر(۱۳۵)

حضرت جابرؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان بھی کوئی درخت لگاتا ہے تو اس میں سے جو کھالیا جاتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے' جو اس سے چرالیا جائے وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور اگر کوئی شخص اسے نقصان پہنچائے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔''(مسلم)

اور مسلم کی ہی ایک اور روایت میں ہے: ''مسلمان جو درخت لگاتا ہے۔تو اس میں سے جو کوئی انسان کھاتا ہے' کوئی جانور یا کوئی پرندہ کھاتا ہے۔تو روز قیامت تک وہ اس کے لیے صدقہ ہوگا۔''

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے: ''مسلمان جو درخت لگاتا ہے اور کوئی کھیتی بوتا ہے۔تو اس میں سے کوئی انسان' کوئی جانور یا کوئی اور کوئی چیز کھالے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔'' اور دونوں (بخاری و مسلم) نے حضرت انسؓ سے بھی اسے روایت کیا ہے۔

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (١٥٥٢)' والروايةالثانيةله(١٥٥٢)(١٠)'

وأخرجه البخاری (٥/٣۔فتح) ومسلم(١٥٥٣)

حدیث نمبر(۱۳۶)

حضرت جابرؓ ہی سے روایت ہے' انھوں نے بیان کیا کہ بنوسلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا' جب رسول اللہ ﷺ کو اس بارے میں پتا چلا تو آپ نے فرمایا: ''مجھے پتا چلا ہے کہ تم نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں! یارسول اللہ! ہم نے یہ یقیناً ارادہ کیا ہے۔پس آپ نے فرمایا: ''بنوسلمہ! تم اپنے گھروں (محلے) ہی میں رہو' تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں' تم اپنے گھروں محلے ہی میں رہو' تمہارے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔(مسلم)

ایک اور روایت میں ہے: ''بے شک ہر قدم کے بدلے میں ایک درجہ ہے۔''(مسلم)

اور امام بخاری نے بھی اس کے ہم معنی حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے۔

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (٦٦٥)‘والرواية الثانية له (٦٦٤)‘ وحديث أنس أخرجه البخارى (٢/ ١٣٩۔فتح)

حدیث نمبر (١٣٧)

حضرت ابومنذر ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی تھا‘ میں کسی شخص کے بارے میں نہیں جانتا کہ اس کا گھر اس آدمی کے گھر سے زیادہ مسجد سے دور ہو‘ لیکن پھر بھی اس سے کوئی نماز نہیں چھوٹتی تھی۔ اس سے کہا گیا یا میں نے اسے کہا اگر تم ایک گدھا خرید لو جس پر تم اندھیرے اور سخت گرمی میں سوار ہو کر آیا کرو (تو تمہیں فائدہ ہو) اس آدمی نے کہا: مجھے یہ پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو‘ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چل کر آنا اور میرا لوٹنا جب میں اپنے اہل خانہ کی طرف لوٹوں تو یہ سب کچھ میرے لیے (بطور ثواب) لکھا جائے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے یقیناً یہ سب تمہارے لیے جمع فرمادیا:“ (مسلم)

ایک اور روایت میں ہے۔ ”یقیناً تمہارے لیے وہ ثواب ہے جس کا تم نے ارادہ کیا۔“

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (٦٦٣)‘

و الرواية الثانية له (٦٦٤)‘ وحديث أنس أخرجه البخارى (٢/ ١٣٩،فتح)

حدیث نمبر (١٣٨)

حضرت ابومحمد عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چالیس خصلتیں ہیں‘ ان میں سے سب سے اعلیٰ دودھ پینے کے لیے کسی کو بکری دے دینا ہے پس جو شخص بھی ان میں سے کسی ایک خصلت پر ثواب کی امید سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیے گئے وعدوں کی تصدیق کرتے ہوئے عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بخاری)

توثيق الحديث:أخرجه البخارى (٥/ ٢٤٣۔فتح)

حدیث نمبر (١٣٩)

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو۔“ (متفق علیہ)

اور بخاری و مسلم میں حضرت عدیؓ ہی سے ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اسکا رب ہم کلام ہوگا اور اس کے اور اس کے رب کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ پس وہ شخص اپنی دائیں طرف دیکھے گا۔ تو اسے اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال ہی نظر آئیں گے اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو ادھر بھی اسے اپنے اعمال ہی نظر آئیں گے' اور اپنے سامنے دیکھے گا تو اسے اپنے چہرے کے سامنے آگ ہی نظر آئے گی' پس تم آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو' اگر کوئی شخص یہ بھی نہ پائے تو پھر اچھی بات کے ذریعے (آگ سے بچو)۔''

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۲۸۳/۳)' ومسلم(۱۰۱۶)(۶۸)

حدیث نمبر(۱۴۰)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ اس بندے سے بڑا خوش ہوتا ہے کہ جب وہ کھانا کھائے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے یا پانی پیئے تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔'' (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم(۲۷۳۴)

حدیث نمبر(۱۴۱)

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر مسلمان کے لیے صدقہ کرنا ضروری ہے۔'' وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا آپ بتائیں کہ اگر وہ (صدقہ کرنے کیلئے) کچھ نہ پائے؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے ہاتھ سے کام کرے' اس سے اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔'' انھوں نے (ابوموسیٰ) نے پھر کہا: اگر وہ اس کی بھی طاقت نہ رکھے؟ آپ نے فرمایا: ''پھر وہ کسی ضرورت مند کی مدد کردے۔'' انھوں نے پوچھا آپ بتائیں کہ اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہ رکھے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ نیکی یا بھلائی کا حکم کرے۔'' انھوں نے کہا: آپ بتائیں کہ اگر وہ ایسا بھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا: ''لوگوں کو شر اور تکلیف پہنچانے سے باز رہے' یقیناً یہ بھی صدقہ ہے۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۱۰۷/۳۔فتح)' مسلم(۱۰۰۸)

۱۴باب: اطاعت کے کاموں میں میانہ روی کی ترغیب

آدمی کو چاہیے کہ ادائے عبادت میں میانہ روی اختیار کرے تاکہ وہ نفس پر گراں نہ گزرے اور وہ اکتاہٹ کا

شکار نہ ہو۔جب کسی کام میں بے جا سختی، تشدد اور تکلف ہو تو وہ کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچتا بلکہ ادھورا رہتا ہے اسی طرح سستی و کاہلی سے بھی مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ پس بہترین کام وہ ہے جس میں میانہ روی اور تسلسل ودوام ہو اس سے منزل آسان ہو جاتی ہے۔

شیخ اسلام رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: ''اللہ کا دین افراط وتفریط کے درمیان متعدل اور متوسط ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہم نے یہ قرآن آپ پر اس لیے نہیں اتارکہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔''

(سورۃ طحه:١)

اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ کرتا ہے، وہ تمہارے ساتھ تنگی ارادہ میں نہیں کرتا۔''

(سورۃ البقرۃ:١٨٥)

حدیث نمبر(١٤٢)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ انکے پاس تشریف لائے تو اس وقت ایک عورت ان کے پاس بیٹھی ہوئی تھی، آپ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' انھوں نے بتایا کہ یہ فلاں عورت ہے جو نفلی نمازیں کثرت سے پڑھتی ہے، آپ نے فرمایا: ''ٹھہرو، تم پر وہی لازم ہے جس کی تمہیں طاقت ہے، پس اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ (ثواب دیتے ہوئے) نہیں اُکتا تا حتیٰ کہ تم خود اُکتا جاؤ۔'' اور اللہ تعالیٰ کو وہ دین پسند ہے جس پر اس کو اختیار کرنے والا ہمیشگی اختیار کرے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری

(٣٦/٣۔فتح)، و مسلم (٧٨٤)(٢٢١)

حدیث نمبر(١٤٣)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔کہ تین آدمی نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھروں میں آئے۔وہ نبی ﷺ کی عبادت کے متعلق پوچھ رہے تھے، پس جب انہیں بتایا گیا۔ تو گویا انھوں نے اسے کم سمجھا اور کہا: ہمارا نبی ﷺ کے ساتھ کیا موازنہ، ان کے تو اگلے پچھلے تمام گناہ معادف کر دیے گئے ہیں۔ان میں سے ایک نے کہا: میں تو ہمیشہ ساری رات نماز پڑھونگا۔دوسرے نے کہا: میں زمانہ بھر کے روزے رکھوں گا اور کبھی افطار نہیں کرونگا۔تیسرے نے کہا۔میں عورتوں سے دور رہونگا۔اور کبھی شادی نہیں کرونگا۔پس رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''تم نے ایسے ایسے کہا ہے؟ پھر آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ

کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور تم سب سے زیادہ اس کا تقویٰ رکھنے والا ہوں لیکن
(اس کے باوجود) میں (نفلی) روزے رکھتا بھی ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں اور رات کی نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں پس جس شخص نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ میں سے نہیں۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۹/۱۰۴۔فتح)' ومسلم (۱۴۰۱)

حدیث نمبر ۱۴۴۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دین کے بارے میں اپنی طرف سے سختی کرنے والے ہلاک ہوگئے۔'' آپ نے یہ تین بار فرمایا۔ (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۲٦۸۰)

حدیث نمبر ۱۴۵۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً دین آسان ہے' جو شخص دین میں بے جا سختی کرتا ہے تو دین اس پر غالب آجاتا ہے' پس تم راہ اعتدال پر رہو اور (اصل مسئلے کے) قریب قریب رہو اور (ملنے والے اجر پر) خوش ہو جاؤ اور صبح' شام اور رات کے کچھ حصے (کی عبادت) سے مدد طلب کرو''۔ (بخاری)

اور بخاری کی ایک اور روایت میں ہے: ''تم راہ اعتدال پر رہو اور (اصل مسئلے کے) قریب رہو اور صبح' شام اور رات کے کچھ حصے کو چلو' میانہ روی اختیار کرو' میانہ روی اختیار کرو' تم منزل مقصود تک پہنچ جاؤ گے۔''

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۱/۹۳۔فتح)' الراوية الثانيةعنده (۱۱/۲۹۴،فتح)

حدیث نمبر ۱۴٦۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو وہاں دو ستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی دیکھی تو فرمایا: ''یہ رسی کیسی ہے؟'' صحابہ کرام نے بتایا کہ یہ ام المومنین حضرت زینبؓ کی رسی ہے' جب وہ (نماز پڑھتے پڑھتے) تھک جاتی ہیں تو اسکے ساتھ لٹک جاتی ہیں (یعنی اس رسی سے سہارا لیتی

تاکہ بیدار رہ سکیں) تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے کھول دو۔ تم میں ہر ایک شخص کو چاہیے کہ جب تک وہ فرحت ونشاط محسوس کرے تو نماز پڑھتا رہے۔ اور جب تھک جائے اور سست پڑ جائے تو سو جائے۔''
(متفق علیہ)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۳/۳٦۔فتح)' و مسلم (۷۸۴)

حدیث نمبر ۱۴۷،

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو نماز پڑھتے ہوئے اونگھ آئے تو اسے سو جانا چاہیے حتیٰ کہ اسکی نیند دور ہو جائے' اس لیے کہ جب کوئی ایک اونگھتے ہوئے نماز پڑھے گا تو وہ نہیں جانتا کہ شاید وہ اپنے طور پر تو مغفرت طلب کر رہا ہو جبکہ (فی الحقیقت) وہ اپنے خلاف بد دعا مانگ رہا ہو۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱/۳۱۳ ۔فتح)' ومسلم (۷۸٦)

حدیث نمبر ۱۴۸،

حضرت ابوعبداللہ جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ نمازیں پڑھا کرتا تھا۔ پس آپ کی نماز درمیانی ہوتی تھی اور آپ کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۸٦٦)

حدیث نمبر ۱۴۹،

حضرت ابوجحیفہ وہب بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت سلمان اور حضرت ابو درداءؓ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا پس حضرت سلمانؓ اور حضرت ابو درداءؓ سے ملنے کے لئے گئے۔ تو انھوں نے ام درداءؓ جو میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھا تو انھوں نے کہا: تمہاری یہ حالت کیوں ہے؟ ام درداء نے کہا: تمہارے بھائی ابو درداء کو دنیا کی کوئی حاجت ہی نہیں۔ پس اتنے میں ابو درداء تشریف لائے اور انھوں نے حضرت سلمان کیلئے کھانا تیار کیا۔ اور انہیں کہا کہ کھاؤ میرا تو روزہ ہے۔ حضرت سلمان نے کہا : میں تو نہیں
کھاؤں گا حتیٰ کہ تم بھی کھاؤں۔ پس انھوں نے بھی کھایا۔ جب رات ہوئی تو ابو درداء تہجد کی نماز پڑھنے لگے تو حضرت سلمان نے انہیں کہا کہ ابھی سو جاؤ۔ پس وہ سو گئے' وہ پھر نماز پڑھنے لگے تو انھوں نے کہا کہ

ابھی سوئے رہو جب رات کا آخری پہر ہوا تو حضرت سلمانؓ نے کہا اب اُٹھ کر نماز پڑھو۔ پس ان دونوں نے نماز تہجد ادا کی۔ پھر حضرت سلمان نے انہیں کہا: بلاشبہ تمہارے رب کا تم پر حق ہے۔ تیرے اپنے نفس کا تجھ پر حق ہے۔ اور تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے۔ پس ہر صاحب حق کو اس کا حق دو۔ پھر وہ (ابودرداء) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نے سارا قصہ بتایا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''سلمان نے سچ کہا۔'' (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۴/ ۲۰۹۔فتح)

حدیث نمبر ۱۵۰۔

حضرت ابومحمد عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو (میرے متعلق) بتایا گیا کہ میں کہتا ہوں: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں جب تک زندہ رہوں گا میں روزہ رکھوں گا۔ اور رات کو قیام کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے یہ یہ باتیں کی ہیں؟'' میں نے آپؐ سے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں آپ پر قربان ہوں میں نے یہ باتیں کی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم یقیناً اس کی طاقت نہیں رکھو گے۔ اس لیے تم کبھی روزہ رکھ لو اور کبھی نہ رکھو۔ رات کو سویا بھی کرو اور قیام بھی کیا کرو۔ ہر ماہ تین روزے رکھ لیا کرو۔ کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گناہ ہے۔ اس طرح تمہارا یہ عمل زمانے بھر کے لیے روزے رکھنے کے مثل ہو جائے گا۔'' میں نے عرض کیا۔ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ایک دن روزہ رکھو اور دو دن روزہ نہ رکھو۔ میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن روزہ نہ رکھو۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ یہ روزوں میں سے سب سے متعدل اور راست طریقہ ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ یہ تمام روزوں میں سے افضل روزہ ہے۔ میں نے پھر عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے افضل اور بہتر کوئی طریقہ نہیں۔'' راوی حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں اگر (مہینے میں) تین روزے قبول کیے ہوتے جو رسول اللہ ﷺ نے (شروع میں) فرمائے تھے۔ تو مجھے اپنے اہل وعیال اور اپنے مال سے زیادہ محبوب ہوتے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''کیا مجھے نہیں بتایا گیا کہ تم دن میں روزہ رکھتے ہو اور رات میں قیام کرتے ہو۔؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بالکل ایسے ہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''ایسا نہ کیا کرو

کبھی روزہ رکھ لیا کرو اور کبھی روزہ چھوڑ دیا کرو۔ رات کو سویا بھی کرو اور قیام بھی کیا کرو۔ اس لیے کہ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے۔ تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے۔ تیرے آنے والے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے۔ تمہارے لیے بس یہی کافی ہے۔ کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ اس لیے کہ ہر نیکی کا ثواب دس گناہ ہے۔ اور اس طرح تمہارا یہ عمل ہمیشہ کے روزے رکھنے کی طرح ہو جائے گا۔ لیکن میں نے سختی کو پسند کیا تو مجھ پر سختی کر دی گئی۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے اندر قوت پاتا ہوں ۔آپؐ نے فرمایا: ”پھر تم اللہ تعالیٰ کے نبی داؤد علیہ السلام جیسے روزے رکھ لو۔ اور اس پر اضافہ کرو۔“ میں نے عرض کیا: داؤد علیہ السلام کے روزے کس طرح تھے؟ آپؐ نے فرمایا: ”نصف زمانہ (یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن ناغہ)۔“ راوی حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ جب بوڑھے ہو گئے تو فرمایا کرتے تھے ۔کہ ہائے کاش! میں نے رسول اللہ ﷺ کی عطا کی ہوئی رخصت قبول کی ہوتی۔

ایک اور روایت میں ہے: ”کیا مجھے یہ نہیں بتایا گیا کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو اور پوری رات قرآن پاک پڑھتے رہتے ہو؟“ میں نے عرض کیا؛ اللہ کے رسول! ایسے ہی ہے۔ لیکن میں یہ سب کچھ نیکی اور بھلائی کے ارادے ہی سے کرتا ہوں آپؐ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام جیسا روزہ رکھو‘ کیونکہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے۔ اور ہر مہینے میں قرآن کی تلاوت مکمل کرو۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: ”پھر بیس دن میں پڑھ لیا کرو۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: ”پھر دس دنوں میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: ”پھر تم اسے سات دنوں میں مکمل کرو۔ اور اس سے زیادہ نہ کرو۔ پس میں نے سختی کی تو مجھ پر بھی سختی کر دی گئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں نہیں معلوم کہ شاید تمہاری عمر دراز ہو“۔ انھوں (عبداللہ بن عمر) نے کہا: کہ میں اس حالت کو پہنچ گیا جو نبی ﷺ نے میرے لیے (درازی عمر کے بارے میں) فرمایا تھا ۔جب میں بڑھاپے کو پہنچ گیا تو میں نے کہا: کاش میں نے اللہ کے نبی ﷺ کی عطا کردہ رخصت کو قبول کر لیتا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ تمہاری اولاد کا بھی تم پر حق ہے۔“ ایک اور روایت میں ہے: ”اس کا روزہ نہیں جس نے ہمیشہ روزہ رکھا“۔ آپؐ نے یہ تین مرتبہ فرمایا: ”ایک اور روایت میں ہے: ”اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ اور سب سے زیادہ محبوب نماز حضرت داؤد

علیہ السلام کی نماز ہے۔ وہ آدھی رات سوتے تھے۔ اور اس کا تہائی حصہ نماز پڑھتے تھے۔ اور پھر اس کے چھٹے حصے میں سو جاتے تھے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے۔ اور ایک دن افطار کرتے تھے اور جب دشمن سے سامنا ہو جاتا تو بھاگتے نہیں تھے۔

ایک اور روایت میں ہے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میرے والد نے ایک خاندانی عورت سے میری شادی کردی، وہ اپنی بہو کا بہت خیال رکھتے تھے، وہ اس سے اس کے خاوند کے متعلق پوچھتے تو وہ یہی جواب دیتی کہ وہ ویسے تو اچھے آدمی ہیں۔ لیکن جب سے ہم ان کے پاس آئے ہیں کبھی ہمارا بستر روندا ہے۔ اور نہ ہماری پردے والی چیز کو ٹٹولا ہے۔ (یعنی وہ میرے ساتھ لیٹے ہیں۔ اور نہ وظیفہ زوجیت ادا کیا ہے۔) پھر جب اسی طرح کئی دن گزر گئے تو انھوں نے نبی ﷺ کو اسکے بارے میں بتایا آپ نے فرمایا: ''اسے میرے پاس لاؤ۔'' پس اس کے بعد میں آپؐ سے ملا تو آپؐ نے فرمایا: ''تم روزہ کیسے رکھتے ہو؟'' میں نے کہا: ہر روز۔ آپؐ نے فرمایا: ''تم قرآن کتنی مدت میں ختم کرتے ہو؟'' میں نے کہا: ہر رات ایسے ہی بیان کیا جو پہلے گزر چکا۔ وہ (عبداللہ بن عمرو) اپنے گھر کے کسی فرد کو قرآن مجید کا وہ حصہ سناتے۔ جو وہ رات کو پڑھتے تھے اور صبح کو اس حصے کا دور کیا کرتے تھے تاکہ رات کو پڑھنے میں آسان رہے۔ اور جب وہ قوت حاصل کرنا چاہتے تھے تو کچھ دن روزے چھوڑ دیتے تھے اور ان کو گن لیتے تھے اور اتنے روزے بعد میں رکھ لیتے تھے۔ وہ کسی ایسی چیز کو چھوڑنا ناپسند کرتے جو وہ نبی ﷺ کی حیات مبارکہ میں کرتے تھے۔

یہ مذکورہ تمام راویات صحیح ہیں، ان کا زیادہ حصہ بخاری و مسلم دونوں میں سے ہے اور تھوڑا سا حصہ ایسا ہے جو اِن دونوں میں سے کسی ایک ہی میں ہے۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲۱۸/۴ و ۲۲۰ و ۲۲۴، ۲/۴۵۳-۴۵۴، ۹/۹۴-۹۵- فتح)، ومسلم (۱۱۵۹)

حدیث نمبر ۱۵۱،

حضرت ابو ربعی حنظلہ بن ربیع اُسیدی جو نبی ﷺ کے کاتبوں میں سے ہیں، سے روایت ہے۔ کہ انھوں نے فرمایا: ''حضرت ابوبکرؓ مجھے ملے تو مجھ سے پوچھا: اے حنظلہ! تم کیسے ہو؟ میں نے کہا: حنظلہ تو منافق ہو گیا ہے۔ انھوں نے فرمایا: سبحان اللہ! تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس

ہوتے ہیں۔وہ ہمارے سامنے اور جنت اور دوزخ کا ذکر فرماتے ہیں۔تو ایسے لگتا ہے کہ ہم انہیں دیکھ رہے ہیں، اور جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اُٹھ کر آ جاتے ہیں۔اور اپنے بیوی بچوں نیز دنیاوی کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔تو ہم بھول جاتے ہیں۔حضرت ابوبکرؓ نے یہ سن کر فرمایا: اللہ کی قسم! ہماری بھی تو ایسی ہی صورت حال ہے۔پس میں اور ابوبکرؓ چل پڑے حتیٰ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے۔پس میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! حنظلہ تو منافق ہو گیا۔پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کیسے؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔تو آپ جنت اور دوزخ کا تذکرہ اس طرح فرماتے ہیں۔کہ گویا کہ ہم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔اور جب ہم آپ کے پاس سے اُٹھ کر اپنے بیوی بچوں اور دنیاوی کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔تو ہم بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم ہمیشہ اسی کیفیت میں رہو جس میں میرے پاس ہوتے ہو۔اور ہر وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہو تو فرشتے تمہارے بستروں اور تمہارے راستوں پر تم سے مصافحہ کریں۔لیکن اے حنظلہ! وقت وقت کی بات ہے۔'' آپ نے یہ تین بار فرمایا: '' (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۲۷۵۰)

حدیث نمبر ۱۵۲،

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ دیکھا کہ ایک آدمی (دھوپ میں) کھڑا ہے آپ نے اس کے بارے میں پوچھا تو صحابہ اکرامؓ نے جواب دیا۔کہ یہ ابو اسرائیل ہے' اس نے نذر مانی ہے کہ وہ دھوپ میں کھڑا رہے گا۔بیٹھے گا نہیں۔سائے والی جگہ نہیں جائے گا 'نہ کلام کرے گا اور روزہ رکھے گا۔پس نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے کہو کہ وہ گفتگو کرے۔سائے میں جا بیٹھے اور اپنے روزے کو پورا کرے۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱۱/۵۸۶۔فتح)

۱۵۔باب: اعمال (صالحہ) کی حفاظت کے متعلق

اعمال صالحہ پر ہمیشگی ہونی چاہیے ان میں کمزوری۔سستی اور کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔کیونکہ اس طرح ان اعمال صالحہ کے چھوٹ جانے کا امکان ہے۔ویسے بھی اللہ تعالیٰ کو وہ اعمال محبوب ہیں جن پر دوام ہو خواہ وہ

عمل قلیل ہو،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کی یاد کے لیے اور جو حق کی باتیں اتری ہیں۔ ان کے لیے جھک جائیں؟ اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں۔ جن کو ان سے پہلے کتابیں دی گئیں۔ پس ان پر مدت لمبی ہو گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے؟''
(سورۃ الحدید:١٦)

۔اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور ہم نے رسولوں کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو بھیجا اور ہم نے انہیں انجیل دی اور ہم نے ان کے پیروں کاروں کے دلوں میں شفقت و رحمت رکھ دی اور دنیا کا ترک کرنا جو انھوں نے گھڑ لیا تھا ہم نے اسے ان پر نہیں لکھا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی رضا مندی تلاش کرنے کو (ضروری قرار دیا تھا) پس انھوں نے اس کا اس طرح خیال نہ رکھا جس طرح اس کا خیال رکھنے کا حق تھا۔ (سورۃ الحدید:٢٧)

۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے نہایت محنت سے کاتے ہوئے سوت کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا'' (سورۃ النمل:٩٢) اور فرمایا: ''اور اپنے رب کی عبادت کر یہاں تک کہ تجھے موت آجائے۔'' (سورۃ الحجر:٩٩)

حدیث نمبر ١٥٣،

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے رات کے مقررہ وظیفے سے یا اس کے کچھ حصے کو ادا کیے بغیر سو جائے اور وہ اسے نمازِ فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لے تو وہ اسکے لیے لکھ دیا جاتا ہے۔ گویا اس نے اسے رات ہی کو پڑھا ہے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (٧٤٧)

حدیث نمبر ١٥٤۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے عبداللہ! تم فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا، وہ رات کو قیام کرتا تھا لیکن پھر اس نے قیام کرنا چھوڑ دیا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٣/٣٧، فتح)، ومسلم (١١٥٩) (١٨٥)

حدیث نمبر ١٥٥،

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کسی تکلیف سے یا کسی اور وجہ سے رہ

جاتی تو آپ دن کے وقت بارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔(مسلم)

توثیق الحدیث :أخرجه مسلم (٧٤٦)(١٤١)

١٦۔باب: سنت اوراسکے آداب کی حفاظت کرنے کا حکم

اللہ سبحان تعالیٰ نے فرمایا:"رسول تمہیں جو دے اسے لے لو اور جس سے تمہیں روک دے اس سے رک جاؤ۔"(سورۃ الحشر:٧)

اورفرمایا:"وہ(رسول)اپنی خواہش سے نہیں بولتا' وہ تو وحی ہی ہے جو اس کی طرف نازل کی جاتی ہے۔(سورۃ نجم:٣'٤)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:"کہہ دیں اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو پس تم میری پیروی کرو'اللہ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔"(سورۃ آل عمران:٣١)

اورفرمایا:"یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے'اس شخص کے لیے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہے۔"(سورۃ الأحزاب:٢١)

اور فرمایا :"تیرے رب کی قسم!لوگ مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ وہ اپنے باہمی جھگڑوں میں تجھے اپنا حاکم (ثالث)نہ مان لیں پھر تیرے فیصلے پر وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی بھی محسوس نہ کریں اور خوش دلی سے اسے تسلیم کرلیں۔"(سورۃ النسا٦٥ء)

اورفرمایا:"اگر کسی چیز کی بابت تمہارا آپس میں جھگڑا ہو جائے تو تم اسے اللہ تعالیٰ اس کے رسول کی طرف لوٹا دو'اگر تم اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔"علماء نے کہا کہ اس کے معنی ہیں کہ کتاب وسنت کی طرف لوٹاؤ(یعنی اسکی روشنی میں جائز اور ناجائز کا فیصلہ کرو)اللہ تعالیٰ نے فرمایا:"جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"(سورۃ النساء:٥٩)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:"یقیناً آپ سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔(سورۃ الشوری:٥٢'٥٣)

اورفرمایا:"آپ(رسول)کے حکم کی مخالفت کرنے والوں کو اس امر سے ڈر جانا چاہیے کہ وہ کسی آزمائش سے دوچار نہ ہو جائیں یا انہیں کوئی دردناک عذاب نہ آپہنچے۔"(سورۃ النور:٦٣)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:"اور یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی آیتوں اور حکمت کو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں۔"

(سورۃالأحزاب :۳۴)

حدیث نمبر ۱۵۶

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں جو باتیں تمہیں بیان کرنے سے چھوڑ دوں تو تم مجھے ان کے بارے میں (کرید کرنے سے) چھوڑ دو' اس لیے کہ تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے ہلاک کیا کہ وہ کثرت سے سوال کرتے تھے۔ اور اپنے انبیاء علیہ السلام سے اختلاف کرتے تھے۔ پس جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو تم اس سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو اسے اپنی استطاعت کے مطابق بجالاؤ۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۳/ ۲۵۱۔ فتح)' و مسلم (۱۳۳۷)

حدیث نمبر ۱۵۷۔

حضرت ابونجیح عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نہایت مؤثر اور بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا: ''جس سے دل ڈر گئے۔ اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو گویا الوداع کہنے والے کا وعظ ہے' لہٰذا آپ ہمیں وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور سمع و طاعت کی وصیت کرتا ہوں' اگرچہ تم پر کوئی غلام امیر مقرر ہو جائے اور تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت سا اختلاف دیکھے گا' پس تم میری سنت کو اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین اور مہدیین کے طریقے کو لازم پکڑنا اور اسے داڑھوں سے مضبوطی سے پکڑ لینا' دین میں نئے نئے کام ایجاد کرنے سے بچنا' کیونکہ دین میں ہر نیا کام گمراہی ہے۔'' (ابوداؤد، ترمذی۔ امام ترمذی نے کہا کہ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح لغیرہ 'أخرجه أبو داود (۴۶۰۷)' و الترمذی (۲۶۷۶)' وابن ماجه (۴۳'۴۴)

حدیث نمبر ۱۵۸،

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے اس کے جو انکار کر دے''۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کون انکار کرے گا؟ آپ نے فرمایا:'' جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے یقیناً

(جنت میں جانے سے) انکار کر دیا۔" (بخاری)

توثیق الحدیث: (۱۳/ ۲۴۹، فتح)

حدیث نمبر ۱۵۹،

حضرت ابو مسلم، بعض نے کہا: ابو ایاس سلمہ بن عمرو اکوع ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں اپنے بائیں ہاتھ سے کھایا تو آپ نے فرمایا: "اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا: میں طاقت نہیں رکھتا، آپ نے فرمایا: "تو طاقت نہ ہی رکھے"۔ اسے (دائیں ہاتھ سے کھانے سے) صرف تکبر نے روکا، پھر (اسکے بعد) وہ دائیں ہاتھ کو اپنے منہ تک نہیں اٹھا سکا۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۰۲۱)

حدیث نمبر ۱۶۰،

حضرت ابو عبداللہ نعمان بن بشیر ؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "تم اپنی صفیں ضرور سیدھی اور درست کر لو۔ ورنہ اللہ تمہارے درمیان مخالفت پیدا فرما دے گا۔" (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو اس طرح برابر اور سیدھا فرماتے تھے۔ کہ حتیٰ کہ ایسے معلوم ہوتا کہ اگر آپ ان کے ساتھ تیروں کو سیدھا فرما رہے ہیں۔ اور آپ صفیں سیدھی فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ نے محسوس فرما لیا۔ کہ ہم نے آپ سے یہ مسئلہ سمجھ لیا ہے۔ پھر ایک روز آپ تشریف لائے اور (مصلے پر) کھڑے ہو گئے۔ قریب تھا کہ آپ تکبیر (اللہ اکبر) فرماتے، آپ نے اچانک ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کا سینہ باہر نکلا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: "اللہ کے بندو! تم اپنی صفیں ضرور سیدھی کر لو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا فرما دے گا۔" (یعنی تمہارے چہروں کو بدل دے گا۔)

توثیق الحدیث: أخرجه

البخاری (۲/ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ فتح)، و مسلم (۴۳۶)، والروایۃ الثانیۃ عند مسلم (۴۳۶) (۱۲۸)

حدیث نمبر ۱۶۱۔

حضرت ابو موسیٰ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رات کے وقت مدینے میں ایک گھر اپنے مکینوں سمیت جل گیا، جب رسول اللہ ﷺ کو ان کے بارے میں بتایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا: "یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ لہٰذا جب تم

سونے لگو تو اسے بجا دیا کرو۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/۸۵۔فتح)، ومسلم (۲۰۱۶)

حدیث نمبر ۱۶۲

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جس ہدایت اور علم کے ساتھ مجھے بھیجا ہے۔ اس کی مثال بارش کی مانند ہے۔ جو زمین پر برستی ہے۔ اس زمین کا کچھ حصہ تو اچھا تھا۔ اس نے پانی کو جذب لیا اور اس نے گھاس اور بہت سا سبزہ اگا یا جبکہ اس زمین کا ایک حصہ سخت تھا، اس نے پانی کو اپنے اندر جذب تو نہیں کیا بلکہ روک لیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے لوگوں کو فائدہ پہنچایا، انھوں نے اس سے پیا پلایا اور کھیتوں کو سیلاب کیا، اس زمین کا ایک ٹکڑا ایسا بھی تھا کہ وہ صرف چٹیل میدان تھا، وہ پانی روکتا تھا نہ گھاس اُگاتا تھا۔ پس یہ مثال اس شخص کی ہے۔ جس نے اللہ کے دین میں سمجھ بوجھ حاصل کی اور اللہ تعالیٰ نے جس علم کے ساتھ مجھے معبوث فرمایا اس سے نفع اٹھایا خود بھی اس علم کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور (یہ دوسری) مثال اس شخص کی ہے جس نے اس (ہدایت اور علم) کی طرف اپنا سر بھی نہیں اٹھایا (یعنی توجہ ہی نہیں کی) اور اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو قبول بھی نہیں کیا جس کیساتھ مجھے بھیجا گیا۔''
(متفق علیہ)

(فقہ) قاف کے پیش کے ساتھ مشہور ہے، بعض کے نزدیک قاف کے زیر کے ساتھ ہے، اس کا معنی ہے کہ وہ فقیہ ہو گیا۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/۱۷۵۔فتح) ومسلم (۲۲۸۲)

حدیث نمبر ۱۶۳۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور تمہاری مثال اس ایک آدمی جیسی ہے۔ جس نے آگ جلائی تو پتنگے اور پروانے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو اس (آگ) سے دور ہٹا تا ہے۔ اور میں بھی تمہاری کمر سے پکڑ پکڑ کر تمہیں آگ سے بچا رہا ہوں۔ لیکن تم میرے ہاتھوں سے چھوٹتے جاتے (اور آگ میں گرتے جاتے) ہو''۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۲۸۵)

حدیث نمبر ۱۶۴۔

حضرت جابرؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (کھانے کے بعد) انگلیاں اور پیالہ، پلیٹ چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''تم نہیں جانتے کہ اس میں سے کس میں برکت ہے۔'' (مسلم)

اور مسلم کی ہی ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے چاہیے کہ اسے اٹھا لے۔ اور اس کے ساتھ لگی ہوئی مٹی وغیرہ کو صاف کر کے کھا لے' اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنے ہاتھ کو رومال وغیرہ سے صاف نہ کرے۔ حتیٰ کہ اپنی انگلیوں وغیرہ کو چاٹ لے' کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔''

اور مسلم کی ہی ایک اور روایت میں ہے۔: ''شیطان تمہارے پاس ہر چیز میں حاضر ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ کھانے کے وقت بھی حاضر ہوتا ہے۔ اگر تم میں کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اس کے ساتھ لگی ہوئی مٹی وغیرہ کو دور کر کے (یعنی اسے صاف کر لے) کھا لے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑ دے۔''

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (٢٠٣٣)، والرواية الثانية عنده (٢٠٣٣) (١٣٤)، والرواية الثالثة عنده (٢٠٣٣) (١٣٥)

حدیث نمبر ١٦٥۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں وعظ و نصیحت فرمانے کیلئے کھڑے ہوئے تو فرمایا: ''اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کی طرف ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیر مختون پیدا کیے جاؤ گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جس طرح ہم نے پہلی مرتبہ تخلق کی' ہم اسے دوبارہ لوٹائیں گے' یہ ہمارا وعدہ ہے۔ ہم یقیناً پورا کرنے والے ہیں۔ (الانبیاء: ١٠٣) سنو! روز قیامت سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ اور سنو! میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے' انہیں بائیں جانب (یعنی جہنم کی طرف) لے جایا جائے گا۔ تو میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ مجھے بتایا جائیگا آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا بدعتیں جاری کی تھیں' پھر میں بھی کہوں گا جیسے اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰؑ) نے کہا ''میں ان پر گواہ رہا جب تک ان میں موجود رہا اور جب آپ نے مجھے بلا لیا تو آپ ہی ان پر نگران تھے اور آپ ہر چیز پر گواہ ہیں۔ اگر آپ ان کو عذاب دیں تو یہ آپ ہی کے بندے اور اگر انہیں بخش دیں۔ تو یقیناً آپ غلبے والے حکمت والے ہیں۔'' (سورۃ: المائدۃ: ١١٧۔١١٨) پھر مجھے بتایا جائے گا۔ کہ یہ لوگ دین اسلام سے مرتد ہوتے رہے۔ جب سے آپ

ان سے جدا ہو گئے تھے۔"

(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۲/ ۲۸۲/ ۳۸۷۔فتح)، ومسلم (۲۸۲۰)(۵۸)

حدیث نمبر ۱۶۶۔

حضرت ابوسعید عبداللہ بن مغفلؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے خذف (انگلی اور انگوٹھے سے کنکری پھینکنے) سے منع فرمایا ہے فرمایا: "بے شک وہ کنکری شکار کو قتل کرتی ہے۔ نہ دشمن کو زخمی، البتہ وہ آنکھ کو پھوڑ دیتی ہے اور دانت کو توڑ دیتی ہے۔" (متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے۔ کہ ابن مغفلؓ کے قریبی رشتہ دار نے انگلی پر کنکری رکھ کر چلائی تو انہوں نے اسے اس کام سے روکا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کنکری پھینکنے سے منع فرمایا ہے، آپ نے فرمایا: "یہ کسی شکار کا شکار نہیں کرتی۔" اس (رشتہ دار) نے پھر کنکری پھینکی تو انھوں (ابن مغفلؓ) نے فرمایا: میں تجھے بتا رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کنکری پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور تم پھر یہ پھینک رہے ہو! میں تجھ سے کبھی کلام نہیں کرونگا۔

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱۰/ ۵۹۹۔ فتح)، و مسلم (۱۹۵۴)، والروایة الثانیة عند مسلم (۱۹۵۴)(۵۶)

حدیث نمبر ۱۶۷۔

عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطابؓ کو حجرِ اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا اور وہ فرما رہے تھے: میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، تو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۳/ ۴۷۵۔فتح)، و مسلم (۱۲۷۰)

۱۷۔باب : اللہ کے حکم کی تعمیل واجب ہے اور جسے اس کی دعوت دی جائے اور نیکی کا حکم دیا جائے یا برائی سے منع کیا جائے تو اسے کیا کہنا چاہیئے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "(اے میرے نبیؐ!) تیرے رب کی قسم! وہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک وہ تمہیں اپنے باہمی جھگڑوں میں حکم (ثالث) نہ مان لیں اور پھر تیرے فیصلے پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی

محسوس نہ کریں اور اسے دل سے تسلیم کرلیں۔ (سورۃ النساء:۶۵)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ایمان والوں کا قول تو یہ ہے۔ کہ جب انہیں اس لیے بلایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان میں فیصلہ کردیں۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے سنا اور مان لیا:'' (سورۃ النور:۵۱)

حدیث نمبر ۱۶۸۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی: ''اللہ ہی کے لیے ہے۔ جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور اگر تم ظاہر کرو وہ جو تمہارے دلوں میں ہے۔ یا اسے چھپاؤ اللہ تعالیٰ اس پر تمہارا محاسبہ کرے گا۔'' (سورۃ البقرہ: ۲۸۴) تو یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام پر نہایت گراں گزری، وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔ اور عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول! ہمیں ایسے اعمال کا حکم دیا گیا جن کی ہم میں طاقت تھی (جیسے) نماز، جہاد، روزہ، اور صدقہ (وہ ہم نے کیے، لیکن) اب آپ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو ہماری طاقت سے باہر ہے ۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم بھی اسی طرح کہنا چاہتے ہوں جس طرح تم سے پہلے اہل کتا ب (یہود و انصاریٰ) نے کہا تھا، ہم نے سنا اور نافرمانی کی، بلکہ تم کہو ہم نے سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔:'' جب انھوں نے کہا۔ (ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف پھرنا ہے، جب لوگوں نے اسے پڑھا اور ان کی زبانیں اس کے ساتھ رواں ہوگئیں۔ تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''رسول اللہ ﷺ اور مومنین اس

(وحی) پر ایمان لائے جو رسول کی طرف نازل کی گئی۔ سب ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور انھوں نے کہا۔ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے رب! ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔:'' جب انھوں نے ایسا کرلیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس حصے کو (جو ان پر گراں گزرا تھا) منسوخ کردیا۔ اور یہ آیت نازل فرمادی: ''اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، جو اچھے کام کرئے گا اس کا فائدہ اسی کو ہوگا اور جو برے کام کرے گا اس کا وبال اسی کو ہوگا، اے ہمارے رب! ہماری بھول اور خطاؤں پر ہماری گرفت نہ فرما:'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اچھا ٹھیک ہے اے ہمارے رب ہم پر اس

طرح بوجھ نہ ڈالنا جس طرح تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہاں! ٹھیک ہے اور ہمیں معاف فرما دے' ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما' تو ہی ہمارہ کارساز ہے' پس تو کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہاں! ٹھیک ہے (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (١٢٥)

۱۸۔ باب: بدعات اور نئے نئے امور ایجاد کرنے کی ممانعت

بدعت سے مراد دین میں ایجاد کردہ نیا طریقہ ہے' جو شریعت کے مشابہ ہوتا ہے اور اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے' حالانکہ اس کے صحیح ہونے پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہوتی۔ کتاب وسنت اور اقوال سلف کے ذریعے اسکی بہت مذمت کی گئی ہے اور اس کے قریب جانے سے منع کیا گیا ہے' اس لیے کہ یہ بھی شرک کی ایک شاخ اور قسم ہے۔ اور شیطان کو یہ دوسرے تمام گناہوں سے زیادہ محبوب اور پسند ہے' کیونکہ گناہ گار تو کبھی نہ کبھی اپنے گناہ سے توبہ کر لیتا ہے۔ جبکہ بدعتی کو توفیق کم ملتی ہے' اس لیے کہ وہ تو بدعت کو نیکی سمجھ کر تقرب الٰہی کیلئے کر رہا ہوتا ہے ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پس نہیں ہے حق کے بعد مگر گمراہی۔'' (سورة یونس: ۳۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہم نے کتاب میں کسی چیز کے بیان کرنے میں کوتاہی سے کام نہیں کیا۔'' (سورة الأ نعام: ۳۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اگر تم کسی چیز کے بارے میں آپس میں اختلاف ونزاع کرو تو اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف لوٹا دو۔'' (سورة النساء: ۵۹) یعنی کتاب وسنت کی طرف لوٹا دو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بیشک یہ ہے میرا راستہ سیدھا' پس تم اس کی پیروی کرو اور دوسرے راستوں کی پیروی مت کرو' ورنہ وہ تمہیں اس سیدھے راستے سے جدا کر دیں گے''۔ (سورة الأ نعام: ۱۵۳)

اور فرمایا: '' (اے پیغمبر!) فرما دیجیے! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ اللہ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔ اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔'' (سورة آل عمران: ۳۱)

حدیث نمبر ۱۶۹۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے اس امر (دین اسلام) میں کوئی نئی چیز ایجاد کی' جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے۔'' (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ کام مردود ہے۔''

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۵/ ۳۰۱۔فتح)، ومسلم (۱۷۱۸)

یہ حدیث ان احادیث میں سے ہے جن پر اسلام کا مدار ہے، لہٰذا اسے یاد کرنا چاہیے اور اس کا پرچار کرنا چاہیے اور بدعات ومحدثات کے رد کرنے میں ایک عظیم قاعدہ ہے۔ اہل علم نے اس حدیث کی تفصیل میں سیر حاصل بحث کی ہے۔

حدیث نمبر ۱۷۰۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں تھیں۔ اور آواز بلند ہو جاتی اور آپ کا غضب شدید ہو جاتا حتیٰ کہ ایسے معلوم ہوتا کہ آپ کسی (حملہ آور) لشکر سے ڈرا رہے ہیں، آپ فرماتے ہیں۔ ''وہ تم پر صبح وشام کو حملہ کرنے والا ہے۔''

اور فرماتے: ''میں اور قیامت ایسے معبوث کیے گئے ہیں۔ جیسے یہ دو انگلیاں ہیں:'' آپ اپنی انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا لیتے اور فرماتے: ''أما بعد! یقیناً بہترین بات اللہ کی بات ہے۔ اور بہترین راستہ محمد ﷺ کا راستہ ہے۔ اور بدترین کام نئے پیدا کردہ کام ہیں اور دین کے بارے میں ہر نیا کام گمراہی ہے۔'' پھر آپ نے فرماتے: ''میں ہر مومن پر اس کی جان سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں۔ (یعنی اس کا سب سے زیادہ خیر خواہ ہوں) جو شخص مال چھوڑ جائے وہ اس کے ورثا کے لیے ہے اور جو شخص قرض یا بچے اور عیال چھوڑ کر مر جائے تو (قرض کی ادائیگی) میرے ذمے ہے اور (بچوں کی نگرانی کا فریضہ) مجھ پر ہے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۸۶۷)

حضرت عرباض بن ساریہؓ کی حدیث جو اس باب سے مشابہت رکھتی ہے، اس کی توثیق کیلئے حدیث نمبر (۱۵۷) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۹۔ باب: اس شخص کے بارے میں جس نے کوئی اچھا یا برا طریقہ جاری کیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور وہ (اللہ کے بندے ہیں) جو کہتے ہیں۔ کہ اے ہمارے رب! ہمیں ایسی بیویاں اور اولاد عطا فرما، جو آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں اور ہمیں متقیوں کے لیے پیشوا بنا'' (سورۃ الفرقان: ۷۴)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور بنایا ہم نے ان کو پیشوا، وہ ہمارے حکم کے ساتھ لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔''

(سورۃ الأنبیاء :۷۳)

حدیث نمبر ۱۷۱۔

حضرت ابوعمر وجریر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) ہم دن کے شروع میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ اتنے میں آپ کے پاس کچھ ایسے لوگ آئے جو ننگے بدن تھے' وہ صرف دھاری دار چادریں یا کمبل (اوپر) ڈالے ہوئے تھے۔ اور گلوں میں تلواریں لٹکائے ہوئے تھے۔ ان میں سے اکثر مضر قبیلے سے تھے بلکہ وہ سب ہی مضر قبیلے سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کی اس فاقہ زدہ حالات کو دیکھا تو آپ کا چہرہ (غم سے) متغیر ہو گیا' آپ (پریشانی کے عالم میں) گھر کے اندر تشریف لے گئے اور پھر باہر آئے' پس آپ نے بلالؓ کو حکم دیا تو انھوں نے اذان دی پھر انھوں نے اقامت کہی' آپ نے نماز پڑھائی پھر خطاب فرمایا' آپ نے فرمایا: ''اے لوگو! اپنے اس رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا.......... ''سورۂ نساء کی پہلی آیت مکمل تلاوت فرمائی' اس کے بعد سورۂ حشر کی آیت تلاوت فرمائی ۔: ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ہر نفس کو چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے جو آگے بھیجا ہے اسے دیکھے گا۔'' (خطبے کا سننا تھا کہ) کسی نے دینار صدقہ کیا اور کسی نے درہم' کوئی کپڑے لے کر آ رہا ہے اور کوئی گندم کا صاع اور کوئی کھجور کا صاع پیش کر رہا ہے۔ پھر آپ نے مزید ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: '' (صدقہ کرو) خواہ آدھی کھجور ہی کیوں نہ ہو۔''

پس انصار میں سے ایک شخص ایک تھیلی لے کر آیا (جو اس قدر بھاری تھی) کہ اس کی ہتھیلی اسے اٹھانے سے عاجز آ رہی تھی بلکہ عاجز ہو چکی تھی۔ پھر لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔ یہاں تک کہ میں نے خوراک اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے اور پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور کو دیکھا' وہ اس طرح چمک رہا تھا۔ گویا کہ وہ سونے کی ڈلی ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا تو اس کیلئے اس کا اپنا اجر اور ان تمام لوگوں کا اجر ہوگا۔ جو اس کے بعد اس پر عمل کریں گے بغیر اس کے کہ ان کے اجروں میں کوئی کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں کوئی بُرا طریقہ جاری کیا تو اس پر اس کے اپنے گناہ کا بوجھ اور ان کے گناہوں کا بوجھ ہوگا۔ جو اس پر اس کے بعد عمل کریں گے' بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں کے بوجھ میں کوئی کمی کی جائے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث :أخرجه مسلم (۱۰۱۷)

حدیث نمبر ۱۷۲۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو جان بھی ناحق قتل کی جاتی ہے۔ تو اس قتل ناحق کا ایک حصہ آدمؑ کے پہلے بیٹے (قابیل) پر ہوگا' اس لیے کہ وہی پہلا شخص تھا جس نے قتل ناحق کا طریقہ جاری کیا'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۱۵۰۔فتح)' و مسلم (۱۶۷۷)

۲۰۔ باب: خیر کی طرف رہنمائی کرنے اور ہدایت یا گمراہی کی طرف بلانے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اپنے رب کی طرف بلاؤ۔'' (سورۃ القصص: ۸۷)

اور فرمایا: ''اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی وعظ و نصیحت کے ذریعے بلاؤ'' (سورۃ النحل: ۱۲۵)۔

اور فرمایا: ''نیکی اور تقوٰی کے کاموں پر ایک دوسرے سے تعاون کرو۔'' (سورۃ المائدۃ: ۲)

نیز فرمایا: ''تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو لوگوں کو خیر کی طرف بلائے۔'' (سورۃ آل عمران: ۱۰۴)

حدیث نمبر ۱۷۳۔

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری ﷺ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی کی خیر و بھلائی پر رہنمائی فرمائی تو اس کے لیے اس کار خیر کے کرنے والے کے برابر اجر ہے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۸۹۳)

حدیث نمبر ۱۷۴۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی کو ہدایت کی طرف دعوت دی تو اس (داعی) کو ان تمام لوگوں کے برابر اجر ملے گا۔ جو اس کی پیروی کرنے والوں کو ملے گا اور یہ ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔ اور جس شخص نے کسی کو گمراہی کی طرف دعوت دی تو اس شخص پر گناہ کا وبال اتنا ہی ہوگا۔ جتنا وبال ان تمام پیروی کرنے والوں کو ہوگا۔ اور یہ ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۶۷۴)

حدیث نمبر ۱۷۵۔

حضرت ابوالعباس سہل بن سعد عدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر والے دن فرمایا: "میں کل ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا' وہ اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے۔" پس لوگوں نے اسی غور و خوض میں رات گزاری کہ ان میں سے وہ کون خوش نصیب ہے جسے یہ جھنڈا عطا کیا جائے گا۔ جب لوگوں نے صبح کی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ سب امید رکھتے تھے کہ یہ جھنڈا انہیں دیا جائے گا۔ پس آپ نے فرمایا: "علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟" آپ کو بتایا گیا کہ اللہ کے رسول! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپ نے فرمایا: "ان کی طرف پیغام بھیجو۔" انہیں لایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب مبارک لگایا اور ان کے لیے دعا فرمائی تو وہ اس طرح ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں کوئی درد ہی نہیں تھا' پس آپ نے انہیں جھنڈا عطا

فرمایا تو حضرت علیؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ان میں قتال کروں حتیٰ کہ وہ ہم جیسے ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا: "آرام و سکون سے چلو' جلدی نہ کرو حتیٰ کہ تم ان کے میدان میں پڑاؤ ڈالو پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں اللہ کے حقوق کے بارے میں بتاؤ کہ یہ یہ حق واجب ہے۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ تمہاری وجہ سے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرما دے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۷/ ۷۰۔فتح)' و مسلم (۲۴۰۶)

حدیث نمبر ۱۷۶۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ اسلم قبیلے کے ایک نوجوان شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں جہاد کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس اس کی تیاری کیلئے کوئی سامان نہیں۔ آپ نے فرمایا: "فلاں شخص کے پاس جاؤ اس نے مکمل تیاری کی تھی لیکن وہ بیمار ہو گیا ہے۔" (اب وہ جہاد پر نہیں جا سکتا لہٰذا وہ سامان تم لے لو) پس وہ شخص اس کے پاس گیا۔ تو کہا: رسول اللہ ﷺ تجھے سلام کہتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ تم وہ سامان مجھے دے دو۔ جس کے ساتھ تم نے تیاری کی تھی۔ اس نے کہا: اے فلانی! اسے وہ سامان دے دو۔ جس کے ساتھ میں نے جہاد کے لیے تیاری کی تھی' اس میں سے کوئی چیز نہ رکھنا' اللہ تعالیٰ کی قسم! اس میں سے کوئی چیز روک کر رکھو گی تو تمہارے لیے اس میں برکت نہیں ہو گی۔" (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۸۹۴)

۱۲۔ نیکی اور تقویٰ پر تعاون کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے سے تعاون کرو۔'' (سورۃ المائدۃ: ۲) اور فرمایا: ''قسم ہے زمانے کی! یقیناً انسان خسارے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انھوں نے عمل صالح کیے اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کی صبر کی تلقین کی۔'' (سورۃ العصر: ۱۔۳)

امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔: بلاشبہ تمام لوگ یا ان میں سے اکثر اس سورت میں غور و فکر اور تدبر کرنے میں غفلت کرتے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۷۷۔

حضرت ابو عبدالرحمٰن زید بن خالد جہنیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد کو تیار کیا تو گویا اس نے خود جہاد کیا اور جس نے جہاد کرنے والے کے گھر میں بھلائی کے ساتھ جانشینی کی تو یقیناً اس نے بھی جہاد کیا'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/۴۹۔فتح)، ومسلم (۱۸۹۵)

حدیث نمبر ۱۷۸۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہذیل قبیلے کی شاخ بنولحیان کی طرف ایک لشکر بھیجنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ''ہر دو آدمیوں میں سے ایک ضرور جائے اور ثواب دونوں کے درمیان ہوگا (یعنی وہ دونوں اجر کے مستحق ہوں گے)۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۸۹۶)

حدیث نمبر ۱۷۹۔

حضرت ابن عباسؓ سے رویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (مدینے کے قریب) روحاء کے مقام پر ایک قافلے کو ملے تو آپ نے پوچھا: ''کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا: مسلمان ہیں۔ پھر انھوں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کا رسول!'' پس ایک عورت نے آپ کی طرف ایک بچہ اٹھا کر پوچھا: کیا اس کے لیے بھی حج ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! تمہارے لیے اجر ہے'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۳۳۶)

حدیث نمبر ۱۸۰۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مسلمان امانت دار خزانچی وہ اس پر عمل کرے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اور وہ خوش دلی سے اس کو مکمل اور پورا پورا مال دے جس کے بارے میں دینے کے لیے اسے حکم دیا گیا تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہوگا۔'' (متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے: ''جس اور جتنی چیز کا اسے حکم دیا جاتا ہے وہ اسے دے دے۔''

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/ ۳۰۲۔فتح)، ومسلم (۱۰۲۳)

۲۲۔ باب: خیر خواہی کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مومن تو سب بھائی بھائی ہیں۔'' (سورۃ الحجرات: ۱۰)

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کا قول نقل کرتے ہوئے فرمایا: ''اور میں تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں۔'' (سورۃ الاعراف: ۶۲)

اور حضرت ہودؑ کا قول نقل فرمایا: ''میں تمہارے لیے خیر خواہ اور امانت دار ہوں۔'' (سورۃ الاعراف: ۶۸)

حدیث نمبر ۱۸۱۔

حضرت ابو رقیہ تمیم بن اوس داریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دین خیر خواہی کرنے کا نام ہے۔'' ہم نے کہا: کس کی خیر خواہی؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی، اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، مسلمانوں کے حکمرانوں کی اور عام مسلمانوں کی۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۵۵)

یہ حدیث بہت بڑی اصل ہے اسی لیے علماء نے اس حدیث کو ان احادیث میں شمار کیا ہے جن پر اسلام کا مدار ہے۔

حدیث نمبر ۱۸۲۔

حضرت جریر بن عبداللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے قائم کرنے، زکوٰۃ کے ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/ ۱۳۷۔فتح)، مسلم (۵۶)

حدیث نمبر ۱۸۳۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا‘ جب تک وہ اپنے بھائی کیلئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔‘‘

(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/ ۵۶۔۵۷۔فتح)‘ و مسلم (۴۵)

۲۳۔باب: نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’اور تم میں سے ایک جماعت ہونی چاہیے جو نیکی و بھلائی کی طرف بلائے‘ نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔‘‘ (سورہ آل عمران: ۱۰۴)

اور فرمایا: ’’تم بہترین امت ہو جنھیں لوگوں کی ہدایت کے لئے نکالا گیا ہے‘ تم نیکی کا حکم دیتے ہوں اور برائی سے روکتے ہو۔‘‘ (سورۃ آل عمران: ۱۱۰)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’اے پیغمبر! عفو درگزر اختیار کرو۔ نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔‘‘ (سورۃ الأعراف: ۱۹۹) اور فرمایا: ’’مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں‘ نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں۔‘‘ (سورۃ التوبہ: ۷۱) اور فرمایا: ’’بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داوٗد اور عیسیٰ بن مریمؑ کی زبانی لعنت کی گئی‘ یہ اس سبب سے کہ انھوں نے نافرمانی کی اور وہ زیادتی کرنے والے تھے۔ (اس طرح کہ) وہ ایک دوسرے کو ان برائیوں سے نہیں روکتے تھے۔ جن کا وہ ارتکاب کرتے تھے۔ البتہ برا ہے جو وہ (دعوت حق میں شامل) کرتے تھے۔‘‘

(سورۃ المائدۃ: ۷۸۔۷۹)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’کہہ دیجئے! کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے‘ پس جو چاہیے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔‘‘ (سورۃ الکھف: ۲۹) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’جس چیز کا تجھے حکم دیا جاتا ہے اسے کھول کر بیان کردیں۔‘‘ (سورۃ الحجر: ۹۴) اور فرمایا: ’’ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو برائی سے روکتے تھے اور ظالموں کی سخت عذاب کے ساتھ گرفت کی، یہ سبب اس کے جو وہ نافرمانی تھے۔‘‘

(سورۃ الأعراف: ۱۶۵)

حدیث نمبر ۱۸۴۔

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے جو شخص کسی برائی کو ہوتا دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے (یعنی روک دے) اگر وہ (ہاتھ سے روکنے کی) استطاعت نہیں رکھتا تو زبان سے (اس برائی کو واضح کرے) اور اگر وہ (اس کی بھی) استطاعت نہیں رکھتا تو پھر اپنے دل سے (اسے برا جانے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۴۹)

حدیث نمبر ۱۸۵۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے جو نبی بھی بھیجا اس کی امت میں اس کے حواری اور ساتھی تھے جو اس کی سنت پر عمل اور اس کے حکم کی اقتدا کرتے تھے' پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جو ایسی باتیں کہتے جو وہ کرتے نہیں تھے اور وہ ایسے کام کرتے تھے۔ جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا۔ پس جو شخص اپنے ہاتھ سے ان کے ساتھ جہاد کرے گا وہ مومن ہے اور جو شخص اپنے دل سے ان کے ساتھ جہاد کرے گا' وہ مومن ہے اور جو شخص اپنی زبان سے ان کے ساتھ جہاد کرے گا ' وہ مومن ہے اور اس کے بعد تو رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۵۰)

حدیث نمبر ۱۸۶۔

حضرت ابو ولید عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی (ہر حال میں) سمع وطاعت پر بیعت کی' خواہ ہم تنگی میں ہوں یا آسانی میں' سہولت میں ہوں یا سختی میں اور خواہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے اور ہم حکمرانوں سے اقتدار کے معاملے میں نہیں لڑیں گے مگر یہ کہ تم ان میں صریح کفر دیکھو جس پر تمہارے پاس اللہ کی طرف سے دلیل ہو اور یہ کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں حق کہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۳/۵۔فتح)' ومسلم (۱۷۰۹)

آیت نمبر ۱۸۷۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود کو قائم کرنے والا ہے' اور اس شخص کی مثال جو ان حدود میں مبتلا ہونے والا ہے' ان لوگوں کی طرح ہے جنھوں نے

کشتی کے اوپر اور نیچے والے حصوں کے بارے میں قرعہ اندازی کی، پس ان میں سے بعض تو اس کے اوپر والے حصے میں اور بعض نچلے حصے میں بیٹھ گئے اور نچلے حصے والوں کو جب بھی پانی کی ضرورت ہوتی تو وہ اپنی اوپر والی منزل والوں کے پاس سے گزرتے، لہٰذا انھوں (نچلے حصے والوں نے) نے کہا: اگر ہم اپنے ہی حصے میں ایک سوراخ کرلیں۔ (اور نیچے سے پانی حاصل کرلیں) اور اپنے اوپر والوں کو تکلیف نہ پہنچائیں (تو کیا ہی اچھا ہو) تو اگر انھوں (اوپر والوں) نے انہیں اپنے حال اور منصوبے پر چھوڑ دیا تو سب کے سب ہلاک ہوجائیں گے اور اگر وہ ان کے ہاتھوں کو پکڑلیں گے تو وہ خود بھی اور باقی سب بھی بچ جائیں گے۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٥/ ١٣٢۔فتح)۔

حدیث نمبر ١٨٨۔

ام المومنین ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ حذیفہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''یقیناً تم پر عنقریب ایسے حکمران بنائے جائیں گے کہ تم ان کے بعض اعمال کو پسند کروگے اور بعض کو ناپسند کروگے، پس جس شخص نے (ان کے ناپسندیدہ کاموں کو) ناپسند کیا تو وہ (گناہ سے) بری ہوگیا اور جس نے انکار کیا تو وہ (اس معصیت سے) بچ گیا لیکن جو راضی ہوگیا اور پیروی کی (تو وہ ہلاک ہوگیا) صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ان (حکمرانوں) سے قتال نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں جب تک وہ تم میں نماز کو قائم رکھیں۔''

اس کے معنی ہے کہ جس نے دل سے برا سمجھا اور اس میں ہاتھ یا زبان سے انکار کی طاقت نہیں تھی تو وہ گناہ سے بری ہوگیا اور اس نے اپنا فرض ادا کردیا اور جس نے اپنی طاقت کے مطابق انکار کیا تو وہ اس معصیت سے بچ گیا اور جو ان کے فعل سے راضی ہوگیا اور ان کی متابعت کی تو وہ گنہگار ہے۔

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (١٨٥٤) (٦٣)

حدیث نمبر ١٨٩۔

ام المومنین ام حکم زینب بنت جحشؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک روز بڑی گھبراہٹ کے عالم میں میرے پاس تشریف لائے۔ اور آپ اس وقت یہ فرمارہے تھے۔: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، عربوں کے لیے اس شر کی وجہ سے ہلاکت ہے، جو قریب آچکی، آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اتنا حصہ کھول دیا گیا ہے

ـ'' آپ نے انگشتِ شہادت اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر دیکھایا (کہ اتنا سوراخ ہوگیا ہے) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک کردیے جائیں گے جبکہ ہمارے اندر نیک لوگ بھی ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! جب برائی اور فسق وفجور عام ہو جائے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/ ۳۸۱ ـ فتح)، ومسلم (۲۸۸۰) (۲)

حدیث نمبر ۱۹۰ ـ

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔'' صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے وہاں بیٹھے بغیر چارہ نہیں، ہم وہاں بیٹھ کر بات چیت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم نے وہاں ضرور ہی بیٹھنا ہے تو پھر راستے کا حق ادا کرو۔'' انھوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نگاہوں کو پست رکھنا، تکلیف دہ چیزوں کے راستے سے ہٹانا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۵/ ۱۱۲، فتح)، ومسلم (۲۱۲۱)

حدیث نمبر ۱۹۱ ـ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اسے اتارا اور پھینک دیا۔ اور فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک آگ کے انگارے کا قصد کرتا ہے۔ اور اسے اپنے ہاتھ میں رکھ لیتا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد اس آدمی سے کہا گیا کہ اپنی انگوٹھی پکڑ لو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ، اس نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! میں اس چیز کو کبھی نہیں پکڑوں گا جسے رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۰۹۰)

حدیث نمبر ۱۹۲ ـ

حضرت ابوسعید حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عائذ بن عمروؓ عبیداللہ بن زیاد کے پاس گئے تو فرمایا: ''اے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''بلاشبہ وہ حکمران بدترین ہیں جو اپنی رعایا پر سختی کرتے ہیں۔'' پس تو ان میں سے ہونے سے بچ۔ اس نے انہیں کہا آپ بیٹھئے آپ تو محمد ﷺ کے اصحاب میں سے بھوسا ہیں (یعنی تمہاری کیا حیثیت ہے؟) انھوں نے کہا: کیا آپ کے صحابہ میں سے

کچھ ایسے بھی تھے کہ انہیں بھوسا کہا جا سکے؟ بھوسا تو وہ لوگ ہیں۔ جو ان کے بعد ہوں گے اور جو ان کے علاوہ ہوں گے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۸۳۰)

حدیث نمبر ۱۹۳۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور نیکی کا حکم کرو اور ضرور برائی سے روکو یا پھر قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے کوئی عذاب بھیج دے پھر تم اس سے دعائیں کرو گے لیکن وہ قبول نہیں کی جائیں گی۔'' (ترمذی۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: حسن بشواهده ۔أخرجه الترمذی (۲۱۶۹)

اس حدیث کو امام ترمذی نے ضعیف اسناد کے ساتھ روایت کی ہے، لیکن اس میں موجود عبداللہ بن عبد الرحمٰن انصاری راوی متابعت کے وقت مقبول ہے اور اس حدیث کے دو شاہد ہیں: (۱) ابن عمرؓ کو طبرانی نے اوسط میں بیان کیا ہے (۳۹۳ ۴۳۔ مجمع البحرین)۔ (۲) اور دوسرا شاہد ابو ہریرۃؓ سے ہے (۳۹۳ ۴۳، مجمع البحرین) ان دنوں سندوں میں اگرچہ کلام ہے لیکن یہ معتبر ہیں۔ تو حذیفہؓ کی حدیث ان دونوں شواہد کے ساتھ حسن ہے (واللہ اعلم)

حدیث نمبر ۱۹۴۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سب سے افضل جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔'' (ابوداؤد، ترمذی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: صحیح بشواهده ۔ أخرجه أبو دائود (۴۳۴۴)' والترمذی (۲۱۷۴)' وابن ماجه (۴۰۱۱)

حدیث نمبر ۱۹۵۔

حضرت ابو عبداللہ طارق بن شہاب بجلی احمسیؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اس وقت سوال کیا جب آپ رکاب میں اپنا قدم مبارک رکھ چکے تھے۔ کہ کون سا جہاد سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا۔'' (نسائی نے اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

توثیق الحدیث: أخرجه النسائی (۱۶۱/۷)، وأحمد (۳۱/۴) إسناده صحیح کما قال المصنف رحمة اللّٰه

حدیث نمبر ۱۹۶۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں جو پہلا نقص داخل ہوا وہ یہ تھا کہ اگر ایک آدمی کسی دوسرے آدمی سے ملاقات کرتا تو اسے کہتا: اے شخص! اللہ سے ڈرو اور جو (برا) کام تو کرتا ہے اسے چھوڑ دے، اس لیے کہ یہ تمہارے لیے حلال نہیں، پھر وہ اسے کل ملتا تو وہ اپنی اسی حالت پر ہوتا تو پھر اس کی یہ حالت اسے اس کا ہم نوالہ، ہم پیالہ اور ہم مجلس بننے سے نہ روکتی۔ (یعنی یہ بھی اسی طرح ہو جاتا) جب انھوں نے ایسے کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ایک جیسا کر دیا۔'' پھر آپ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داؤدؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی زبانی لعنت کی گئی، یہ اس سبب سے جو انھوں نے نافرمانی کی اور وہ زیادتی کرنے والے تھے، وہ ایک دوسرے کو برائی سے نہیں روکتے تھے جس کا وہ ارتکاب کرتے تھے، وہ یقیناً برا ہے۔ جو وہ کرتے تھے۔ تم اکثر لوگوں کو دیکھوں گے کہ یہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں۔ البتہ برا ہے۔ جو ان کے نفسوں نے ان کے لیے آگے بھیجا'' آپ نے (فاسِقون) تک تلاوت فرمائی، پھر فرمایا: ''ہرگز نہیں اللہ کی قسم! تم ضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو اور تم ضرور ظالم کے ہاتھ کو پکڑو، تم ان کو زبردستی حق کی طرف موڑو اور ان کو حق پر مجبور اور پابند رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تم سب کے دلوں کو ایک جیسا کر دے گا، پھر تم پر لعنت کرے گا۔ جیسے ان پر لعنت کی۔'' (ابوداؤد، ترمذی۔ امام ترمذی نے کہا کہ حدیث حسن ہے) یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔ اور ترمذی کے الفاظ ہیں۔ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جب بنو اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہو گئے۔ تو ان کے علماء نے انہیں منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے، پھر وہ (عالم) بھی ان کی مجلسوں میں بیٹھنے لگ گئے، ان کے ساتھ کھانے پینے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ایک جیسا کر دیا اور حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کی زبانی ان پر لعنت فرمائی۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے نافرمانی کی اور وہ زیادتی کرنے والے تھے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ (سیدھے) بیٹھ گئے جب کہ (پہلے) آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: ''نہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (تمہاری نجات نہیں) حتیٰ کہ تم انہیں حق کی طرف موڑو۔''

توثیق الحدیث: ضعیف۔ أخرجه أبوداؤد (۴۳۳۶)، والترمذی (۳۰۴۷)، وابن ماجه

(۴۰۰۶)و غیر هم ۔

اس کی سند منقطع ہے کیونکہ ابوعبیدہ نے اپنے باپ عبداللہ بن مسعودؓ سے نہیں سنا۔

حدیث نمبر ۱۹۷۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: ''اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو'' اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کو لازم پکڑو' جب تم خود ہدایت پر ہو گے تو گمراہ لوگ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے'' اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب لوگ ظالم کو (ظلم کرتے ہوئے) دیکھیں اور اس کے ہاتھوں کو نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی۔ اسانید صحیح ہیں)

توثیق الحدیث: صحیح :أخرجه أبو دائود (۴۳۳۸)' والترمذی (۲۱۶۸)' وابن ماجه (۴۰۰۵) باسناد صحیح۔

۲۴۔ باب: جو شخص نیکی کا حکم دے یا بُرائی سے منع کرے لیکن اس کا اپنا قول اس کے فعل کے مخالف ہو تو اس کی بڑی سخت سزا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے نفسوں کو بھول جاتے ہو' حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو' پس کیا تم نہیں سمجھتے؟۔'' (سورۃ البقرۃ: ۴۴)

اور فرمایا: ''اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو۔ جو تم کرتے نہیں ہو' اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ بات بڑی ناراضی والی ہے کہ تم وہ باتیں کہو جو تم نہ کرو۔'' (سورۃ الصّف: ۲، ۳)

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیبؑ کا یہ قول نقل فرمایا: کہ ''میں نہیں چاہتا کہ میں تمہیں جس چیز سے روکتا ہوں میں خود وہ کر کے تمہاری مخالفت کروں۔'' (سورۃ ھود: ۸۸)

حدیث نمبر ۱۹۸۔

حضرت ابوزید اسامہ بن زید حارثہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ایک شخص کو روز قیامت لایا جائے گا۔ اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا' اس کی انتڑیاں نکل آئیں گی اور وہ ان کو لے کر اس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا چکی میں چکر لگاتا ہے۔ اتنے میں جہنمی اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے۔ اے فلاں! تجھے کیا ہوا؟ کیا تم نیکی کا حکم نہیں کرتے تھے اور برائی سے نہیں روکتے تھے؟ وہ کہے گا: ہاں! یقیناً میں نیکی کا حکم تو کرتا تھا۔ لیکن خود نیکی نہیں کرتا تھا۔ اور برائی سے (دوسروں

کو) منع تو کرتا تھا۔لیکن خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/ ۳۳۱۔فتح)' ومسلم (۲۹۸۹)

۲۵۔باب: ادائے امانت کا حکم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں امانت والوں کو ادا کرو۔''

(سورۃ النساء: ۵۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا' پس انھوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھالیا' بے شک وہ بڑا ظالم اور سخت نادان ہے۔'' (سورۃ الأحزاب: ۷۲)

حدیث نمبر ۱۹۹۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق کی تین نشانیاں ہیں' جب وہ بات کرے جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو (اس میں) سے خیانت کرے۔'' (متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے۔: ''اگر چہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور یہ گمان کرے کہ وہ مسلمان ہے۔''

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/ ۸۹۔فتح)' ومسلم (۵۹)' والروایة الثانیة عندمسلم (۵۹)(۱۰۹)

حدیث نمبر ۲۰۰۔

حضرت حذیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں۔کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو حدیثیں بیان فرمائیں' میں نے ان میں سے ایک تو دیکھ لی ہے۔اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔آپ نے ہمیں بیان فرمایا تھا: ''امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں اتری (یعنی اسے فطرت کا حصہ بنایا گیا) پھر قرآن نازل ہوا تو لوگوں نے اسے (امانت کو) قرآن اور سنت سے جانا''۔پھر آپ نے امانت کے اٹھ جانے کے بارے میں ہمیں بتایا تو فرمایا: ''آدمی سوئے گا اور اس کے دل سے امانت قبض کر لی جائے گی' پس اس کا اثر ایک معمولی نشان کی طرح باقی رہ جائے گا' پھر وہ سوئے گا تو اس کے دل سے امانت قبض کر لی جائے گی' پس اسکا اثر آبلے کی مانند باقی رہ جائے گا جیسے ایک انگارہ ہو جسے تو اپنے پاؤں پر لڑھکائے تو اس سے چھالہ نمودار ہو جائے' پس تو

اسے ابھرتا ہوا تو دیکھتا ہے لیکن اس میں کوئی چیز نہیں ہوتی۔'' پھر آپ نے ایک کنکری پکڑی اور اسے اپنے پاؤں پر لڑھکایا (پھر فرمایا): ''پس لوگ صبح کے وقت باہم خرید و فروخت کرتے ہوں گے' ان میں سے کوئی ایک بھی امانت ادا کرنے کے قریب بھی نہیں پھٹکے گا حتیٰ کہ کہا جائے گا کہ فلاں شخص کی اولاد میں ایک امانت دار آدمی ہے۔ حتیٰ کہ کسی آدمی کے بارے میں کہا جائے گا کہ وہ کس قدر مضبوط، ہوشیار اور عقلمند ہے! حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔'' راوی حدیث حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً مجھ پر ایسا وقت بھی آیا۔ کہ مجھے پروا نہیں ہوتی تھی کہ میں کس سے خرید و فروخت کر رہا ہوں اس لیے کہ اگر وہ مسلمان ہے تو اس کا دین مجھ پر (میری چیز) لوٹا دے گا' اور اگر وہ عیسائی یا یہودی ہوگا تو اس کا ذمہ دار مجھ پر (میری چیز) لوٹا دے گا۔ جہاں تک آج کا تعلق ہے تو میں تم میں سے صرف فلاں فلاں شخص سے خرید و فروخت کرتا ہوں۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/ ۳۳۳۔ فتح)' ومسلم (۱۴۳)

حدیث نمبر ۲۰۱۔

حضرت حذیفہ اور حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ (روز قیامت) لوگوں کو جمع فرمائے گا۔ پس مومن کھڑے ہونگے حتیٰ کہ جنت ان کے قریب کر دی جائے گی' پس وہ آدمؑ کے پاس آئیں گیا ور کہیں گے: ابا جان! ہمارے لیے جنت کھلوائیے۔ وہ فرمائیں گے: تمہارے باپ کی غلطی نے ہی تو تمہیں جنت سے نکلوایا تھا لہٰذا میں اسکے اہل نہیں ہوں (کہ جنت کھلواؤں) تم میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ۔ پس وہ ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے تو وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میں بھی اس کا اہل نہیں ہوں میں خلیل تو تھا۔ لیکن میں اس بلند درجے کا اہل نہیں ہوں۔ لہٰذا تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ۔ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا۔ پس وہ موسیٰؑ کے پاس جائیں گے تو وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میں بھی اس کا اہل نہیں ہوں۔' تم عیسیٰؑ کے پاس جاؤ جو اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ پس عیسیٰؑ یہی فرمائیں گے کہ میں بھی اس کے اہل نہیں ہوں پس وہ محمد ﷺ کے پاس حاضر ہوں گے۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوں گے اور آپ کو اجازت دی جائے گی۔ امانت اور رحم (صلہ رحمی) کو بھیجا جائے گا تو وہ دونوں پل صراط کے دونوں جانب دائیں بائیں کھڑی ہو جائیں گی (پھر لوگ پل صراط سے گزرنا شروع ہو جائیں گے) پس تمہارا اول اور پہلا گروہ تو بجلی کی طرح نہایت تیزی سے گزر جائے گا۔'' راوی حدیث کہتے ہیں

نے

عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، بجلی کی طرح گزرنے سے کون سی چیز مراد ہے۔؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ بجلی کسی طرح سے پلک جھپکنے میں گزر جائی اور واپس آ جاتی ہے۔؟ پھر ہوا کے گزرنے کی طرح، پھر پرندے کے گزرنے کی طرح (لوگ پل صراط سے گزر جائیں گے) اور کچھ طاقت ور آدمی کی تیز چال کی طرح اور یہ سب اپنے اپنے اعمال کے حساب سے وہاں سے گزریں گے اور تمہارے نبی ﷺ پل صراط پر کھڑے ہوں گے اور فرماتے ہوں گے اے میرے رب! بچا بچا حتیٰ کہ بندوں کے اعمال عاجز آ جائیں گے یہاں تک کہ ایک آدمی آئے گا جو چلنے کی استطاعت نہیں رکھے گا، وہ صرف گھسٹ کر چلے گا۔ پل صراط کے دونوں طرف آنکڑے لٹکے ہوئے ہوں گے۔ جنہیں یہ حکم دیا گیا ہے ۔ کہ جس جس کے بارے میں انہیں پکڑنے کا حکم دیا جائے وہ اسے پکڑ لیں۔ پس بعض (گزرنے والے) زخمی تو ہوں گے۔ لیکن بہر حال وہ کامیاب ہو جائیں گے۔ اور بعض کو اندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا ۔''

(ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہؓ کی جان ہے! جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (١٩٥)

حدیث کے آخر میں حضرت ابو ہریرہؓ نے جو جہنم کی گہرائی کے بارے میں بیان کیا ہے وہ وعدہ مدرج ہے ؑ یعنی حضرت ابو ہریرہؓ کا قول ہے ؑ مرفوع نہیں۔

حدیث نمبر ۲۰۲۔

حضرت ابو خبیب عبداللہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب (میرے والد) حضرت زبیرؓ جنگ جمل والے دن کھڑے ہوئے تو مجھے بلایا، پس میں آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو انھوں نے ء فرمایا: ''بیٹا! آج جو لوگ قتل ہوں گے وہ ظالم ہوں گے یا مظلوم اور میں اپنے بارے میں بھی یہی سمجھتا ہوں کہ میں آج مظلوم کی حیثیت سے قتل کیا جاؤں گا اور مجھے اپنے قرض کے بارے میں بہت فکر ہے، تمہارا کیا خیال ہے کہ ہمارا قرض ہمارے مال میں سے کچھ چھوڑے گا؟ پھر فرمایا: ''بیٹے ہمارے مال کو فروخت کر دینا اور میرا قرض ادا کر دینا اور تہائی مال کی وصیت فرمائی اور تہائی میں سے تہائی مال کی وصیت عبداللہ کے بیٹوں کے لیے فرمائی،

پھر فرمایا: ''اگر قرض کی ادائیگی کے بعد ہمارے مال میں سے کچھ بچ جائے' تو پھر اس میں تہائی تمہارے بیٹوں کیلئے ہے ہشام (حدیث کے راوی) کہتے ہیں کہ عبداللہ کے بیٹے خبیب اور عباد، حضرت زبیرؓ کے بعض بیٹوں کے ہم عمر تھے۔ اور اس وقت حضرت زبیر کے نو بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں۔ عبداللہ کہتے ہیں۔ کہ میرے والد مجھے قرض کی ادائیگی کے بارے میں وصیت فرمانے لگے' تو کہا: بیٹا! تم اس مسئلے میں کہیں عاجز آ جاؤ تو میرے مولیٰ سے مدد طلب کرنا۔ عبداللہ کہتے ہیں۔: اللہ کی قسم! میں نہیں سمجھ سکا کہ آپ کی مولیٰ سے کیا مراد ہے؟ حتیٰ کہ میں نے پوچھ ہی لیا کہ ابا جان! آپ کا مولیٰ کون ہے؟ انھوں نے کہا: ''اللہ'' عبداللہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! ان کے قرض کی ادائیگی میں جب بھی مجھے کوئی مشکل پیش آئی تو میں یہی کہتا: اے زبیر کے مولیٰ! ان کے قرض کی ادائیگی فرمائیں۔ پس وہ ادا فرما دیتا۔ عبداللہؓ نے بیان فرمایا کہ حضرت زبیرؓ اس جنگ میں قتل ہو گئے تو انھوں نے کوئی درہم و دینار ترکے میں نہ چھوڑا علاوہ کچھ زمینوں کے اور غابہ کی زمین بھی انہی میں سے تھی' نیز مدینے میں گیارہ گھروں۔ بصرہ میں دو گھروں اور مصر میں ایک گھر۔ حضرت عبداللہ نے بیان کیا کہ آپ کے ذمے جو قرض تھا وہ اس طرح تھا۔ کوئی شخص ان کے پاس مال لے کر آتا اور آپ کے پاس بطور امانت رکھ دیتا تو حضرت زبیرؓ فرماتے نہیں! یہ بطور امانت نہیں بلکہ یہ (میرے ذمے) قرض ہے' اس لیے کہ مجھے اس کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہے' آپ کبھی کسی امارت (گورنری) پر فائز ہوئے نہ کبھی کسی ٹیکس یا کچھ اور کوئی چیز وصول کرنے کی ذمہ داری قبول کی آپ صرف رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ عبداللہؓ کہتے ہیں: میں نے ان کے قرض کا حساب لگایا تو وہ بائیس لاکھ تھا' پس حکیم بن حزام عبداللہ بن زبیر سے ملے تو کہا: بھتیجے! میرے بھائی کے ذمے کتنا قرض ہے؟ عبداللہ کہتے ہیں: میں نے اسے چھپایا اور کہا: ایک لاکھ' حکیم نے کہا۔ اللہ کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ تمہارا مال اتنی مالیت کا ہو کہ قرض کی ادائیگی ہو سکے' حضرت عبداللہؓ نے کہا: اگر قرض بائیس لاکھ ہو تو پھر تمہارا کیا خیال ہے؟ انھوں نے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ تم میں اتنی طاقت ہو۔ اگر تم اس سے عاجز ہو تو میری مدد طلب کرنا۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ زبیرؓ نے غابہ کی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی۔ لیکن عبداللہؓ نے اسے سولہ لاکھ میں فروخت کیا' پھر وہ کھڑے ہو گئے۔ اور اعلان کیا کہ جس کا زبیر پر قرض ہو تو وہ ہمیں غابہ کے مقام پر ملے۔ عبداللہ بن جعفر انکے پاس آئے۔ ان کا زبیر پر چار لاکھ قرض تھا انھوں نے حضرت عبداللہ سے کہا: اگر تم چاہو تو میں اسے تمہیں معاف کر دوں؟ عبداللہ نے کہا: نہیں! پھر

انھوں (عبداللہ بن جعفر) نے کہا: اگر تم چاہو تو مجھے تاخیر سے دے دینا۔ عبداللہ نے کہا: نہیں، انہوں نے کہا تب مجھے (نقد کی بجائے) زمین کا ایک ٹکڑا ادے دیا جائے عبداللہؓ نے کہا: یہاں سے یہاں تک زمین کا کا حصہ تمہارے لیے ہے۔ پس عبداللہ بن زبیر نے زمین کا (باقی) حصہ فروخت کیا اور حضرت زبیرؓ کا قرض اتار دیا اور ساڑھے چار حصے باقی رہ گئے۔ پھر عبداللہ بن زبیر حضرت معاویہؓ کے پاس آئے، اس وقت ان کے پاس عمرو بن عثمان، منذر بن زبیر اور ابن زمعہ بیٹھے ہوئے تھے، پس معاویہؓ نے حضرب عبداللہ سے پوچھا کہ غابہ کی زمین کی کتنی قیمت لگی؟ انھوں نے کہا: ہر حصے کی قیمت ایک لاکھ۔ انھوں نے پوچھا کہ باقی کتنے حصے رہ گئے؟ انھوں نے کہا: ساڑھے چار۔ منذر بن زبیر نے کہا: ان میں سے ایک حصہ میں نے ایک لاکھ میں لے لیا۔ عمرو بن عثمان نے کہا: ان میں سے ایک حصہ میں نے ایک لاکھ میں لے لیا، اور ابن زمعہ نے کہا: ایک حصہ میں نے ایک لاکھ میں لے لیا۔ حضرت معاویہؓ نے پوچھا: اب اس میں سے کتنے حصے باقی رہ گئے؟ انھوں نے کہا: ڈیڑھ؟ حضرت معاویہؓ نے کہا: اسے میں نے ڈیڑھ لاکھ میں لے لیا۔ حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر نے اپنا حصہ حضرت معاویہؓ کو چھ لاکھ میں فروخت کیا، جب عبداللہ بن زبیر (اپنے باپ) حضرت زبیرؓ کے قرض کی ادائیگی سے فارغ ہوئے تو حضرت زبیر کے دوسرے بیٹوں نے کہا: ہمارے درمیان ہماری میراث تقسیم کرو، حضرت عبداللہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تمہارے درمیان میراث تقسیم نہیں کروں گا حتیٰ کہ میں حج کے موسم پر چار سال مسلسل اعلان کروں گا کہ سن لو! جس کسی کا (میرے والد) حضرت زبیرؓ پر قرض ہو وہ ہمارے پاس آئے ہم اس کا قرض ادا کریں گے۔ پس وہ ہر سال حج کے موقع پر یہ اعلان کرتے۔ پس جب چار سال گزر گئے تو انھوں نے وہ بقیہ مال ان (ورثاء) کے درمیان تقسیم کر دیا اور تہائی مال بھی وصیت کے مطابق ادا کر دیا، حضرت زبیرؓ کی چار بیویاں تھیں، پس ہر بیوی کو بارہ بارہ لاکھ ملے۔ حضرت زبیرؓ کا تمام مال پانچ کروڑ دو لاکھ کا تھا۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/۲۲۷۔۲۲۸۔فتح)۔

۲۶۔ باب: ظلم کی حرمت اور مظالم کے دفع کرنیکا حکم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ظالموں کا کوئی دوست ہوگا نہ کوئی سفارشی جسکی بات مانی جائے۔“ (سورۃ غافر: ۱۸)

اور فرمایا: ”ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔“ (سورۃ حج: ۷۱)

حدیث نمبر ۲۰۳۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظلم سے بچو! اس لیے کہ ظلم روز قیامت اندھیروں کا باعث ہوگا۔ اور بخل سے بچو! اس لیے کہ بخل ہی نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔ اسی (بخل) نے انہیں اپنوں کو قتل کرنے اور ان کی محارم (یعنی عورتوں) کو حلال سمجھنے پر آمادہ کیا۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۵۷۸)

حدیث نمبر ۲۰۴۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں روز قیامت حق والوں کے حق ضرور ادا کرنے ہوں گے حتیٰ کہ بغیر سینگوں والی بکری کو سینگوں والی بکری سے بدلہ دلوایا جائے گا۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۵۸۲)

حدیث نمبر ۲۰۵۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے بارے میں بات چیت کرتے تھے کہ جبکہ نبی ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے اور ہمیں معلوم نہیں تھا کہ حجۃ الوداع کیا ہے؟ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی پھر مسیح دجال کا ذکر کیا اور اس کے ذکر میں تفصیل بیان کی اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی بھیجا اس نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا۔ نوحؑ نے اس سے ڈرایا اور اس کے بعد آنے والے نبیوں نے بھی اس سے ڈرایا اور اگر وہ تم میں نکلے تو تم پر اس کے حالات مخفی نہیں رہنے چاہئیں۔ بلاشبہ تمہارا رب کانا نہیں جبکہ وہ (دجال) دائیں آنکھ سے کانا ہوگا یا کہ اس کی آنکھ ابھرا ہوا انگور ہے۔ سن لو! اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون اور تمہارے اموال حرام قرار دیے ہیں۔ آج (۱۰ ذوالحجہ) کے دن کی حرمت کی طرح، تمہارے اس شہر میں، تمہارے اس مہینے میں، کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا؟'' ان سب نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! تو گواہ رہنا'' تین مرتبہ فرمایا' پھر فرمایا: تمہارے لیے ہلاکت ہے۔ یا فرمایا تم پر افسوس ہے' تم میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔''

(بخاری و مسلم نے بھی اس کا بعض حصہ روایت کیا ہے۔)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰۶/۸۔ فتح)' ومسلم (۶۵)

حدیث نمبر ۲۰۶۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے بالشت کے برابر کسی کی زمین

ناحق حاصل کی تو اسے (روز قیامت) سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۵/ ۱۰۳۔فتح)، ومسلم (۱۶۱۲)

حدیث نمبر ۲۰۷۔

حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل اور مہلت دیتا رہتا ہے۔ اور پھر جب اسے پکڑتا ہے تو اسے نہیں چھوڑتا'' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''اور اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے، وہ بستی والوں کو پکڑتا ہے۔ جب کہ وہ ظلم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ یقیناً اس کی پکڑ نہایت دردناک ہے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۸/ ۳۵۴۔فتح)، ومسلم (۲۵۸۳)

حدیث نمبر ۲۰۸۔

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے (یمن) بھیجا تو فرمایا: ''بلاشبہ تم ایک ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں۔ پس تم سب سے پہلے انہیں اس چیز کی طرف بلانا کہ وہ یہ گواہی دیں ۔کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، اور اگر وہ یہ بات مان لیں تو انہیں بتا نا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ یہ بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ کو فرض کیا ہے، جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان کے فقراء پر تقسیم کی جائے گی، اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو پھر تم (زکوٰۃ میں) ان کے عمدہ اموال لینے سے اجتناب کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا، اس لیے کہ اس کی بددعا کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/ ۲۶۱۔فتح)، ومسلم (۱۹)

حدیث نمبر ۲۰۹۔

حضرت ابوحمید عبدالرحمٰن بن سعد ساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ازد قبیلے کے ایک آدمی کو جسے ابن لتبیہ کہا جاتا تھا، زکوٰۃ کی وصولی کے لیے عامل مقرر فرمایا، پس جب وہ (زکوٰۃ وصول کر کے) آیا تو اس نے کہا: یہ (حصہ) تمہارے لیے ہے اور یہ حصہ مجھے ہدیے میں ملا ہے۔ پس یہ سن کر رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: ''أما بعد! پس میں تم میں سے کسی آدمی کو کسی کام کے لیے عامل مقرر کرتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے نگران مقرر کیا ہے، پس وہ (واپس) آتا ہے تو

کہتا ہے۔ یہ حصہ تمہارے لیے ہے اور یہ حصہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے' کیا پس یہ شخص اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا حتیٰ کہ اس کے ہدیے اس کے پاس آتے' اگر یہ (اتنا ہی) سچا ہے؟ اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی شخص اپنے حق کے سوا کوئی چیز نہ لے' ورنہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ روز قیامت وہ اسی چیز کو اٹھائے ہوگا۔ پس میں تم میں سے کسی شخص کو ہرگز نہ دیکھوں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت اونٹ کو اٹھائے ہوئے ہو اور بلبلا رہا ہو' یا گائے کو (اٹھائے ہوئے ہو) جس کی آواز ہو یا بکری جو ممیا رہی ہو۔'' پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے حتیٰ کہ آپکے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی پھر آپنے فرمایا:'' اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟'' آپ نے تین مرتبہ یہ فرمایا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٥/ ٢٢٠۔فتح)' وملسم (١٨٣٢)

حدیث نمبر ٢١٠۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:'' جس شخص پر بھی اپنے بھائی کا اس کی عزت یا اس کی کسی چیز کے متعلق کوئی حق تلفی (زیادتی) ہو تو اسے چاہیے کہ وہ آج ہی اس سے عہدہ برآ ہو جائے۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جب کوئی دینار ہوگا نہ درہم۔ اگر اس شخص کے نیک عمل ہوئے تو وہ (صاحب حق کو دینے کیلئے) اس کے ظلم کے مطابق لے لیے جائیں گے اور اگر اسکی نیکیاں نہ ہوئیں تو پھر صاحب حق کی برائیاں لے کر اس پر لاد دی جائیں گی۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٥/ ١٠١۔فتح)۔

حدیث نمبر ٢١١۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:'' مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی منع کردہ چیزوں کو چھوڑ دے۔ (متفق علیہ۔ الفاظ بخاری کے ہیں۔)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (١/ ٥٣۔فتح)' ومسلم (٤٠)

حدیث نمبر ٢١٢۔

انہی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے سامان پر ایک کرکرہ نامی شخص نگران مقرر تھا' جب وہ فوت ہوا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' وہ جہنم میں ہے۔'' صحابہ کرام (یہ سن کر)

گئے اور اسے دیکھنے لگے پس انھوں نے ایک چادر پائی جو اس نے (مالِ غنیمت سے) چوری کی تھی۔''
(بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/۱۸۷۔ فتح)

حدیث نمبر ۲۱۳۔

حضرت ابوبکر نفیع بن حارثؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً زمانہ گھوم گھما کر اپنی اصلی حالت پر آ گیا ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ سال کے بارہ مہینے ہیں۔ ان میں سے چار حرمت والے ہیں، تین تو لگاتار ہیں، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور پھر مضر قبیلے کا رجب جو جمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان ہے، پھر آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا مہینہ ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش رہے۔ حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کے نام کے علاوہ کسی اور نام سے اسے پکاریں گے، پھر آپنے فرمایا: ''کیا یہ ذوالحجہ نہیں؟'' ہم نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے پوچھا: ''یہ کون سا شہر ہے؟'' ہم نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ خاموش رہے۔ حتیٰ کہ ہم نے سمجھا کہ آپ اسے اس کے نام کے علاوہ کسی اور نام سے پکاریں گے۔ پھر آپ نے خود ہی فرمایا: ''کیا یہ شہر (مکہ) نہیں ہے؟'' ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ نے پوچھا: ''یہ کون سا دن ہے؟'' ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش رہے، ہم نے سمجھا کہ آپ اسے اس کے نام کے علاوہ کسی اور نام سے پکاریں گے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا یہ قربانی کا دن نہیں؟'' ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں ۔ پھر آپ نے فرمایا: ''یقیناً تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تم پر ایسے ہی حرام ہیں۔ جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں اور تمہارے اس مہینے میں ہے اور رعنقریب تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔ سن لو، خبردار! تم میرے بعد کافر نہ بن جانا۔ کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارو۔ سن لو! جو حاضر ہے وہ غائب کو (یہ پیغام) پہنچا دے ۔ اس لیے کہ ممکن ہے کہ جس کو یہ باتیں پہنچائی جائیں۔ وہ اس سے زیادہ یاد رکھنے والا (اور فہم والا) ہو جس نے (یہ باتیں جو دبراہ رِاست مجھ سے) سنی ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''سن لو! کیا میں نے (رسالت) کو پہنچا دیا؟ کیا میں نے پہنچا دیا؟'' ہم نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! گواہ ہو جا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه ابخاری (۱/۱۵۷، فتح)، ومسلم (۱۶۷۹)

حدیث نمبر ۲۱۴۔

حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ حارثیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلم شخص کا حق قطع کرلیا (یعنی ناحق لے لیا) تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جہنم کی آگ واجب کردی۔ اور اس پر جنت حرام فرمادی'' ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! خواہ وہ معمولی سی چیز ہو؟ آپ نے فرمایا: ''اگرچہ وہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی ہو'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۳۷)

حدیث نمبر ۲۱۵۔

حضرت عدی بن عمیرہؓ بیان کرتے ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہم تم میں سے جس شخص کو کسی کام پر عامل مقرر کریں۔ اور وہ ہم سے ایک سوئی یا اس سے بھی کم کوئی چیز چھپائے، تو یہ چوری اور خیانت ہوگی جسے وہ روز قیامت لے کر آئے گا۔'' پس (یہ سن کر) انصار میں سے ایک سیاہ فام آدمی آپ کی طرف کھڑا ہو گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھ سے میری ذمہ داری واپس قبول فرمائیں، آپ نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہوا؟'' انھوں نے کہا: میں نے آپ کو اس اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے آپ نے فرمایا: ''میں تو اب بھی یہی کہتا ہوں کہ ہم جس کسی کو کسی کام پر عامل مقرر کریں اسے چاہیے کہ جو کچھ تھوڑا یا زیادہ ہو، وہ ہمارے پاس لائے اور اس میں سے جو اسے دیا جائے وہ لے لے اور جس چیز سے روکا جائے اس سے رک جائے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۸۳۳)

حدیث نمبر ۲۱۶۔

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ جس روز غزوۂ خیبر ہوا تو نبی ﷺ کے چند صحابہ کرامؓ آئے اور انھوں نے کہا: فلاں شہید ہے اور فلاں شہید ہے حتیٰ کہ وہ ایک آدمی کے پاس سے گزرتے تو انھوں نے کہا: فلاں بھی شہید ہے (یہ سن کر) نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں! میں نے تو اسے ایک چادر کی وجہ سے جو اس نے چرائی تھی، جہنم میں دیکھا ہے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۱۴)

حدیث نمبر ۲۱۷۔

حضرت ابو قتادہ حارث بن ربعیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام میں کھڑے ہوئے اور انہیں بتایا کہ جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا سب اعمال سے افضل ہے۔ پس ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں، تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''ہاں! اگر تم اس حال میں اللہ کی راہ میں قتل کیے جاؤ کہ تم صبر کا مظاہرہ کرو، اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھو، دشمن کے سامنے سینہ سپر رہو اور اسے پیٹھ دکھا کر نہ بھاگو۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کیا کہا تھا۔؟'' اس نے کہا: مجھے بتائیں کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں تو کیا مجھ سے میری خطائیں معاف کر دی جائیں گی؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! تم صبر کرو، اجر و ثواب کی امید رکھو۔ دشمن کے سامنے سے وار کرو، اسے پیٹھ نہ رکھاؤ (تو پھر گناہ معاف ہو جائیں گے) سوائے قرض کے، کیونکہ جبرائیلؑ نے یہ مجھے کہا ہے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۸۸۵)

حدیث نمبر ۲۱۸۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو۔ کہ مفلس کون ہے؟'' انھوں نے کہا: ہم میں مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس درہم ہو نہ مال و متاع۔ آپ نے فرمایا: ''یقیناً میری امت کا مفلس وہ ہے جو روز قیامت نماز روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا۔ اور وہ اس طرح آئے گا۔ کہ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر بہتان لگایا ہوگا۔ کسی کا مال کھایا ہوگا۔ کسی کا خون بہایا ہوگا۔ اور کسی کو مارا ہوگا۔ پس اس کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور اس کو بھی اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی، اگر اس کی نیکیاں اس سے پہلے ختم ہو گئیں کہ ابھی حقوق باقی ہوں گے تو پھر ان (مظلوم لوگوں) کے گناہ لے کر اس شخص پر ڈال دیے جائیں گے اور پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۵۸۱)

حدیث نمبر ۲۱۹۔

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک انسان ہی ہوں اور تم میرے پاس جھگڑے لے کر آتے ہو اور ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی حجت اور دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے

زیادہ تیز زبان ہو اور میں اس کے مطابق فیصلہ کردوں جو میں سنوں؛ اگر میں کسی شخص کے لیے اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ کردوں تو یہ دراصل میں اس کے حق میں جہنم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۳/۱۵۷۔فتح)، ومسلم (۱۷۱۳)(۵)

حدیث نمبر ۲۲۰۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ہمیشہ دین کے بارے میں کشادگی اور فراخی میں رہتا ہے، جب تک وہ حرام خون بہانے کا ارتکاب نہ کرے۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه ابخاری (۱۲/۱۸۷۔فتح)

حدیث نمبر ۲۲۱۔

حضرت خولہ بنت عامر انصاریہؓ حضرت حمزہؓ کی اہلیہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے مال (بیت المال) میں ناجائز تصرف کرتے ہیں، کہ پس ان کے لیے روز قیامت جہنم کی آگ ہے۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/۲۱۷۔فتح)

۲۷۔باب: مسلمانوں کی حرمات کی تعظیم، ان کے حقوق اور ان پر شفقت اور رحمت کرنے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی تعظیم کرے گا، پس وہ اس کے لیے اس کے رب کے ہاں بہتر ہے۔'' (سورۃ الحج: ۳۰)

اور فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ کے شعائر کی تعظیم کرے گا پس یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔'' (سورۃ الحج: ۳۲)

اور فرمایا: ''اور مومنوں کے لیے اپنے بازو جھکائے رہیں۔'' (سورۃ الحجر: ۸۸)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جس نے بغیر کسی جان (کے قصاص) یا زمین میں فساد کے کسی جان کو (ناجائز) قتل کیا پس اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ اور جس نے کسی ایک جان کو (بچا کر) زندہ کر دیا اس نے گویا تمام انسانوں کو زندہ کر دیا۔'' (سورۃ المائدۃ: ۳۲)

آیت نمبر ۲۲۲۔

حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن مومن کے حق میں عمارت کی مانند

ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔'' اور آپ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھائیں۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴۵۰/۱۰۔فتح)، ومسلم (۲۵۸۵)

حدیث نمبر ۲۲۳۔

حضرت ابوموسیٰ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہماری کسی مسجد میں سے یا ہمارے کسی بازار میں سے گزرے اور اس کے پاس کوئی تیر ہو تو وہ اسے اچھی طرح سنبھال کر رکھے یا پھر اسے اس کے پیکاں کی طرف سے پکڑ لے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس سے کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچ جائے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۵۴۷/۱۔فتح)، ومسلم (۲۶۱۵)(۱۲۴)

حدیث نمبر ۲۲۴۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومنوں کی مثال آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے میں، رحم کرنے میں اور ایک دوسرے کے ساتھ نرمی اور شفقت کرنے میں جسم کی طرح ہے، جب اس کا ایک عضو درد کرتا ہے تو اس کا باقی سارا جسم اس کی وجہ سے بیداری اور بخار میں مبتلا رہتا ہے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴۳۸/۱۰۔فتح)، ومسلم (۲۵۸۶)

حدیث نمبر ۲۲۵۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت حسن بن علیؓ کا بوسہ دیا اور اقرع بن حابسؓ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت اقرع نے کہا: میرے دس بچے ہیں۔ اور میں نے اس میں سے کبھی کسی ایک کو بھی بوسہ نہیں دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''جو کسی پر رحم نہیں کرتا تو اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴۲۶/۱۰۔فتح)، ومسلم (۲۳۱۸)

حدیث نمبر ۲۲۶۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتے ہے کہ کچھ اعرابی (دیہاتی) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو

انھوں نے کہا: کیا تم اپنے بچوں کو بوسہ دیتے ہو؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! انھوں نے کہا: لیکن اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم تو بوسہ نہیں دیتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ نے تمہارے دلوں سے رحمت وشفقت نکال دیا ہے تو پھر میں کیا اختیار رکھتا ہوں۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/ ۴۲۶ ۔فتح)' ومسلم (۲۳۱۷)

حدیث نمبر ۲۲۷۔

حضرت جریر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/ ۴۳۸ ۔فتح)' ومسلم (۲۳۱۹)

حدیث نمبر ۲۲۸۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہیے کہ ہلکی (مختصر) پڑھائے' اس لیے کہ ان (نمازیوں) میں ضعیف، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی ایک خود نماز پڑھے تو پھر جتنی چاہے لمبی پڑھے۔'' (متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے: ''اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں:''

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/ ۱۹۹ ۔فتح)' ومسلم (۴۶۷) (۱۸۴)' والروایة الثانیة عند مسلم (۴۶۷) (۱۸۵)

حدیث نمبر ۲۲۹۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بعض اوقات ایسا عمل چھوڑ دیتے تھے' جسے کرنا آپ پسند کرتے تھے' صرف اس اندیشے سے کہ کہیں لوگ بھی اسے کرنے لگ جائیں اور پھر وہ ان پر فرض کر دیا جائے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخدجه البخاری (۳/ ۱۰، فتح)' ومسلم (۷۱۸)

حدیث نمبر ۲۳۰۔

حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہؓ پر مہربانی کرتے ہوئے انہیں وصال (افطار کیے بغیر مسلسل روزے رکھنے) سے منع فرمایا: ''تو انھوں نے کہا: آپ خود تو وصال کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:''

میں تمہاری طرح تو نہیں ہوں، میں تو اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔“
(متفق علیہ)
اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اندر کھانے پینے والے شخص کی طرح قوت پیدا فرما دیتا ہے۔
توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴/۲۰۲۔فتح)، ومسلم (۱۱۰۵)
حدیث نمبر ۱۲۳۔
حضرت ابو قتادہ حارث بن ربعیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں تو میرا ارادہ ہوتا ہے کہ میں اسے لمبا کروں اتنے میں میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو میں اپنی نماز میں اختصار کرتا ہوں، اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ میں اس کی ماں کو مشقت میں ڈالوں۔“
(بخاری)
توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۲۰۱۔فتح)
حدیث نمبر ۲۳۲۔
حضرت جندب بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی تو وہ اللہ تعالیٰ کی حفظ وامان اور عہد میں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ تم سے اپنے عہد کے بارے میں کسی چیز کا مطالبہ نہ کرے۔ اس لیے کہ وہ جس سے بھی اس کا مطالبہ کرے گا۔ اسے پکڑ لے گا اور پھر اسے اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈال دے گا۔“ (مسلم)
توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۶۵۷)(۲۶۲)
حدیث نمبر ۳۳۲۔
حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ خود اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے (کسی ظالم کے) سپرد کرتا ہے، جو اپنے بھائی کی حاجت کو پورا کرنے میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی حاجت پوری فرماتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان سے کوئی تکلیف دور کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسکی وجہ سے روز قیامت کی تکلیفوں میں سے اسکی کوئی تکلیف دور کردے گا۔ اور جس شخص نے کسی مسلمان کی پردہ کی پوشی کی تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی پردہ پوشی کرے گا۔“ (متفق علیہ)
توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۵/۹۷۔فتح)، ومسلم (۲۵۸۰)

آیت نمبر ۲۳۴۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے' وہ اسکی خیانت کرتا ہے نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے۔ (اور نہ اسے جھوٹا قرار دیتا ہے) اور نہ ہی اسے بے یارو مددگار چھوڑتا ہے' ایک مسلمان کی عزت' اس کا مال اور اس کا خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ تقویٰ یہاں (دل میں) ہے کسی شخص کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔''

(ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: صحیح ۔أخرجه الترمذی (۱۹۲۷)

آیت نمبر ۲۳۵۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم آپس میں ایک دوسرے پر حسد کرو' نہ بولی بڑھا کر ایک دوسرے کو دھوکا دو' باہم بغض رکھو نہ ایک دوسرے سے بے رخی کرو اور نہ ہی تم ایک دوسرے کے سودے پر سودا کرو' بلکہ اللہ کے بندو! تم بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے' وہ اس پر ظلم کرے نہ اسے حقیر جانے اور نہ اسے بے یارو مددگار چھوڑے۔ تقویٰ یہاں ہے'' اور آپ اپنے سینے کی طرف اشارہ فرماتے تین بار ایسے فرمایا' پھر فرمایا: ''کسی شخص کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر مسلمان پر خون، مال اور عزت حرام ہے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۵۶۴)

حدیث نمبر ۲۳۶۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک مومن نہیں حتیٰ کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرے۔'' (متفق علیہ)

اس حدیث کی توثیق کے لیے حدیث نمبر (۱۸۳) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۲۳۷۔

حضرت انسؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔'' ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب وہ مظلوم ہو تو میں اس کی مدد کروں لیکن یہ بتائیں کہ اگر وہ ظالم ہو تو پھر میں اس کی مدد کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا: ''تم اسے ظلم کرنے سے روک دو' اس لیے کہ

یہی اس کی مدد کرنا ہے۔‘‘ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۵/ ۹۸۔فتح)

حدیث نمبر ۲۳۸۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔سلام کا جواب دینا۔مریض کی عیادت کرنا، جنازوں میں شرکت کرنا، دعوت قبول کرنا۔اور چھینکنے والے کو (اگر وہ الحمد اللّٰہ کہے تو یر حمک اللّٰہ کہہ کر) چھینک کا جواب دینا۔‘‘ (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ’’ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔: جب تم اسے ملو تو اسے سلام کرو۔، جب تمہیں دعوت دے تو اسے قبول کرو، جب تم سے خیر خواہی طلب کرے تو اس کے ساتھ خیر خواہی کرو، جب اسے چھینک آئے اور الحمد اللہ کہے تو اسے یر حمک اللہ کہہ کر جواب دو، جب وہ بیمار ہو جائے تو اسکی عیادت کرو اور جب فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرو‘

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/ ۱۱۲۔فتح)‘ ومسلم (۲۱۶۲) والروایۃ الثانیۃ عندمسلم (۲۱۶۲) (۵)

حدیث نمبر ۲۳۹۔

حضرت ابو عمارہ براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کے کرنے کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا: ’’مریض کی عیادت کرنے، جنازے میں شرکت کرنے، چھینکنے والے کو جواب دینے، قسم اٹھانے والے کی قسم کو پورا کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، داعی کی دعوت قبول کرنے اور سلام کو پھیلانے کا ہمیں حکم فرمایا۔سونے کی انگوٹھیاں پہننے، چاندی کے برتنوں میں پینے، سرخ ریشمی گدوں کے استعمال سے‘ قسی کے کپڑے پہننے سے حریر (ریشم)، استبرق (دبیز ریشم) اور دیباج (ریشمی کپڑے) کے استعمال سے منع فرمایا: ’’ (متفق علیہ)

اور ایک اور روایت میں ہے کہ پہلی سات باتوں میں گم شدہ چیز کی تشہیر کرنے کا حکم دیا۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/ ۱۱۲، فتح)‘ ومسلم (۲۰۶۶)

۲۸۔باب: مسلمانوں کے عیوب چھپانے اور بغیر ضرورت کے ان کی اشاعت کے ممنوع ہونے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بلاشبہ وہ لوگ جو اہل ایمان میں بے حیائی پھیلانا پسند کرتے ہیں۔ ان کے لیے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔'' (سورۃ النور: ۱۹)

حدیث نمبر ۲۴۰۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی بندہ کسی بندے کی دنیا میں ستر پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی ستر پوشی فرمائے گا۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۵۹۰) (۷۲)

آیت نمبر ۲۴۱۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری پوری امت در گزر کے قابل ہوگی سوائے ان لوگوں کے جو کھلم کھلا گناہ کرنے والے ہوں گے۔ اور بے شک یہ بھی کھلم کھلا گناہ ہے کہ آدمی رات کو کوئی کام کرے پھر صبح کو باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا' وہ لوگوں سے کہتا پھرے اے فلاں! میں نے گذشتہ رات یہ یہ کیا' حالانکہ اس نے رات اس طرح گزاری تھی کہ اسکے رب نے اسکی پردہ پوشی کی ہوئی تھی اور صبح کو وہ پردہ چاک کر رہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر ڈال دیا تھا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/۴۸۶۔ فتح)' ومسلم (۲۹۹۰)

آیت نمبر ۲۴۲۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب لونڈی زنا کرے اور اس کا گناہ ظاہر ہو جائے تو وہ (اس کا مالک) اس پر حد جاری کرے اور اس کو ملامت وغیرہ نہ کرے (یعنی اس پر کوئی سختی نہ کرے) پھر اگر دوسری بار بھی زنا کرے تو پھر اس پر حد جاری کرے اور اس پر کوئی سختی نہ کرے اور اگر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اسے بیچ ڈالے خواہ بالوں کی رسی کے بدلے ہی کیوں نہ ہو۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۵/۱۷۸۔ فتح)' ومسلم (۱۷۰۳)

آیت نمبر ۲۴۳۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس لایا گیا جس نے شراب پی ہوئی تھی۔ تو آپ نے فرمایا: ''اسے مارو پیٹو۔'' ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ پس ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے، کوئی

اپنے جوتے سے اور کوئی اپنے کپڑے سے اسے مار رہا تھا۔ پس جب وہ چلا گیا تو بعض لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھے رسوا کرے۔ آپ نے فرمایا: "تم ایسے نہ کہو۔ اور اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔" (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۲/ ۷۵۔ فتح)

۲۹۔ باب: مسلمانوں کی ضرورتیں پوری کرنے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "تم بھلائی کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔" (سورۃ الحج: ۷۷)

حدیث نمبر ۲۴۴۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ خود اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے (کسی ظالم کے) سپرد کرتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی پریشانی دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی روز قیامت پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دور فرما دے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی ستر پوشی فرمائے گا۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۵/ ۹۷، فتح)، ومسلم (۲۵۸۰)

حدیث نمبر ۲۴۵۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے کسی مومن سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی، تو اللہ تعالیٰ اس سے روز قیامت کی تکلیفوں سے کوئی تکلیف دور فرما دے گا۔ جس نے کسی تنگ دست پر آسانی کی تو اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی ستر پوشی کریگا۔ تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی ستر پوشی کریگا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے۔ جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے جو شخص کسی راہ پر چلتا ہے جس میں وہ (دینی) علم حاصل اور تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کی راہ آسان فرما دیتا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں۔ اور آپس میں اس کی درس و تدریس کرتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان (فرشتوں) سے کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں اور جس کو اس کے عمل نے پیچھے چھوڑ دیا اس کا نسب

اسے آگے نہیں بڑھائے گا۔" (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۶۹۹)

۳۰۔ باب: شفاعت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جس نے کوئی اچھی سفارش کی اس کے لیے بھی اس میں حصہ ہوگا۔"

(سورۃ النساء: ۸۵)

حدیث نمبر ۲۴۶۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی ضرورت مند نبی ﷺ کے پاس آتا تو آپ اپنے شرکائے مجلس کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: "(اس آدمی کی) سفارش کرو تمہیں اجر دیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبان پر جو پسند فرماتا ہے فیصلہ فرما دیتا ہے۔" (متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے: "جو وہ چاہتا ہے:"

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/ ۲۹۹۔ فتح)، ومسلم (۲۶۲۷)۔ والروایة الأخری عند البخاریَ

حدیث نمبر ۲۴۷۔

حضرت ابن عباسؓ سے حضرت بریرہؓ اور ان کے خاوند کے قصے میں منقول ہے کہ نبی ﷺ نے اس (بریرہ) کو فرمایا: "اگر تم اس (مغیث) سے رجوع کر لو؟" انھوں (بریرہؓ) نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے (رجوع کرنے کا) حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "میں تو صرف سفارش کرتا ہوں۔" اس (بریرہؓ) نے کہا: مجھے اس (مغیثؓ) کی کوئی حاجت نہیں۔" (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۹/ ۴۰۸۔ فتح)

۳۱۔ باب: لوگوں کے درمیان صلح کروانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ان کی اکثر سرگوشیوں (مشوروں) میں کوئی بھلائی نہیں مگر جو حکم کرے صدقہ کرنے کا، بھلائی کا یا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا۔" (سورۃ النساء: ۱۱۴)

اور فرمایا: "صلح بہتر ہے۔" (سورۃ النساء: ۱۲۸)

اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو۔" (سورۃ الأنفال: ۱)

مزید فرمایا: ''مومن تو بھائی بھائی ہیں پس تم بھائیوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو۔'' (سورۃ الحجرات: ١٠)

حدیث نمبر ٢٤٨۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے' ہر اس دن میں جس میں سورج طلوع ہوتا ہے۔ تمہارا دو آدمیوں کے درمیاں عدل کرنا صدقہ ہے، تمہارا کسی آدمی کی اس کی سواری کے بارے میں مدد کرنا کہ تم اسے اس پر سوار کرادو' یا اس کا سامان رکھوا دو یہ صدقہ ہے' اچھی بات کہنا صدقہ ہے۔ ہر قدم جو تم نماز کے لیے اٹھاؤ صدقہ ہے۔ اور تمہارا راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔ (متفق علیہ) (تعدل بینهما) ''تم دو آدمیوں کے درمیان عدل سے صلح کرادو۔''

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٥/ ٣٠٩۔ فتح)' ومسلم (١٠٠٩)

حدیث نمبر ٢٤٩۔

حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیطؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے۔ پس وہ بھلائی کی بات آگے پہنچاتا ہے یا پھر بھلائی کی بات کرتا ہے۔'' (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک اور روایت میں یہ اضافہ ہے' وہ (حضرت ام کلثوم) بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو تین چیزوں کے علاوہ کسی چیز میں رخصت دیتے ہوئے نہیں سنا جن کے بارے میں لوگ کہتے ہیں: لڑائی کے بارے میں' لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں' مرد کا اپنی بیوی سے اور بیوی کا اپنے خاوند سے بات چیت کرنا۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٥/ ٢٩٩۔ فتح)' ومسلم (٢٦٠٥)

حدیث نمبر ٢٥٠۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دروازے پر دو جھگڑنے والے آدمیوں کی اونچی آوازیں سنیں' ان میں سے ایک دوسرے سے قرضے میں کچھ کمی اور نرمی کی درخواست کر رہا تھا۔ اور وہ (دوسرا) کہہ رہا تھا: اللہ کی قسم! میں یہ نہیں کروں گا' پس رسول اللہ ﷺ ان دونوں کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''وہ شخص کہاں ہے جو اللہ کی قسم کھا رہا تھا کہ وہ نیکی نہیں کرے گا؟'' اس آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول اللہ! میں ہوں (اور فوراً عرض کیا) اسے اس چیز کا اختیار ہے جسے وہ پسند کرے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۵/ ۳۰۷۔ فتح)، ومسلم (۱۵۵۷)

آیت نمبر ۲۵۱۔

حضرت ابو العباس سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی کہ عمرو بن عوف کی اولاد کے درمیان کچھ جھگڑا ہے، پس رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں کے ساتھ ان کے درمیان صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کو وہاں (ضیافت کے لیے) روک لیا گیا اور نماز کا وقت ہو گیا۔ پس حضرت بلالؓ حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے اور کہا: اے ابو بکر! رسول اللہؐ کو تو وہاں روک لیا گیا ہے۔ اور نماز کا وقت بھی ہو گیا ہے، کیا آپ لوگوں کی امامت کرائیں گے؟ انھوں نے فرمایا: ''ہاں! اگر تم چاہتے ہو۔ پس بلالؓ نے نماز کے لیے اقامت کہی اور ابو بکرؓ آگے بڑھے، تکبیر (تحریمہ) کہی اور لوگوں نے بھی تکبیر کہی، اتنے میں رسول اللہ ﷺ صفوں میں چلتے ہوئے تشریف لے آئے اور ایک صف میں کھڑے ہو گئے۔ پس لوگوں نے (حضرت ابو بکرؓ کو مطلع کرنے کے لیے) تالیاں بجانا شروع کر دیں، لیکن ابو بکرؓ نماز میں کسی اور طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ لیکن جب لوگوں کی تالیاں زیادہ ہو گئیں تو وہ متوجہ ہوئے اور دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف اشارہ فرمایا۔ لیکن ابو بکرؓ نے اپنا ہاتھ اُٹھایا، اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور الٹے پاؤں پیچھے ہٹے حتیٰ کہ صف میں کھڑے ہو گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''لوگو! تمھیں کیا ہے کہ جب نماز میں کوئی چیز پیش آ جاتی ہے تو تم تالیاں بجانا شروع کر دیتے ہو؟ تالیاں بجانا تو صرف عورتوں کے لیے ہے، جب کسی کو نماز میں کوئی چیز پیش آ جائے تو وہ (سبحان اللہ) کہے، اس لیے کہ جو بھی (سبحان اللہ) کہتے ہوئے سنے گا۔ وہ اس کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ (پھر فرمایا)

اے ابو بکر! تمھیں لوگوں کو نماز پڑھانے سے کس چیز نے منع کیا جبکہ میں نے تمھیں اشارہ بھی کر دیا تھا؟''

ابو بکرؓ نے عرض کیا: ابو قحافہ کے بیٹے ابو بکر کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں لوگوں کو نماز پڑھائے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/ ۱۶۷۔ فتح)، ومسلم (۴۲۱)

۳۲۔ باب: ضعیف، فقیر اور گم نام مسلمانوں کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور روکے رکھ اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام، طالب ہیں اس کی رضا کے اور نہ دوڑیں تیری آنکھیں ان کو چھوڑ کر۔''(سورۃ الکھف :۲۸)

حدیث نمبر ۲۵۲۔

حضرت حارثہ بن وہبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کیا میں تمہیں اہل جنت کی خبر نہ دوں؟ (پھر خود ہی فرمایا) ہر کمزور' جسے کمزور خیال کیا جاتا ہے' اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالے تو وہ اللہ اسے پوری کر دیتا ہے۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں جہنمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (فرمایا) ہر تند خو سرکش، بخیل یا اترا کر چلنے والا اور متکبر شخص۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶۶۲/ ۸۔ فتح)' ومسلم (۲۸۵۳)

حدیث نمبر ۲۵۳۔

حضرت ابو العباس سہل بن سعد ساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس سے گزرا' تو آپ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی سے پوچھا: ''تمہارا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے۔ اس نے کہا: یہ تو کوئی اشرف (معزز) لوگوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ اس قابل ہے کہ اگر کہیں پیغام نکاح بھیجے تو اس کا نکاح کر دیا جائے اور اگر سفارش کرے تو سفارش قبول کی جائے۔ پس رسول اللہ ﷺ خاموش رہے پھر ایک اور آدمی سے پوچھا: ''تمہارا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے۔؟'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو غریب مسلمانوں میں سے ہے' یہ اس لائق ہے کہ اگر پیغام نکاح بھیجے تو اس سے نکاح نہ کیا جائے' اگر سفارش کرے تو اسکی سفارش قبول نہ کی جائے۔ اور اگر کوئی بات کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے ۔پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ (فقیر آدمی) اس (امیر آدمی) جیسے دنیا بھر کے آدمیوں سے بہتر ہے ۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۳۲/۹۔فتح)

یہ حدیث صحیح مسلم میں نہیں' صرف صحیح بخاری میں ہے۔

حدیث نمبر ۲۵۴۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنت اور دوزخ کا آپس میں جھگڑا ہوا تو دوزخ نے کہا: میرے اندر سرکش اور متکبر انسان ہونگے۔ جنت نے کہا: میرے اندر ضعفاء اور مساکین

لوگ ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا کہ بلاشبہ تو جنت میری رحمت ہے' میں تیرے ذریعے سے جس پر چاہوں گا رحم کر دوں گا۔ اور بلاشبہ تو جہنم میرا عذاب ہے اور میں تیرے ذریعے سے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کا بھرنا میری ذمہ داری ہے۔'' (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٨٤٧) بمعناه' واللفظ لأحمد فى المسند (٧٩/٣)

حدیث نمبر ٢٥٥۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ روز قیامت ایک موٹا تازہ بڑا آدمی آئے گا' لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٤٢٦/٨۔ فتح)' ومسلم (٢٧٨٥)

حدیث نمبر ٢٥٦۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام عورت یا کوئی نوجوان مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا' رسول اللہ ﷺ نے اسے مفقود پایا تو آپ نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا: ''تو صحابہ کرام ﷺ نے کہا : وہ تو فوت ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے مجھے اس کی اطلاع کیوں نہ دی؟'' گویا انھوں نے اس (عورت یا نوجوان کی موت) کے معاملے کو حقیر سمجھا۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے اس کی قبر کے بارے میں بتائیں۔'' پس انھوں نے آپکو اس کی قبر کے بارے میں بتایا' تو آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا: ''یہ قبریں اپنے رہنے والوں پر تاریکی سے بھری ہوئیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان پر نماز جنازہ پڑھنے کی وجہ سے انہیں ان کیلئے روشن فرما دیتا ہے۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٥٥٢/١' ٥٥٣۔ فتح)' ومسلم (٩٥٦) واللفظ له۔

حدیث نمبر ٢٥٧۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کتنے ہی پراگندہ بالوں والے، غبار آلودہ اشخاص (ایسے) ہیں جنہیں دروازوں ہی سے پیچھے ہٹا دیا جاتا ہے' اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو وہ اسے پوری فرما دیتا ہے۔'' (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (٢٦٢٢)

حدیث نمبر ۲۵۸۔

حضرت اسامہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں جنت کے دوازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں میں اکثر مساکین تھے اور دولت مند حوض روکے ہوئے تھے، تاہم جہنمیوں کو جہنم میں لے جانے کا حکم دے دیا گیا تھا۔ پھر میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والی زیادہ تر عورتیں تھیں۔“ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۹/ ۲۹۸۔ فتح)، ومسلم (۲۷۳۶)

حدیث نمبر ۲۵۹۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”گود میں صرف تین بچوں نے کلام کیا، عیسیٰ ابن مریمؑ اور صاحب جریج رحمتہ اللہ علیہ۔ جریج رحمتہ اللہ علیہ ایک عبادت گزار آدمی تھے۔ انھوں نے عبادت کے لیے ایک معبد خانہ بنایا ہوا تھا۔ وہ اس میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک دن ان کی والدہ ان کے پاس آئیں۔ پس والدہ نے کہا: اے جریج! انھوں نے کہا: اے میرے رب! میری ماں (مجھے بلا رہی ہے۔) اور میری نماز (جو میں پڑھ رہا ہوں)۔ پس وہ اپنی نماز پڑھتے رہے اور ان کی والدہ چلی گئیں، پس جب اگلا روز ہوا تو وہ پھر آئیں اور وہ نماز پڑھ رہے تھے، انھوں نے پھر کہا: اے جریج! انھوں نے کہا: اے میرے رب! (ایک طرف) میری والدہ اور (دوسری طرف) میری نماز (میں کیا کروں؟) وہ پھر اپنی نماز میں مشغول رہے۔ پس جب تیسرا روز ہوا تو وہ پھر آئیں اور وہ (بھی حسب سابق) نماز پڑھ رہے تھے، انھوں نے کہا: اے جریج! انھوں نے پھر کہا: اے میرے رب! میری والدہ (بلا رہی ہے) اور میری نماز۔ پس وہ اپنی نماز میں مصروف رہے تو والدہ نے کہا: اے اللہ! اسے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک یہ زانیہ عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے۔ پس بنو اسرائیل نے جریج اور ان کی عبادت کے چرچے شروع کر دیے۔ ایک بدکارہ عورت تھی۔ جس کے حسن و جمال کی مثال دی جاتی تھی، اس عورت نے کہا: اگر تم چاہو تو میں اسے آزمائش میں ڈال دوں۔ پس وہ عورت ان کے سامنے آئی لیکن انھوں نے اس عورت کی طرف کوئی متوجہ ہی نہ کی، پھر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی۔ جو اس کی کٹیا میں آتا جاتا تھا۔ اس عورت نے اس چرواہے کو اپنے اوپر قدرت دی اور اس نے اس سے بدکاری کی جس سے وہ حاملہ ہوگئی۔ اور جب اس نے بچے کو جنم دیا تو اس نے کہا: یہ (بچہ تو) جریج کا ہے۔ (یہ سن کر) لوگ جریج کے پاس آئے۔ انہیں معبد خانے سے

نیچے اتارا اور ان کے معبد خانے کو گرا دیا اور انہیں مارنے لگے۔ انھوں نے پوچھا؛ تمہیں کیا ہو گیا' بات کیا ہے؟ انھوں نے کہا: کہ تم نے اس بدکار اور زانیہ عورت کے ساتھ زنا کیا۔ اور اس نے تمہارے لیے ایک بچے کو جنم دیا۔ انھوں نے پوچھا: بچہ کہاں ہے؟ پس وہ لوگ اسے لے کر آئے۔ تو انھوں (جریج) نے کہا: مجھے نماز پڑھنے کے لیے چھوڑ دو۔ انھوں نے نماز پڑھی' جب وہ فارغ ہوئے تو بچے کر پاس آئے۔ اور اس کے پیٹ میں ایک کچوکا لگایا اور پوچھا: اے لڑکے! تمہارا باپ کون ہے؟ بچے نے کہا: فلاں چرواہا۔ پس یہ سنتے ہی وہ سب جریج کی طرف متوجہ ہوئے' انہیں بوسہ دیتے چھوتے اور کہنے لگے: ہم آپ کا معبد خانہ سونے سے بنا دیتے ہیں۔ بلکہ اسے پہلی حالت کی طرح مٹی کا بنا دو۔ پس انھوں نے ایسا ہی کر دیا۔ (تیسرا بچہ جس نے گود میں گفتگو کی' اس کے متعلق خبر دیتے ہوئے آپ نے فرمایا) ایک وقت ایک بچہ اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا۔ کہ ایک آدمی اپنی تیز رفتار سواری پر سوار ہو کر عمدہ پوشاک پہنے ہوئے گزرا' تو اس کی ماں نے کہا: اے اللہ! میرے اس بیٹے کو اس جیسا بنانا۔ یہ سنتے ہی بچے نے پستان کو چھوڑا' اس آدمی کی طرف متوجہ ہوا اور اسے دیکھا تو کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا' وہ پھر اپنے پستان کی طرف متوجہ ہوا اور دودھ پینے لگا۔'' راوی حدیث کہتے ہیں۔ گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ کہ آپ اس کے دودھ پینے کی کیفیت اپنی انگشت شہادت اپنے منہ میں ڈال کر اور اسے چوس کر بیان فرما رہے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: ''لوگ ایک لونڈی کے پاس سے گزرے جسے لوگ مار رہے تھے۔ اور وہ کہہ رہے تھے تم نے زنا کیا ہے اور چوری کی ہے اور وہ کہہ رہی تھی '' حسبی اللہ و نعم الوکیل '' مجھے میرا اللہ کافی ہے۔ اور وہ اچھا کارساز ہے۔ بچے کی ماں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس لونڈی جیسا نہ بنانا' بچے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اس لونڈی کی طرف دیکھا تو کہا: اے اللہ! مجھے اس لونڈی جیسا ہی بنانا۔ پس اس وقت دونوں ایک دوسرے سے سوال کرنے لگے۔ ماں نے کہا: ایک خوش اطوار آدمی گزرا تو میں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس طرح کا بنانا لیکن تم نے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ اور لوگ اس لونڈی کو لے کر گزرے۔ اور وہ اسے مار رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے' کہ تم نے زنا کیا ہے۔ اور چوری کی ہے' پس میں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنانا' لیکن تم نے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا ہی بنانا (آخر یہ کیا بات ہے؟) بچے نے کہا: وہ (خوش اطوار) آدمی بڑا سرکش اور متکبر شخص تھا' اس لیے میں نے دعا کی یا اللہ! مجھے اس

جیسا نہ بنانا۔ اور یہ لونڈی جس کے بارے میں لوگ کہہ رہے تھے۔ کہ تو نے زنا کیا ہے حالانکہ اس نے زنا نہیں کیا تھا۔ اور وہ کہہ رہے تھے کہ تو نے چوری کی ہے حالانکہ اس نے چوری نہیں کی تھی۔ پس میں نے اس کے لیے دعا کی کہ اے اللہ! مجھے اس جیسا (پاک دامن) بنانا:'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/ ۴۷۶، فتح)، ومسلم (۲۵۵۰) (۸)

۳۳۔ باب: یتیموں، لڑکیوں، تمام ضعیفوں، مسکینوں اور خستہ حال لوگوں کے ساتھ نرمی کرنے، اور ان پر احسان اور شفقت کرنے اور ان کیساتھ تواضع اور نرمی سے پیش آنے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اپنے بازو مومنوں کیلئے جھکا دیں۔'' (سورۃ الحجر: ۸۸)

اور فرمایا: ''اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ روکے رکھو جو اپنے رب کو صبح وشام پکارتے ہیں۔ اسکی رضا طلب کرتے ہوئے اور تیری آنکھیں ان سے تجاوز نہ کریں، زندگانی دنیا کی رونق کی تلاش میں'' (سورۃ الکھف: ۲۸)

اور فرمایا: ''سو جو یتیم ہو اسے مت دبائیں اور جو مانگتا ہو اسے مت جھڑکیں۔'' (سورۃ الضحیٰ: ۹، ۱۰)

نیز فرمایا: ''کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو جزا کے دن کو جھٹلاتا ہے، پس یہی وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے او مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دلاتا۔'' (سورۃ الماعون: ۱۔۳)

حدیث نمبر ۲۶۰۔

حضرت سعید بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم نبی ﷺ کیساتھ چھ (غریب) افراد تھے۔ مشرکین نے نبی ﷺ سے کہا: انہیں دور ہٹا دیں کہیں یہ ہم پر جری نہ ہو جائیں، حضرت سعد کہتے ہیں کہ میں تھا۔ ابن مسعود، ہذیل کے ایک آدمی بلال اور وہ آدمی اور دو آدمی اور تھے، مجھے ان کے نام معلوم نہیں، پس رسول اللہ ﷺ کے جی میں وہ آیا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا آیا، پس آپ نے اپنے دل میں کچھ سوچا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''آپ انہیں اپنے سے دور مت کرو۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے صبح وشام اسے پکارتے ہیں۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۴۱۳) (۴۶)

حدیث نمبر ۲۶۱۔

حضرت ابوہبیرہ عائذ بن عمرو مزنیؓ یہ بیعت رضوان والوں میں سے ہیں، بیان کرتے ہیں۔ کہ ابوسفیان چند

افراد کی موجودگی میں حضرت سلمان، صہیب اور حضرت بلالؓ کے پاس آئے تو انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی تلواروں نے اللہ تعالیٰ کے دشمن (یعنی ابوسفیان) سے اپنا حق وصول نہیں کیا' حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: ''کیا تم یہ بات قریش کے بزرگ اور سردار کے بارے میں کہہ رہے ہو؟ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے تو انہیں بتایا' تو آپ نے فرمایا: ''اے ابوبکر! شاید تم نے انہیں ناراض کر دیا؟ اگر تم نے انہیں ناراض کیا۔ تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔ (جب یہ سنا تو) ابوبکرؓ ان کے پاس (فوراً واپس) گئے اور کہا: بھائیو! کیا میں نے تمہیں ناراض کر دیا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں! اے ہمارے بھائی! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۵۰۴)

حدیث نمبر ۲۶۲۔

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی کفالیت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے'' اور آپ نے اپنی انگشت شہادت اور درمیان والی انگلی کے درمیان کشادگی فرمائی۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴۳۹۱۹ ـ فتح)

حدیث نمبر ۲۶۳۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یتیم کی کفالت کرنے والا، وہ یتیم اس کا قریبی ہو یا اجنبی، میں اور وہ ان دو (انگلیوں) کی طرح جنت میں ہوں گے۔'' حدیث کے راوی مالک بن انس نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۹۸۳)

حدیث نمبر ۲۶۴۔

حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسکین وہ نہیں ہے جسے کھجور اور دو کھجوریں اور لقمہ اور دو لقمے دے دیئے جائیں' بلکہ مسکین تو وہ ہے جو سوال کرنے سے بچتا ہے۔'' (متفق علیہ)

صحیحین کی ایک روایت ہے: ''مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے پاس چکر لگائے اور وہ لقمہ دو لقمے اور کھجور دو

کھجوریں اسے واپس لوٹا دیں، لیکن مسکین تو وہ ہے جو اتنی دولت نہیں پاتا کہ'' اسے (لوگوں سے) بے نیاز کردے اور اس کے بارے میں پتا بھی نہ چلے کہ اس پر صدقہ کیا جائے اور نہ وہ کھڑا ہو کر لوگوں سے سوال کرے۔''

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (٣/ ٣٤٩۔فتح)، ومسلم (١٠٣٩)(١٠٢)، والرواية الثانية عند البخاری (٣/ ٢٤٠۔فتح) ومسلم (١٠٣٩)

حدیث نمبر ٢٦٥۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بیواؤں اور مسکینوں کی خبر گیری کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔'' اور میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا: ''اور وہ اس عبادت گزار کی طرح ہے جو ناغہ نہیں کرتا اور اس روزے دار کی طرح ہے جو افطار (ناغہ) نہیں کرتا۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (٩/ ٤٩٧۔فتح)، ومسلم (٢٩٨٢)

حدیث نمبر ٢٦٦۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بدترین کھانا، ولیمے کا وہ کھانا ہے، جس میں (اس) آنے والے (ضرورت مند) کو تو روک دیا جائے۔ اور جو (عدم ضرورت کی وجہ سے) انکار کردے اور اسے بلایا جائے۔ اور جس شخص نے دعوت قبول نہ کی تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔'' (مسلم)

اور صحیحین کی ایک اور روایت جو ابو ہریرہؓ سے مروی ہے، میں ہے: ''بدترین کھانا ولیمے کا کھانا ہے جس میں مالداروں کو بلایا جائے اور فقراء کو چھوڑ دیا جائے۔

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (١٤٣٢)(١١٠) ولفظ الصحيحين عند البخاری (٩/ ٢٤٤۔فتح)، ومسلم (١٤٣٢)(١٠٧)

حدیث نمبر ٢٦٧۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے دو بچیوں کی اچھی طرح سے تربیت کی حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائیں تو روز قیامت وہ اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ اس طرح ہوں گے۔'' اور آپ نے اپنی دو انگلیاں ملائیں۔(مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۲۶۳۱)

حدیث نمبر ۲۶۸۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔کہ ایک عورت میرے پاس آئی اس کیساتھ اسکی دو بیٹیاں بھی تھیں، وہ سوال کررہی تھی، میرے پاس صرف ایک کھجور تھی وہ میں نے اسے دے دی، اس نے وہ دونوں بیٹیوں کو آدھی آدھی تقسیم کر کے دے دی اور خود اس میں سے کچھ نہ کھایا پھر وہ کھڑی ہوئی اور چلی گئی۔پس جب نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کو اسکے متعلق بتایا تو آپ نے فرمایا: ''جس شخص کو ان بیٹیوں کے کسی معاملے میں آزمایا جائے اور وہ ان کیساتھ اچھا سلوک کرے تو وہ (بیٹیاں) اس شخص کیلئے جہنم کی آگ سے پردہ بن جائیں گی۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۳/۲۸۳۔فتح)، ومسلم (۲۶۲۹)

حدیث نمبر ۲۶۹۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک مسکین عورت اپنی دو بیٹیاں اٹھائے ہوئے میرے پاس آئی تو میں نے تین کھجوریں اسے کھانے کیلئے دیں اس نے ان دونوں کو ایک ایک کھجور دے دی، اور باقی ایک کھجور اپنے منہ کی طرف اٹھائی تا کہ اسے کھائے لیکن وہ بھی اس کی دونوں بیٹیوں نے کھانے کیلئے مانگ لی۔پس اس نے اس کھجور کے جسے، وہ کھانا چاہتی تھی، دو ٹکڑے کیے اور ان دونوں بیٹوں کو دے دیے۔مجھے اس کی یہ بات بہت اچھی لگی، پس اس نے جو کیا تھا میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی وجہ سے اس کے لیے جنت واجب کر دی یا (فرمایا) اسے جہنم کی آگ سے آزاد فرما دیا ہے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۲۶۳۰)

حدیث نمبر ۲۷۰۔

حضرت ابوشریح خویلد بن عمرو خزاعیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں دو ضعیفوں

(ایک) یتیم اور (دوسری) عورت کے حق سے لوگوں کو بہت ڈراتا ہوں" (حدیث حسن ہے' امام نسائی نے اسے جید سند کیساتھ روایت کیا ہے۔ (حرج) کا مطلب ہے کہ میں ان دونوں کے حقوق کو ضائع کرنے والے کو گناہ گار سمجھتا ہوں اور میں اسے اس سے نہایت سختی کے ساتھ ڈراتا اور تاکید کے ساتھ روکتا ہوں۔

توثيق الحديث:حسن ۔ أخرجه النسائی فی ((الكبریٰ)) (۹/۴۹۵۔تحفه الأشراف)' و ابن ماجه (۳٦٧٨)' و أحمد(۲/۴۳۹)

حدیث نمبر ۲۷۱۔

حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعدؓ کو یہ گمان ہوا کہ انہیں باقی صحابہ پر فضیلت حاصل ہے پس نبی ﷺ نے فرمایا: "تم اپنے انہی کمزوروں کی وجہ سے مدد کیے اور رزق دیے جاتے ہو۔"

امام بخاریؒ نے اس کو اسی طرح مرسل بیان کیا ہے' اس لیے کہ مصعب بن سعدؒ تابعی ہیں اور حافظ ابوبکر برقانیؒ نے اسے اپنی "صحیح" میں مصعب عن ابیہؓ کے ساتھ متصل بیان کیا ہے۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (٦/٨٨۔فتح)

حدیث نمبر ۲۷۲۔

حضرت ابودرداء عویمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "تم میرے لیے ضعفاء کو تلاش کرو' کیونکہ تم اپنے ضعفاء کی وجہ سے مدد کیے اور رزق دے جاتے ہو۔" (ابوداؤد نے اسے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

توثيق الحديث:صحيح أخرجه أأبو دائود (۲۵۹۴)۔ والترمذی (۱۷۰٦)النسائی (٦/۴۵۔۴٦)

۳۴۔ باب: عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ان عورتوں کے ساتھ گزران (معاشرت) اچھی طرح کرو۔" (سورة النساء:۱۹) اور فرمایا: "اور تم ہرگز ان عورتوں کے درمیان برابری کا معاملہ نہیں کر سکو گے' اگرچہ تم اسکی خواہش بھی رکھو' پس تم (کسی ایک ہی بیوی کی طرف) ہر طرح نہ جھک پڑو کہ دوسری کو ادھر میں لٹکتا چھوڑ دو اور اگر اصلاح کرتے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا' نہایت مہربان ہے۔" (سورة النساء:۱۲۹)

حدیث نمبر ۲۷۳۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کے ساتھ خیر و بھلائی والا سلوک کیا کرو اس لیے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی میں سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ اس کا اوپر والا حصہ ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گئے تو اسے توڑ بیٹھو گئے۔ اگر تم اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس تم عورتوں کیساتھ بھلائی کرو۔'' (متفق علیہ)

اور صحیحین کی ایک اور روایت میں ہے: ''عورت پسلی کی طرح ہے' اگر تم اسے سیدھا کرو گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر تم نے اس سے فائدہ اٹھانا ہے تو اس کی اس کجی کی حالت میں فائدہ اٹھاؤ۔''

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور یہ کسی طریقے سے بھی تیرے لیے سیدھی نہیں ہوگی۔ اگر تم اس سے فائدہ اٹھانا ہے تو اس کی اس کجی کی حالت میں فائدہ اٹھاؤ اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ بیٹھو گے اور اس کو توڑ دینا اس کو طلاق دینا ہے۔''

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/ ۳۶۳۔فتح)' ومسلم (۱۴۶۸) (۶۲)' والروایة الثانیة عند البخاری (۱۰/ ۲۵۲۔فتح)' ومسلم (۱۴۶۸)' والروایة الثانیة عند مسلم (۱۴۶۸) (۶۱)

حدیث نمبر ۲۷۴۔

حضرت عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہے کہ اس نے نبی ﷺ کو خطبہ دیتے سنا: آپ نے (صالحؑ کی) اونٹنی اور اس آدمی کا ذکر فرمایا جس نے اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ دی تھیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت (اذا انبعث اشقاھا) تلاوت فرمائی' پھر اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''ایک شریر آدمی اس اونٹنی کو ہلاک کرنے کے لیے اٹھا' جس کو اپنے خاندان کی حمایت حاصل تھی۔'' پھر آپ نے عورتوں کا ذکر فرمایا تو ان کے بارے میں وصیت فرمائی اور فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک اپنی بیوی کو مارنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے غلام کی طرح مارتا ہے۔ شاید کہ وہ اپنے دن کے آخری حصے میں (یعنی شام کے وقت) اس سے ہم بستری کرے۔'' پھر آپ نے انہیں گوز مارنے والوں پر ہنسنے کے بارے میں وصیت فرمائی اور فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک اس کام سے کیوں ہنستا ہے۔ جو وہ خود کرتا ہے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۸/ ۷۰۵۔فتح)' ومسلم (۲۸۵۵)

حدیث نمبر ۲۷۵۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن مرد مومنہ عورت (بیوی) سے بغض اور نفرت نہ کرے' اگر اس کی کوئی ایک صفت اسے ناپسند ہو گی تو کوئی دوسری صفت اسے پسند بھی ہو گی۔'' یا آپ نے فرمایا: ''اس کے علاوہ کوئی صفت (اسے پسند ہو گی)۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (١٤٦٩)

حدیث نمبر ۲۷۶۔

حضرت عمرو بن احوص جشمیؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو حجۃ الوداع کے خطبے میں فرماتے ہوئے سنا: ''آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور وعظ و نصیحت کی اور پھر فرمایا: ''سنو! عورتوں کے ساتھ خیر و بھلائی والا سلوک کرو، وہ تمہارے پاس قیدی ہیں' تم ان سے اس (جماع، عصمت و عفت اور مال و متاع کی حفاظت وغیرہ) کے علاوہ کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے۔ مگر یہ کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں' اگر وہ ایسا کریں تو انہیں بستروں میں الگ چھوڑ دو اور انہیں مارو تو بہت زیادہ نہ مارو' لیکن اگر وہ تمہاری اطاعت کر لیں تو پھر ان کے خلاف کوئی اور راستہ تلاش نہ کرو۔ سنو! بے شک تمہارے حقوق تمہاری عورتوں پر ہیں اور تمہاری عورتوں کے حقوق تم پر ہیں' تمہارے ان پر یہ حقوق ہیں کہ وہ کسی کو تمہارے بستر روندنے کی اجازت نہ دیں اور ایسے لوگوں کو تمہارے گھروں میں آنے کی اجازت نہ دیں جو تمہیں اچھے نہیں لگتے۔ اور سنو! ان کے تم پر یہ حقوق ہیں کہ تم ان کیساتھ ان کے لباس اور خوراک کے معاملے میں اچھا سلوک کرو۔''

(ترمذی)

توثیق الحدیث: حسن لغیره۔ أخرجه الترمذی (١١٦٣)' وابن ماجه (١٨٥١)

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جبکہ اس کی سند میں سلیمان بن عمرو بن الاحوص مجہول ہے لیکن وہ متابعت کے وقت معتبر ہے اور اس سے دو ثقہ راویوں نے روایت کی ہے۔ اور اس حدیث کا ایک شاہد ہے جس کو امام احمدؒ نے مسند احمد (۵/۷۲۔۷۳) میں روایت کیا ہے اگرچہ اس میں علی بن زید' جو ابن جدعان ہے' وہ ضعیف ہے لیکن شواہد میں کوئی حرج نہیں۔ پس حدیث اپنے طرق کی وجہ سے حسن ہے۔

حدیث نمبر ۲۷۷۔

حضرت معاویہ بن حیدہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کسی کی بیوی کا

اس پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جب تم کھاؤ تو اسے کھلاؤ اور جب تم لباس پہنو تو اسے پہناؤ اور اسکے چہرے پر نہ مارو اسے یہ بھی نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ تجھے قبیح بنادے اور گھر کے اندر ہی اس سے علیحدگی اختیار کرو (گھر سے نکلو نہ نکالو)۔“ (حدیث حسن ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ لا تقبح کا معنی ہے کہ یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ تجھے قبیح بنادے)

توثیق الحدیث: صحیح ۔ أخرجه أبوداؤد (۲۱۴۲)، وابن ماجه (۱۸۵۰)، وابن أحمد (۴/۴۴۶۔۴۴۷ و ۵/۳)

حدیث نمبر ۲۷۸۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومنوں میں کامل ترین مومن وہ ہے جو ان میں سے اخلاق میں سب سے اچھا ہے اور تم سب میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے بارے میں سب سے اچھا ہے (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح بطرقه، یہ حدیث اپنے طرق کے ساتھ صحیح ہے۔ جیسا کہ میں نے اس کو ((الوصية الصغرىٰ)) (ص ۴۱۔۴۲) کی احادیث کی تخریج میں بیان کیا ہے اور یہ حدیث صحابہ کی ایک جماعت سے وارد ہوئی ہیں، آپ ان احادیث کو یہاں دیکھیں گے۔

حدیث نمبر ۲۷۹۔

حضرت ایاس بن عبداللہ بن أبي ذبابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو نہ مارو۔“ پس حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا: عورتیں اپنے خاوندوں پر جری اور دلیر ہوگئی ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے پھر انہیں مارنے کی رخصت عنایت فرمادی۔ (جب مردوں نے اس رخصت پر عمل کیا تو) بہت سی عورتیں رسول اللہ ﷺ کی ازواجِ مطہرات کے پاس آنے لگیں جو اپنے خاوندوں کی شکایت کرتی تھیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہت سی عورتوں نے آلِ بیت محمد (ﷺ) کے پاس ہجوم کیا ہے جو اپنے خاوندوں کی شکایت کرتی ہیں (کہ وہ ہمیں مارتے ہیں) سنو! ایسے لوگ تم میں سے اچھے نہیں ہیں؟“ (ابوداؤد۔ سند صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح۔ أخرجه أبو دائود (۲۱۴۶)، وابن ماجه (۱۹۸۵) وغيرهما۔

حدیث نمبر ۲۸۰۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا متاع ہے اور اس کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۴۶۷)

۳۵۔ باب: خاوند کے عورت پر حقوق

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مرد عورتوں پر حاکم ہے بہ سبب اس کے جو اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی اور بہ سبب اس کے جو وہ اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ پس نیک عورتیں فرمانبرداری کرتی ہیں اور پیٹھ پیچھے (یعنی ان کی غیر موجودگی میں ان کے مال اور عزت و آبرو کی) حفاظت کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی حفاظت سے۔'' (سورۃ النساء: ۳۴)

حدیث نمبر ۲۸۱۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ نہ آئے اور خاوند وہ رات اس سے ناراضی کی حالت میں گزارے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔'' (متفق علیہ)

اور بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں ہے۔ ''جب عورت اپنے خاوند کے بستر کو چھوڑ کر علیحدہ رات گزارے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے جو آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ آنے سے انکار کر دے، تو وہ اللہ تعالیٰ جو آسمانوں میں ہے اس عورت پر ناراض رہتا ہے حتیٰ کہ وہ خاوند اس سے راضی ہو جائے۔''

توثیق الحدیث: أخرجه

البخاری (۶/ ۳۱۴۔ فتح)، ومسلم (۱۴۳۶) (۱۲۲)، والروایة الثانیة عند البخاری (۹/ ۲۹۴۔ فتح)، ومسلم (۱۴۳۶)، والثالثة عند مسلم (۱۴۳۶) (۱۲۱)

حدیث نمبر ۲۸۲۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے اپنے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھنا جائز نہیں اور اس (خاوند) کی اجازت کے بغیر اس

کے گھر میں کسی کو آنے کی اجازت بھی نہ دے۔'' (متفق علیہ یہ الفاظ بخاری کے ہیں)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۹/۲۹۵۔فتح)، ومسلم (۱۰۲۶)

حدیث نمبر ۲۸۳۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم سب ذمہ دار ہو اور تم سب سے اپنی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ امیر (اپنی رعایا کا) ذمہ دار ہے، آدمی اپنے اہل خانہ کا ذمہ دار ہے، عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کے اولاد کی ذمہ دار ہے۔ پس تم سب ذمہ دار ہو اور تم سب سے اپنی اپنی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۳۸۰۔فتح)، ومسلم (۱۸۲۹)

حدیث نمبر ۲۸۴۔

حضرت ابوعلی طلق بن علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی کسی ضرورت کیلئے اپنی بیوی کو بلائے تو اسے فوراً آنا چاہیے اگر چہ وہ (روٹی وغیرہ پکانے کے لیے) تنور پر ہو'' (ترمذی ونسائی۔ امام ترمذی نے کہا: حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح ۔أخرجه الترمذی (۱۱۶۰)، والنسائی فی ((الکبری)) (۴/۲۵۴۔تحفة الأشراف) وغیرها

آیت نمبر ۲۸۵۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے، تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے''۔ (اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح ۔أخرجه الترمذی (۱۱۵۹)، وابن حبان (۴۱۶۲) وغیرهما۔

حدیث نمبر ۲۸۶۔

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اس حال میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے خوش تھا تو وہ عورت جنت میں جائے گی۔''

(اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔)

توثیق الحدیث:ضعیف ۔أخرجه الترمذی (١١٦١)، وابن ماجه (١٨٥٤)

حدیث نمبر ٢٨٧۔

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی عورت دنیا میں اپنے خاوند کو تکلیف پہنچاتی ہے تو حور عین میں سے اس کی بیوی کہتی ہے: اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے، اسے تکلیف نہ پہنچا یہ تو تمہارے پاس صرف ایک مہمان اور عنقریب یہ نہیں چھوڑ کر ہمارے پاس آنے والا ہے۔'' (ترمذی اور فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔)

توثیق الحدیث:صحیح ۔ أخرجه الترمذی (١١٧٤)، وابن ماجه (٢٠١٤)، وأحمد (٥/٢٤٢)

سلیم بن عید الہلالی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے، کیونکہ اسماعیل بن عیاش کی شامیوں سے روایت صحیح ہوتی ہے۔ جیسا کہ علی بن المدینی، احمد ابن حنبل، بخاری، ابن معین، فسوی اور عثمان بن سعید داریؒ وغیرہ ہم نے اس کی وضاحت کی ہے اور اس (اسماعیل) کا استاد یہاں بحیر بن سعد شامی ثقہ ہے۔

حدیث نمبر ٢٨٨۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے بعد مردوں کے بارے میں عورتوں سے زیادہ نقصان دہ فتنہ کوئی اور نہیں چھوڑا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (٩/١٣٧۔فتح)، ومسلم (٢٧٤٠)

٣٦۔ باب: اہل وعیال پر خرچ کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور باپ پر جس کا وہ بچہ ہے ان (دودھ پلانے والیوں کا) کھانا اور لباس ہے دستور کے مطابق۔'' (سورۃ البقرۃ: ٢٣٣)

اور فرمایا: ''اور چاہیے کہ خرچ کرے کشائش والا اپنی وسعت کے مطابق اور جس کو اسکی روزی تنگی سے ملتی ہوا س کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی روزی میں سے اس کے موافق خرچ کرے، اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس سے زیادہ کا مکلّف نہیں بناتا جتنا اس نے اس کو دیا ہے۔''

(سورة الطلاق: ۷) اور فرمایا: "تم جو کچھ بھی خرچ کرو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا عوض عطا فرماتا ہے۔"
(سورۃ سبأ: ۳۹)

حدیث نمبر ۲۸۹۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک دینار وہ ہے جسے تو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے، ایک دینار وہ ہے جو تو کسی گردن کے آزاد کرنے میں خرچ کرے، ایک دینار وہ ہے جسے تو کسی مسکین پر صدقہ کرے اور ایک دینار وہ ہے جسے تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے۔ ان سب میں سے زیادہ اجر اس دینار کا ہے جو تم نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا۔" (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۹۹۵)

حدیث نمبر ۲۹۰۔

حضرت ابو عبداللہ اور بعض کے نزدیک ابو عبداللہ ثوبان بن بجدد رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سب سے افضل دینار جو آدمی خرچ کرتا ہے وہ دینار ہے جو وہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے اور پھر وہ دینار ہے جسے وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی سواری پر خرچ کرے اور پھر وہ دینار جسے وہ اللہ کے راستے میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔" (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۹۹۴)

حدیث نمبر ۲۹۱۔

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں ابو سلمہ کی اولاد پر خرچ کروں تو کیا میرے لیے کوئی اجر ہے؟ اور میں انہیں (طلب رزق میں) ادھر ادھر پھرتے ہوئے بھی نہیں چھوڑ سکتی، آخر وہ میری اولاد ہیں؟ آپ نے فرمایا: "ہاں! تم ان پر جو خرچ کرو گی تو تمہارے لیے اس میں اجر ہے۔"
(متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (۳/۳۲۸۔فتح)، ومسلم (۱۰۰۱)

حدیث نمبر ۲۹۲۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے (ان کی طویل حدیث میں جسے ہم پہلے کتاب کے آغاز میں بیت کے باب میں بیان کر آئے ہیں) روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: "تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جو بھی

خرچ کرو گے تو اس کی وجہ سے تمہیں اجر دیا جائے گا حتیٰ کہ اس (لقمے) پر بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کیلئے حدیث نمبر (٦) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۲۹۳۔

حضرت ابو مسعود بدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب آدمی ثواب کی نیت سے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے تو وہ بھی اس کیلئے صدقہ ہے۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (١/١٣٦۔فتح)، ومسلم (١٠٠٢)

حدیث نمبر ۲۹۴۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی کے گناہ گار ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ جن کی روزی کا ذمہ دار ہے ان کے حقوق ضائع کر دے۔"

(حدیث صحیح ہے، اسے ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا ہے)

اور مسلم میں بھی اس کے معنی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: "آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ جس کی خوراک کا ذمہ دار ہے اس سے ہاتھ روک لے۔"

توثیق الحدیث: صحیح۔ أخرجه أبوداود (١٦٩٢)، أحمد (٢/١٦٠)، والرواية الثانية عند مسلم (٩٩٦)

حدیث نمبر ۲۹۵۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ہر روز جس میں بندے صبح کرتے ہیں۔ دو فرشتے نازل ہوتے ہیں، ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بہتر بدل عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روک کر رکھنے والے کے مال کو تلف فرما دے"۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٣/٣٠٤۔فتح)، ومسلم (١٠١٠)

آیت نمبر ۲۹۶۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ کی ابتدا ان سے کر جن کی دیکھ بھال کا تو ذمہ دار ہے اور بہترین صدقہ وہ ہے جو اپنی ضرورتیں پوری

کرنے کے بعد ہو اور جو شخص (سوال یا حرام سے) بچنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بچا لیتا ہے اور جو شخص بے نیازی چاہے تو اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دیتا ہے۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/ ۲۹۴۔ فتح)۔

۳۷۔ باب: پسندیدہ اور عمدہ چیزیں خرچ کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم ہرگز نیکی حاصل نہیں کر سکتے یہاں تک کہ تم پسندیدہ چیز (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو'' (سورۃ آل عمران: ۹۲) اور فرمایا: ''اے ایمان والو! اپنی کمائی میں سے پاکیزہ چیزیں خرچ کرو اور ان چیزوں سے (خرچ کرو) جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے اگائی ہیں۔ اور ناپاک یا ردی کا ارادہ نہ کرنا کہ تم اس میں سے خرچ کرو۔'' (سورۃ البقرۃ: ۲۶۷)

حدیث نمبر ۲۹۷۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ انصار مدینہ میں سے کھجوروں کے باغات کے لحاظ سے حضرت ابوطلحہؓ سب سے زیادہ مالدار تھے۔ اور انہیں اپنے اموال میں سے بیرحاء نامی باغ سب سے زیادہ محبوب تھا اور یہ مسجد نبوی کے سامنے تھا، رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جاتے تھے۔ اور وہاں کا پاکیزہ اور شیریں پانی نوش فرماتے تھے۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ''تم ہرگز نیکی حاصل نہیں کر سکتے یہاں تک کہ اپنی پسندیدہ چیزیں خرچ کرو۔'' تو ابوطلحہؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! اللہ نے آپ پر یہ آیت نازل فرمائی'' کہ تم ہرگز نیکی حاصل نہیں کر سکتے۔ یہاں تک کہ تم اپنی پسندیدہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو'، اور مجھے اپنے مال میں سے سب سے زیادہ محبوب مال بیرحاء کا باغ ہے۔ لہٰذا یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے۔ اور میں اللہ سے اس کے اجر کی اور اس کے ہاں اس ذخیر ہونے کی امید رکھتا ہوں۔ پس اے اللہ کے رسولؐ! آپ اللہ کی عطا کردہ راہنمائی کے مطابق اسے جہاں اور جیسے چاہیں استعمال میں لائیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واہ واہ! بہت خوب! یہ مال تو بہت ہی نفع بخش ہے! یہ مال تو بہت ہی نفع بخش ہے۔ تم نے جو کچھ کہا میں نے سن لیا۔ میرا تو خیال یہ ہے کہ تم اسے اپنے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔'' ابوطلحہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں ایسے ہی کروں گا۔ پس ابوطلحہؓ نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/ ۳۲۵۔ فتح)، ومسلم (۹۹۸)

۳۸۔باب :اپنے اہل خانہ اور اپنی باشعور اولاد اور اپنے تمام ماتحتوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے کا حکم دینا اور اس کی مخالفت سے انہیں منع کرنا' ان کی تادیب کرنا اور اللہ تعالیٰ کی منہیات کے ارتکاب سے انہیں منع کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور اس پر قائم رہو۔'' (سورۃ طٰہٰ:۱۳۲)

اور فرمایا: ''اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ
۔(سورۃ التحریم:٦)

حدیث نمبر ۲۹۸۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علیؓ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لی اور اپنے منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تھو' تھو! اسے پھینک دو' کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے؟'' (متفق علیہ)

اور ایک اور روایت میں ہے کہ ''ہمارے لیے صدقہ حرام ہے۔''

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۳/ ۳۵۴۔فتح)' ومسلم (۱۰٦۹)

حدیث نمبر ۲۹۹۔

حضرت ابوحفص عمر بن ابی سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد رسول اللہ ﷺ کے ربیب (سوتیلے بیٹے یعنی حضرت ام سلمہؓ کے بیٹے) سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے زیر پرورش ایک چھوٹا بچہ تھا اور کھاتے وقت میرا ہاتھ پلیٹ یا پیالے میں گھومتا تھا۔پس رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے لڑکے! کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لو(بسم اللہ پڑھو)' دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب (سامنے) سے کھاؤ'' پس اس کے بعد میرے کھانے کا طریقہ یہی رہا۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۹/ ۵۲۱۔فتح)' ومسلم (۲۰۲۲)

حدیث نمبر ۳۰۰۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' آپ نے فرمایا: ''کہ تم سب ذمہ دار ہو اور تم سب سے اپنی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی۔امام (حکمران) ذمہ دار ہے اور وہ اپنی رعیت کے بارے میں مسئول ہے' آدمی اپنے گھر کا ذمہ دار ہے اور وہ اپنی رعیت کے بارے میں

مسئول ہے عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ خادم اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار اور نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت (مال واسباب) کے بارے میں باز پرس ہوگی' پس تم سب ذمہ دار ہو اور تم سب سے اپنی اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔''
(متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۸۳) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۳۰۱۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد (شعیب) سے اور وہ اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بچوں کو نماز کی تلقین کرو جب وہ سات سال کے ہوں اور جب وہ دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں (اور نماز میں سستی کریں) تو اس پر نہیں سزا دو اور ان کے درمیان بستروں کو الگ الگ کر دو۔'' (ابوداؤد اس کی سند حسن ہے۔)

توثیق الحدیث: صحیح لغیرہ۔ أخرجه أبو دائود (۴۹۵)' وأحمد (۱۸۰/۲' ۱۸۷)' والحاكم (۱۹۷/۱)

حدیث نمبر ۳۰۲۔

حضرت ابوثریہ سبرہ بن معبد جہنیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بچے کو سات سال کی عمر میں نماز سکھاؤ اور دس سال کی عمر میں (اگر نماز میں کوتاہی کرے تو) اس پر اسے سزا دو۔'' (حدیث حسن ہے' اسے ابوداؤد، ترمذی: نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے)

ابوداؤ کے الفاظ یہ ہیں: جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کا حکم دو۔

۳۹۔ باب: پڑوسی کے حقوق اور اس کیساتھ حسن سلوک کی تاکید

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی عبادت کرؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو' نیز رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں، رشتے دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور پہلو کے ساتھی او رمسافر اور اپنے مملوکوں (غلاموں) کیساتھ احسان کرو۔'' (سورۃ النساء: ۳۶)

حدیث نمبر ۳۰۳۔

حضرت ابن عمرؓ اور عائشہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت جبرئیلؑ پڑوسی کے بارے میں مجھے مسلسل تاکید کرتے رہے حتیٰ کہ میں سمجھا کہ وہ اسے وراثت میں بھی شریک ٹھہرا دیں گے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱۰/۴۴۱۔فتح) ومسلم (۲۶۲۴ و ۲۶۲۵)۔

حدیث نمبر ۳۰۴۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر! جب تم شوربے والا سالن پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ کرلو اور اپنے پڑوسی کا خیال رکھو۔'' (مسلم)

اور مسلم ہی کی روایت میں ہے کہ حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی۔: ''جب تم شوربے والا سالن پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ کرلو پھر اپنے پڑوسیوں کے گھر والوں کو دیکھو اور بھلائی کیساتھ اس میں سے انہیں پہنچاؤ۔''

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۲۶۲۵)(۱۴۲) والروایة الثانیة له (۲۶۲۵)(۱۴۳)

حدیث نمبر ۳۰۵۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ مومن نہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ مومن نہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ مومن نہیں، عرض کیا گیا: کون یارسول اللہ!؟ آپ نے فرمایا: ''وہ شخص جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہیں۔'' (متفق علیہ)

اور مسلم کی روایت میں ہے: ''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔''

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱۰/۴۴۳۔فتح) ومسلم (۴۶)

حدیث نمبر ۳۰۶۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے لیے کسی ہدیے کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ وہ بکری کا کھر ہی ہو۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۲۴) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۳۰۷۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی (کھونٹی یا کیل وغیرہ) گاڑنے سے منع نہ کرے۔'' (پھر حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں اس (سنت پر عمل کرنے) سے اعراض کرتے ہوئے دیکھتا ہوں' اللہ کی قسم! میں تو اسے ضرور کروں گا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱۱۰/۵۔فتح)' ومسلم (۱۶۰۹)

حدیث نمبر ۳۰۸۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے' وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے' اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے' اسے چاہیے کہ وہ خیر و بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۴۴۵/۱۰۔فتح)' ومسلم (۴۷)

حدیث نمبر ۳۰۹۔

حضرت ابوشریح خزاعیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے' اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے' اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے' اسے چاہیے کہ وہ خیر و بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔'' (امام مسلم نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام بخاری نے اس کے بعض الفاظ روایت کیے ہیں)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۴۴۵/۱۰۔فتح)' ومسلم (۴۸)

حدیث نمبر ۳۱۰۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے دو پڑوسی ہیں' میں ان میں سے کسے ہدیہ بھیجوں؟ آپ نے فرمایا: ''ان میں سے جس کا دروازہ تمہارے زیادہ قریب ہو۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۲۱۹/۵۔۲۲۰۔فتح)

حدیث نمبر ۳۱۱۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں ساتھیوں (دوستوں) میں سے بہتر ساتھی وہ ہے جو ان میں سے اپنے ساتھی اور دوست کے لیے بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں پڑوسیوں میں سے بہتر پڑوسی وہ ہے جو ان میں سے اپنے پڑوسی کے حق میں بہتر ہو۔''

(ترمذی۔حدیث حسن ہے۔)

توثیق الحدیث:صحیح۔أخرجه الترمذی (۱۹۴۴)، وأحمد(۱۶۸/۲)وغیر هما باسنا د صحیح ۔

۴۰۔باب: والدین کے ساتھ حسن سلوک اور رشتے داروں سے صلہ رحمی کرنے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ نیکی سلوک کرو، نیز رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں، رشتے دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور پہلو کے ساتھ اور مسافر اور اپنے غلاموں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ (سورۃ النساء:۳۶) اور فرمایا: ''اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابت داریوں (کے توڑنے) سے ڈرو۔'' (سورۃ النساء:۱) اور فرمایا: ''اور وہ لوگ جو ملاتے ہیں ان کے جن کو ملانے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے (یعنی صلہ رحمی کرتے ہیں۔'' (سورۃ الرعد:۲۱) اور فرمایا: ''اور ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تاکید کی ہے۔'' (سورۃ العنکبوت:۸) اور فرمایا: تیرے رب نے فیصلہ کر دیا۔ کہ عبادت صرف اور صرف ایک (رب) کی کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر ان میں سے ایک یا دونوں ہی تمہاری موجودگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف تک مت کہو اور نہ انہیں ڈانٹو اور (ہمیشہ) ان دونوں سے ادب کی بات کہو اور ان کے آگے عاجزی کے پہلو (بازو) جھکا دو نیاز مندی سے اور ان کے لیے یہ دعا کرو، اے رب! ان پر رحم فرما جس طرح بچپن میں انھوں نے مجھے پالا۔'' (سورۃ الاِسراء:۲۳، ۲۴) اور فرمایا: ''اور ہم نے انسان کو تاکید کی اس کے والدین کے بارے میں، اس کی ماں نے تکلیف پر تکلیف اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور دودھ چھڑانا ہے اس کا دو سال میں اور یہ کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کر ۔'' (سورۃ لقمان:۱۴)

حدیث نمبر ۳۱۲۔

ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نماز کو بروقت ادا کرنا'' میں نے پوچھا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''والدین کے ساتھ حسن سلوک'' میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/ ۹۔فتح)، ومسلم (۸۵)

حدیث نمبر ۳۱۳۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی اولاد اپنے والد (کے احسانات) کے بدلہ نہیں چکا سکتی مگر یہ کہ وہ اسے غلام پائے، تو اسے خرید کر آزاد کردے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۵۱۰)

حدیث نمبر۔ ۳۱۴۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے اپنے مہمان کی تکریم کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ خیر و بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کیلئے حدیث نمبر (۳۰۸) ملاحظہ فرمائیں۔

آیت نمبر ۳۱۵۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تخلیق فرمایا: ''حتیٰ کہ جب ان کی تخلیق سے فارغ ہوا تو رحم (صلہ رحمی) نے کھڑے ہو کر کہا: یہ اس شخص کا مقام ہے جو توڑے جانے سے تیری پناہ مانگے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہاں! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میں اسکے ساتھ تعلق جوڑوں جو تجھ کو جوڑے اور اس سے قطع تعلق کرلوں جو تجھ (رشتہ داری) کو قطع کرے؟ اس نے کہا: کیوں نہیں؟ (میں اس سے راضی ہوں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پس یہ تیرے لیے ہے (ایسے ہی ہوگا)۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو، یقیناً قریب ہے کہ جب تم کو اقتدار ملے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رحموں (رشتوں) کو کاٹو، یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی اور انہیں بہرا اور

اندھا کر دیا'' (سورۂ محمد: ۲۲: ۲۳) (متفق علیہ)

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو تجھے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا' جو تجھے قطع کرے گا میں اسے قطع کروں گا۔''

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/ ۴۱۷۔فتح) ' ومسلم (۲۵۵۴)

حدیث نمبر ۳۱۶۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہؐ کی خدمت میں آیا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تمہاری ماں'' اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں'' اس نے کہا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''تمہاری ماں ۔'' اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ نے فرمایا: ''تمہارا باپ۔'' (متفق علیہ)

ایک روایت میں ہے: اے اللہ کے رسول! مجھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تمہاری ماں، پھر آپ تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں پھر تمہارا باپ اور پھر قربت میں جو اس سے کم ہے پھر جو اس سے بھی کم ہے۔''

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/ ۴۰۱)' ومسلم (۲۵۴۸) والروایة الثانیة عند مسلم' والثانیة عند البخاری

حدیث نمبر ۳۱۷۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ناک خاک آلود ہو۔ پھر ناک خاک آلود ہو۔ پھر ناک خاک آلود ہو (اس شخص کی) جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے میں پایا' ان میں سے ایک کو یا دونوں کو اور پھر وہ (ان کی خدمت کر کے) جنت میں نہیں گیا'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۵۵۱)۔

آیت نمنر ۳۱۸۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے کچھ رشتے دار ہیں' میں ان سے تعلقات جوڑتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں، میں ان سے اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برا سلوک کرتے ہیں میں ان سے تحمل و بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے

ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم ایسے ہی ہو جیسا کہ تم نے کہا ہے تو پھر گویا تم انہیں گرم راکھ کھلا رہے ہو اور ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے ساتھ ایک مددگار (فرشتہ) رہے گا، جب تم اس کے ساتھ یہی سلوک رکھو گے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۵۵۸)

حدیث نمبر ۳۱۹۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو پسند ہو کہ اس کے رزق میں فراخی اور اسکی عمر میں تاخیر (درازی عمر) کی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/ ۴۱۵۔فتح)، ومسلم (۲۵۵۷)

حدیث نمبر ۳۲۰۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہؓ انصار مدینہ میں سے کھجوروں کے باغات کے لحاظ سے سب سے زیادہ مال دار تھے اور انہیں اپنے اموال میں سے ''بیرحاء'' کا باغ بہت محبوب تھا۔ اور یہ مسجد نبوی کے سامنے تھا، رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جاتے تھے اور وہاں کا پاکیزہ وشریں پانی نوش فرماتے تھے پس جب یہ آیا {لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ} نازل ہوئی تو ابوطلحہؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''تم ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکو گے جب تک کہ تم اپنی پسندیدہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ نہیں کرو گے۔'' اور مجھے اپنے اموال میں سے بیرحاء (باغ) سب سے زیادہ محبوب ہے، لٰہذا وہ اللہ تعالیٰ کے لیے صدقہ ہے، میں اس سے اجر کی امید کرتا ہوں اور اللہ کے ہاں اس کے ذخیرہ ہو جانے کی امید رکھتا ہوں۔ اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے جیسے آپ کو بتایا ہے ویسے آپ جہاں چاہیں اسے استعمال کریں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واہ واہ بہت خوب! یہ مال تو بڑا نفع بخش ہے، مال تو بہت ہی نفع بخش ہے، تم نے جو کچھ کہا میں نے سن لیا ہے، البتہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ تم اسے اپنے رشتے داروں میں تقسیم کر دو۔'' حضرت ابوطلحہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ایسا ہی کروں گا۔ پس ابوطلحہؓ نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔''
(متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کیلئے حدیث نمبر (۲۹۷) ملاحظہ فرمائیں۔

ؔحدیث نمبر ۳۲۱۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا: میں آپ سے ہجرت و جہاد پر بیعت کرتا ہوں اور اللہ سے اجر چاہتا ہوں۔ آپ نے پوچھا: کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے۔؟'' اس نے کہا: جی ہاں! بلکہ وہ تو دونوں زندہ ہیں۔ آپ نے پھر پوچھا کیا تم اللہ سے اجر کے طلب گار ہو؟'' اس نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''پس تم اپنے والدین کے پاس چلے جاؤ۔ اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرو۔'' (متفق علیہ۔ یہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں)

ؔاور ان دونوں بخاری اور مسلم کی روایت ہے کہ ایک آدمی حاضر خدمت ہوا اور آپ سے جہاد میں جانے کی اجازت طلب کی تو آپ نے پوچھا: کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپؐ نے فرمایا: ''پس تم ان دونوں کی خوب خدمت کرو۔''

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۴۰/۶۔ فتح)' و مسلم (۲۵۴۹)

حدیث نمبر۔ ۳۲۲۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو صلہ رحمی کے بدلے میں صلہ رحمی کرے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے جس سے قطع رحمی کی جائے اور وہ پھر بھی صلہ رحمی کرے۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴۲۳/۱۰)

حدیث نمبر ۳۲۳۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صلہ رحمی اللہ تعالیٰ کے عرش کے ساتھ معلق (لٹکی ہوئی) ہے اور کہہ رہی ہے: جس نے مجھے بلایا تو اللہ تعالیٰ اسے ملائے اور جو مجھے کاٹے' اللہ تعالیٰ اسے قطع کرے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاریّ (۴۱۷/۱۰۔ فتح)' و مسلم (۲۵۵۵)

حدیث نمبر ۳۲۴۔

ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارثؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے اجازت لیے بغیر ایک لونڈی آزاد کر دی' پس اگلے روز جو آپ کا ان کے پاس آنے کا دن تھا (آپ تشریف لائے) تو انھوں نے

کہا: اے اللہ کے رسولؐ! کیا آپ کو معلوم ہوا کہ میں نے اپنی لونڈی آزاد کر دی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا (واقعی) تم نے ایسے کیا ہے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''اگر تم اسے اپنے ماموؤں کو دے دیتیں تو وہ تیرے کیلئے زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۵/ ۲۱۷۔ فتح)، ومسلم (۹۹۹)

حدیث نمبر ۳۲۵۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ بیان کرتی ہیں کہ میری والدہ جب کہ وہ مشرکہ تھیں۔ عہد رسول اللہ ﷺ میں (یعنی معاہدہ حدیبیہ کے دوران) میرے پاس تشریف لائیں تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا کہ میری والدہ میرے پاس آئی ہیں کہ وہ مجھ سے کوئی چیز لینے کی خواہش مند ہیں، کیا میں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! اپنی ماں سے صلہ رحمی کرو۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۵/ ۲۳۳۔ فتح)، ومسلم (۱۰۰۳) (۵۰)

حدیث نمبر ۳۲۶۔

حضرت زینب ثقفیہؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی اہلیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کی جماعت! تم صدقہ کیا کرو۔ اگرچہ تم اپنے زیورات میں سے کرو۔'' وہ (زینب) بیان کرتی ہیں کہ میں (اپنے خاوند) عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس لوٹ کر آئی تو میں نے ان سے کہا: بلاشبہ تمہارے پاس قلیل مال ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا ہے، پس تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کہ اگر وہ صدقہ میں تمہیں دے دوں تو کیا وہ مجھ سے کفایت کر جائے گا؟ یا پھر میں سے تمہارے سوا کسی اور کو دے دوں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: ''بلکہ تم خود ہی ان کے پاس جاؤ (اور یہ مسئلہ دریافت کرو) پس میں گئی تو رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر ایک انصاری خاتون کھڑی تھی، جو میری حاجت تھی وہی اس کی حاجت تھی، رسول اللہ ﷺ کو ہیبت وجلال عطا کیا گیا تھا (جس کی وجہ سے ہمیں اندر جانے کی جرأت نہ ہوئی) اتنے میں حضرت بلالؓ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے انہیں کہا کہ آپ کے پاس جائیں اور انہیں بتائیں کہ باہر دروازے پر دو عورتیں آپ سے مسئلہ پوچھنے کیلئے کھڑی ہیں کہ اگر وہ اپنے خاوندوں اور اپنی زیر پرورش یتیم بچوں پر صدقہ کرنا چاہیں تو کیا وہ (شرعاً) کافی ہو جائے گا؟ اور انہیں ہمارے متعلق نہ بتانا کہ ہم کون ہیں؟ پس حضرت بلالؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے گئے اور آپ سے

مسئلہ دریافت کیا تو

رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال سے پوچھا: ''وہ دونوں کون ہیں؟'' حضرت بلالؓ نے کہا: ایک انصاری خاتون ہے اور دوسری زینب۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''وہ کون سی زینب ہے؟ حضرت بلالؓ نے کہا: عبداللہ بن مسعود کی اہلیہ۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان دونوں کے لیے دوگناہ اجر ہے رشتے داری کا اجر اور صدقے کا اجر۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۳۲۸۔فتح)، ومسلم (۱۰۰۰)

حدیث نمبر ۳۲۷۔

حضرت ابوسفیان صخر بن حربؓ سے ہرقل (شاہ روم) کے قصے کے متعلق طویل حدیث میں ہے کہ ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا (جب وہ کافر تھے) وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ یعنی نبی ﷺ، تو حضرت ابو سفیانؓ کہتے ہیں: میں نے کہا وہ کہتے ہیں: ''ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور تمہارے آباؤ اجداد جو کہتے ہیں اسے چھوڑ دو وہ ہمیں نماز پڑھنے، سچ بولنے، پاک دامنی، عفت وعصمت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۶) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۳۲۸۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً تم عنقریب ایسی سرزمین فتح کرو گے جس میں قیراط (ایک چھوٹا سکہ درہم کے بارھویں (۱/۱۲) حصے کے برابر) کا ذکر ہوتا ہے'' ایک روایت میں ہے: ''تم عنقریب مصر فتح کرو گے اور وہ ایسی سرزمین ہے جہاں قیراط (سکے) کا لفظ عام بولا جاتا ہے پس تم وہاں کے رہنے والوں سے اچھا سلوک کرنا' اس لیے کہ ان کا ہمارے ساتھ ذمہ اور رحم (رشتہ) ہے'' ایک اور روایت میں ہے: ''جب تم اسے فتح کرلو تو اس کے رہنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، اس لیے کہ انکے لیے ذمہ اور رشتہ ہے۔'' یا فرمایا: ''ذمہ اور سسرالی تعلق ہے۔'' (مسلم)

علماء نے کہا: رحم (رشتہ) جس کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے کیا وہ حضرت اسمٰعیلؑ کی والدہ حضرت ہاجرہؑ کا ان میں سے ہونا ہے اور سسرالی تعلق کا مطلب رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیمؓ کی والدہ ماریہؓ کا تعلق ان سے ہے۔

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم(۲۵۴۳)' و الرویة الثانیة عنده(۲۵۴۳)(۲۲۷)

حدیث نمبر ۳۲۹۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت (وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْا قْرَبِیْنَ)(اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے قریشیوں کو بلایا' پس جب وہ اکٹھے ہو چکے تو آپ نے عام اور خاص سب کو مخاطب فرمایا:'' آپ نے فرمایا:'' اے بنو عبد شمس! اے بنو کعب بن لوی! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اے بنو مرہ بن کعب! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اے بنو عبد مناف! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اے بنو ہاشم! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔ اے بنو عبد المطلب! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ میں تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا' سوائے اس کے کہ تمہارے ساتھ رشتہ داری ہے جسے میں ضرور ملحوظ رکھوں گا۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم(۲۰۴)

حدیث نمبر ۳۳۰۔

حضرت ابو عبد اللہ عمر بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اعلانیہ فرماتے ہوئے سنا، پوشیدہ نہیں' آپ نے فرمایا:'' بنو فلاں کی اولاد میرے دوست نہیں' میرے دوست تو صرف اللہ اور صالح مومن ہیں لیکن ان سے میری رشتہ داری ہے جسے میں ضرور ملحوظ رکھوں گا۔ (متفق علیہ۔ یہ الفاظ امام بخاری کے ہیں)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری)(۱۰/۴۱۹۔فتح)' ومسلم(۲۱۵)

حدیث نمبر ۳۳۱۔

حضرت ابو ایوب خالد بن زید انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم کی آگ سے دور کر دے' نبی ﷺ نے فرمایا:'' تم اللہ کی عبادت کرو' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ' نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور صلہ رحمی کرو،'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری(۳/۲۶۱)' ومسلم(۱۳)

حدیث نمبر ۔ ۳۳۲۔

حضرت سلیمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور کے ساتھ افطار کرے، اس لیے کہ برکت ہے، اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے (افطار کرے) اس لیے کہ یہ پاک کرنے والا ہے'' اور فرمایا: ''مسکین پر صدقہ صرف صدقہ ہے اور رشتے دار پر (کیا گیا صدقہ) دو حیثیتیں رکھتا ہے) صدقہ اور صلہ رحمی۔'' (ترمذی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا کہ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث:ضعيف ۔ أخرجه الترمذی (٦٥٨)بتمامه واللفظ لهٗ و أبو دائود (٢٣٥٥)۔ وابن ماجه (١٦٩٩)شطره الأول

شاہ سلیم بن عید الہلالی فرماتے ہیں کہ یہ سند ضعیف ہے کیونکہ اس کا دارومدار باب بنت صلیع پر ہے اور وہ مجہولہ ہے۔ اس سے حفصہ بنت سیرین کے علاوہ اور کوئی روایت نہیں کرتا۔

حديث نمبر: ٣٣٣۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی جسے میں پسند کرتا تھا۔ اور حضرت عمرؓ (میرے والد) اسے ناپسند کرتے تھے، اس لیے انھوں نے مجھے کہا: کہ اسے طلاق دے دو، لیکن میں نے انکار کر دیا۔ پس حضرت عمرؓ نبی ﷺ کے پاس گئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''طلاق دے دو۔'' (ابوداؤد، ترمذی، اور امام ترمذی نے فرمایا: ''حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث:حسن :أخرجه ابو داؤد (٥١٣٨)، والترمذی (١١٨٩)، وابن ماجه (٢٠٨٨)

حديث نمبر ٣٣٤۔

حضرت ابوداؤدؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا تو اس نے کہا: میری ایک بیوی ہے اور میری والدہ اسے طلاق دینے کا حکم دیتی ہے (میں کیا کروں؟) انھوں (ابودرداء) نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا: ''والدہ ابوابِ جنت میں سے ایک بہترین دوازہ ہے۔ اگر تم چاہو تو اس دروازے کو ضائع کر دو یا اسکی حفاظت کرو۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث:صحيح۔أخرجه الترمذی (١٩٠٠)، وابن ماجه (٢٠٨٩)وغير هما

مصنف سلیم بن عید الہلالی فرماتے ہیں کہ یہ سند صحیح ہے۔ عطاء راوی کا مختلط ہونا نقصان دہ نہیں ہے۔ کیونکہ

جواس سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں‘ یعنی حماد بن زید‘ شعبہ اور سفیان وغیرہ‘ ان سب نے اس (عطاء) کے مختلط ہونے سے پہلے اس سے سماع کیا ہے۔ ہمارے شیخ البانی "۹۱۴" میں اس طرف گئے ہیں کہ یہ آخری جملہ ((ان شئت)) ابودرداء کا قول ہے‘ مرفوع نہیں ہے۔ جیسا کہ سیاق سے ظاہر ہے‘ یہ بڑی باریک تنبیہ ہے۔

اور اس سے پہلے ابن علان بھی دلیل الفالحین (۳/ ۲۲۷) میں اسی طرف گئے ہیں اور فرمایا کہ ان کا قول ((ان شئت)) خبر کے آخر میں مدرج ہے اور ابودرداء کے کلام سے ہے۔

حدیث نمبر ۳۳۵۔

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "خالہ ماں کے مرتبے میں ہے۔" (ترمذی، اور فرمایا: کہ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح۔ أخرجه الترمزى (۱۹۰۴)

امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے یہ قصہ (۵/ ۳۰۳۔ ۴۔ ۳ فتح) نقل کیا ہے۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ خالہ ماں کے مرتبے میں ہے کہ جب حضرت علی حضرت جعفر اور زید بن حارثہؓ کے درمیان حمزہؓ کی بیٹی کی پرورش کے بارے میں اختلاف ہوا‘ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت جعفرؓ کے حق میں فیصلہ فرمایا‘ اس لیے کہ اس بچی کی خالہ حضرت جعفر کی بیوی تھی۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس باب سے متعلق "صحیح" میں بہت سی احادیث ہیں اور مشہور ہیں‘ ان میں سے اصحاب غار اور جریج کے قصے پر مشتمل احادیث ہیں۔ جو پہلے گزر چکی ہیں اس کے لیے حدیث نمبر (۱۲) اور حدیث نمبر (۲۵۹) ملاحظہ فرمائیں۔

ان کے علاوہ بھی "صحیح" میں بہت سی مشہور حدیثیں ہیں۔ جنہیں میں نے اختصار کے پیش نظر ذکر نہیں کیا ہے۔ ان میں سے اہم ترین حضرت عمرو بن عبسہؓ کی طویل حدیث ہے جو ایسے بہت سے جملوں پر مشتمل ہے۔ جن میں اسلام کے قواعد اور اسکے آداب کا بیان ہے۔ میں وہ پوری حدیث ان شاء اللہ باب الرجاء میں ذکر کروں گا۔ اس میں ہے کہ حضرت عمرو بن عبسہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں مکہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا یعنی نبوت کے ابتدائی دور میں‘ تو میں نے آپ سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: "میں نبی ہوں۔" میں نے کہا: نبی کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے

۔میں نے کہا: آپ کو کیا دے کر بھیجا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ نے مجھے صلہ رحمی کرنے اور بتوں کو توڑنے بھیجا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کو ایک مانا جائے۔ اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔'' اس طرح تمام حدیث بیان کی۔ (واللہ اعلم)

اس حدیث کی توثیق اور شرح حدیث نمبر (۴۳۸) کے تحت باب الرجاء میں ان شاءاللہ آئے گی۔

۴۱۔باب: والدین کی نافرمانی کرنا اور رشتہ داری توڑنا حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تو یقیناً قریب ہے جب تم کو اقتدار ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور رشتوں کو توڑو، یہی لوگ ہیں کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان کو بہرہ اور اندھا کر دیا۔'' (سورۃ محمد: ۲۲، ۲۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑتے ہیں اس کی مضبوطی کے بعد اور اس چیز کو کاٹتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے برا گھر ہے۔'' (سورۃ الرعد:۲۵)

اور فرمایا: ''اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم صرف اس ایک رب کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اگر تمہارے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف بھی نہ کہو اور نہ انہیں ڈانٹو اور ان سے اچھی بات کہو اور اپنے بازو نرمی اور شفقت سے ان کے لیے جھکا دو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے رب! ان پر رحم فرما، جیسے انھوں نے بچپن میں مجھے پالا۔'' (سورۃ الاسراء: ۲۳، ۲۴)

حدیث نمبر ۳۳۶۔

حضرت ابوبکرہ نفیع بن حارثؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں کی خبر نہ دوں؟'' آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا: ''ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔'' آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ پھر (سیدھے ہوکر) بیٹھ گئے اور فرمایا: ''سنو! جھوٹی بات کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔'' پھر آپ اس بات کو مسلسل دہراتے رہے حتیٰ کہ ہم نے کہا: کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۵/ ۲۶۱۔فتح)، ومسلم (۸۷)

حدیث نمبر ۔۳۳۷۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا کسی جان کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا۔“ (بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱۱/۵۵۵، فتح)

حدیث نمبر ۳۳۸۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے۔“ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آدمی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں! وہ کسی آدمی کے والد کو گالی دیتا ہے اور یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔“ (متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے: ”کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنے والدین کو لعنت بھیجے۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آدمی اپنے والدین پر کیسے لعنت بھیجتا ہے؟ آپنے فرمایا: ”یہ کسی آدمی کے والد کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے والد کو گالی دیتا ہے' یہ اسکی ماں کو گالی دیتا ہے۔ تو وہ اس کی ماں کو گالی دتیا ہے۔

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱۰/۴۰۳۔فتح)' ومسلم (۹۰)

حدیث نمبر ۳۳۹۔

حضرت ابو محمد جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔“ سفیان نے اپنی روایت میں (قاطع) کی بجائے (قاطع رحم) کے الفاظ استعمال کیے ہیں

۔

(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱۰/۴۱۵فتح)' ومسلم (۲۵۵۶)

حدیث نمبر ۳۴۰۔

حضرت ابو عیسیٰ مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ماں کی نافرمانی کرنے، واجبات کی ادائیگی نہ کرنے، اپنے حق کے علاوہ کوئی چیز مانگنے اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔ قیل وقال (ہر سنی بات کو آگے بیان کرنے) کثرتِ سوال اور مال کے ضائع

کرنے کو تمہارے لیے ناپسند فرمایا ہے:" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/ ۳۴۰۔فتح)، ومسلم (۱۷۱۵)(۱۲)

۴۲۔باب: والدین کے دوستوں، رشتہ داروں، بیوی اور جن کا اکرام مستحب ہے ان سب سے اچھا سلوک کرنے کی فضیلت

حدیث نمبر ۳۴۱۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "سب سے بڑی اور کامل نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ تعلقات جوڑ کر رکھے۔"

حدیث نمبر ۳۴۲۔

حضرب عبداللہ بن دینارؒ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی مکہ کے راستے میں انہیں ملا تو عبداللہ بن عمرؓ نے اسے سلام کیا اور اسے اس گدھے پر سوار کر لیا جس پر وہ خود سوار تھے۔ اور اسے وہ عمامہ بھی دے دیا جو ان کے سر پر تھا۔ ابن دینار نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے، یہ تو دیہاتی لوگ ہیں تھوڑی سی چیز پر راضی ہو جاتے ہیں۔ پس عبداللہ بن عمرؓ نے کہا: اس شخص کا والد (میرے والد) حضرت عمر بن خطابؓ کا دوست تھا۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: "سب سے بڑی اور کامل نیکی آدمی کا اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا ہے۔"

ایک اور روایت میں ہے جو ابن دینارؒ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب بھی مکہ کے لیے روانہ ہوتے تو ان کے پاس ایک گدھا ہوتا جب آپ اونٹ کی سواری سے اکتا جاتے تو اس گدھے پر سوار ہو کر راحت حاصل کرتے اور ایک عمامہ ہوتا جسے سر پر باندھ لیتے۔ پس ایک روز آپ اسی گدھے پر سوار تھے کہ ایک دیہاتی آپ کے پاس سے گزرا تو ابن عمر نے پوچھا: کیا تم فلاں بن فلاں نہیں ہو؟ اس نے کہا: ہاں کیوں نہیں۔ پس انھوں نے یہ گدھا اسے دے دیا اور کہا: اس پر سوار ہو جاؤ اور عمامہ بھی اسے دے دیا۔ اور کہا: اسے سر پر باندھ لو۔ اس پر ابن عمرؓ کے بعض ساتھیوں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے! آپ نے اس دیہاتی کو وہ گدھا دے دیا جس پر آپ سوار ہو کر راحت حاصل کرتے تھے۔ اور وہ عمامہ بھی دے دیا۔ جسے آپ سر پر باندھتے تھے۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "سب سے بڑی اور کامل نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے فوت ہو جانے کے بعد اس کے دوستوں سے صلہ رحمی اور اچھا

سلوک کرے'' اوراس دیہاتی کا والد (میرے والد) حضرت عمرؓ کا دوست تھا۔ (یہ تمام روایات امام مسلمؒ نے بیان کی ہیں)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (۲۵۵۲) (۱۲و ۱۳)۔

حديث نمبر ۳۴۳۔

حضرت ابوأسید (ہمزہ پر پیش اوسین پر زبر) مالک بن ربعیہ ساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ بنوسلمہ کا ایک آدمی آپ کے پاس آیا۔ تواس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میرے والدین کے متعلق کوئی ایسی نیکی بھی باقی ہے جو میں ان کی وفات کے بعد ان کے ساتھ کروں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! ان کے لیے دعائے خیر کرنا اوران کے لیے مغفرت طلب کرنا۔ ان کے بعد ان سے پہلے سے کیے ہوئے وعدوں کو پورا کرنا اوران کے ان رشتوں کو جوڑنا جوانہی کی وجہ سے جوڑے جاتے ہیں۔ اوران کے دوستوں کی عزت کرنا۔'' (ابوداؤد)

توثيق الحديث:ضعيف ۔أخرجه البخاری فی ((الأدب المفرد)) (۳۵)، أبو داود (۵۱۴۲)، وابن ماجه (۳۶۶۴)، وأحمد(۳/۴۹۷ و ۴۹۸)، وابن حبان (۴۱۸)

یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں علی بن عبید الساعدی راوی مجہول ہے جبکہ باقی راوی ثقہ ہیں۔

حديث نمبر ۳۴۴۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ مجھے نبی ﷺ کی بیویوں میں سے کسی پر اتنی غیرت نہیں آئی جتنی حضرت خدیجہؓ پر غیرت آئی حالانکہ میں نے کبھی انہیں دیکھا بھی نہیں لیکن آپ اکثر ان کا ذکر کیا کرتے تھے۔ آپ جب بھی کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے اعضاء الگ الگ کرتے پھر انہیں حضرت خدیجہؓ کی سہیلوں کی طرف بھیجتے، کبھی میں آپ سے کہہ بھی دیتی کہ ایسا لگتا ہے کہ دنیا میں خدیجہ کے سوا کوئی عورت ہی نہیں ہے آپ فرماتے: ''وہ ایسی اور ایسی عورت تھی (یعنی آپ ان کی خوبیاں گنواتے) اور میری اولاد بھی اسی سے ہے۔ (متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ بکریاں ذبح فرمایا کرتے تو خدیجہؓ کی سہیلوں کو اتنا اتنا گوشت ہدیہ بھیجتے جو ان کو کافی ہوتا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ جب کوئی بکری ذبح کرتے تو فرماتے" اسے خدیجہ کی سہیلوں کے پاس بھیج دو"

ایک اور روایت میں ہے، حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت خدیجہؓ کی بہن ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ کو ایسے محسوس ہوا جیسے خدیجہؓ اجازت طلب کرتی ہیں اور اس سے آپ کو بہت خوشی ہوئی تو فرمایا:" اے اللہ! ہالہ بنت خویلد۔"(فارتاخ) حاء کے ساتھ اور امام حمیدیؒ کی کتاب" الجمع بين الصحيحن " میں (فارتاع) عین کے ساتھ ہے، اس کا معنی ہے کہ آپ یہ آواز سن کر فکر مند ہو گئے (یعنی حضرت خدیجہؓ کی یاد نے آپ کو فکر مند کر دیا)

توثيق الحديث:أخرجه البخارى (۱۳۳/۷۔فتح)،
ومسلم(۲۴۳۵)(۵۲)۔ والرواية عند البخارى (۱۳۳/۷ و ۴۳۵/۱۰۔فتح)،
ومسلم(۲۴۳۵)،والثالثة عند
البخارى (۱۳۳/۷۔فتح)، ومسلم(۲۴۳۵)(۷۵)، والرابعة عند مسلم (۲۴۳۷)

حديث نمبر ۳۴۵۔

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ کے ساتھ ایک سفر پر روانہ ہوا تو (دورانِ سفر) وہ میری خدمت کرتے۔ میں نے انہیں کہا: ایسے نہ کریں، انھوں نے کہا میں نے انصار کو رسول اللہ ﷺ کی اسی طرح خدمت کرتے ہوئے دیکھا ہے تو میں نے قسم اٹھائی تھی کہ میں ان میں سے کسی کی مصاحبت (ہم نشینی) اختیار کروں گا تو میں بھی اس کی ضرور خدمت کروں گا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخارى (۸۳/۶۔فتح)، ومسلم(۲۵۱۳)واللفظ له

۴۳: باب: رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کی تکریم اور ان کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:" اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے اہل بیت! وہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں پاک کر دے۔" (سورۃ الأحزاب :۳۳)

اور فرمایا:" اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے محترم ٹھہرائی ہوئی چیزوں کا ادب کرے گا تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔" (سورۃ الحج:۳۲)

حدیث نمبر ۳۴۶۔

حضرت یزید بن حیان بیان کرتے ہیں کہ میں، حصین بن سبرہ اور عمرو بن مسلم حضرت زید بن ارقمؓ کے پاس گئے، پس جب ہم ان کے پاس بیٹھ گئے تو حصین نے انہیں کہا: اے زید! آپ نے تو خیر کثیر حاصل کی ہے، آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ کی احادیث کو سنا، آپ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے اور آپ کے پیچھے نمازیں پڑھیں۔ اے زید! آپ نے یقیناً خیر کثیر حاصل کی، اے زید! ہمیں بھی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ انھوں نے کہا اے میرے بھتیجے! اللہ کی قسم! میری عمر بھی زیادہ ہوگئی اور میرا زمانہ بھی کافی بیت گیا۔ اور میں وہ بعض باتیں بھی بھول گیا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے یاد کی تھیں، پس میں جو حدیث تمہیں بیان کروں اسے قبول کرو اور جو بیان نہ کروں تو پھر مجھے اس کی تکلیف نہ دینا، پھر انھوں نے کہا: ایک روز رسول اللہ ﷺ مکہ اور مدینہ کے درمیان پانی کے ایک چشمے جسے ''خم'' کہا جاتا ہے، پر ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور وعظ و نصیحت فرمائی پھر فرمایا: ''اما بعد'' سنو! اے لوگو! میں بھی ایک انسان ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد میرے پاس آئے اور میں اس کی دعوت پر لبیک کہہ دوں اور میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان میں سب سے پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے، پس تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پکڑ لو۔ اور اس کے ساتھ تمسک اختیار کرو۔'' پس آپ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے پر ابھارا اور اس کے بارے میں ترغیب دی پھر فرمایا: ''اور دوسری چیز میرے اہلِ بیت ہیں۔ میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دہانی کراتا ہوں۔ اور میں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یاد دہانی کرواتا ہوں۔'' حصین نے ان (زید) سے پوچھا: اے زید! آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی ازواج مطہراتؓ آپ کے اہل بیت میں سے نہیں؟ انھوں نے کہا: آپ کی ازواج مطہراتؓ آپ کے اہل بیت میں سے ہیں لیکن یہاں (اس سے مراد) آپ کے وہ اہل بیت ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام ہے انھوں

(حصین) نے کہا: وہ کون ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ وہ آلِ علی، آلِ عقیل، آلِ جعفر اور آلِ عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں۔ حصین نے پوچھا: کیا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ زیدؓ نے کہا: ہاں! (مسلم)

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''سنو! میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں

سے ایک اللہ کی کتاب ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رسی ہے' جو اس کی اتباع کرے گا۔ وہ ہدایت پر ہوگا اور جو اسے چھوڑ دے گا وہ گمراہی پر ہوگا۔''

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۲۴۰۸)' والروایة الثانیةله (۲۴۰۸)(۳۷)

حدیث نمبر ۳۴۷۔

حضرت ابن عمرؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا قول نقل کرتے ہیں جو انہی پر موقوف ہے کہ تم محمد ﷺ کا ان کے اہل بیت کے بارے میں خیال رکھو۔ (بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۷/۷۸۔فتح)

۴۴۔باب: علماء بزرگوں اور اہل فضل کو دوسروں پر برتری دینے ' ان کی مجالس قدرومنزلت بڑھانے اور ان کے مرتبے کو نمایاں کرنے کا بیان

۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہہ دیجیے کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے' برابر ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو صرف اہل دانش ہی حاصل کرتے ہیں۔'' (سورۃ الزمر:۹)

حدیث نمبر ۳۴۸۔

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو بدری انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو امامت ان میں سے کتاب اللہ کو سب سے اچھا پڑھنے والا کرائے، اگر قراءت میں وہ سب برابر ہوں تو پھر ان میں سے جو سنت کو زیادہ جاننے والا ہے، اگر سنت میں وہ سب برابر ہوں تو پھر وہ جس نے ہجرت سب سے پہلے کی ہو' اگر ہجرت میں وہ سب برابر ہوں تو پھر وہ جو عمر میں سب سے بڑا ہو اور کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کی سلطان (غلبے، تسلط اور حکمرانی والے علاقے یا وہ جگہ ہے جو اس کیساتھ مخصوص ہے) میں امامت نہ کرائے اور اسکے گھر میں اس کی عزت والی جگہ اس کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے ہے۔'' (مسلم)

اور مسلم کی ہی کی ایک روایت میں (فأقدمهم سنا) کی بجائے (فأقدمهم سلما) ہے' یعنی سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا)

اور ایک روایت میں ہے'' لوگوں کی امامت وہ کرائے جو ان میں سے کتاب اللہ کو سب سے زیادہ پڑھنے والا ہو اور اس میں سے زیادہ ماہر ہو اور اگر قراءت میں وہ سب برابر ہوں تو پھر ان کی امامت وہ کرائے جس نے سب سے پہلے ہجرت کی ہو' اگر ہجرت میں وہ سب برابر ہوں تو ان کی امامت وہ کرائے جو عمر میں ان

سب سے بڑا ہو۔“

توثیق الحدیث۔”أخرجه مسلم (٦٧٣)‘والروایۃ الثانیۃ له (٦٧٣) (٢٩١)

حدیث نمبر ۳۴۹۔

حضرت عقبہ بن عمرؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں ہمارے کندھوں کو چھوتے، ہاتھ لگا تے اور فرماتے: ”برابر ہو جاؤ اور اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دل (آپس میں) مختلف ہو جائیں گے‘ میرے نزدیک تم میں سے وہ لوگ کھڑے ہوں جو بالغ ”سمجھدار عقلمند ہوں پھر وہ جو (سمجھ اور عقل میں) ان کے قریب ہوں اور پھر وہ جو ان کے قریب ہوں:“ (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (٤٣٢)

حدیث نمبر ۳۵۰۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو صاحب دانش اور عقلمند ہیں وہ میرے قریب کھڑے ہوں پھر وہ جو ان سے قریب ہوں۔“ آپ نے تین مرتبہ یہ جملہ دہرایا‘ پھر فرمایا:” بازاروں کے شور وغل اور جھگڑوں سے بچو۔“ (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (٤٣٢) (١٢٣)۔

حدیث نمبر ۳۵۱۔

حضرت ابو یحییٰ بعض نے کہا، ابو محمد سہل بن ابی حثمہ (حاء پر زبر اور پھر ثاء) انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعودؓ خیبر کی طرف گئے اور ان دنوں (خیبر کے یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان) صلح تھی‘ پس (وہاں پہنچ کر) وہ دونوں (اپنی اپنی ضرورت کے تحت) ایک دوسرے سے جدا ہو گئے‘ پھر محیصہؓ عبداللہ بن سہلؓ کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہ اپنے خون میں لت پت ہیں اور انہیں قتل کر دیا گیا ہے پس انھوں نے انہیں دفن کیا پھر مدینہ آئے تو عبدالرحمٰن بن سہل اور حضرت مسعود کے دونوں بیٹے محیصہ اور حویصہ نبی ﷺ کی خدمت میں آئے تو عبدالرحمٰن نے بات کرنا چاہی تو آپ نے فرمایا: ”بڑا (آدمی بات کرے)۔ بڑا (آدمی بات کرے)۔“ اور عبدالرحمٰن سب سے چھوٹے تھے‘ پس وہ خاموش ہو گئے اور ان دونوں (محیصہ اور حوریصہ) نے گفتگو کی تو آپ نے فرمایا: ” کیا تم حلف اٹھاتے ہو اور اپنے بھائی کے قاتل سے حق مانگتے ہو؟“ اور راوی نے مکمل حدیث بیان کی۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۲۷۵/۲۔فتح)' ومسلم (۱۲۶۹)(۲)

حدیث نمبر ۳۵۲۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ شہدائے غزوۂ احد کے دو دو آدمیوں کو ایک ایک قبر میں اکٹھا دفن کرتے تو آپ پوچھتے: ''ان میں سے قرآن کس کو زیادہ یاد تھا؟'' پس جب آپ کو کسی ایک کے بارے میں بتایا جاتا تو آپ اسے قبر میں پہلے اتارتے۔(بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۲۱۱/۳۔فتح)

حدیث نمبر ۳۵۳۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں، پس دو آدمی میرے پاس آئے ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا، میں نے مسواک چھوٹے کو دے دی تو مجھے کہا گیا: بڑے کو (دیں)۔پس میں نے وہ ان میں سے بڑے کو دے دی۔'' (امام مسلمؒ نے اسے مسنداور امام بخاریؒ نے متعلق بیان کیا ہے)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۳۵۶/۱۔فتح)' وملسم (۲۲۷۱)

حدیث نمبر ۳۵۴۔

حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفید ریش (عمر رسیدہ) مسلمان، حامل قرآن (حافظ و عالم) جو افراط و تفریط سے محفوظ ہو (یعنی غلو کرنے والا ہو نہ اس کی تعلیمات پر عمل کرنے سے کوتاہی برتنے والا ہو) اور عادل و منصف بادشاہ کی تکریم کرنا اللہ تعالیٰ کی عزت کرنے کے ہم معنی ہے'' (ابوداؤد۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث:حسن ۔أخرجه أبو داود (۴۸۴۳)باسناد حسن كما قال الحا فظان : العراقی وابن حجر۔

حدیث نمبر ۳۵۵۔

حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کے شرف و فضل کو نہیں پہچانتا۔'' (ابوداؤد، ترمذی۔اور ترمذی نے کہا: حدیث حسن صحیح ہے) اور ابو

داؤد کی روایت میں ہے: ''ہمارے بڑے کے حق کو نہیں پہچانتا۔''

توثیق الحدیث:صحیح ۔ أخرجه البخاری فی ((الأ دب المفرد)) (۳۵۴)، وأبو داود (۴۹۴۳)، والترمذی (۱۹۲۰)، و أحمد (۲/۱۸۵و ۲۰۷)من طرق عند به وهو صحیح۔

حدیث نمبر ۳۵۶۔

میمون بن ابی شبیبؒ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس سے ایک سائل گزرا تو انھوں نے اسے روٹی کا ایک ٹکڑا دیا او پھر ایک اور آدمی گزرا جس نے اچھے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔اور اچھی حالت میں تھا تو انھوں نے اسے بٹھایا اور کھلایا، پس اس نے کھایا۔تو حضرت عائشہؓ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں سے ان کے مرتبے کے مطابق سلوک کرو۔''(ابوداؤد)لیکن ابوداؤد نے یہ بھی کہا کہ میمون نے حضرت عائشہؓ کا زمانہ کو نہیں پایا۔

اور امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' کے شروع میں اسے تعلیقاً ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حضرت عائشہؓ سے مذکور ہے کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم لوگوں سے ان کے مرتبے کے مطابق سلوک کریں۔اور امام حاکم ابوعبداللہ نے اسے اپنی کتاب ''معرفة علوم الحدیث'' میں ذکر کیا اور کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔

تویق الحدیث:ضعیف ۔ أخرجه أبو داود (۴۸۴۲)

یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ میمون اور سیدہ عائشہؓ کے درمیان انقطاع ہے اور حبیب بن ابی ثابت مدلس ہے۔اسے امام مسلم نے مسلم شریف کے مقدمہ (۱/۶) میں تعلیقاً ذکر کیا لیکن امام نے مقدمہ میں درج احادیث سے متعلق وہ شرط نہیں لگائی جو آگے اصل کتاب کی احادیث کے متعلق ہے۔اور امام حاکم نے بھی اسے ''معرفۃ علوم الحدیث'' (۴۹) تعلیقاً میں ذکر کیا ہے لیکن بھی وہ انقطاع اور تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

حدیث نمبر ۳۵۷۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ عینیہ بن حصن مدینہ آئے تو اا پنے بھتیجے حر بن قیس کے ہاں ٹھہرے اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہیں حضرت عمرؓ اپنے قریب بٹھایا کرتے تھے اور حضرت عمرؓ کے ہم نشین اور ان

کی مجلس مشاورت میں قراء حضرت شامل تھے' خواہ وہ بوڑھے ہوں یا جوان۔ عینیہ نے اپنے بھتیجے سے کہا: میرے بھتیجے! آپ کو اس امیر کے ہاں خاص مقام حاصل ہے مجھے اس سے ملنے کی اجازت لے دیں۔ پس انھوں نے اس (عینیہ) کے لیے اجازت طلب کی تو حضرت عمرؓ نے انہیں اجازت دے دی۔ پس جب وہ ان کے پاس گئے تو کہا: افسوس! اے ابن خطاب! اللہ کی قسم! آپ ہمیں زیادہ عطیے دیتے ہیں نہ ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ غضبناک ہو گئے حتیٰ کہ انہیں سزا دینے کا ارادہ کیا تو حر بن قیس نے کہا: اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا ہے: ''عفو و درگزر اختیار کریں'' نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں سے اعراض فرمائیں'' اور یہ عینیہ بھی جاہلوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! جب انھوں نے یہ آیت تلاوت کی تو حضرت عمرؓ نے اس سے تجاوز نہیں کیا اور وہ اللہ کی کتاب کے حکم پر ٹھہر جانے والے تھے۔ (یعنی اپنے رائے، قیاس یا غصے پر اللہ تعالیٰ کے حکم کو ترجیح دینے والے تھے)۔

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۰) ملاحظہ فرمائیں

حدیث نمبر ۳۵۸۔

حضرت ابو سعید سمرہ بن جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ابھی نو عمر لڑکا تھا اور میں آپ سے جو سنتا۔ اسے حفظ کر لیتا تھا لیکن مجھے بات کرنے سے یہی چیز مانع تھی کہ وہاں مجھ سے زیادہ عمر والے لوگ ہوتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/ ۴۲۹۔فتح)' ومسلم (۹۶۴)(۸۸)

حدیث نمبر ۳۵۹۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو نوجوان کسی بوڑھے کی اس کے بڑھاپے کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے ایسے لوگ مقرر کر دیتا ہے جو اس کے بڑھاپے میں اس کی عزت و اکرام کریں گے۔'' (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

توثیق الحدیث: ضعیف ۔ أخرجه الترمذی (۲۰۲۲) یہ حدیث ضعیف ہے' کیونکہ یزید بن بیان المعلم العقیلی کو امام دارقطنی اور امام بخاری نے ضعیف کہا ہے اور اس کے استاد ابو الرحال کو امام حاتم اور امام بخاری نے ضعیف کہا ہے

۴۵۔ باب: اہل خیر کی زیارت' ان کی ہم نشینی' ان کی صحبت و محبت' ان سے ملاقات کر کے ان سے دعا کروانا

اور فضیلت والے مقامات کی زیارت کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’اور جب کہا موسیٰؑ نے اپنے نوجوان ساتھی سے میں تو سفر جاری رکھوں گا یہاں تک کہ میں دو سمندروں (بحر فارس اور بحر روم) کے ملنے کی جگہ پہنچ جاؤں یا پھر میں طویل عرصے تک چلتا ہوں گا‘‘ اللہ تعالیٰ کے اسی قول تک ’’حضرت موسیٰ نے کہا: کیا میں تیرے ساتھ چلوں اس شرط پر کہ تو مجھے ہدایت کی وہ باتیں سکھائے جو تجھے سکھائی گئی ہیں؟ (سورۃ الکھف: ٦٠۔٦٦) اور فرمایا: ’’روکے رکھ اپنے آپ کو ان لوگوں کیساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام طالب ہیں اس کی رضا کے‘‘ (سورۃ الکھف: ٢٨)

حدیث نمبر ٣٦٠۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ سے کہا کہ حضرت ام ایمنؓ کے پاس جانے کے لیے ہمارے ساتھ چلیں، ہم بھی ان کی زیارت کریں جس طرح رسول اللہ ﷺ ان کی زیارت کیا کرتے تھے۔ پس جب دونوں ان کے پاس پہنچے تو وہ رو پڑیں، انھوں نے ان سے کہا کہ آپ کیوں روتی ہیں؟ کیا آپ نہیں جانتیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جو کچھ ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بہتر ہے؟ ام ایمنؓ نے جواب دیا: میں اس لیے نہیں روتی کہ مجھے علم نہیں کہ اللہ کے ہاں جو ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بہتر ہے لیکن میں تو اس لیے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ پس ام ایمنؓ (کی اس بات) نے ان دونوں کو بھی رونے پر مجبور کر دیا اور وہ بھی ام ایمنؓ کے ساتھ رونے لگے۔ (مسلم)

توثیق الدیث: أخرجه مسلم (٢٤٥٤)

حدیث نمبر ٣٦١۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’ایک آدمی کسی دور بستی میں اپنے بھائی کی زیارت کے لیے گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں ایک فرشتے کو بٹھا دیا، جب وہ اس کے پاس پہنچا تو اس نے پوچھا تم کہاں جانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں اسی بستی میں اپنے بھائی کے پاس جا رہا ہوں۔ فرشتے نے پوچھا: کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جس وجہ سے تم یہ تکلف کر رہے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، ایسی تو کوئی بات نہیں، میں تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے اس سے محبت کرتا ہوں اور کوئی غرض نہیں۔ فرشتے نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا قاصد ہوں، یقیناً اللہ تعالیٰ بھی تم سے ایسے ہی محبت کرتا ہے۔ جس طرح تم اس سے محبت

کرتے ہو۔" (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۵۶۷)

حدیث نمبر ۳۶۲۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: "جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی یا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے کسی بھائی کی زیارت کی تو ایک پکارنے والا آواز دیتا ہے: تجھے مبارک ہو، تیرا چلنا مبارک ہو اور تم نے جنت میں گھر بنا لیا: (ترمذی۔ حدیث حسن ہے اور بعض نسخوں میں ہے کہ غریب ہے)

توثیق الحدیث: صحیح بشواهده أخرجه الترمذی (۲۰۰۸)، وابن ماجه (۱۴۴۳) وغیرهما

حدیث نمبر ۳۶۳۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "صالح ساتھی کی اور برے ساتھی کی مثال ایسے ہے جیسے کستوری اٹھانے والا اور بھٹی دھونکنے والا۔ پس کستوری اٹھانے والا یا تو تجھے (کستوری) ہدیہ دے دے گا یا تم اس سے خرید لو گے یا پھر تم اس سے پاکیزہ خوشبو پا لو گے۔ اور بھٹی دھونکنے والا۔ یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا یا پھر تم اس سے بری بُو پاؤ گئے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶۶۰/۶۔ فتح)، ومسلم (۲۶۲۸)

حدیث نمبر ۳۶۴۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "عورت سے چار وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے اسکے مال کی وجہ سے اسکے حسب نسب کی وجہ سے اس کے حسن و جمال اور اسکے دین کی وجہ سے۔ پس تم دین دار عورت کا انتخاب کرو، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں" (متفق علیہ)

اس کے معنی ہیں کہ لوگ عام طور پر ان چار چیزوں کو پیش نظر رکھتے ہیں لیکن تمہاری ترجیح اور پسند دین دار عورت ہونی چاہیے اور اس کی رفاقت اختیار کرنے کی کوشش اور خواہش ہونی چاہیے۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۳۲/۹۔ فتح)، ومسلم (۱۴۶۶)

حدیث نمبر ۳۶۵۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جبریلؑ سے کہا: ''جتنا تم اب ہمارے پاس آتے ہو اس سے زیادہ ہمارے پاس آنے میں تمہارے لیے کیا رکاوٹ ہے؟'' تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ''ہم تمہارے رب کے حکم ہی سے اترتے ہیں' اسی کے لیے ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو اس کے درمیان ہے۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۸/ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ فتح)

حدیث نمبر ۳۶۶۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم صرف کسی مومن ہی کو ساتھی بناؤ اور تمہارا کھانا صرف متقی و نیک شخص ہی کھائے۔'' (اسے ابوداؤد اور ترمذی نے ایسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے جس میں حرج نہیں)

توثیق الحدیث: حسن۔ أخرجه أبوداؤد (۴۸۳۲)' و الترمذی (۲۳۹۵)' وأحمد (۳/ ۳۸) وابن حبان فی ((صحیحه)) (۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۶۰)۔

حدیث نمبر ۳۶۷۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی کر رہا ہے۔'' (اسے ابوداؤد اور ترمذی نے صحیح سند سے روایت ہے اور امام ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔)

توثیق الحدیث: حسن لغیره أخرجه أبوداود (۴۸۱۳)' والترمذی (۲۳۷۸)' وأحمد (۲/ ۳۰۳)' والحاکم (۴/ ۱۷۱) وغیر هم۔

حدیث نمبر ۳۶۸۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جسکے ساتھ اس کی محبت ہوگی۔'' (متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن وہ ان لوگوں سے ملا نہیں (ان جیسے کام نہیں کیے' تو اس کا انجام کیا ہوگا)؟ آپ نے فرمایا: ''آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کیساتھ اس کی محبت ہوگی۔''

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/ ۵۵۷۔فتح)، ومسلم (۲۶۴۱)

حدیث نمبر ۳۶۹۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اسکے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' اس نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے محبت، آپ نے فرمایا: ''تم انہی کے ساتھ ہو گے جن کے ساتھ تم نے محبت کی۔'' (متفق علیہ۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں)

اور بخاری و مسلم ہی کی ایک اور روایت میں ہے کہ (اس دیہاتی نے کہا) میں نے اس کے لیے نہ تو زیادہ نفلی روازے رکھے ہیں، نہ زیادہ نفلی نمازیں پڑھی ہیں اور نہ کوئی زیادہ صدقہ دیا ہے لیکن میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/ ۵۵۷۔فتع)، ومسلم (۲۶۳۹) (۱۶۴)

حدیث نمبر ۳۷۰۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن وہ (نیک اعمال میں) ان کیساتھ نہیں ملا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی ان کیساتھ ہوگا جن سے اسے محبت ہوگی'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/ ۵۵۷۔فتح)، ومسلم (۲۶۴۰)

آیت نمبر ۳۷۱۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگ سونے چاندی کی کانوں کی طرح ہیں ان میں سے جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے۔ وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں، جبکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں اور روحیں مختلف انواع کے لشکر ہیں پس ان روحوں میں سے جن کا عالمِ ارواح میں ایک دوسرے سے تعارف ہوا تھا وہ دنیا میں سے بھی ایک دوسرے سے مانوس ہیں اور ان میں سے جنھوں نے (وہاں عالمِ ارواح میں) ایک دوسرے کو نہ پہچانا وہ یہاں بھی ایک دوسرے سے الگ تھلگ اور مختلف ہیں'' (مسلم)

امام بخاریؒ نے حضرت عائشہؓ سے ''الأرواح'' سے آخر حدیث تک روایت ہے کیا ہے۔

توثيق الحديث:أخرجه مسلم(٢٦٣٨)(١٦٠)'وروایة عائشة عندالبخاری(٦/ ٣٦٩۔فتح)'ومسلم(٢٦٣٨)

حدیث نمبر ۳۷۲۔

حضرت اسیر بن عمرو (ہمزہ پر پیش اور سین پر زبر) اور بعض کے نزدیک اسیر بن جابر سے روایت ہے کہ عمر بن خطابؓ کے پاس جب بھی اہل یمن سے مجاہدین کی مدد کرنے والے قافلے آتے تو وہ ان سے پوچھتے: کیا تم میں اویس بن عامر ہیں؟ حتیٰ کہ (ایک قافلے میں) اویس آ گئے تو حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا: کیا آپ اویس بن عامر ہیں؟ انھوں نے کہا: جی ہاں! حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا ''مرا'' اور ''قرن'' قبیلہ سے تمہارا تعلق ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں! پھر حضرت عمرؓ نے کہا: کیا تمہیں برص کا مرض تھا اور اب درہم برابر جگہ کے سوا باقی تم بالکل ٹھیک ہو گئے ہو؟ انھوں نے کہا: جی ہاں! حضرت عمرؓ نے پوچھا: تمہاری والدہ (حیات) ہیں؟ انھوں نے کہا: ہاں! حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' آپ نے فرمایا: ''اویس بن عامر جو مراد (کے گھرانے) اور قرن (قبیلے) سے ہے' اہل یمن کے ان غازیوں کے ساتھ جو مجاہدین اسلام کی مدد کرتے ہیں' تمہارے پاس آئے گا' اسے برص کا مرض ہوگا جو درہم برابر جگہ کے سوا باقی سب ٹھیک ہو چکا ہوگا' اس کی والدہ ہو گی اور وہ اس کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتا ہوگا، اگر وہ (اویس) اللہ تعالیٰ پر قسم کھالے تو وہ اسے پورا کر دے۔ اگر تم اس سے اپنے لیے مغفرت کی دعا کرا سکو تو ضرور کرانا۔'' پس تم میرے لیے بخشش کی دعا کرو۔ انھوں نے حضرت عمرؓ کے لیے مغفرت کی دعا کی' پھر حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا: تم کہاں جانا چاہتے ہو؟ انھوں نے کہا: کوفہ۔ حضرت عمرؓ نے کہا: کیا میں تمہارے لیے وہاں کے عامل کے لیے خط لکھ کر نہ دے دوں؟ انھوں نے کہا: مجھے فقراء غرباء اور غیر معروف لوگوں کے پاس رہنا زیادہ پسند ہے۔ پس جب اگلا سال آیا تو ان (اہل کوفہ) کے معزز لوگوں میں سے ایک آدمی حج کرنے آیا تو اس کی حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے اس سے حضرت اویسؒ کے بارے میں دریافت کیا تو اس شخص نے بتایا کہ میں نے اسے اس حال میں چھوڑا ہے کہ اس کا گھر بوسیدہ اور دنیا کا مال و متاع نہایت قلیل ہے۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اویس بن عامر جو مراد کے گھرانے اور قرن قبیلے سے ہے اہل یمن کے ان غازیوں کے ساتھ جو مجاہدین اسلام کی مدد کرتے ہیں' تمہارے پاس آئے گا' اسے برص کا مرض ہوگا جو درہم برابر جگہ کے

علاوہ باقی بالکل ٹھیک ہو چکا ہوگا۔ اس کی والدہ ہوگی اور اس کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتا ہوگا' اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالے تو اللہ اسے پورا کردے۔ اگر تم اسے اپنی مغفرت کے لیے دعا کرا سکو تو ضرور کرانا۔'' پس وہ شخص (حج کے بعد) اویس کے پاس گیا تو ان سے کہا کہ میرے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ حضرت اویسؒ نے کہا: تم تو ابھی نیک سفر سے آرہے ہو' لہٰذا تم میرے لیے مغفرت کی دعا کرو اور انھوں نے کہا: کیا تمہاری حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوئی ہے؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں! پس حضرت اویس نے اس شخص کے لیے بھی مغفرت کی دعا کی۔ پس اس طرح لوگوں نے ان کے مقام کو پہچانا پھر وہ اپنے سامنے کی طرف چل پڑے۔ (مسلم)

حضرت اسیر بن جابرؓ ہی سے مروی مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اہل کوفہ سے ایک وفد حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور ان میں ایک شخص اویس کا تمسخر اڑانے والوں میں سے تھا' حضرت عمرؓ نے پوچھا: کیا یہاں قرینوں میں سے بھی کوئی ہے؟ پس یہ آدمی آیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: ''یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' یمن سے اویس نامی ایک آدمی تمہارے پاس آئے گا' یمن میں صرف اس کی والدہ ہی رہ جائے گی۔ اسے برص کی بیماری تھی' اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ نے اس بیماری کو ختم کردیا اور ایک دینار یا درہم کے برابر جگہ جتنا نشان رہ گیا' پس تم میں سے جو شخص اسے ملے تو وہ اس سے اپنے لیے مغفرت کی دعا کرائے۔''

اور صحیح مسلم ہی میں حضرت عمرؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تابعیوں میں سے سب سے بہتر آدمی وہ ہے جسے اویس کہا جاتا ہوگا' اس کی ایک والدہ ہوگی' اسے برص کا مرض ہوگا تم اسے کہنا کہ وہ تمہارے لیے مغفرت طلب کرے۔''

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۵۴۲) (۲۲۵)' والرواية الثانية له (۲۵۴۲)' والثالثة له (۲۵۴۲) (۲۲۴)

حدیث نمبر ۳۷۳۔

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عمرے پر جانے کی اجازت طلب کی تو آپ نے مجھے اجازت عطا فرمائی اور فرمایا: ''اے میرے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔''

حضرت عمرؓ نے فرمایا: ''یہ کلمہ ایسا ہے کہ اگر اس کے بدلے میں مجھے پوری دنیا بھی مل جائے تو وہ مجھے پسند نہیں ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''اے میرے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں شریک رکھنا

۔‘‘(حدیث صحیح ہے۔ابوداود۔ترمذی۔امام ترمذی نے کہا: حدیث صحیح ہے)

توثیق الحدیث: ضعیف :أخرجه أبوداود (۱۴۹۸)، والترمذی (۳۶۳۳)، وابن ماجه (۲۸۹۴)

یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس میں عاصم بن عبیداللہ راوی ضعیف ہے، امام ترمذی اور امام نوی کا اسے کہنا صحیح نہیں ہے۔

حدیث نمبر ۳۷۴۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کبھی سوار ہوکر اور کبھی پیدل قباء تشریف لے جاتے تھے۔اور وہاں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔(متفق علیہ)

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ ہر ہفتہ کبھی سوار ہوکر اور کبھی پیدل قباء تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اورر ابن عمرؓ بھی ایسے کیا کرتے تھے۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/ ۶۹۔فتح)، ومسلم (۱۳۹۹)(۵۱۶)، والروایة الثانیة عند البخاری (۳ء/ ۶۹۔فتح) ومسلم (۱۳۹۹)(۵۲۱)

۴۶۔باب: اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی فضیلت اور اس کی ترغیب دینا اور آدمی جس سے محبت رکھے اسے بتائے کہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں اور جب اسے پتا چل جائے تو پھر وہ جواب میں کیا کہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت اور آپس میں نرم دل ہیں۔‘‘ آخر سورت تک۔(سورۃ الفتح:۲۹)

اور فرمایا: ’’اور وہ لوگ جو مہاجرین سے پہلے ایمان لا چکے اور انھوں نے (مدینے کو) گھر بنالیا اور جو شخص ہجرت کرکے ان کے پاس جاتا ہے تو یہ اس سے محبت کرتے ہیں۔‘‘ (سورۃ الحشر:۹)

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم   رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

حدیث نمبر ۳۷۵۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’تین چیزیں ایسی ہیں جس میں یہ ہوں گی اس نے ان کی وجہ سے ایمان کی مٹھاس کو پالیا: (۱) یہ کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ اسے تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں (۲) اور یہ کہ وہ کسی شخص سے محض اللہ کی رضا جوئی کے لیے محبت رکھے۔(۳) اور یہ کہ وہ

دوبارہ کفر کی طرف لوٹنے کو جب کہ اللہ نے اسے بچا لیا ہو ایسے برا سمجھے جیسے وہ آگ میں ڈالے جانے کو برا سمجھتا ہے۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/ ۶۰ ۔فتح)' ومسلم (۴۳)

حدیث نمبر ۳۷۶۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "سات قسم کے شخص ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس روز اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ عطا فرمائیگا جب اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا:

(۱) عادل حکمران (۲) وہ نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت واطاعت میں نشو ونما پائی (۳) وہ آدمی جس کا دل مساجد کے ساتھ معلق رہتا ہے (۴) وہ دو آدمی جو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں اسی پر وہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور اسی پر ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں (۵) وہ آدمی جسے حسن و جمال والی عورت برائی کی دعوت دے تو وہ آدمی جواب میں یہ کہے کہ میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ آدمی جس نے کوئی صدقہ کیا اور اسے اتنا مخفی رکھا کہ اسکے بائیں ہاتھ کو معلوم نہیں کہ اسکے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا

(۷) اور وہ آدمی جس نے خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/ ۱۴۳ ۔فتح)' ومسلم (۱۰۳۱)

حدیث نمبر ۳۷۷۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ روز قیامت فرمائے گا: میری عظمت وجلالت کے لیے آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ میں آج انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں گا۔ جس روز میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں۔" (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۵۶۶)

حدیث نمبر ۳۷۸۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم جنت میں نہیں جاؤ گے حتیٰ کہ تم مومن بن جاؤ اور تم اس وقت تک مومن نہیں بن سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے اختیار کرو گے تو تم

آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۵۴)

حدیث نمبر ۳۷۹۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی اپنے کسی بھائی کی زیارت کے لیے کسی دوسری بستی کی طرف نکلا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی نگرانی کے لیے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو مقرر فرما دیا'' اور باقی حدیث یہاں تک بیان کی فرشتہ نے کہا: یقیناً اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرتا ہے جس طرح تو نے اس کی وجہ سے اس (شخص) سے محبت کی۔'' (مسلم) یہ حدیث اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہے۔

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۳۶۱) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۳۸۰۔

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انصار کے بارے میں فرمایا: ''ان سے محبت صرف مومن ہی کرے گا۔ اور ان سے بغض وعداوت صرف منافق ہی رکھے گا۔ جو ان سے محبت کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض وعداوت رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے بغض وعداوت رکھے گا۔''

(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۷/ ۱۱۳ ۔ فتح)، ومسلم (۷۵)

حدیث نمبر ۔ ۳۸۱۔

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''(قیامت والے دن) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری عزت وجلالت کی خاطر آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے نور کے منبر ہیں جن پر انبیاءؑ اور شہداء رشک کریں گے۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح: أخرجه الترمذی (۲۳۹۰)، وأحمد (۵/ ۲۳۶ ۔ ۲۳۷)

حدیث نمبر ۳۸۲۔

حضرت ابو ادریس خولانیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں گیا تو وہاں دیکھا کہ ایک نوجوان ہے

جس کے اگلے دانت خوب چمکدار ہیں اور لوگ اس کے اردگرد بیٹھے ہوئے ہیں' وہ کسی چیز میں اختلاف کرتے ہیں تو اس سے سوال کرتے ہیں اور پھر اپنی رائے سے رجوع کر کے اس کی بات کو قبول کر لیتے ہیں ۔میں نے اس کے بارے میں دریافت کیا (کہ یہ کون ہیں؟) تو مجھے بتایا گیا کہ یہ معاذ بن جبلؓ ہیں پس جب اگلا دن ہوا تو میں صبح سویرے ہی بہت جلدی مسجد میں گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ تو مجھ سے بھی پہلے مسجد میں موجود ہیں اور نماز پڑھ رہے ہیں میں نے ان کا انتظار کیا حتیٰ کہ انھوں نے اپنی نماز مکمل کی پھر میں ان کے سامنے کی طرف سے ان کے پاس آیا تو انہیں سلام کیا' پھر کہا: اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ کے لیے آپ سے محبت کرتا ہوں۔ انھوں نے کہا: کیا واقعی؟ میں نے کہا: ہاں! اللہ کی قسم! انھوں نے پھر کہا: کیا واقعی؟ میں نے پھر کہا: ہاں اللہ کی قسم! پس انھوں نے میری چادر کے کنارے سے مجھے پکڑا اور اپنی طرف کھینچا اور فرمایا: '' خوش ہو جاؤ' میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: '' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: '' میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے کی ہم نشینی کرنے والوں۔ میری خاطر ایک دوسرے سے

ملاقات کرنے والوں اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لیے میری محبت واجب ہو گئی۔ '' (مئوطا مالک۔ سند صحیح ہے)

توثیق الحدیث: أخرجه مالک فی (الموطأ) (۲/ ۹۵۳۔۹۵۴)' وابن حبان فی ((صحیحه)) (۵۷۵)' وأحمد (۵/ ۲۲۹ و ۲۳۳ و ۲۴۷)' والحاکم (۴/ ۱۶۹ و ۱۷۰)

حدیث نمبر ۳۸۳۔

حضرت ابو کریمہ مقدام بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: '' جب آدمی اپنے بھائی سے محبت کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے بتا دے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔ '' (ابوداوٗد، ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: صحیح۔ أخرجه البخاری فی ((الأدب المفرد))

(۵۴۲)' وأبوداود (۵۱۲۴)' والترمذی (۲۵۰۲۔ تحفة) وغیر هم

حدیث نمبر ۳۸۴۔

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا: ''اے معاذ! اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تم سے یقیناً محبت کرتا ہوں اور اے معاذ! میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ تم ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہنا ہرگز نہ چھوڑنا: ((اَللّٰھُمَّ أَعِنّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ))'' اے اللہ! میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر، تیرا شکر اور تیری اچھی عبادت کروں۔'' (ابوداؤد۔ نسائی۔ حدیث صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح: أخرجه أبو داود (۱۵۲۲)، و انسائی (۳/ ۵۳) وغیرھم۔

حدیث نمبر ۳۸۵۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اور آدمی آپ کے پاس سے گزرا تو اس (پاس بیٹھے ہوئے) آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اس شخص سے محبت کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تم نے اسے بتایا ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے بتاؤ'' پس وہ اس کے پاس گیا اور کہا: میں اللہ تعالیٰ کی خاطر تم سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے کہا: وہ ذات (اللہ تعالیٰ) تم سے محبت کرے جس کی خاطر تم نے مجھ سے محبت کی۔'' (ابوداؤد۔ سند صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح: أخرجه أبوداود (۵۱۲۵)، وأحمد (۳/ ۱۴۱ و ۱۵۰)، والحاکم (۴/ ۱۷۱)، وعبد الرزق فی ((المصنف)) (۲۰۳۱۹)، وابن حبان فی ((صحیحه)) (۵۷۱) وغیرھم۔

۴۷۔ باب: بندے سے اللہ تعالیٰ کی محبت کرنے کی علامات، ان علامات کے متصب ہونے اور ان کے حصول کے لیے کوشش کرنے کی ترغیب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''(اے پیغمبر) کہہ دیجیے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا۔ نہایت مہربان ہے۔'' (سورہ آل عمران: ۳۱)

اور فرمایا: ''اے ایمان والو! تم میں سے جو اپنے دین سلام سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا فرما دے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا۔ اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے، وہ مومنوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہوں گے، اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے اور (دین کے معاملے میں) کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈریں گے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، جسے وہ چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کشائش والا، جاننے والا ہے۔''

(سورۃ المائدۃ: ۵۴)

حدیث نمبر ۳۸۶۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:'' جو میرے کسی دوست سے دشمنی کرے میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرے بندے کا میرے عائد کردہ فرائض کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرنا مجھے باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا تقرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ اور جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اسکا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں وہ اسے عطا کر دیتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۹۵) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۳۸۷۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے رویت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیلؑ کو بلاتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے کہ لہٰذا تم بھی اس سے محبت کروٗ پس جبریلؑ بھی اسے محبت کرنے لگ جاتے ہیںٗ پھر وہ آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے پس تم اس شخص سے محبت کرو۔ پھر آسمان والے اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیںٗ پھر اس شخص کے لیے زمین والوں میں اس کی قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔'' (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریلؑ کو بلا کر فرماتا ہے'' میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوںٗ تم بھی اس سے محبت کروٗ پس جبریل بھی اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر وہ (جبریلؑ) آسمان والوں (فرشتوں) میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے۔ لہٰذا تم بھی اسے محبت کروٗ پس پھر آسمان والے اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور پھر زمین والوں میں اس کے لیے محبت رکھ دی جاتی ہے۔ اور جب وہ (اللہ تعالیٰ) کسی بندے سے بغض و عداوت رکھتا ہے تو پھر بھی جبریلؑ کو بلا کر فرماتا ہے: میں فلاں بندے

سے بغض رکھتا ہوں لہٰذا تم بھی اس سے بغض رکھو، پس جبریلؑ بھی اس سے عداوت کرنے لگ جاتے ہیں پھر وہ آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے عداوت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس شخص سے عداوت رکھو، پس آسمان والے بھی اس سے عداوت رکھنی شروع کر دیتے ہیں پھر زمین والوں میں بھی اس کے لیے دشمنی رکھ دی جاتی ہے۔"

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٦/ ٣٠٣۔ فتح)، ومسلم (٢٦٣٧)(١٥٨)، والروایة الثانیة لمسلم (٢٦٣٧)

حدیث نمبر ٣٨٨۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو ایک لشکر کا امیر مقرر فرما کر بھیجا، وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا تو قراءت کو {قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد"} پر ختم کرتا جب وہ واپس آئے تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کے بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا: "اس سے پوچھو کہ وہ ایسے کیوں کرتا ہے؟" انھوں نے اس سے پوچھا، تو اس نے کہا: اس لیے کہ یہ رحمٰن کی صفت ہے، لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ اسکی قراءت کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسے بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت فرماتا ہے۔"

(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (١٣/ ٣٤٧۔ فتح)، ومسلم (٨١٣)

٤٨۔ باب: نیک لوگوں، ضعیفوں اور مسکینوں کو تکلیف پہنچانا خطرناک ہے

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کی تکلیفیں دور کریں اور خاص طور پر ایسے ضعفاء اور مساکین کا خاص خیال رکھیں۔ جن کا اللہ تعالیٰ کے سوا سہارا ہے نہ مددگار۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں، اس کے بغیر کہ انھوں نے کوئی غلطی کی ہو پس انھوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا۔" (سورۃ الأحزاب: ٥٨)

اور فرمایا: "پس یتیم پر ظلم نہ کرنا اور سائل کو نہ جھڑکنا۔" (سورۃ الضحیٰ: ٩، ١٠)

اس باب سے متعلق بہت سی احادیث ہیں، انہی میں ہے حضرت ابو ہریرہؓ کی وہ حدیث (ارقم ٩٥) ہے جو اس سے پہلے باب میں گزری ہے کہ "جو میرے دوست سے دشمنی رکھتا ہے میرا اس سے اعلان

جنگ ہے۔"

اسی طرف حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی حدیث ہے جو" باب ملا طفةا لیتیم" میں گزری ہے کہ آپؐ نے فرمایا:" اے ابوبکر! اگر تم نے انہیں ناراض کر دیا تو تم نے یقیناً اپنے رب کو ناراض کر دیا۔"

(اس کی شرح کے لیے حدیث نمبر ۲۶۱ ملاحظہ فرمائیں۔)

حدیث نمبر ۳۸۹۔

حضرت جندب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے پس اللہ تعالیٰ تم سے اپنے ذمہ کے متعلق باز پرس نہ کرے، اس لیے کہ وہ اپنے ذمہ کے بارے میں جس سے باز پرس کرے گا تو پھر (اس کی کوتاہی پر) اس کا مئواخذہ کرے گا اور پھر اسے منہ کے بل جہنم کی آگ میں ڈال دے گا۔" (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۳۲) ملاحظہ فرمائیں۔

۴۹، باب: لوگوں پر ظاہر کے مطابق احکام نافذ ہوں گے اور ان کے اندرونی احوال کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:" اگر وہ توبہ کر لیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔" (سورۃ التوبۃ ۵:)

حدیث نمبر ۳۹۰۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کرتا رہوں حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، وہ نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں، جب وہ ایسا کر لیں تو انہوں نے اپنے خون اور اپنے مال مجھ سے محفوظ کر لیے سوائے حق اسلام کے اور ان کے حساب اللہ کے ذمہ ہے۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/ ۷۵۔ فتح)، و مسلم (۲۲)

حدیث نمبر ۳۹۱۔

حضرت ابوعبداللہ طارق بن اشیمؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:"

جس شخص نے "لا الہ الا اللہ" کا اقرار کیا اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ باقی معبودانِ باطلہ کا انکار کیا تو اس کا مال اور خون حرام ہو گیا وراس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔" (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (٢٣)

حدیث نمبر ٣٩٢۔

حضرت ابو معبد مقداد بن اسودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: مجھے بتائیں کہ اگر میں کسی کافر شخص سے (میدان جنگ میں) ملوں اور ہم آپس میں لڑ پڑیں اور وہ تلوار سے میرا ایک ہاتھ کاٹ دے اور پھر وہ مجھ سے بچنے کے لیے کسی درخت کی پناہ لے لے اور کہے کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا تو اے اللہ کے رسول! کیا اس کے یہ کہنے کے بعد میں اسے قتل کر دوں؟ آپ نے فرمایا: "اسے قتل نہ کرو۔" میں نے عرض کیا۔: یا رسول اللہ! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا پھر اس نے ہاتھ کاٹنے کے بعد ایسے کہا! آپ نے فرمایا: "اسے قتل نہ کرو اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو وہ تمہارے مقام پر ہو جائے گا۔ جس پر تم اسے قتل کرنے سے پہلے تھے۔ اور تم اس کے مقام پر ہو جاؤ گے جس پر وہ کلمہ کہنے سے پہلے تھا۔"
(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (١٢/ ١٨٧۔ فتح)' ومسلم (٩٥)

حدیث نمبر ٣٩٣۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جہینہ قبیلے کی ایک شاخ حرقہ کی طرف بھیجا۔ پس ہم صبح صبح ان کے چشموں پر پہنچ گئے' میری اور انصار میں سے ایک آدمی کی ان کے ایک آدمی سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ پس جب ہم نے اس پر قابو پالیا۔ تو اس نے کہا: لا الہ الا اللہ' یہ سنتے ہی انصاری نے تو اپنا ہاتھ اس سے روک لیا لیکن میں نے اسے اپنا نیزہ مارا حتیٰ کہ میں نے اسے قتل کر دیا۔ جب ہم مدینہ میں واپس آئے اور نبی ﷺ کو اس بارے بتایا گیا تو آپ نے مجھے فرمایا: "اے اسامہ! کیا تم نے اسے لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد بھی قتل کر دیا؟" میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ تو صرف جان بچانا چاہتا تھا۔ آپ نے پھر فرمایا: "کیا تم نے اسے لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد بھی قتل کر دیا؟" آپ یہی بات بار بار میرے سامنے دہراتے رہے حتیٰ کہ میں نے تمنا کی کہ میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔"
(متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا اور تم نے اسے قتل کر دیا؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس نے تو اسلحے کے خوف سے کہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا کہ تمہیں معلوم ہو گیا کہ اس نے یہ کلمہ دل سے کہا ہے یا نہیں؟'' آپ نے یہ کلمہ بار بار دہرا رہے تھے۔ حتیٰ کہ میں نے تمنا کی میں آج کے دن مسلمان ہوا ہوتا۔''

توثیق الحدیث: أخجه البخاری (۷/ ۵۱۷۔ فتح)، ومسلم (۹۶) (۱۵۷)، والروایة الثانیة لمسلم (۹۶)

حدیث نمبر ۳۹۴۔

حضرت جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کا ایک دستہ مشرکین کی طرف بھیجا اور ان کا آپس میں مقابلہ ہوا۔ مشرکین میں سے ایک آدمی تھا۔ وہ جب چاہتا کہ کسی مسلمان کو قتل کرے تو وہ اسے قتل کر دیتا۔ ایک مسلمان بھی اسکی غفلت کی تاک میں رہنے لگا (تا کہ اسے قتل کر دے) اور ہم بات چیت کر رہے تھے۔ کہ یہ اسامہ بن زیدؓ ہو سکتے ہیں۔ پس جب انھوں نے اس شخص پر تلوار اٹھائی تو اس نے کہا: لا الہ الا اللہ لیکن انھوں نے اسے قتل کر دیا۔ ایک خوشخبری دینے والا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس سے سوالات کیے اور اس نے جوابات عرض کیے حتیٰ کہ اس نے اس آدمی کا قصہ بھی بیان کیا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا آپ نے حضرت اسامہ کو بلایا اور ان سے سوالات کیے اور پھر فرمایا: ''تم نے اسے کیوں قتل کیا؟'' انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس نے مسلمانوں کو بڑی تکلیف پہنچائی ہے کئی اس نے فلاں فلاں کو قتل کر ڈالا.......... حضرت اسامہ نے مقتول (شہید) صحابہ کے نام گنوائے ...... اور میں نے اس نے اس شخص پر حملہ کیا لیکن جب اس نے تلوار دیکھی تو اس نے کہا: لا الہ الا اللہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اسے قتل کر دیا؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''تم اس وقت کیا کرو گے جب یہ کلمہ لا الہ الا اللہ روزِ قیامت آئے گا؟ حضرت اسامہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا: ''تم اس وقت کیا کرو گے جب یہ کلمہ لا الہ الا اللہ روزِ قیامت آئے گا؟'' پس آپ یہی کلمہ فرماتے رہے اور یہ کہنے کے علاوہ کچھ نہ فرماتے: ''جب روزِ قیامت یہ کلمہ لا الہ الا اللہ آئے گا تو تم کیا کرو گے؟'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۹۷)

حدیث نمبر ۳۹۵۔

حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطابؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں لوگوں کا مؤاخذہ وحی کے ذریعے ہو جاتا تھا ' اب جبکہ وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے تو لہٰذا اب ہم تمہارا مؤاخذہ تمہارے ظاہری اعمال سے کریں گے' جو ہمارے سامنے آئیں گے۔ پس جو ہمارے لیے بھلائی ظاہر کرے گا ہم اسے امن دین گے اور اسے اپنا مقرب بنائیں گے' ان کے مخفی حالات سے ہمیں کوئی سروکار نہیں' اللہ تعالیٰ ان کے مخفی حالات کا حساب لے گا اور جو شخص ہمارے لیے برائی ظاہر کرے گا تو ہم اسے امن دیں گے نہ اس کی تصدیق کریں گے' اگر چہ وہ یہ کہے کہ یقیناً اس کا باطن اچھا ہے۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۵/ ۲۵۱۔فتح)

۵۰۔باب: خوف، خشیت الٰہی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: '' اور مجھ ہی سے ڈرو۔'' (سورۃ البقرۃ: ۴۰) اور فرمایا: '' بے شک تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔'' (سورۃ البروج: ۱۲) اور فرمایا: '' اور اسی طرح ہے تیرے رب کی پکڑ' جب وہ کسی بستی کو پکڑتا ہے' جب کہ اس کے باشندے ظلم کرنے والے ہیں یقیناً اس کی پکڑ نہایت دردناک ہے۔ بلاشبہ اس میں اس شخص کے لیے نشانی ہے جو عذاب آخرت سے ڈرتا ہے۔ یہ وہ دن ہوگا جس میں لوگ اکٹھے کیے جائیں گے اور یہی دن سب کی حاضری کا ہے۔ ہم اسے صرف ایک گنی ہوئی مدت کے لیے مؤخر کر رہے ہیں۔ جب یہ دن آئیگا تو کسی کو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر گفتگو کی ہمت نہیں ہوگی پس بعض لوگ بد بخت اور بعض نیک بخت ہوں گے' جو بد بخت ہوں گے ان کا ٹھکانا آگ ہے' ان کے لیے اس میں چیخنا اور چلانا ہوگا'' (سورۃ ھود: ۱۰۲۔۱۰۶) اور فرمایا: '' اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔'' (سورۃ آل عمران: ۲۸) اور فرمایا: '' جس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی سے' اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے' اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹوں سے' ہر ایک کے لیے ایسی حالت ہوگی جو اسے دوسروں سے بے نیاز (اور بے حس) کر دے گی۔''

(سورۃ عبس: ۳۴۔۳۷) اور فرمایا: '' اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو' بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے۔ اس دن تم دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی چیز اپنے شیر خوار بچے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی کا حمل گر

جائے گا اور تم دیکھو گے کہ لوگ مدہوش ہیں اور یہ مدہوشی نہیں ہو گی بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب بڑا سخت ہے۔"
(سورۃ الحج ۱،۲) اور فرمایا: "اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا دو باغ ہیں
۔" (سورۃ الرحمٰن: ۴۶) اور فرمایا: "اور ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر ایک دوسرے سے پوچھیں گے
کہیں گے اس سے پہلے ہم اپنے گھروں میں اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا
اور ہمیں گرم لو (جہنم) کے عذاب سے بچا لیا بے شک ہم اس سے قبل اسی کو پکارتے تھے بلا شبہ وہ بہت
احسان کرنے والا نہایت مہربان ہے۔" (سورۃ الطّور: ۲۵۔۲۸)

حدیث نمبر ۳۹۶۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بیان فرمایا: "اور آپ سچے (صادق) ہیں
اور آپ کی بات کو سچ مانا جاتا ہے: "بلا شبہ تم میں سے ہر ایک کو اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس روز تک
نطفے کی میں شکل میں رکھا جاتا ہے پھر اتنی ہی مدت وہ جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے پھر اتنی ہی مدت
وہ خون کے لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے۔ پھر چار ماہ بعد ایک فرشتے کو بھیجا جاتا ہے۔ تو وہ اس میں روح
پھونکتا ہے۔ اور فرشتے کو چار چیزیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔: اسکی روزی، اس کی عمر، اس کا عمل اور وہ
بدبخت ہے یا نیک بخت۔ پس اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! یقیناً تم میں سے ایک شخص اہل
جنت والے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس پر لکھا
ہوا غالب آجاتا ہے اور وہ جہنمیوں والے اعمال کرنے لگ جاتا ہے پس وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور تم
میں کوئی ایک جہنمیوں والے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسکے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ فاصلہ رہ جاتا ہے۔ تو
اس پر اس کا لکھا ہوا غالب آجاتا ہے اور وہ جنتیوں والے عمل کرنے لگ جاتا ہے پس وہ اس (جنت) میں
داخل ہو جاتا ہے" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/ ۳۰۳، فتح)، ومسلم (۲۶۴۳)

حدیث نمبر ۳۹۷۔

حضرت ابن مسعودؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جہنم کو اس (قیامت کے) دن اس
طرح لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے
کھینچ رہے ہوں گے۔" (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۸۴۲)

حدیث نمبر ۳۹۸۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "(جہنمیوں میں سے سب سے ہلکے عذاب والا روزِ قیامت وہ شخص ہوگا۔ جس کے پاؤں کے تلوؤں میں دو انگارے رکھے جائیں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ کھولے گا اور وہ سمجھے گا کہ اس سے زیادہ سخت عذاب والا کوئی بھی نہیں حالانکہ وہ سب سے ہلکے عذاب والا ہوگا۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/ ۴۱۷۔فتح)، ومسلم (۲۱۳)(۳۶۴)

حدیث نمبر ۳۹۹۔

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جہنمیوں میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے جنہیں آگ نے ان کے ٹخنوں تک، بعض کو ان کے گھٹنوں تک بعض کے ان کی کمر تک اور بعض کو ان کی ہنسلی تک پکڑا ہوگا۔" (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۸۴۵)(۳۳)

حدیث نمبر ۴۰۰۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے حتیٰ کہ ان میں سے کوئی اپنے نصف کانوں تک اپنے پسینے میں چھپا (ڈوبا) ہوگا۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۸/ ۶۹۶۔فتح)، ومسلم (۲۸۶۲)

حدیث نمبر ۴۰۱۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ہمیں ایسا خطبہ ارشاد فرمایا کہ میں نے اس جیسا خطبہ کبھی نہیں سنا، آپ نے فرمایا: "اگر تم وہ کچھ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ۔" پس یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے اپنے چہرے ڈھانپ لیے اور ان کے رونے کی آوازیں آرہی تھیں۔ (متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے اصحابہ کے بارے میں کوئی خبر پہنچی تو آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا: "مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئیں اور میں نے آج کے دن کی طرح خیر و شر نہیں دیکھی اور اگر تم

وہ چیزیں جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔'' پس رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر اس سے زیادہ سخت دن کوئی نہیں آیا' انھوں نے اپنے سر ڈھانپ لیے اور ان کے رونے کی آوازیں آ رہی تھی۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۸/ ۲۸۰۔فتح)' ومسلم (۲۳۵۹)

حدیث نمبر ۴۰۲۔

حضرت مقدادؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت والے دن سورج کو مخلوق کے اس قدر قریب کر دیا جائے گا کہ وہ ان سے ایک میل کے فاصلے پر ہوگا۔'' سلیم بن عامر (تابعیؒ حدیث کے راوی) حضرت مقدادؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ ''میل'' سے آپ کی کیا مراد تھی؟ زمین کی مسافت یا وہ سلائی جس سے آنکھ میں سرمہ لگایا جاتا ہے؟ (پھر آپ نے فرمایا) پس لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ہوں گے' پس ان میں بعض کا پسینا ان کے ٹخنوں تک' بعض کا ان کے گھٹنوں تک' بعض کا ان کی کمر تک اور ان میں سے بعض ایسے ہوں گے کہ انہیں پسینے نے لگام ڈالی ہوگی۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۸۶۴)

آیت نمبر ۴۰۳۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت والے دن لوگ پسینے میں ڈوبے ہوں گے حتیٰ کہ ان کا پسینا زمین میں ستر ہاتھ تک جائے گا اور وہ پسینا انہیں لگام ڈالے گا حتیٰ کہ وہ ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/ ۳۹۲۔فتح)' ومسلم (۲۸۶۳)۔

حدیث نمبر ۴۰۴۔

حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی تو فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کیا ہے؟'' ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں' تو آپ نے فرمایا: ''یہ ایک پتھر ہے جسے ستر سال پہلے جہنم میں گرایا گیا تھا' وہ جہنم میں گرتا رہا' حتیٰ کہ وہ اب اس کی گہرائی تک پہنچا ہے' پس تم نے بھی اس کے گرنے کی آواز سنی'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۸۴۴)

حدیث نمبر ۴۰۵۔

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب تم میں سے ہر شخص سے اس کا رب اس حال میں کلام کرے گا کہ اس آدمی کے اور اس کے رب کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ وہ اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو اسے اپنے آگے بھیجے ہوئے عمل نظر آئیں گے اور اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو ادھر بھی اپنے اعمال ہی دیکھے گا' اپنے سامنے دیکھے گا تو اسے اپنے سامنے جہنم کی آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا' پس تم آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے ہو۔“ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۳۹) ملاحظہ کریں۔

حدیث نمبر ۴۰۶۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں جو سنتا ہوں وہ تم نہیں سنتے' آسمان چرچراتا ہے اور اس کا یہ حق ہے کہ وہ چرچرائے' (کیونکہ) آسمان میں چار انگلیوں کے برابر بھی جگہ نہیں جہاں کوئی فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہ کر رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر تم وہ کچھ جان لو جو کچھ میں جانتا ہوں تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ اور تم بستروں پر عورتوں سے لذت حاصل کرنا چھوڑ دو اور تم اللہ سے پناہ طلب کرتے ہوئے راستوں (جنگلوں) کی طرف نکل جاؤ“ (ترمذی ۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: حسن لغیرہ: أخرجه الترمذی (۲۳۱۲)' وابن ماجه (۴۱۹۰)' وأحمد (۵/۱۷۳)

حدیث نمبر ۴۰۷۔

حضرت ابوبرزہ (راء اور پھر زاء) نضلہ بن عبید اسلمیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت (بارگاہ الٰہی سے) کسی بندے کے قدم نہیں ہٹیں گے حتیٰ کہ اس سے اس کی عمر کے متعلق نہ پوچھ لیا جائے کہ اس نے اسے کہاں ختم کیا؟ اس کے علم کے متعلق نہ پوچھ لیا جائے کہ اس نے اسے کہاں ختم کیا؟ اس کے علم کے بارے میں کہ اس نے اس کے مطابق کتنا عمل کیا؟ اس کے مال کے متعلق کہ اسے کہاں سے کمایا اور اسے کہاں خرچ کیا؟ اور اسے جسم کے بارے میں کہ اس نے اسے کن چیزوں میں کھپایا؟“ (ترمذی ۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث:حسن لغيره:أخرجه الترمذی (۲۴۱۷)
اس کی سند ضعیف ہے' کیونکہ اس میں سعید بن عبداللہ بن جریج راوی مجہول الحال ہے لیکن یہ شواہد کی بنا پر حسن لغیرہ ہے

حدیث نمبر ۴۰۸۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت {یَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا﴾ جس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی'' تلاوت فرمائی تو پھر فرمایا:'' کیا تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں؟'' صحابہ نے کہا:'' اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:'' اس کی خبریں یہ ہیں کہ یہ ہر مرد اور عورت کے خلاف ان کاموں کی گواہی دے گی جو اس نے اس کی پشت پر کیے ہوں گے یہ کہے گی۔ تم نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں کام کیا' پس یہی اس کی خبریں ہیں۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث:حسن لغیرہ:أخرجه الترمذی (۳۳۵۳)' وأحمد (۲/۳۴)
اس حدیث کی سند یحییٰ بن ابو سلیمان کے ضعف کی وجہ سے کمزور ہے لیکن طبرانی کبیر (۴۵۹۶) اس کا شاہد موجود اس میں بھی اگرچہ لہیعہ راوی ضعیف ہے لیکن یہ حدیث حسن کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔ ان شاء اللہ

حدیث نمبر ۴۰۹۔

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' میں کس طرح فرحت و سرور سے اور پر سکون رہ سکتا ہوں جبکہ صور (پھونکنے) والے (فرشتے اسرافیل) نے صور پر منہ رکھا ہوا ہے اور وہ حکم الٰہی کے سننے کے لیے کان لگائے ہوئے ہے کہ اسے کب پھونکنے کا حکم دیا جائے اور وہ پھونکے۔'' گویا یہ بات رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام پر بہت گراں گزری تو آپ نے انہیں فرمایا:'' یوں کہو (حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ '' ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔'' (ترمذی ۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث:صحیح لغیرہ:أخرجه الترمذی (۲۴۳۱)، وأحمد (۳/۷)

حدیث نمبر ۴۱۰۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' جو شخص (دشمن سے) ڈر گیا' وہ رات کے ابتدائی حصے میں سفر پر نکل گیا اور جو رات کے ابتدائی حصے میں نکل گیا وہ منزل پر پہنچ گیا' سن لو! اللہ تعالیٰ کا

سودا نہایت قیمتی ہے اور سن لو! اللہ تعالیٰ کا سودا جنت ہے۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن ہے۔)

توثیق الحدیث: حسن لغیرہ: أخرجه الترمذی (۲۴۵۰) باسناد ضعیف فیه

یہ حدیث یزید بن سنان الرہاوی کے ضعیف کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کے شاہد بھی موجود ہیں جنہیں ابو نعیم (۵/۳۷۷) اور حاکم (۴/۳۰۸) نے روایت کیا ہے اور بالجملہ یہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔

حدیث نمبر ۴۱۱۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''روزِ قیامت لوگ ننگے پاؤں۔ ننگے بدن اور غیر مختون جمع کیے جائیں گے۔'' حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مرد اور عورتیں سب اکٹھے ہوں گے اور وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! معاملہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہوگا کہ انہیں اس کا خیال بھی آئے۔''

ایک اور روایت میں ہے معاملہ اس سے کہیں زیادہ اہم ہوگا کہ ان کا بعض بعض کو دیکھے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/۳۷۷۔۳۷۸۔فتح)' ومسلم (۲۸۵۹)۔

۵۱۔ باب: اللہ تعالیٰ سے امید رکھنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''(اے پیغمبر!) فرمادیں' اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں' بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دے گا' وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔'' (سورۃ الزمر: ۵۳)

اور فرمایا: ''ہم ناشکرے اور نافرمان ہی کو سزا دیتے ہیں۔'' (سورۃ سبأ: ۱۷)

اور فرمایا: ''بے شک وحی کی گئی ہماری طرف کہ عذاب کے مستحق وہی لوگ ہوں گے جنھوں نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔'' (سورۃ طہٰ: ۴۸)

اور فرمایا: ''اور میری رحمت نے ہر چیز کو گھیر لیا ہے۔'' (سورۃ الأعراف: ۱۵۶)

حدیث نمبر ۴۱۲۔

حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس

کے رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول اور اس کا وہ کلمہ ہیں جو اس نے مریمؑ کی طرف ڈالا اور اس کی روح ہیں اور جنت اور دوزخ حق ہیں تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جنت میں داخل کرے گا جس عمل پر بھی وہ ہو۔'' (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''جس شخص نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم حرام فرما دی۔''

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (٦/ ٤٧٤۔فتح)، ومسلم (٢٨)، والروایة الثانیة عند مسلم (٢٩)

حدیث نمبر ٤١٣۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس نے ایک نیکی کی اس کے لیے دس گنا اجر ہے یا میں اس سے بھی زیادہ دوں گا اور جس نے ایک گناہ کیا تو اس کا بدلہ اس کی مثل ہوگا یا میں اسے بخش دوں گا، جو شخص مجھ سے ایک بالشت کے برابر قریب ہوگا میں اس کے ایک ہاتھ قریب ہوں گا اور جو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوگا میں اس کے دو ہاتھ قریب ہوں گا اور جو شخص چل کر میرے پاس آئے گا تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف جاؤں گا۔ اور جو شخص زمین بھر برائی لے کر مجھے ملے گا لیکن وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں اسے اسی قدر مغفرت لے کر ملوں گا۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (٢٦٨٧)

حدیث نمبر ٤١٤۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! دو واجب کرنے والی چیزیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو تو وہ آگ (جہنم) میں داخل ہوگا۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (٩٣)

حدیث نمبر ٤١٥۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جب کہ حضرت معاذؓ آپ کے پیچھے سواری پر تھے، فرمایا

:''اے معاذ! انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا:''
اے معاذؓ! انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا:''
اے معاذ! انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ آپ نے تین بار یہ
فرمایا:'' اور پھر آپ نے فرمایا:'' جو شخص صدق دل سے یہ گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ
کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اسکے رسول ہیں تو اللہ نے اسے جہنم کی آگ پر حرام فرمایا ہے۔'' حضرت
معاذؓ نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو اس بارے میں نہ بتادوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ
نے فرمایا:'' تب تو وہ اسی پر بھروسا اور توکل کر لیں گے۔'' پھر حضرت معاذؓ نے اپنی موت کے وقت (
کتمانِ علم کے) کے گناہ سے بچنے کے لیے لوگوں کو بتا دیا گیا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/ ۲۲۶ فتح)، ومسلم (۳۲)

حدیث نمبر ۴۱۶۔

حضرت ابو ہریرہؓ یا حضرت ابو سعید خدریؓ ان میں سے کسی ایک سے روایت ہے، راوی نے شک کا اظہار کیا
ہے اور صحابی کی تعیین میں شک مضر نہیں، اسلیے کہ وہ سب عادل ہیں۔ انھوں نے بیان کیا کہ جب غزوۂ تبوک
ہوا تو لوگوں کو بھوک لگی، انھوں نے کہا اے اللہ کے رسول! اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم اپنے اونٹ ذبح
کر لیں اور ان کا گوشت کھائیں اور چربی حاصل کریں؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' ٹھیک ہے، ذبح
کر لو'' اتنے میں حضرت عمرؓ آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ نے یہ اجازت دے دی تو پھر
سواریں کم ہو جائیں گی، بلکہ آپ ان سے ان کے بچے ہوئے سامان منگوا لیں، پھر اللہ سے اس پر برکت کے
لیے دعا فرمائیں، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت فرما دیں۔ رسول ﷺ نے فرمایا:'' ہاں ٹھیک ہے''
پس آپ نے چمڑے کا ایک دستر خوان منگوایا، اسے پھیلا دیا، پھر ان سے باقی بچے ہوئے سامان منگوائے،
پس کوئی مٹھی بھر مکئی لا رہا ہے، کوئی مٹھی میں کھجور لا رہا ہے اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لا رہا ہے۔ حتیٰ کہ اس چمڑے
کے دستر خوان پر کچھ چیزیں جمع ہو گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے برکت کے لیے دعا فرمائی، پھر فرمایا:'' اسے
اپنے برتنوں میں ڈال لو'' پس انھوں نے اپنے برتنوں میں ڈالا حتی کہ انھوں نے لشکر میں سے کوئی برتن نہ
چھوڑا جسے نہ بھرا ہو، ان سب نے کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے اور کچھ بچ بھی گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں، جو شخص ان دونوں (

توحیدورسالت) کیساتھ اس حال میں اللہ سے ملاقات کرے گا کہ اسے کوئی شک وشبہ نہ ہوتو یہ ناممکن ہے کہ اسے جنت میں جانے سے روک دیا جائے۔''(مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۲۷) (۴۵)

حدیث نمبر ۱۷۴۔

حضرت عتبان بن مالکؓ جوغزوۂ بدر میں شریک تھے بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی قوم بنوسالم کی امامت کراتا تھا' میرے اوران کے درمیان ایک برساتی نالہ تھا۔جب بارشیں زیادہ ہوتیں تو اسے پار کرکے ان کی مسجد تک جانا میرے لیے مشکل ہوجاتا۔پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا: میری نظر کمزور ہوگئی ہے اور وہ وادی جو میرے اور میری قوم کے درمیان ہے جب بارشیں ہوتی ہیں تو وہ بہنا شروع کردیتی ہے پس میرے لیے اسے پار کرنا مشکل ہوجاتا ہے لہٰذا میری خواہش ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور وہاں کسی جگہ نماز پڑھادیں تاکہ میں اسے جائے نماز بنالوں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''اچھا میں عنقریب ایسا کروں گا۔''پس اگلے روز جب سورج اچھی طرح چڑھ چکا تو آپ اور حضرت ابوبکرؓ میرے گھر تشریف لائے' رسول اللہ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو میں نے آپ کو اجازت دے دی۔آپ ابھی بیٹھے بھی نہ تھے کہ فرمایا:''تم کس جگہ پسند کرتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں نماز پڑھوں؟''پس میں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں میں چاہتا تھا کہ آپ وہاں نماز پڑھیں' پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے' تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھ لی' آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں پھر آپ نے سلام پھیرا اور جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیر دیا' پھر میں نے آپ کو''خزیرہ'' (ایک خاص قسم کے کھانے) کے لیے روک لیا جو آپ کے لیے بنایا گیا تھا۔جب اہلِ محلّہ نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما ہیں تو پھر لوگ آنے شروع ہوگئے حتیٰ کہ گھر میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔کسی آدمی نے کہا: مالک کہاں ہے' کیا وجہ ہے میں اسے نہیں دیکھ رہا ایک اور آدمی نے کہا: وہ تو منافق ہے' وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں کرتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''ایسے نہ کہو' کیا تم نہیں جانتے کہ اس نے اللہ کی رضا جوئی کے لیے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہے؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو اللہ کی قسم! ہم تو اس کی محبت اور گفت وشنید منافقوں ہی کے ساتھ دیکھتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ فرمایا:''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جہنم کی آگ پر حرام فرمادیا جس

نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/ ۵۱۸۔فتح)' ومسلم (۳۳)(۲۶۳)

حدیث نمبر ۴۱۸۔

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے تو ان میں سے ایک عورت دوڑتی پھر رہی تھی کہ اچانک اس نے قیدیوں میں سے (اپنے) بچے کو پا لیا' تو وہ اسے پکڑتی ہے اور اپنے سینے سے لگا لیتی ہے اور اسے دودھ پلاتی ہے (یہ منظر دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارا کیا خیال ہے یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟" ہم نے عرض کیا: نہیں' اللہ تعالیٰ کی قسم! آپ نے فرمایا: "بلا شبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ مہربان ہے' جتنی یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہے ۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/ ۴۲۶۔۴۲۷۔فتح)' ومسلم (۲۷۵۴)

حدیث نمبر ۴۱۹۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے اس کتاب میں جو اس کے پاس عرش پر ہے' لکھا کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہو گی"۔

ایک اور روایت میں ہے: "میرے غصے پر غالب ہے" ایک اور روایت میں ہے: (میری رحمت) میرے غصے پر سبقت لے گئی ہے۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۳/ ۳۸۴۔فتح)' ومسلم (۲۷۵۱)۔والروایة الثانیة عند البخاری (۶/ ۲۸۷ و ۱۳/ ۵۲۲۔فتح)' والثانیة عند البخاری (۱۳/ ۴۴۰ و ۵۲۲ فتح)' ومسلم (۲۷۵۱)(۱۵)۔

حدیث نمبر ۴۲۰۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے' ننانویں (۹۹) حصے اپنے پاس محفوظ رکھ لیے اور ایک حصہ زمین میں اتارا۔ پس اسی ایک حصے کی وجہ سے تمام مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے حتی کہ چوپایہ بھی اپنا کھر اپنے بچے سے اس اندیشے سے اٹھا لیتا ہے کہ کہیں اسے تکلیف نہ پہنچے۔"

ایک اور روایت میں ہے: ''اللہ تعالیٰ کے لیے رحمت کے سو حصے ہیں ؛ ان میں سے ایک حصہ جنوں، انسانوں ، چاپایوں اور کیڑے مکوڑوں کے درمیان اتارا، پس اس ایک ہی کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر نرمی کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے رحم سے پیش آتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے پر نرمی اور مہربانی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں پیچھے رکھ چھوڑی ہیں ؛ جن کے ذریعے وہ روز قیامت اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔'' (متفق علیہ)

اور اس کو امام مسلم نے بھی حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے لیے سو رحمتیں ہیں ؛ ان میں سے ایک رحمت کے ذریعے پوری مخلوق آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے ننانوے قیامت کے دن کے لیے محفوظ ہیں۔''

ایک اور روایت میں ہے: ''اللہ تعالیٰ نے جس روز آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو سو رحمتیں پیدا فرمائیں ؛ ہر رحمت (اتنی ہے کہ) آسمان وزمین کے درمیانی خلاء کو پُر کردے ؛ ان میں سے ایک رحمت کو اس نے زمین میں رکھ دیا ؛ اسی وجہ سے والدہ اپنے بچے پر اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے پر مہربانی کرتے ہیں۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس (دنیوی) رحمت کے ساتھ ملا کر اس (سو) کو مکمل فرمائے گا۔''

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/۴۳۱۔فتح)، ومسلم (۲۷۵۲)، والروایة الثانیةلمسلم (۲۷۵۲)(۱۹)، وحدیث سلمان عندمسلم (۲۷۵۳)(۲۰)، والروایة الثانیةمن حدیث سلمان عند مسلم (۲۷۵۳)(۲۱)

حدیث نمبر ۴۲۱۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی نبی ﷺ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: ''بندہ گناہ کرتا ہے اور پھر کہتا ہے: اے اللہ میرا گناہ معاف کردے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کیا اور اسے معلوم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ کی وجہ سے پکڑتا بھی ہے۔ وہ پھر گناہ کرتا ہے تو کہتا ہے: اے میرے رب! میرے گناہ معاف کردے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کیا اور اسے معلوم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اسی کی وجہ سے مؤاخذہ بھی کرتا ہے۔ وہ پھر گناہ کرتا ہے تو کہتا ہے: اے میرے رب! میرا گناہ معاف کردے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کیا اور اسے معلوم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس پر مؤاخذہ بھی کرتا ہے

یقیناً میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا پس وہ جو چاہے کرے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۳/ ۴۶۶۔فتح)، ومسلم (۲۷۵۸)

حدیث نمبر ۴۲۲۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ تمہیں لے جاتا اور ایسی قوم کو پیدا فرماتا جو گناہ کرتی اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتی اور وہ اسے معاف کر دیتا۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۷۴۹)

حدیث نمبر ۴۲۳۔

حضرت ابوایوب خالد بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا فرماتا جو گناہ کرتے پھر مغفرت طلب کرتے تو وہ (اللہ) انہیں معاف فرما دیتا ہے'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۷۴۸)

آیت نمبر ۴۲۴۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ہمارے ساتھ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی چند آدمیوں کے ساتھ موجود تھے۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان سے اٹھ کر چلے گئے اور ہمارے پاس آنے میں تاخیر فرما دی تو ہمیں اندیشہ ہوا کہ ہماری غیر موجودگی میں آپ کو نقصان نہ پہنچایا گیا ہو ہم گھبرا گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ پس میں ان گھبرانے والوں میں پہلا شخص تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں باہر نکلا حتیٰ کہ میں انصار کے ایک باغ میں پہنچ گیا۔ پھر انھوں نے لمبی حدیث بیان کی جس میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے: ''جاؤ'' ''تمہیں اس باغ کے باہر جو بھی ایسا شخص ملے جو دل کے یقین کے ساتھ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسے جنت کی خوشخبری سنا دو۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۳۱)

حدیث نمبر ۴۲۵۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تلاوت فرمائی جو ابراہیمؑ کے بارے میں ہے: ''اے رب! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا' پس جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے'' اور عیسیٰؑ کا قول: ''اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو تو یقیناً غالب، حکمت والا ہے'' پس آپ نے (دعا کے لیے) اپنے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: ''اے اللہ! میری امت! میری امت! اور آپ نے رونا شروع کر دیا' اللہ عزوجل نے فرمایا: ''اے جبرائیل! محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور تیرا رب سب کچھ جانتا ہے' ان سے پوچھو کہ وہ کیوں رو رہے ہیں؟ پس جبرائیلؑ آپ کے پاس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بتایا تو جو انھوں نے فرمایا تھا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے جبرائیل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں خوش کر دیں گے اور آپ کو ناراض نہیں کریں گے۔'' (مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (٢٠٢)

حدیث نمبر ۴۲۶۔

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا کہ آپ نے فرمایا: ''اے معاذ! کیا تم جانتے ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ کا اس کے بندوں پر کیا حق ہے؟ اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟'' میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اسکی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ اس کو عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو خوش خبری نہ دوں؟ آپ نے فرمایا: ''انہیں خوشخبری نہ دو' ورنہ وہ اسی پر توکل اور بھروسہ کر لیں گے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/۵۸۔فتح)' ومسلم (۳۰) (۴۹)

حدیث نمبر ۴۶۷۔

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب مسلمان سے قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مفہوم ہے: ''اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو دنیا کی زندگی میں بھی مضبوط بات کے ساتھ ثابت

قدم رکھتا ہے۔اور آخرت میں بھی ثابت قدم رکھے گا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخجر البخاری (۳/ ۲۳۱۔فتح)' ومسلم (۲۸۷۱)

حدیث نمبر ۴۲۸۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' کافر جب (دنیا میں) کوئی اچھا عمل کرتا ہے تو اسے اس کا بدلہ دنیا کی کچھ نعمتیں دے کر دے دیا جاتا ہے اور مومن کا جو معاملہ ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو آخرت کے لیے ذخیرہ فرمالیتا ہے اور دنیا میں اسے رزق اس کی اطاعت پر دیا جاتا ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے:'' بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی مومن پر اسکی نیکی کے بارے میں ظلم نہیں کرتا' اسے دنیا میں اس کا بدلہ دیا جاتا ہے۔اور آخرت میں بھی اسے بدلہ دیا جائے گا' اور جو کافر ہے تو اس کے وہ اچھے اعمال جو وہ اللہ تعالیٰ کے لیے کرتا ہے تو اسے ان کے بدلے میں دنیا میں نعمتیں دے دی جاتی ہیں' حتیٰ کہ جب وہ آخرت میں پہنچتا ہے تو اس کی کوئی نیکی اور بھلائی نہیں ہوگی جس کا اسے بدلہ دیا جائے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۲۸۰۸) (۵۷)' والرواية الثانية له (۲۸۰۸)

حدیث نمبر ۴۲۹۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا:'' پانچوں نمازوں کی مثال اس جاری بڑی نہر جیسی ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے پر ہو اور وہ اس سے ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۶۶۸)

حدیث نمبر ۴۳۰۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا'' جو مسلمان آدمی فوت ہوتا ہے اور چالیس ایسے آدمی اس کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تو اللہ تعالیٰ اس میت کے حق میں ان کی شفاعت قبول فرماتا ہے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث :أخرجه مسلم (۹۴۸)

حدیث نمبر ۴۳۱۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تقریباً چالیس آدمی ایک خیمے میں تھے کہ آپ نے فرمایا:'' کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت میں سے ایک چوتھائی تم ہو؟'' ہم نے عرض کیا: جی

ہاں! آپ نے فرمایا: ”کیا تم پسند کرتے ہو۔ کہ اہل جنت کا ایک تہائی تم ہو؟“ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! میں تو یقیناً یہ امید رکھتا ہوں کہ اہل جنت کا نصف تم ہو گے، یہ اس لیے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہو گا اور اہل شرک کے مقابلے میں تم اسی طرح ہو جیسے سیاہ بیل کی جلد میں ایک سفید بال یا پھر سرخ بیل کی جلد میں سیاہ بال ہوں “ (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (١١/٣٧٨۔ فتح)، ومسلم (٢٢١) (٣٧٧)

حدیث نمبر ۴۳۲۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایک یہودی یا عیسائی دے گا: اور فرمائے گا یہ آگ کی آزادی سے تمہارا فدیہ ہے۔“ (مسلم)
ایک اور روایت میں انہی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت کچھ مسلمان ایسے بھی آئیں گے جن کے گناہ پہاڑوں کی مثل ہوں گے، اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا۔“ (مسلم)
”اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایک یہودی یا عیسائی دے گا اور فرمائے گا یہ آگ کی آزادی سے تمہارا فدیہ ہے“ اس کا مطلب وہ ہے جو حضرت ابوہریرہؓ کی اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ ”ہر ایک کے لیے ایک مقام جنت میں ہے اور ایک مقام جہنم میں ہے، پس جب مومن جنت میں چلا جائے گا تو کافر جہنم میں اس کا جانشین ہو گا، اس لیے کہ وہ اپنے کفر کی وجہ سے اسی کا مستحق ہے“ (فکاکک) ”تیرا بدلہ“ اس کا مطلب یہ ہے کہ تو جہنم میں داخل کرنے کے لیے پیش کیا گیا تھا اور یہ تمہارا فدیہ اور بدلہ ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کے لیے ایک تعداد مقرر کی ہے کہ جس سے وہ اسے بھرے گا، تو جب کفار اپنے گناہوں اور کفر کی وجہ سے داخل ہوں گے تو گویا وہ مسلمانوں کے لیے جہنم سے آزادی کا فدیہ اور بدلہ بن جائیں گے۔“ (اللہ أعلم!)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (٢٧٦٧)، والرواية الثانية عنده (٢٧٦٧) (٥١)

حدیث نمبر ۴۳۳۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت والے دن مومن کو اپنے رب کو قریب کر دیا جائے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے گا اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرائے گا، پوچھے گا: کیا تم یہ گناہ جانتے ہو؟ کیا تم اس گناہ کا اعتراف کرتے ہو؟ وہ

عرض کرے گا: میرے رب! میں اعتراف کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ میں نے یقیناً دنیا میں اس کی پردہ پوشی کی اور میں آج بھی اسے معاف کرتا ہوں' پس اسے اس کی نیکیوں والا دفتر دے دیا جائیگا۔''
(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۸/ ۳۵۳۔فتح)' ومسلم (۲۷۶۸)

حدیث نمبر ۴۳۴۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت کو بوسہ دے دیا تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو بتایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور تم نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں اور رات کے کچھ حصے میں' بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ پس اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حکم میرے لیے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا: ''(یہ حکم) میری تمام امت کے لیے ہے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخآری (۸/۲۔فتح)' ومسلم (۲۷۶۳)

حدیث نمبر ۴۳۵۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھ سے ایسا جرم ہو گیا ہے جس کی سزا حد ہے' لہٰذا آپ اسے مجھ پر نافذ فرمائیں' اسی اثناء میں نماز کا وقت ہو گیا۔ تو اس آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پس جب وہ نماز پڑھ چکا تو اس نے پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھ سے ایسا جرم سرزد ہو گیا ہے جس کی سزا حد ہے' لہٰذا آپ کتاب اللہ کا جو حکم ہے مجھ پر نافذ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی ہے؟'' اس نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: ''تجھے معاف کر دیا گیا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۲/ ۱۳۳۔فتح)' ومسلم (۲۷۶۴)

فقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۴۳۴) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۴۳۶۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو کھانا کھائے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر ادا کرے یا وہ پانی پیئے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور

اس کا شکر ادا کرے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۷۳۴)۔

حدیث نمبر ۴۳۷۔

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کو برائی کرنے والا توبہ کرلے اور وہ دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کو برائی کرنے والا توبہ کرلے (اور توبہ ومغفرت کا یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے) حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱٦) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۴۳۸۔

حضرت ابونجیح عمر بن عسبہ (عین اور باء پر زبر) بیان کرتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلیت میں یہ گمان کیا کرتا تھا۔ کہ لوگ گمراہی میں مبتلا ہیں' وہ کسی دین پر نہیں' بتوں کی پوجا کرتے ہیں پس (اسی اثناء میں) میں نے سنا کہ مکہ ایک آدمی ہے جو لوگوں کو (بتوں کے خلاف اور توحید کی) باتیں بتاتا ہے' میں اپنی سواری پر سوار ہوا تو اس شخص کے پاس مکہ پہنچ گیا۔ پس پتا چلا کہ رسول اللہ چھپ چھپ کر اپنا کام کر رہے ہیں آپ کی قوم آپ پر دلیر ہے۔ میں بھی چوری چھپے بڑی احتیاط کے ساتھ آپ کے پاس پہنچ گیا' میں نے آپ سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں نبی ہوں'' میں نے کہا نبی کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے'' میں نے کہا: آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے صلہ رحمی کرنے، بتوں کو توڑنے اور یہ کہ ایک اللہ کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے' یہ احکام دے کر بھیجا گیا ہوں'' میں نے کہا: اس مشن پر آپ کے ساتھ کون کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''آزاد اور غلام'' اس وقت حضرت ابوبکر اور حضرت بلالؓ آپ کے ساتھ تھے۔ میں نے کہا: میں بھی آپ کی اتباع کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ابھی تم اس کی طاقت نہیں رکھتے' کیا تم میرا اور لوگوں حال نہیں دیکھ رہے؟ تم فی الحال اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاؤ اور جب تم میرے متعلق سنو کہ میں غالب آ گیا ہوں تو پھر میرے پاس آنا'' صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے اہل خانہ کے پاس آ گیا' جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو میں اپنے اہل خانہ میں تھا اور آپ کے بارے میں خبریں معلوم کرتا رہتا تھا۔ اور جب سے آپ مدینے تشریف لائے تھے تو میں لوگوں سے پوچھتا رہتا حتیٰ کہ میرے گھر کے کچھ افراد مدینے گئے تو

میں نے ان سے پوچھا کہ اس آدمی کا کیا حال ہے جو مکہ سے مدینہ آیا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ لوگ تو اس کی طرف تیزی سے آرہے ہیں حالانکہ اس کی قوم نے تو اس قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہوسکے۔ پس میں بھی مدینے پہنچا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! تم وہی ہو جو مجھے مکہ میں ملے تھے۔'' صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے اس چیز کے بارے میں بتائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی ہے اور مجھے اس کا علم نہیں، آپ مجھے نماز کے متعلق بتائیں؟ آپ نے فرمایا: ''صبح کی نماز پڑھو، پھر نماز سے رکے رہو حتیٰ کہ سورج نیزے کے برابر بلند ہو جائے۔ اس لیے کہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو شیطان کے سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے اور اس وقت کافر اسے سجدہ کرتے ہیں۔ پھر نماز پڑھو اس لیے کہ نماز کے وقت فرشتے گواہ ہوتے اور لکھنے کے لیے حاضر ہوتے ہیں، حتیٰ کہ سایہ کم ہو کر نیزے کے برابر ہو جائے، پھر نماز سے رکے رہو، اس لیے کہ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے اور جب سایہ بڑھنے لگے تو پھر نماز پڑھو، اس لیے کہ نماز کے وقت فرشتے گواہ ہوتے اور لکھنے کے لیے حاضر ہوتے حتیٰ کہ تم نمازِ عصر پڑھو، پھر نماز سے رکے رہو حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے، کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں'' صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! وضو کے بارے میں مجھے بتائیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص اپنے وضو کا پانی قریب کرتا ہے پھر کلی کرتا ہے ناک میں پانی چڑھاتا ہے اور پھر ناک جھاڑ کر صاف کرتا ہے تو اس کے چہرے، منہ، اور ناک کے گناہ گر جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے چہرہ دھوتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے تو پھر اس کے چہرے کی خطائیں داڑھی کے کناروں سے پانی کے ساتھ گر جاتی ہیں، پھر وہ اپنے ہاتھ کہنیوں سمیت دھوتا ہے تو اسکے ہاتھوں کے گناہ اس کے پوروں سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ اس کے بالوں کے کناروں سے پانی کیساتھ گر جاتے ہیں۔ پھر وہ اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھوتا ہے۔ تو اس کے پاؤں کے گناہ اس کی انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور بزرگی اس طرح بیان کرتا ہے جو اسکی شان کے لائق ہے اور اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی یاد کے لیے فارغ کر دیتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو کر نکلتا ہے جیسے وہ اس روز تھا جس روز اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔'' حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو امامہ رسول اللہ ﷺ

کے صحابی کو یہ حدیث بیان کی تو ابوامامہ نے انہیں کہا: اے عمرو بن عبسہ! غور کرو تم کیا بیان کر رہے ہو؟ اس آدمی کو ایک ہی جگہ مقام دے دیا جائے گا؟ حضرت عمروؓ نے کہا: اے ابوامامہ! میری عمر زیادہ ہو گئی ہڈیاں کمزور ہو گئیں اور میری موت قریب آ گئی ہے اور مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولوں اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولوں اگر میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ایک بار یا دو بار یا تین بار حتیٰ کہ سات بار تک سنی ہوتی تو میں اسے کبھی بیان نہ کرتا لیکن میں نے اسے اس سے بھی زیادہ مرتبہ سنا ہے۔" (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۸۳۲)

حدیث نمبر ۴۳۹۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے پہلے اس کے نبی کی روح کو قبض فرمالیتا ہے اور اسے امت کے لیے پیش رو اور میرِ سامان بنا دیتا ہے۔ اور جب کسی امت کی ہلاکت کا ارادہ کرتا ہے تو اس امت پر نبی کی زندگی میں عذاب نازل کرتا ہے اور اسے ہلاک کر دیتا ہے جبکہ نبی اپنی زندگی میں ان کی ہلاکت کا مشاہدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس امت کی ہلاکت سے نبی کی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیتا ہے جبکہ وہ اس (نبی) کو جھٹلاتے اور اس کے حکم کی نافرمانی کرتے تھے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۲۸۸)

۵۲۔ باب: اچھی امید رکھنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندے کے متعلق خبر دیتے ہوئے اس کا قول نقل فرمایا: "میں اپنے معاملے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سونپتا ہوں یقیناً اللہ تعالیٰ بندوں کو دیکھنے والا ہے پس اللہ تعالیٰ نے اسے ان برائیوں سے بچالیا جن کی انھوں نے تدبیریں کیں اور منصوبہ بندی کی۔" (سورۃ غافر: ۴۴، ۴۵)

حدیث نمبر ۴۴۰۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان اور امید کے مطابق ہوتا ہوں جیسا وہ میرے بارے میں گمان کرتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی قسم! یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ

خوش ہوتا ہے۔ جو جنگل بیاباں میں اپنی گم شدہ سواری پا لینے پر خوش ہوتا ہے جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو شخص ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں اسکی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں‘‘ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱۳/ ۳۸۴ و ۵۱۲ ۔فتح)' ومسلم (۲۶۷۵)

حدیث نمبر ۴۴۱۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کی وفات سے تین دن پہلے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’تم میں سے ہر شخص کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھتے ہوئے موت آئے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۲۸۷۷)

حدیث نمبر ۴۴۲۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! بلاشبہ جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے اچھی امید رکھے گا تو میں تجھے بخشتا رہوں گا خواہ تیرے عمل کیسے ہی ہوں اور میں کوئی پروا بھی نہیں کروں گا۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرلے تو میں تجھے معاف کر دوں۔ اے ابن آدم اگر تو میرے پاس زمین بھر گناہوں کے ساتھ آئے پھر مجھ اس سے اس حال میں ملاقات کرے کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوگا تو میں تیرے پاس زمین بھر بخشش و مغفرت لے کے آؤں گا‘‘ (عنانُ السَّماءِ) عین پر زبر' بعض نے کہا کہ اسکے معنی ہے جو میرے لیے اس سے ظاہر ہو یعنی جب تو اپنا سر اٹھا کر دیکھے اور بعض نے کہا اس کا معنی بادل ہے (قراب الأرض) قاف پر پیش اور بعض نے قاف پر زیر بھی پڑھی ہے جبکہ پیش زیادہ صحیح اور مشہور ہے اور اس کا معنی ہے وہ چیز جو قریب قریب زمین بھر ہو (واللہ اعلم!)

(ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: صحیح لغیرہ۔ أخرجه الترمذی (۳۵۴۰)

یہ حدیث کثیر بن فائد کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کے مسند احمد (۵/ ۱۷۲) (۵/ ۱۰۸)' دامی (۲/ ۳۲۲) اور حاکم (۴/ ۲۴۱) میں شواہد موجود ہیں' جن کی بناء پر یہ حدیث صحیح ہے۔ (واللہ اعلم)

۵۳۔ باب: اللہ تعالیٰ سے خوف اور امید رکھنا

امام نووی ؒ بیان کرتے ہیں کہ معلوم ہونا چاہیے کہ بندے کے لیے حالت صحت میں پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا خوف اور امید دونوں کو ایک ساتھ رکھے اور اس کا خوف اور امید برابر ہو۔ جبکہ بیماری کی حالت میں امید کو غالب رکھے۔ کتاب وسنت وغیرہ کے نصوص سے قواعد شرع اس پر دلالت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے وہی لوگ بے خوف ہوتے ہیں جو خسارہ اٹھانیوالے ہیں۔'' (سورۃ الأعراف: ۹۹)

اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی رحمت سے وہی لوگ ناامید ہوتے ہیں جو کافر ہیں'' (سورۃ یوسف: ۸۷)

اور فرمایا: ''اس دن کئی چہرے سفید اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے۔'' (سورۃ آل عمران: ۱۰۶)

اور فرمایا: ''یقیناً تیرا رب جلد سزا دینے والا ہے اور وہ یقیناً بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔'' (سورۃ الأعراف: ۱۶۷)

اور فرمایا: ''بلاشبہ نیک لوگ نعمتوں میں اور کافر جہنم میں ہوں گے'' (سورۃ الإنفطار: ۱۳، ۱۴)

نیز فرمایا: ''پس جس شخص کے اعمال کا ترازو بھاری ہوگیا وہ دل پسند زندگی میں ہوگا اور جس کا ترازو ہلکا ہوگیا تو اس کا ٹھکانا ہاویہ (بھڑکتی ہوئی آگ) ہوگی'' (سورۃ القارعۃ: ۹۶)

حدیث نمبر ۴۴۳۔

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مومن کو اس سزا کا علم ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو پھر کوئی بھی اس کی جنت کی امید نہ رکھے اور اگر کافر کو اس رحمت کا علم ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو پھر اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو'' (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۲۷۵۵)

حدیث نمبر ۴۴۴۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جنازے کو تیار کر کے رکھا جاتا ہے اور لوگ یا آدمی اسے اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ جنازہ کسی نیک انسان کا ہوگا تو وہ کہتا ہے: مجھے آگے بڑھاؤ، مجھے آگے بڑھاؤ اور اگر وہ کسی گناہگار (انسان) کا ہو تو کہتا ہے: ہائے حسرت وافسوس! تم اسے کہاں لے کر جا رہے ہو؟ انسان کے سوا ہر چیز اس آواز کو سنتی ہے اور اگر کوئی انسان اسے سن لے تو وہ

بے ہوش ہو جائے۔"(بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۳/ ۱۸۱۔فتح)

حدیث نمبر ۴۴۵۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جنت تمہارے ایک شخص کے اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور جہنم بھی اسی طرح (قریب) ہے۔"(بخاری)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۰۵) ملاحظہ فرمائیں۔

۵۴۔باب: اللّٰہ تعالیٰ کے خوف اور اسکی ملاقات کے شوق میں رونے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:"وہ روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں اور یہ (قرآن) ان کو خشوع اور بڑھا دیتا ہے"(سورۃ الإسراء : ۱۰۹)

اور فرمایا:"کیا تم اس قرآن سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو۔"(سورۃ الإسراء: ۵۹، ۶۰)

حدیث نمبر ۴۴۶۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے فرمایا:"مجھے قرآن سناؤ:"میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں جبکہ قرآن تو آپ پر نازل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا:"میں پسند کرتا ہوں کہ میں اپنے علاوہ کسی اور سے سنوں"۔پس میں نے آپ کو سورۂ نساء سنانا شروع کی حتیٰ کہ میں اس آیت پر پہنچا:"پس اس وقت کیا صورت حال ہوگی جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ بنائیں گے؟"آپ نے فرمایا:"بس اب کافی ہے"میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے"(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۸/ ۲۵۰۔فتح)، ومسلم (۸۰۰)

حدیث نمبر ۴۴۷۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا خطبہ ارشاد فرمایا:"کہ میں نے اس جیسا خطبہ کبھی نہیں سنا" آپ نے فرمایا:"اگر تم وہ چیزیں جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ

روئے‘‘ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اپنے چہرے ڈھانپ لیے اوران کے رونے کی آواز آرہی تھی۔ (متفق علیہ۔اس پر بحث باب الخوف میں گزرچکی ہے)

توثيق الحديث کے لیے حدیث نمبر (۴۰۱)ملا حظه فرمائیں۔

حدیث نمبر ۴۴۸۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:’’ وہ آدمی جہنم میں نہیں جائے گا جواللہ تعالیٰ کے ڈر سے روئے حتیٰ کہ دودھ تھنوں میں واپس لوٹ جائے اور اللہ تعالیٰ کے رستے کا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھانہیں ہوگا‘‘ (ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح لغيره ـأخرجه الترمذى (۱۶۳۳ و ۲۳۱۱) والنسائى (۱۲/۶)،وأحمد (۵۰۵/۲)والحاكم (۲۶۰/۴)،والبغوى فى ((شرح السنة)) (۲۶۴/۱۴)

حدیث نمبر ۴۴۹۔

حضرت ابوہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:’’ سات (قسم کے) آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ اس روز اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ نصیب فرمائیگا۔جس روز اسکے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔:(۱)عادل حکمران (۲)وہ نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پرورش پائی اور پروان چڑھا

(۳)وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ اٹکا ہوا ہو(۴)وہ دوآدمی جو آپس میں اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہیں‘ اسی وجہ سے وہ اکٹھے ہوتے ہیں اوراسی وجہ سے ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں(۵)وہ آدمی جسے حسب نسب اور حسن وجمال والی عورت برائی کی دعوت دےتو وہ آدمی کہے کہ میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں (اور میں برائی نہیں کرتا)(۶)وہ آدمی جس نے صدقہ کیا اور اسے اس قدر پوشیدہ رکھا کہ اسکا بایاں ہاتھ نہیں جانتا کہ اسکے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا(۷)اور وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے (متفق علیہ)

توثيق الحديث کے لیے حدیث نمبر (۳۷۶)ملاحظه فرمائیں۔

حدیث نمبر ۴۵۰۔

حضرت عبداللہ بن شخیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور آپ کے پیٹ (یعنی سینے) سے رونے کی وجہ سے اس طرح آواز آرہی تھی جس طرح چولہے پر رکھی ہوئی ہنڈیا سے آتی ہے۔" (ابوداؤد۔ حدیث صحیح ہے) امام ترمذی نے اسے "الشمائل" میں صحیح سند سے ذکر کیا ہے)

توثيق الحديث:صحيح۔ أخرجه الترمذى فى ((الشمائل)) (٢٧٦)، أبو داود (٩٠٤) ، والنسائى (١٣/٣)،وأحمد (٢٥/٤ و ٢٦)

حديث نمبر ٤٥١۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تمہیں {لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا} (سورۂ بینہ) پڑھ کر سناؤں۔" حضرت ابی بن کعبؓ نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "ہاں!" پس حضرت اُبیؓ رو پڑے۔ (متفق علیہ)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت اُبیؓ نے رونا شروع کر دیا۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخارى (١٢٦/٧۔فتح)، ومسلم (٧٩٩)(٢٤٦)، والرواية الثانية عند مسلم (٧٩٩)

حديث نمبر ٤٥٢۔

حضرت انسؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ سے کہا: ہمارے ساتھ حضرت ام ایمنؓ کے پاس چلو ہم اسکی زیارت کریں جس طرح رسول اللہ ﷺ انکی زیارت کیا کرتے تھے۔ پس جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رو پڑیں ہم نے ان سے پوچھا: آپ کیوں روتی ہیں؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو رسول اللہ ﷺ کے لیے ہے وہ بہتر ہے انھوں نے کہا: میں اس لیے نہیں روتی کہ مجھے علم نہیں کہ جو اللہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے لیے ہے وہ بہتر ہے لیکن میں تو اسلیے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی کا آنا منقطع ہو گیا ہے پس حضرت ام ایمنؓ نے ان دونوں کو بھی رونے پر مجبور کر دیا اور وہ دونوں بھی حضرت ام ایمنؓ کے ساتھ رونے لگے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (٣٦٠) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۴۵۳۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی تکلیف زیادہ ہوگئی تو آپ سے نماز کی امامت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' حضرت عائشہؓ نے کہا: ابوبکر تو نرم دل آدمی ہیں' جب وہ تلاوت کرتے ہیں تو رونا ان پر غالب آجاتا ہے۔ آپ نے پھر فرمایا: ''انہیں کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے' وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا: بلاشبہ جب ابوبکرؓ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو وہ رونے کی وجہ سے لوگوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکیں گے۔
(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۱۶۵۔فتح)' ومسلم (۴۱۸) (۹۴)' والروایة الثانیة عندالبخاری (۲/۱۶۴۔فتح)' ومسلم (۴۱۸)(۹۵)

حدیث نمبر ۴۵۴۔

ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے پاس (افطاری کے بعد) کھانا لایا گیا جبکہ آپ روزے دار تھے' انھوں نے کہا: مصعب بن عمیرؓ شہید کردیے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے' انہیں کفن دینے کے لیے صرف ایک چادر میسر آئی' اگر اس سے ان کا سر ڈھانپا جاتا تو ان کے پاؤں ننگے ہوجاتے اور اگر اس سے ان کے پاؤں ڈھانپے جاتے تو اس کا سر ننگا ہوجاتا۔ پھر ہمارے لیے دنیا فراخ کر دی گئی جو ظاہر ہے یا فرمایا کہ ہمیں دنیا اتنی عطا کردی گئی جو ظاہر ہے' ہمیں تو اندیشہ ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں جلدی تو نہیں دے دیا گیا؟ پھر انھوں نے رونا شروع کردیا حتیٰ کہ انھوں نے کھانا بھی چھوڑ دیا۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۱۴۰۔۱۴۱۔فتح)

حدیث نمبر ۴۵۵۔

حضرت ابوامامہ صدی بن عجلان باہلیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں: ایک آنسوؤں کا وہ قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے نکلے اور ایک خون کا وہ قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہایا جائے' اور جو دو نشان ہیں ان میں سے ایک وہ نشان ہے جو اللہ تعالیٰ کی

راہ (جہاد) میں (زخم) لگے اور ایک وہ نشان جو اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کوئی فریضہ ادا کرتے ہوئے لگے۔" (ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث : حسن اِن اشاء اللّٰہ أخرجه الترمذی (١٦٦٩)

۵۵۔باب: دنیا سے بے رغبتی کی فضیلت' اسے تھوڑا حاصل کرنے کی ترغیب اور فقراء کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "دنیا کی زندگی کی مثال اس پانی کی سی ہے جسے ہم نے آسمان سے اتارا' پس اس سے زمین کا سبزہ' جس کو لوگ اور چوپائے کھاتے ہیں' خوب گنجان ہو کر نکلا' یہاں تک کہ جب وہ زمین اپنی رونق کا پورا حصہ لے چکی اور خوب مزین ہوگئی اور زمین کے ملکوں نے سمجھ لیا ۔کہ اب ہم اس پر بالکل قابض ہو گئے ہیں تو ایسی حالت میں دن میں یا رات میں اس پر ہماری طرف سے کوئی حادثہ آپڑا تو وہ ایسی ہوگئی گویا کل یہاں کچھ تھا ہی نہیں ۔ہم اسی طرح صاف صاف نشانیاں بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور فکر کرتے ہیں۔" (سورۃ یونس: ۲۴)

اور فرمایا: " اور ان سے دنیا کی مثال بیان کردو۔(وہ ایسی ہے) جیسے کہ پانی جسے ہم نے آسمان سے برسایا' اس کے ساتھ زمین کا سبزہ مل گیا پھر وہ چورا چورا ہو گیا کہ ہوائیں اسے اڑاتی پھرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔مال اور بیٹے تو دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں وہ ثواب کے لحاظ سے پروردگار کے ہاں بہت اچھی اور امید کے لحاظ سے بھی بہت بہتر ہے۔"
(سورۃ الکھف: ۴۵'۴۶)

اور فرمایا: "جان رکھو! کہ دنیا کی زندگی محض کھیل تماشا اور زینت اور تمہارے آپس میں فخر اور مال و اولاد کی ایک دوسرے سے زیادہ طلب ہے' جیسے بارش کہ کسانوں کو کھیتی بھلی لگتی ہے' پھر وہ خوب زور پر آتی ہے، پھر تو اس کو دیکھتا ہے کہ پک کر زرد پڑھ جاتی ہے پھر چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں (کافروں کے لیے) عذاب شدید اور (مومنوں کے لیے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشش اور خوشنودی ہے اور دنیا کی زندگی تو متاع فریب ہے۔" (سورۃ الحدید: ۲۰)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "لوگوں کو ان کی خواہشوں کی چیزیں یعنی عورتیں، بیٹے، سونے چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر، نشان لگے ہوئے گھوڑے، مویشی اور کھیتی بڑی زینت دار معلوم ہوتی ہیں مگر یہ سب دنیاوی زندگی کے سامان ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پاس بہت اچھا ٹھکانا ہے۔" (سورۃ آل عمران: ۱۴)

اورفرمایا: ''اے لوگو! بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے، پس تمہیں دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ (شیطان) فریب دینے والا تمہیں فریب دے۔'' (سورۃ فاطر: ۵)

اورفرمایا: ''تم کو کثرت (مال وغیرہ) کی طلب نے غافل کر دیا، یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں، دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا پھر دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ دیکھو! اگر تم جانتے (یعنی) علم الیقین (رکھتے تو غفلت نہ کرتے) (سورۃ التکاثر: ۱۔۵)

اور اللہ نے فرمایا: ''یہ دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور تماشا ہے! اور آخرت کا گھر وہی ہمیشہ کا گھر ہے، اگر وہ جانتے ہوتے۔'' (سورۃ العنکبوت: ۶۴)

حدیث نمبر ۴۵۷۔

حضرت عمرو بن عوف انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراحؓ کو بحرین بھیجا کہ وہاں سے جزیہ لائیں۔ پس وہ بحرین سے مال لے کر آئے۔ انصار نے ابوعبیدہؓ کے آنے کے بارے میں سنا تو وہ سب نماز فجر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوئے، جب رسول اللہؐ نے نماز پڑھائی اور واپس جانے لگے تو وہ سب آپ کے سامنے پیش ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں دیکھا تو آپ مسکرائے پھر فرمایا: ''میرا خیال ہے کہ تم نے سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ لے کر آئے ہیں؟'' انھوں نے عرض کیا: ہاں! اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تم خوش ہو جاؤ اور خوش کن چیزوں کی امید رکھو، اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے تمہارے بارے میں فقر کا اندیشہ نہیں، لیکن مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم پر دنیا فراخ کر دی جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فراخ کر دی گئی تھی پھر تم بھی اس میں اس طرح رغبت کرو جیسے انھوں نے اس میں رغبت کی تھی اور یہ (رغبت) تمہیں ہلاک کر ڈالے جیسے اس نے انہیں ہلاکت سے دوچار کیا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/۲۵۷۔۲۵۸۔فتح)، ومسلم (۲۹۶۱)

حدیث نمبر ۴۵۸۔

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے، آپ نے فرمایا: ''میں اپنے بعد تمہارے متعلق جس چیز سے ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم پر دنیا کی زینب و رونق اور اس کی زیب و زینت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/ ۳۲۷۔فتح)، ومسلم (۱۰۵۲) (۱۲۳)

حدیث نمبر ۴۵۹۔

حضرت ابوسعید خدریؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ دنیا شیریں اور سرسبز وشاداب ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا جانشین بنائے گا، پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو؟ پس دنیا کے فتنے سے بچو اور عورتوں کے فتنے اور مکروفریب سے بچو۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۷۰) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۴۶۰۔

حجرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے۔'' (متفق علیہ)۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/ ۴۶۔فتح)، و مسلم (۱۸۰۵)

حدیث نمبر ۴۶۱۔

حضرت انسؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: ''میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں: اس کے گھر والے، اس کا مال اور اسکے اعمال، پس دو چیزیں تو واپس آجاتی ہیں اور ایک چیز باقی رہ جاتی ہے اس کے گھر والے اور اس کا مال وغیرہ واپس آجاتے ہیں اور اس کے اعمال باقی رہ جاتے ہیں'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۰۴) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۴۶۲۔

حضرت انسؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روز قیامت اہل جہنم میں سے ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ نعمتوں والا ہوگا، پس اسے جہنم میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور پھر اس سے پوچھا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تو تم نے دنیا میں کوئی خیر و بھلائی دیکھی؟ کیا تجھ پر خوشحالی کا کبھی گزر ہوا؟ وہ کہے گا نہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! اے میرے رب! اور پھر اہل جنت میں سے ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ دکھی، مصیبت زدہ اور محتاج تھا، اسے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور پھر اس سے پوچھا جائے گا اے ابن آدم! کیا تو نے دنیا میں کوئی تنگی و تکلیف دیکھی؟ کیا تیرے ساتھ کبھی کسی سختی و مصیبت کا گزر ہوا وہ کہے گا نہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! میں تو کبھی کسی مصیبت اور تکلیف سے

دوچار نہیں ہوا اور نہ میں نے کبھی کوئی مصیبت دیکھی ہے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۸۰۷)

حدیث نمبر ۴۶۳۔

حضرت مستورد بن شداد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسے ہے۔ جیسے تم میں سے کوئی ایک اپنی انگلی کو سمندر میں ڈبوئے اور پھر اسے نکال کر دیکھے کہ وہ اپنے ساتھ کتنا پانی لاتی ہے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۸۵۸)

حدیث نمبر ۴۶۴۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بازار سے گزرے اور آپ کے دونوں طرف لوگ (صحابہ) تھے پس آپ ایک بکری کے مردہ بچے کے پاس سے گزرے جس کے چھوٹے چھوٹے کان تھے۔ پس آپ نے اسے اس کے ایک کان سے پکڑا اور پھر فرمایا: '' تم میں سے اسے کوئی ایک درہم کے بدلے میں لینا پسند کرتا ہے؟'' انھوں نے کہا: ہم تو اسے کسی بھی چیز کے بدلے لینا پسند نہیں کرتے اور ہم اسے لے کر کریں گے بھی کیا؟ پھر آپ نے فرمایا: '' کیا تم پسند کرتے ہو کہ یہ تمہیں (مفت میں) مل جائے؟'' انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر یہ زندہ ہوتا تو بھی یہ عیب دار تھا اس لیے کہ یہ چھوٹے کانوں والا ہے اور اب اسے کون لے گا جب کہ یہ مردہ ہے آپ نے فرمایا: '' اللہ تعالیٰ کی قسم! یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا یہ مردار تمہارے نزدیک حقیر ہے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۹۵۷)

حدیث نمبر ۴۶۵۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مدینے کی پتھریلی زمین میں جا رہا تھا کہ ہم احد پہاڑ کے قریب پہنچ گئے آپ نے فرمایا: '' اے ابوذر! میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا: '' مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس اس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تین دن گزر جائیں اور میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی باقی ہو سوائے اس کے جو میں نے قرض کی ادائیگی کے لیے رکھا ہو جبکہ باقی سارا میں اللہ تعالیٰ کے بندوں میں اس طرح اس طرح اور اس طرح خرچ کر دوں۔'' آپ نے

اپنے دائیں بائیں اور اپنے پیچھے کی طرف اشارہ فرمایا' پھر آپ نے چلنا شروع کر دیا اور پھر فرمایا: ''پھر بلاشبہ (مال و دولت کی) کثرت والے ہی (ثواب کے لحاظ سے) روز قیامت بہت کم ہوں گے' سوائے اس شخص کے جو (اپنے) مال کو اس طرح' اس طرح اور اس طرح (خرچ کرے)۔'' آپ نے اپنے دائیں بائیں اور پیچھے کی طرف اشارہ کیا کہ اس طرح خرچ کرنے والے (اور پھر فرمایا): ''ایسے لوگ کم ہیں:'' پھر آپ نے مجھے فرمایا: ''اپنی جگہ رہنا' یہاں سے یہ نہ جانا حتیٰ کہ میں آپ کے پاس آ جاؤں۔'' پھر آپ رات کی تاریکی میں چلے گئے حتیٰ کہ آپ اوجھل ہو گئے پس میں نے ایک بلند آواز سنی تو مجھے اندیشہ ہوا کہ کسی شخص نے نبی ﷺ کو نقصان پہنچانے کا نہ سوچا ہو؟ میں نے آپ کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو مجھے آپ کا یہ فرمان یاد آ گیا کہ ''یہاں سے نہ جانا حتیٰ کہ میں تمہارے پاس آ جاؤں گا'' لہٰذا میں وہاں سے نہ گیا حتیٰ کہ آپ میرے پاس تشریف لے آئے۔ میں نے عرض کیا: میں نے ایک آواز سنی تھی۔ جس سے میں تو ڈر گیا تھا' پھر میں نے آپ سے پوری بات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس آواز کو سنا تھا؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''وہ جبریل تھے جو میرے پاس آئے تھے اور انھوں نے فرمایا: آپ کی امت میں سے جو شخص اس حالت میں فوت ہو گا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا' میں نے کہا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ جبریلؑ نے کہا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو' (متفق علیہ اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/۲۶۰۔۲۶۱۔فتح)' ومسلم (۹۴) (۳۲)

حدیث نمبر ۴۶۶۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے یہ بات پسند نہیں کہ تین راتیں گزر جائیں اور اس میں سے کوئی چیز میرے پاس باقی ہو' سوائے اس کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لیے بچا کر محفوظ کر لوں گا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/۶۴۔فتح)' ومسلم (۹۹۱)

حدیث نمبر ۴۶۷۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان لوگوں کی طرف دیکھو جو (مال واسباب کے لحاظ سے) تم سے نیچے (کمتر ہیں) اور ان کی طرف نہ دیکھو جو تم سے (اس لحاظ سے) اوپر ہیں

پس اس طرح زیادہ بہتر اور مناسب ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کی ناقدری نہ کرو جن سے اللہ تعالیٰ نے تمھیں نوازا ہے۔'' (متفق علیہ ۔ یہ مسلم کے الفاظ ہیں)

اور بخاری کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: 'جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جسے مال اور تخلیق کے لحاظ سے اس پر فضیلت حاصل ہے تو اسے اس شخص کی طرف بھی دیکھنا چاہیے جو اس سے کم تر ہے''

توثیق الحدیث: أخرج الروایة الأولی مسلم (۲۹۶۳) (۹)' وھو عند البخاری (۱۱/ ۳۲۲۔فتح)' ومسلم (۲۹۶۳)

حدیث نمبر ۴۶۸۔

انہی حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دینار و درہم اور شال و دوشالے کا بندہ ہلاک ہو گیا' اگر اسے دیا جائے تو خوش اور اگر نہ دیا جائے تو باراض ہو جاتا ہے۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/ ۸۱۔فتح)۔

حدیث نمبر ۴۶۹۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اہل صفہ کے ستر آدمیوں کو دیکھا' ان میں سے کسی ایک آدمی کے پاس بھی جسم کے اوپر کا پورا حصہ چھپانے کے لیے چادر نہیں تھی۔ کسی کے پاس (صرف) نچلا دھڑ ڈھانپنے کے لیے کپڑا تھا' یا چادر تھی جسے انھوں نے اپنی گردنوں سے باندھا ہوا تھا۔ پس کسی کی چادر تو نصف پنڈلی تک پہنچی اور کسی کی ٹخنوں تک اور وہ اپنے ہاتھوں سے اسے اکٹھا کرتے اور پکڑ کر رکھتے کہ کہیں ستر نہ کھل جائے (یعنی شرم گاہ وغیرہ ظاہر نہ ہو جائے)۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/ ۵۳۶۔فتح)'

حدیث نمبر ۴۷۰۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۹۵۶)

حدیث نمبر ۴۷۱۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا: ''تم دنیا میں ایسے رہو گویا تم

ایک اجنبی یا راہ گیر ہو۔'' اور حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے۔: جب تم شام کر لو تو پھر صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح کر لو تو شام کا انتظار نہ کرو اور اپنی صحت سے اپنی بیماری کے لیے اور اپنی زندگی سے اپنی موت کے لیے کچھ حاصل کر لو۔'' (بخاری)

علماء نے اس حدیث کی شرح اس طرح کی ہے کہ تم دنیا کی طرف زیادہ مائل نہ ہو اور نہ اسے مستقل وطن بناؤ اور نہ دنیا میں زیادہ دیر رہنے کے لیے دل میں منصوبہ بندی کرو اور نہ اس کی طرف زیادہ توجہ دو۔ بس اس کے ساتھ اتنا ہی تعلق رکھو جتنا کسی اجنبی اور پردیسی کو پرائے دیس سے تعلق ہوتا ہے اور دنیا میں زیادہ مشغول نہ ہو مگر اسی طرح جیسے ایک مسافر اپنے گھر جانے کا ارادہ رکھتا ہو وہ دیار غیر سے زیادہ تعلق اور وابستگی نہیں رکھتا۔ وباللہ التوفیق!

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/۲۳۳۔فتح)'

حدیث نمبر ۴۷۲۔

حضرت ابوالعباس سہل بن سعد ساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے پیار کریں۔ آپ نے فرمایا: ''تم دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیاز ہو جاؤ تو لوگ تم سے محبت کریں گے۔''

(حدیث حسن ہے۔ ابن ماجہ وغیرہ نے اسے حسن سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے)

توثیق الحدیث: ضعیف کما بینة مفصلا فی ((صحیح کتاب الأذکار وضعیفة)) (۱۲۵۰/۲۶۷۔فتح)' فأغنی عن الإ طالة

حدیث نمبر ۴۷۳۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے دنیا کے اس مال واسباب کا ذکر کیا جو لوگوں کو حاصل ہو گیا تھا پھر فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ پورا دن بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر جھکے رہتے آپ کو ردی کھجور بھی میسر نہ آتی کہ جس سے اپنا پیٹ بھر لیتے'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۹۷۸)

حدیث نمبر ۴۷۴۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو میرے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو کوئی جاندار کھا سکے سوائے تھوڑے سے جَو کے جو میرے طاق میں رکھے ہوئے تھے۔ بس کافی مدت تک میں اس میں سے کھاتی رہی۔ پس (ایک روز) میں نے اسے ناپا تو وہ ختم ہو گئے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲۰۹/۶۔فتح)، ومسلم (۲۹۷۳)

حدیث نمبر ۴۷۵۔

حضرت عمرو بن حارثؓ ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارثؓ کے بھائی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی موت کے وقت کوئی دینار چھوڑا نہ درہم کوئی غلام چھوڑا نہ لونڈی اور نہ کوئی اور چیز چھوڑی سوائے ایک سفید خچر چھوڑا کہ جس پر آپ سواری کیا کرتے تھے۔ اور اپنے اسلحہ اور وہ زمین چھوڑی جسے آپ نے مسافروں کے لیے وقف کر دیا تھا۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث: البخاری (۳۵۶/۵۔فتح)

حدیث نمبر ۴۷۶۔

حضرت خباب بن ارتؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی ہم اللہ کی رضا چاہتے تھے پس اللہ کے ہاں ہمارا اجر ثابت ہو گیا۔ ہم میں سے بعض وہ ہیں جو فوت ہو گئے اور انھوں نے اپنے اجر میں سے (مالِ غنیمت کی صورت میں) کچھ نہیں کھایا۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ بھی انہی میں سے ہیں جو غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ انھوں نے اپنے پیچھے ایک دھاری دار چادر چھوڑی۔ پس جب ہم اس چادر سے ان کا سر ڈھانپتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا: ''کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر کچھ اذخر (گھاس) ڈال دیں۔ اور ہم میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ ان کے پھل پک گئے ہیں اور وہ انہیں چن رہے ہیں (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۴۲/۳۔فتح)، ومسلم (۹۴۰)

حدیث نمبر ۴۷۷۔

حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی حیثیت مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتا۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح لغیرہ أخرجه الترمذی (۲۳۲۰)
ترمذی کی سند میں ایک راوی عبدالحمید بن سلیمان ضعیف ہے لیکن یہ حدیث شواہد اور متابعات کی وجہ سے صحیح ہے۔

حدیث نمبر ۴۷۸۔
حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگو! سنو! بلاشبہ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر اور ان چیزوں کے جو اس سے تعلق رکھتی ہیں اور سوائے دین کے عالم اور متعلم کے۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)
توثیق الحدیث: صحیح لغیرہ أخرجه الترمذی (۲۳۲۲)، وابن ماجه (۴۱۱۲)، والبیهقی فی ((شعب الإیمان)) (۱۷۰۸) وابن أبی عاصم فی ((الزهد)) (۵۷)

حدیث نمبر ۴۷۹۔
حضرت عبداللہ بن سعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جائیداد اور زمین وغیرہ نہ بنانا ورنہ تم دنیا کی طرف مائل اور راغب ہو جاؤ گے۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)
توثیق الحدیث؛ حسن لغیرہ أخرجه الترمذی (۲۳۲۸)، وأحمد (۱/۳۷۷ و ۴۲۶ و ۴۴۳)، وأبوداود الطیالسی (۳۷۹) وابغوی فی ((شرح السنة)) (۱۴/۲۳۷)، والخطیب البغدای فی ((تاریخ بغدار)) (۱/۱۸)، و الحاکم (۴/۳۲۲)، وابن حبان (۷۱۰)، وأبو یعلی (۵۲۰۰) اس حدیث کی سند میں مغیرہ بن سعد بن أخرم اور اس کا باپ بسبب جہالت ضعیف ہیں لیکن اس کا شاہد ابن عمرؓ سے ''الصحیة (۱۲)'' اور ''ال مالی ا املی (۲/۶۹)'' میں موجود ہے جس کی بناء پر یہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔ واللہ اعلم!

حدیث نمبر ۴۸۰۔
حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے اور ہم اس وقت اپنی جھونپڑی کی مرمت کر رہے تھے آپ نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' ہم نے عرض کیا: یہ کمزور ہو کر

گرنے کے قریب تھی تو ہم اسے مرمت کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میں تو اجل (موت) کو اس سے بھی زیادہ قریب دیکھ رہا ہوں۔“ (اسے ابوداؤد اور ترمذی نے بخاری و مسلم کی مسند کے ساتھ روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا کہ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث؛ صحيح : أخرجه أبو داود (٥٢٣٦)، والترمذى (٢٣٣٥)، وابن ماجه (٤١٦٠)، وأحمد (١٦١/٢) بإسناد صحيح

حدیث نمبر ۴۸۱۔

حضرت کعب بن عیاضؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”ہر امت کے لیے ایک فتنہ ہوتا ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔“ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث؛ صحيح أخرجه الترمذى (٢٣٣٦) وأحمد (١٦٠/٤)، وابن حبان (٣٢٢٣)، والحاكم (٣١٨/٤) والقضاعى فى ((مسند الشهاب)) (١٠٢٢) وغيرهم باسناد صحيح

حدیث نمبر ۴۸۲۔

حضرت ابو عمرو، بعض نے کہا: ابو عبداللہ اور بعض نے کہا ابو لیلیٰ عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ابن آدم کے لیے یہ ان چیزوں کے علاوہ کسی چیز میں حق نہیں ہے، ایک گھر جس میں وہ قیام پذیر ہو، کپڑا جس سے وہ اپنا ستر چھپائے اور بغیر سالن کے (یا موٹی) روٹی اور پانی۔“ (ترمذی۔ حدیث صحیح ہے)

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے ابوداؤد سلیمان بن سالم بلخی سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نضر بن شمیل سے سنا، وہ فرماتے ہیں ”جلف“ سے مراد وہ روٹی جس کے ساتھ سالن نہ ہو اور ان کے علاوہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں۔ ”جلف“ سے مراد موٹی روٹی ہے۔ ہروی فرماتے ہیں: ”جلف“ سے مراد روٹی رکھنے کا برتن ہے جیسے اون یا بولوں یا خرجی (زنبیل، ٹوکری وغیرہ)۔ اللہ اعلم!

توثيق الحديث :ضعيف :أخرجه الترمذى (٢٣٤١)

حدیث نمبر ۴۸۳۔

حضرت عبداللہ بن شخیرؓ (شین اور خاء پر زیر اور خاء پر شد) بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوا تو آپ {أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ} کی تلاوت فرما رہے تھے، پھر آپ نے فرمایا: ''ابن آدم کہتا ہے: میرا مال، حالانکہ اے ابن آدم! تیرا مال تو وہی ہے جو تو نے کھا کر ختم کر دیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صدقہ کر کے آگے بھیج دیا۔'' (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (۲۹۵۸)

حديث نمبر ۴۸۴۔

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ دیکھو تم کیا کہہ رہے ہوں؟'' اس نے پھر کہا اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے تین بار یہی کہا، آپ نے فرمایا: ''اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو پھر فقر ومحتاجی کے لیے ٹاٹ تیار رکھو، کیونکہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر اس کی طرف اتنی تیزی سے آتا ہے کہ سیلاب بھی اتنی تیزی سے اپنے بہاؤ کے رخ پر نہیں جاتا۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث :ضعيف : أخرجه الترمذي (۲۳۵۰) اس کی سند میں شداد بن طلحہ راسبی اور ابوالوازع دو راوی ضعیف ہیں۔

حديث نمبر ۴۸۵۔

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو بھوکے بھیڑیے جنہیں بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑا جائے، وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا نقصان آدمی کے مال اور جاہ کی حرص اس کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحيح ۔ أخرجه الترمذي (۲۳۷۶) وأحمد (۳/۴۵۶) باسناد صحيح

حدیث نمبر ۴۸۶۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ ایک چٹائی پر لیٹ گئے، جب اٹھے تو آپ کے پہلو پر (چٹائی کے) نشان پڑے ہوئے تھے، ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ اجازت دیں تو ہم آپ کے لیے ایک گدا بنا دیں؟ آپ نے فرمایا: ''میرا دنیا سے کیا تعلق؟ میں تو دنیا میں اس سوار کی طرح ہوں جو کسی درخت کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لیے ٹھہرے، پھر چل پڑے اور اس

درخت کو چھوڑ دے۔'' (ترمذی وحدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: حسن لغیرہ: أخرجه الترمذی (۲۳۷۷)، وابن ماجه (۴۱۰۹)، وأحمد (۱/۳۹۱ و ۴۴۱)، والحاکم (۴/۳۱۰)۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے کیونکہ راوی حدیث مسعودی کی آخری عمر میں اختلاط ہو گیا تھا، لیکن احمد (۱/۳۰۱) ابن حبان (۶۳۵۳) اور حاکم (۴/۳۰۹، ۳۱۰) میں ابن عباسؓ کی حدیث اس کی شاہد ہے، اس سند میں ہلال بن خباب صدوق ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ موت سے پہلے سے بدل گیا تھا۔ بہر حال یہ حدیث اپنے جمیع شواہد کی بنا پر حسن ہے۔ واللہ اعلم!

حدیث نمبر ۴۸۷۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فقراء جنت میں مال داروں سے پانچ سو سال پہلے یہ داخل ہوں گے'' (ترمذی۔ حدیث صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح لغیرہ۔ أخرجه الترمذی (۲۳۵۴)، وابن ماجه (۴۱۲۲)، وأحمد (۲/۲۹۶) باسناد حسن۔

حدیث نمبر ۴۸۸۔

حضرت ابن عباس اور عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں جھانکا تو دیکھا کہ اس میں اکثریت فقراء کی ہے۔ میں نے جہنم میں جھانکا تو دیکھا کہ اس میں اکثریت عورتوں کی ہے۔'' (متفق علیہ) بخاری و مسلم میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے اور بخاری نے اسے حضرت عمران بن حصین سے بھی روایت کیا ہے۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/۲۷۳۔ فتح)، ومسلم (۲۷۳۷) من حدیث عباسؓ وأخرجه البخاری (۶/۳۱۸۔ فتح) من حدیث عمران بن حصین۔

حدیث نمبر ۴۸۹۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر مساکین ہیں اور مال و دولت والوں کو (حساب کے لیے) روکا

ہوا تھا' تاہم جہنمیوں کو جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دے دیا گیا تھا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۵۸) ملا حظہ فرمائیں

حدیث نمبر ۴۹۰۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کہی ہے وہ لبید (شاعر) کی بات ہے کہ ''سنو! اللہ تعالیٰ کے سوا جو کچھ ہے وہ باطل اور بے حقیقت ہے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۷/ ۱۴۹۔فتح' ومسلم (۲۲۵۶)

۵۶۔ باب: فاقہ، تنگ دستی، ماکولات، مشروبات اور ملبوسات میں تھوڑی چیزوں پر اکتفا کرنے، نفسانی لذتیں اور مرغوب چیزیں ترک کر دینے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پس ان کے بعد کچھ نالائق لوگ ان کے جانشین ہوئے' جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ گئے۔ پس عنقریب یہ عذاب جہنم سے دوچار ہوں گے' مگر جس نے توبہ کر لی، ایمان لایا اور عمل صالح کیے' ایسے لوگ یقیناً جنت میں جائیں گے اور ان پر کچھ ظلم نہیں کیا جائے گا۔''
(سورۃ مریم: ۵۹، ۶۰)

اور فرمایا: ''پس وہ (قارون) اپنی آرائش کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے آیا تو ان لوگوں نے جو دنیا کی زندگی کے طالب تھے' کہا: اے کاش! ہم کو بھی وہ مال اور ساز وسامان ملتا جو قارون کو دیا گیا ہے! وہ تو بڑے نصیبے والا ہے! اور جن کو دین کا علم دیا گیا تھا انھوں نے کہا: تمہارے لیے بربادی ہو' اللہ تعالیٰ کا بدلہ ان لوگوں کے لیے بہت بہتر ہے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کیے'' (سورۃ القصص: ۷۹' ۸۰)

اور فرمایا: ''پھر تم اس دن نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھے جاؤ گے۔'' (سورۃ التکاثر: ۸)

اور فرمایا: ''جو دنیائے فانی کا ارادہ کرتا ہے ہم اس کو دنیا ہی میں جتنا چاہیں گے اور جس کے لیے چاہیں گے' وہ دیں گے' پھر ہم اس کے لیے جہنم تجویز کریں گے' وہ اس میں مذموم اور دھتکارا ہوا داخل ہوگا۔''
(سورۃ الأسراء: ۱۸)

حدیث نمبر ۴۹۱۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ محمد ﷺ کے گھر والوں نے دو دن متواتر جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے۔ (متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے کہ محمد ﷺ کے گھر والوں نے جب سے وہ مدینے آئے تین دن متواتر گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/۲۸۲۔فتح)، ومسلم والروایة الثانیة عند البخاری (۹/۵۴۹۔فتح)، ومسلم (۲۹۷۰)(۲۱)

حدیث نمبر ۴۹۲۔

حضرت عروہؓ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتی تھیں: اللہ تعالیٰ کی قسم! اے میرے بھانجے! ہم چاند دیکھتے، پھر ایک چاند اور پھر ایک چاند، دو ماہ میں تین چاند اور حالت یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی۔ حضرت عروہؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے خالہ جان! تو پھر آپ کا گزارہ کس چیز پر ہوتا تھا؟ انھوں نے فرمایا: ''دو سیاہ چیزوں کھجور اور پانی پر ہاں رسول اللہ ﷺ کے بعض انصاری پڑوسی تھے جن کے پاس دودھ دینے والے جانور تھے، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ان کا دودھ بھیج دیتے تھے۔ تو آپ ہمیں بھی پلا دیتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۵/۱۹۷۔فتح)، ومسلم (۲۹۷۲)

حدیث نمبر ۴۹۳۔

حضرت ابو سعید مقبری بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری تھی، انھوں نے انہیں (حضرت ابو ہریرہؓ کو) بھی دعوت دی تو انھوں نے اسے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے اور آپ نے جَو کی روٹی (بھی) پیٹ بھر کر نہیں کھائی تھی۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۹/۵۴۹۔فتح)

حدیث نمبر ۴۹۴۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خوان (دسترخوان، چوکی، میز) پر کھانا نہیں کھایا حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے اور آپ نے باریک آٹے کی چپاتی نہیں کھائی حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے۔ (بخاری)

ایک اور روایت میں ہے: اور نہ آپ نے اپنی آنکھوں سے کبھی بھنی ہوئی بکری دیکھی۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۹/۵۳۰۔فتح)۔

حدیث نمبر ۴۹۵۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو دیکھا کہ (بعض اوقات) آپ ردی کھجور بھی نہیں پاتے تھے جس سے آپ اپنا پیٹ بھر لیتے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۹۷۸)

حدیث نمبر ۴۹۶۔

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب سے اللہ تعالیٰ نے انہیں مقام بنوت پر سرفراز فرمایا: ''چھنے ہوئے صاف آٹے کی روٹی نہیں دیکھی حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمالی۔ ان سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ کے دور میں تمہارے پاس چھلنیاں نہیں ہوتی تھیں؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے منصب بنوت عطا ہونے سے اپنی وفات تک کوئی چھلنی نہیں دیکھی۔ پھر ان سے پوچھا گیا: تو پھر تم اَن چھنے ہوئے جو (کی روٹی) کیسے کھاتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہم جَو کو پیستے اور پھر اس میں پھونک ماتے ۔ پس اس میں سے جو اڑتا وہ اڑ جاتا اور جو باقی رہ جاتا ہم اسے گوندھ لیتے۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۵۴۸/۹ و ۵۴۹۔ فتح)۔

حدیث نمبر ۴۹۷۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن یا ایک رات گھر سے باہر نکلے تو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوگئی۔ آپ نے فرمایا: ''اس وقت کس چیز نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکال دیا؟'' انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بھوک نے۔ آپ نے فرمایا: ''اور جہاں تک میرا تعلق ہے تو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے بھی اسی چیز نے گھر سے باہر نکالا جس نے تمہیں نکالا ۔ اچھا! کھڑے ہو جاؤ'' پس وہ دونوں آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ آپ انصار کے ایک آدمی کے پاس آئے تو وہ اس وقت گھر پر نہیں تھا ۔ جب اس کی بیوی نے آپ کو دیکھا تو اس نے (مرحبا وأهلاً) خوش آمدید کہا ۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: فلاں (اس کا خاوند) کہاں ہے؟'' اس عورت نے جواب دیا کہ وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہوئے ہیں اتنے میں وہ انصاری بھی آ گیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو وہ (فرطِ مسرت سے) بول اٹھا: الحمد اللہ آج مجھ سے زیادہ معزز مہمانوں والا

(میزبان) کوئی نہیں۔ پس وہ گیا اور کھجور کا ایک خوشہ لایا' جس میں گدری خشک اور تر کھجوریں تھیں۔ اس نے عرض کیا: کھائیں۔ اور اس نے خود (جانور ذبح کرنے کے لیے) چھری پکڑی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''دودھ دینے والی بکری کو ذبح کرنے سے بچنا۔'' پس اس نے ان کے لیے بکری ذبح کی تو انھوں نے اس بکری کا گوشت کھایا' اس خوشے سے کھجوریں کھائیں اور میٹھا پانی پیا۔ پس جب وہ سیر و سیراب ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! روز قیامت تم سے ان نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا، بھوک نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا لیکن تم ان نعمتوں سے لطف اندوز ہو کر گھروں کو لوٹ رہے ہو۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۰۳۸) اس صحابی کے نام کی صراحت موطا مالک (۹۳۲/۲) اور ترمذی (۲۳۶۹) میں موجود ہے۔

حدیث نمبر ۴۹۸۔

حضرت خالد بن عمیر عدوی بیان کرتے ہیں کہ عتبہ بن غزوانؓ نے ہمیں خطبہ دیا' جو بصرہ کے گورنر تھے' انھوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر کہا: اما بعد! یقیناً دنیا نے ختم ہونے کا اعلان کیا اور وہ نہایت تیزی کے ساتھ منہ پھیر چلی اور اب دنیا سے بس اتنا حصہ باقی رہ گیا ہے جتنا کہ جام کے نچلے حصے میں تھوڑا سا حصہ رہ جاتا ہے جسے برتن والا آخر میں پیتا ہے۔ اور تم اس دنیا سے ایسے گھر کی طرف منتقل ہونے والے ہو جسے زوال نہیں۔ پس تم اپنی موجودہ چیزوں میں سے بہتر چیز ساتھ لے کر اس کی طرف منتقل ہوؤ۔ اس لیے کہ ہمیں بتایا گیا کہ جہنم کے کنارے سے ایک پتھر ڈالا جائے گا وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہے گا۔ اور پھر بھی اس کی تہہ تک نہیں پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! جہنم کو بھرا جائیگا' کیا تمہیں کوئی تعجب ہے؟ اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ جنت کے دروازوں کے کواڑوں میں سے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے' لیکن اس پر بھی ایک دن آئے گا کہ وہ لوگوں کی بھیڑ سے بھرا ہوگا۔ اور یقیناً میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات آدمیوں میں سے ساتواں دیکھا' ہمارے پاس کھانے کے لیے صرف درختوں کے پتے تھے۔ حتیٰ کہ (پتے کھا کھا کر) ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں۔ پس مجھے ایک چادر ملی تو میں نے اسے اپنے اور سعد بن مالک (سعد بن ابی وقاص) کے درمیان پھاڑ کر (آدھا آدھا) دو حصوں میں کر لیا' پس اس آدھے حصے کو میں نے ازار بنا لیا اور آدھے کو سعد بن ابی وقاص نے ازار بنا لیا اور اب ہم میں

سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا گورنر بنا ہوا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے اس چیز کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے دل میں تو بڑا بنو مگر اللہ کے ہاں چھوٹا ہوں۔ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۹۶۷)

حدیث نمبر ۴۹۹۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے ایک (اوپر لینے والی) چادر اور ایک ازار والی موٹی چادر نکال کر دکھائی اور فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ نے ان دو چادروں میں وفات پائی۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲۱۲/۶۔فتح)' ومسلم (۲۰۸۰)

حدیث نمبر۔ ۵۰۰۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں عرب میں پہلا وہ آدمی ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جہاد کرتے تھے۔ ہمارے پاس (جنگلی درخت) حبلہ اور کیکر کے پتوں کے سوا کھانے کے لیے کچھ نہ ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ ہمارا ایک آدمی ایسے قضائے حاجت کرتا جیسے بکری (مینگنیاں) کرتی ہے' وہ خشکی کی وجہ سے ملی ہوئی نہ ہوتی تھی۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: ''أخرجه البخاری (۸۳/۷۔فتح)' ومسلم (۲۹۶۶)

حدیث نمبر ۵۰۱۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! آلِ محمد (ﷺ) کو بقدر کفاف روزی عطا فرما۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: (أخرجه البخاری (۲۸۳/۱۱۔فتح)' ومسلم (۱۰۵۵)

حدیث نمبر ۵۰۲۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میں بھوک کی وجہ سے پیٹ زمین سے لگا دیتا تھا اور کبھی میں بھوک کی شدت سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ میں ایک روز اس راستے پر بیٹھ گیا جہاں سے لوگ گزرتے تھے' پس نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے' آپ نے مجھے دیکھا تو آپ مسکرائے اور آپ میرے چہرے اور دل کی کیفیت کو جان گئے' پھر آپ نے فرمایا: ''ابو ھر!'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''میرے ساتھ آؤ۔'' آپ چل پڑے اور

میں بھی آپ کے پیچھے ہو گیا' آپ اندر تشریف لے گئے۔ پس میں نے اجازت طلب کی' آپ نے اجازت مرحمت فرمادی تو میں بھی اندر داخل ہو گیا۔ آپ نے دودھ کا ایک پیالہ پایا تو پوچھا: ''یہ دودھ کہاں سے آیا؟'' گھر والوں نے بتایا کہ فلاں مرد یا فلاں عورت نے آپ کے لیے ہدیہ بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ابوھر!'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ: اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے' ان کا کوئی ٹھکانا تھا' نہ گھر بار' نہ مال اور نہ کسی اور کا سہارا جب کبھی آپ کے پاس کوئی صدقہ آتا تو آپ اسے ان اہل صفہ کے پاس بھیج دیتے اور آپ خود اس میں سے کچھ نہ لیتے اور جب کوئی ہدیہ آپ کے پاس آتا تو آپ انہیں بلا بھیجتے' خود بھی اس میں سے استعمال کرتے اور انہیں بھی اسمیں شریک کرتے۔ (جب آپ نے فرمایا کہ اہل صفہ کو بلا لاؤ) تو یہ بات مجھے ناگوار گزری کہ اس دودھ سے اہل صفہ کا کیا بنے گا؟ میں زیادہ حق دار تھا کہ میں اس دودھ کو میں حاصل کروں۔ اور اس میں سے اتنا پی لوں کہ اس سے تقویت حاصل کروں۔ پس جب اہل صفہ پہنچیں گے تو آپ مجھے ہی حکم دیں گے کہ میں انہیں دوں اور مجھے امید نہیں کہ اس دودھ کا حصہ مجھے بھی ملے گا لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت بھی ضروری تھی۔ پس میں ان کے پاس آیا اور انہیں بلایا' وہ سب آئے اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی' آپ نے انہیں اجازت دے دی اور وہ گھر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا: ''اے ابوھر''! میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں' آپ نے فرمایا: ''یہ دودھ لو اور ان سب کو باری باری پیش کرو۔'' حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پیالہ لیا اور ایک ایک کو پیش کرنے لگا' ایک کو دیتا' وہ پیتا حتیٰ کہ سیراب ہو جاتا' پھر وہ پیالہ مجھے لوٹا دیتا' پھر میں دوسرے آدمی کو دیتا حتیٰ کہ سیراب ہو جاتا پھر وہ پیالا مجھے لوٹا دیتا۔ حتی کہ میں نبی ﷺ تک پہنچا گیا اور سب لوگ دودھ پی کر سیراب چکے تھے۔ پس آپ نے پیالہ پکڑا اور اسے اپنے ہاتھ پر رکھا اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: ''ابوھر'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں' آپ نے فرمایا: ''بس میں تم باقی رہ گئے ہیں۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے سچ فرمایا: ''آپ نے فرمایا: ''اچھا پھر بیٹھ جاؤ اور پیو'' میں بیٹھ گیا اور پیا' آپ نے فرمایا: ''اور پیو'' میں نے پھر پیا' آپ یہی فرماتے رہے اور میں پیتا رہا حتیٰ کہ میں نے عرض کیا: نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ معبوث فرمایا: ''اب مجھ میں اس کی گنجائش نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا مجھے دکھاؤ'' پس میں نے پیالہ آپ ؐ

کو دے دیا' آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا فرمائی' بسم اللہ پڑھی اور بچا ہوا دودھ پی لیا۔(بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱۱/ ۲۸۱۔۲۸۲۔فتح)

حدیث نمبر ۵۰۳۔

محمد بن سیرین حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا:''میرا یہ حال ہوتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر اور حضرت عائشہؓ کے حجرے کے درمیان بے ہوش ہو کر گر پڑتا' پس آنیوالا آتا اور وہ اپنا پاؤں میری گردن پر رکھ دیتا اور وہ سمجھتا کہ میں جنون ہوں' حالانکہ مجھے کوئی جنون یا دیوانگی نہیں تھی' بس بھوک ہوتی تھی۔(بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱۳/ ۳۰۳۔فتح)۔

آیت نمبر ۵۰۴۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو آپ کی زرہ تیس صاع جَو کے عوض ایک یہودی کے پاس گروی (رہن) رکھی ہوئی تھی۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۴/ ۳۰۲۔فتح)' ومسلم (۱۶۰۳)

حدیث نمبر ۵۰۵۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی زرہ جَو کے بدلے میں گروی رکھی۔اور میں جَو کی روٹی، پگھلی ہوئی چربی' جس میں کچھ تبدیلی آچکی تھی' لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا:'' آلِ محمد (ﷺ) کے پاس صبح وشام کو ایک صاع خوراک بھی نہیں۔'' حالانکہ آپ کے نو گھر تھے۔(بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۴/ ۳۰۲۔فتح)۔

آیت نمبر ۵۰۶۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اہل صفہ کے ستر آدمیوں کو دیکھا' ان میں سے کسی ایک کے پاس بھی پورے جسم کے لیے کپڑا نہیں تھا۔کسی کے پاس ازار تھی اور کسی پاس اوپر لینے والی چادر تھی جسے انھوں نے اپنی گردنوں کے ساتھ باندھا ہوا تھا وہ کسی کی آدھی پنڈلیوں تک پہنچی اور کسی کے ٹخنوں تک' پس وہ اپنے ہاتھ سے اسے اکٹھا کر کے رکھتا کہ کہیں اسکے پردے والی جگہ ننگی نہ ہو جائے۔''(بخاری)

توثیق الحدیث وفقہ الحدیث کے لیے حدیث نمبر(۴۶۹)ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۵۰۷۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا' جس میں کھجور کے درخت کی پتلی چھال بھری ہوئی تھی۔(بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱۱/۲۸۲۔فتح)

حدیث نمبر ۵۰۸۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار میں سے ایک آدمی آیا' اس نے آپ کو سلام کیا' پھر وہ انصار واپس جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''اے انصار کے بھائی! میرے بھائی سعد بن عبادہ کا کیا حال ہے؟''اس نے کہا: ٹھیک ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''تم میں سے کون اس کی عیادت کے لیے جائے گا؟''آپ کھڑے ہوئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ہم دس سے کچھ اوپر تھے' ہمارے پاس نہ جوتے تھے۔' نہ موزے' نہ ٹوپیاں نہ قمیضیں۔ہم اس شوریلی زمین پر پیدل چل رہے تھے' حتیٰ کہ ہم ان کے پاس پہنچ گئے' تو ان کے گھر والے ان کے پاس سے پیچھے ہٹ گئے' حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ اور جو آپ کے ساتھ گئے تھے۔ان کے قریب ہو گئے۔(مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۹۲۵)

حدیث نمبر ۵۰۹۔

حضرت عمران بن حصینؓ نبی ﷺ سے روایت ہیں کہ آپ نے فرمایا:''تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو میرے زمانے میں ہیں' پھر جو ان کے بعد آئیں گے' پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے حضرت عمرانؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ نبی ﷺ نے دو (ثم الذین یلو نهم) مرتبہ فرمایا' یا تین مرتبہ'' پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو گواہی دیں، حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی' وہ خیانت کریں گے' امانت دار نہیں ہوں گے نذریں مانیں گے اور انہیں پورا نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔''

(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۵/۵۲۸-فتح)، ومسلم (۲۵۳۵)

حدیث نمبر ۵۱۰۔

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن آدم! اگر تم زائد از ضرورت مال خرچ کرو گے تو وہ تمہارے لیے بہتر ہوگا اور اگر اسے روک لو گے تو تمہارے لیے برا ہوگا' اور بقدر کفاف (بقدر ضرورت) مال پر تمہیں کوئی ملامت نہیں ہوگی اور (خرچ کرنے کی) ابتدا ان لوگوں سے کرو جن کے اخراجاتِ زندگی کا تو ذمہ دار ہے۔'' (ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح:أخرجه الترمذی (۲۳۴۳)، وأحمد (۵/۲۶۲)، والبیهقی (۴/۱۸۲)

حدیث نمبر ۵۱۱۔

حضرت عبیداللہ بن محصن انصاری خطمیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ اپنی جان' یا اپنی قوم میں امن سے ہو' جسمانی طور صحت مند ہو' اسکے پاس ایک روز ایک خوراک ہو تو گویا اس کے لیے دنیا اپنے تمام تر ساز و سامان کے ساتھ جمع کر دی گئی۔''
(ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: حسن ان شاء الله أخرجه البخاری فی ((الأدب المفرد)) (۳۰۰)، والترمذی (۲۳۴۶)، وابن ماجه (۴۱۴۱) وغیرهم

اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن ابی شمیلہ مقبول ہے اور اس کا استاد مجہول ہے' لیکن یہ حدیث اپنے شواہد کی بنا پر حسن ہے' جیسے طبرانی اوسط (۵۰۰۹ مجمع البحرین) میں ابن عمرؓ کی روایت ہے' اس میں علی بن عباس ضعیف راوی ہے لیکن ابن عدی نے کہا کہ اس کی حدیث لکھی جاتی ہے اور دارقطنی نے کہا کہ اسکا اعتبار کیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۵۱۲۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اسلام قبول کر لیا اور اسے بقدر کفاف روزی ملی اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو دیا اس پر اسے قانع بنا دیا۔'' (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (١٠٥٤)

حديث نمبر ٥١٣۔

حضرت ابو محمد فضالہ بن عبید انصاریؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا : ’’اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جسے اسلام کی ہدایت دے دی گئی اور جس کی گزران بقدر کفاف (بقدر ضرورت) ہو اور وہ قانع ہو‘‘ (ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث:صحيح : أخرجه الترمذی (٢٣٤٩)‘وأحمد(١٩/٦)‘وابن المبارک فی ((الزهد)) (٥٥٣)‘والحاکم (٣٤/١ و ٣٥)‘ والقضاعی فی ((مسند الشهاب)) (٢١٦ و ٢١٧)‘والطبرانی فی ((الکبير)) (٧٨٦/١٨ و ٧٨٧)

حديث نمبر ٥١٤۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کئی کئی راتیں متواتر بھوکے گزار دیتے تھے اور آپ کے گھر والوں کو بھی رات کا کھانا میسر نہ ہوتا تھا ان کی اکثر روٹی جو کی روٹی ہوتی تھی۔ (ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث: حسن أخرجه الترمذی (٢٣٦٠)‘وابن ماجه (٣٣٤٧)‘وأحمد (٢٥٥/١ و ٣٧٣ و ٣٧٤)‘وابن سعد فی ((الطبقات الکبری))(٤٠٠/١)

حديث نمبر ٥١٥۔

حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ تو صف میں کھڑے بعض لوگ بھوک کی وجہ سے گر پڑتے تھے۔ اور یہ اصحابِ صفہ ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ دیہاتی لوگ کہتے تھے۔ کہ یہ تو دیوانے (جن زدہ) ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر ان کی طرف متوجہ ہوتے تو آپ فرماتے: ’’اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ جو اجر تمہارے لیے اللہ کے ہاں ہے تو تم ضرور یہ پسند کرو کہ تم فاقے اور حاجت میں اس سے بھی زیادہ بڑھ جاؤ۔‘‘ (ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث:صحيح أخرجه الترمذی (٢٣٦٨)‘وأحمد (١٨/٦)‘

وأبو نعيم (۱۷/۲)، وابن حبان (۷۲۴)، والطبرانی (۱۸/۷۹۸-۷۹۹)

حدیث نمبر ۵۱۶۔

حضرت ابوکریمہ مقدام بن معدی کربؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کسی آدمی نے اپنے پیٹ سے زیادہ بُرا برتن کوئی نہیں بھرا۔ بس ابن آدم کے لیے تو چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی کمر سیدھی رکھیں۔ اگر زیادہ ہی کھانا ضروری ہو تو پھر پیٹ کا تہائی حصہ اپنے کھانے کے لیے تہائی حصہ پانی کے لیے اور تہائی حصہ سانس کے لیے ہو۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح أخرجه الترمذی (۲۳۶۸)، وابن حبان (۱۳۴۹۔ الموادر)

حدیث نمبر ۵۱۷۔

حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ انصاری حارثیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے ایک دن آپ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نہیں سنتے؟ کیا تم نہیں سنتے؟ سادگی ایمان کا حصہ ہے، بلاشبہ سادگی ایمان کا حصہ ہے۔'' یعنی تکلفات اور زیب و زینت کی چیزوں کو ترک کرنا (ابوداؤد)

توثیق الحدیث: صحیح أبو داود (۴۱۶۱)

ابوداؤد کی سند میں محمد بن اسحاق مدلس روای ہے جو عن سے بیان کر رہا ہے لیکن یہ حدیث اور طرق سے بھی ابن ماجہ (۴۱۱۸) اور حاکم (1/9) میں مروی ہے اور وہ صحیح ہیں۔ اس کو حافظ عراقی اور ابن حجرؒ وغیرہ نے صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر ۵۱۸۔

حضرت ابوعبداللہ جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہؓ کو ہمارا امیر (لشکر) مقرر فرمایا: ''تاکہ ہم قریش کے قافلے کا تعاقب کریں۔ آپ نے ہمیں کھجوروں کا ایک تھیلا بطور زادِ راہ عطا فرمایا اور اس کے سوا آپ کو ہمیں دینے کے لیے کوئی اور چیز میسر نہ آئی۔ پس ابوعبیدہ ہمیں ایک ایک کھجور دیتے تھے۔ کسی ایک نے پوچھا کہ تم اس ایک کھجور سے کس طرح گزارہ کرتے تھے؟ تو انھوں نے کہا: کہ ہم اسے اس طرح چوستے تھے۔ جس طرح بچہ چوستا ہے، پھر اس کے بعد ہم پانی پی لیتے اور وہ

ہمیں ایک دن اور ایک رات کے لیے کافی ہو جاتی اور ہم اپنی لاٹھیوں کے ذریعے سے درختوں کے پتے جھاڑتے، پھر انہیں پانی سے تر کرتے اور انہیں کھا لیتے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم ساحل سمندر پر چلے تو ہمارے سامنے ساحل سمندر پر ریت کے ٹیلے کی طرح کوئی چیز بلند ہوئی (نظر پڑی) جب ہم اس کے قریب آئے تو وہ ایک بڑا جانور تھا جسے "عنبر" کہا جاتا تھا۔ (یہ ایک بڑی مچھلی تھی)۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے فرمایا: "یہ تو مردار ہے" پھر فرمایا: "نہیں" بلکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے قاصد ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے ہیں اور ویسے بھی تم اضطراری حالت میں ہو۔ لہٰذا اسے کھاؤ۔ پس ہم نے ایک مہینہ اسی پر گزارہ کیا اور ہم تین سو افراد تھے" حتیٰ کہ ہم موٹے ہو گئے۔ اور ہم اس کی آنکھ کے گڑھے سے تیل کے مٹکے بھر کر نکالتے اور ہم اسے بیل کی مثل یا بیل کے بقدر (گوشت کے) ٹکڑے کاٹتے۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے ہم میں سے تیرہ آدمی لیے اور انہیں اس مچھلی کی آنکھ کے گڑھے میں بٹھا دیا اور اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لی اسے کھڑا کیا پھر اپنے پاس موجود اونٹوں میں سے سب سے بڑے اونٹ پر کجاوہ رکھا اور وہ اس کے نیچے سے گزر گیا۔ ہم نے اس کے گوشت کے ٹکڑے کاٹ کر بطور زادِ راہ ساتھ لے لیے۔ جب ہم (واپس) مدینہ پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: "یہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے نکالا اگر تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت ہے تو ہمیں کھلاؤ؟" پس ہم نے اس میں سے کچھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا" جسے آپ نے تناول فرمایا:" (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (١٩٣٥)

حدیث نمبر ۵۱۹۔

حضرت اسماء بنت یزیدؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قمیض کی آستین کلائی تک تھی۔ (ابوداؤد، ترمذی، حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث: ضعیف: أخرجه أبو داود (٤٠٢٧)، والترمذی (١٧٦٥)

یہ حدیث شہر بن حوشب کے ضعف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

حدیث نمبر ٥٢٠۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم خندق والے دن خندق کھود رہے تھے۔ کہ ایک نہایت سخت چٹان سامنے آ گئی۔ صحابہؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے کہا: خندق میں یہ ایک چٹان سامنے آ گئی

ہے (جو ٹوٹ نہیں رہی)۔ آپ نے فرمایا: ''میں خود (خندق میں) اترتا ہوں۔'' پھر آپ کھڑے ہوئے اور (بھوک کی وجہ سے) آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا۔ اور تین دن ایسے گزرے تھے۔ کہ ہم نے کوئی چیز چکھی تک نہیں تھی۔ پس نبی ﷺ نے کدال پکڑی اور چٹان پر ماری جس سے وہ ریت کی طرح ذرہ ذرہ ہوگئی۔ حضرت جابر کہتے ہیں: میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے گھر جانے کی اجازت عنایت فرمائیں۔ (میں گھر گیا) اور اپنی بیوی سے کہا: میں نے نبی ﷺ کی ایسی حالت دیکھی جو میرے لیے نا قابل برداشت ہے' کیا تمہارے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا میرے پاس کچھ جو اور ایک بکری کا بچہ ہے میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور اس نے جَو پیسے حتی کہ ہم نے گوشت ہنڈیا میں ڈال دیا' پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آٹا روٹی پکانے کے قابل ہو گیا تھا اور ہنڈیا چولہے پر رکھی ہوئی تھی جو پکنے کے قریب تھی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کر رسول! میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے' لٰہذا آپ اور ایک یا دو آدمی چلیں۔ آپ نے پوچھا: وہ کھانا کتنا ہے؟'' میں نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ''بہت ہے اور اچھا ہے' اپنی بیوی سے کہو کہ وہ میرے آنے تک چولہے سے ہنڈیا نہ اتارے اور تنور سے روٹیاں نہ نکالے۔'' اور آپ نے عام اعلان فرما دیا: ''اٹھو (جابر کے گھر چلیں)۔'' پس تمام مہاجر اور انصار صحابہ کھڑے ہو گئے۔ میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اسے کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے' نبی ﷺ مہاجر و انصار اور جو بھی آپ کے ساتھ تھا سب آ گئے ہیں اس (کی بیوی) نے کہا: کیا آپ نے تم سے کھانے کے متعلق پوچھا تھا؟ میں نے کہا: ہاں! (اتنے میں صحابہ آ گئے اور) آپ نے فرمایا: ''اندر آ جاؤ اور تنگی، بھیڑ نہ کرو' آپ نے روٹی کے ٹکڑے کرنا اور اس پر سالن رکھنا شروع کیا' آپ ہنڈیا سے سالن اور تنور سے روٹی نکال لیتے تو انہیں ڈھانپ دیتے اور اپنے صحابہ کو پیش کرتے اور پھر نکالتے (اور دوسرے صحابہ کو دیتے) آپؐ روٹی کے ٹکڑے اور اس پر سالن ڈالتے رہے (اور صحابہ کو دیتے رہے) حتی کہ وہ سب سیر ہو گئے اور اس میں کچھ کھانا بچ بھی گیا' پھر آپ نے فرمایا: ''(اے جابر کی بیوی!) تم اسے خود بھی کھاؤ اور ہدیہ بھی بھیجو' کیونکہ لوگ بھوک کا شکار ہیں۔'' (متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے' حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے نبی ﷺ کو بھوکا دیکھا' پس میں اپنی بیوی کے پاس آیا تو اس سے پوچھا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے' کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سخت بھوک میں دیکھا ہے؟ اس نے ایک تھیلی مجھے دکھائی جس میں تقریباً ایک صاع

(اڑھائی کلو) جَو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک پالتو بچہ بھی تھا' میں نے اسے ذبح کیا اور اس نے جَو پیسے اور میرے فارغ ہونے تک وہ بھی جَو پیس کر فارغ ہوگئی۔ میں نے گوشت بنا کر ہنڈیا میں ڈال دیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میری بیوی نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے رسوا نہ کرنا (کیونکہ کھانا کم تھا)۔ پس میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور چپکے سے آپ سے بات کی۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے۔ اور ایک صاع جَو پیسے ہیں۔ لہٰذا آپ تشریف لائیں اور چند ساتھی آپ کے ساتھ آئیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے با آواز بلند اعلان فرمایا: ''اے خندق والو! جابر نے تمہارے لیے کھانا تیار کیا ہے' تم سب آؤ۔'' اور نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرے آنے تک تم اپنی ہنڈیا اتارنا نہ اپنے آٹے کی روٹی پکانا۔'' پس میں آیا اور نبی ﷺ بھی لوگوں کے آگے آگے چلتے ہوئے تشریف لائے حتیٰ کہ میں اپنی بیوی کے پاس آیا (اور اسے اس واقعہ کی خبر دی) تو اس نے مجھ سے جھگڑنا اور مجھے کوسنا شروع کر دیا' میں نے کہا میں نے ویسے ہی کیا تھا جیسے تم نے کہا تھا: پس میری بیوی نے آٹا نکالا' آپ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ ہماری ہنڈیا کی طرف آئے اور اس میں بھی لعاب دہن ڈالا۔ اور برکت کی دعا فرمائی۔ اور پھر فرمایا: ''کوئی روٹی پکانے والی بلا لے۔ وہ تیرے ساتھ روٹی پکائے۔ اور اپنی ہنڈیا سے پیالوں میں ڈالتی جاؤ۔ اور اسے چولہے سے نہ اتارو۔'' اور یہ سارے افراد ایک ہزار تھے۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان سب کھالیا حتیٰ کہ وہ باقی چھوڑ گئے اور چلے گئے اور ہماری ہنڈیا ویسے ہی ابل رہی تھی اور ہمارے آٹے سے روٹیاں پک رہی تھیں اور آٹا پہلے کی طرح تھا۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۷/ ۳۹۵۔فتح)' ومسلم (۲۰۳۹)

حدیث نمبر ۵۲۱۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ نے اپنی زوجہ حضرت ام سلیمؓ سے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی ہے جو کمزور اور نحیف محسوس ہوئی' میرا خیال ہے کہ یہ بھوک کی وجہ سے ہے' کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں' پھر انھوں نے جَو کی چند روٹیاں نکالیں' اپنا دوپٹہ لیا اور اس کے ایک کنارے میں لپیٹ دیں' پھر انہیں میرے (حضرت انس کے) کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور اس کا بعض حصہ میرے جسم پر لپیٹ دیا اور پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ میں وہ لے کر گیا تو رسول

اللہ ﷺ کو مسجد میں تشریف فرما پایا اور بھی لوگ بھی آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کیا تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''کھانے کے لیے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب اٹھو۔'' پس وہ سب چلے اور میں ان کے آگے آگے چلا حتیٰ کہ میں ابوطلحہ کے پاس پہنچ گیا اور انہیں پوری بات بتائی تو ابوطلحہ نے کہا: اے ام سلیم! رسول اللہ ﷺ تو تمام ساتھیوں سمیت تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس تو اتنا کھانا نہیں جو انہیں کھلا سکیں؟ ام سلیم نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں ابوطلحہ باہر کو چلے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ سے جا ملے پس رسول اللہ ﷺ ابوطلحہ کے ساتھ (گھر کی طرف) آئے حتی کہ دونوں گھر میں داخل ہو گئے' پھر رسول اللہ ﷺ نے ام سلیم سے فرمایا: ''اے ام سلیم! تمہارے پاس جو کچھ ہے لے آؤ۔'' پس وہ وہی روٹیاں لے کر آئیں تو رسول اللہ ﷺ کے حکم پر انہیں توڑا گیا۔ حضرت ام سلیم نے گھی کے ڈبے سے ان پر گھی نچوڑا اور انہیں سالن والا بنا دیا' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس میں جو اللہ تعالیٰ نے چاہا کہا' پھر فرمایا: ''دس آدمیوں کو کھانے کی اجازت دو۔ پس حضرت ابوطلحہ نے اسی طرح انہیں بلایا۔ پس انھوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا' پھر وہ باہر چلے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''دس آدمیوں کو اجازت دو۔'' پس ابوطلحہ نے انہیں بلایا۔ پس انہوں نے بھی سیر ہو کر کھانا کھایا اور وہ بھی باہر چلے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''دس آدمیوں کو اجازت دو۔'' پس انہوں نے انہیں بھی اجازت دی تو ان سب نے سیر ہو کر کھانا کھا لیا اور یہ ستر یا اسی آدمی تھے۔'' (متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے کہ دس دس آدمی داخل ہوتے اور نکلتے رہے حتیٰ کہ کوئی ایسا شخص باقی نہ رہا جو داخل نہ ہوا ہو اور اس نے سیر ہو کر کھانا نہ کھایا' ہو پھر (ان سب کے کھانے کے بعد) اس (باقی ماندہ) کھانے کو جمع کیا گیا تو وہ اسی طرح تھا جس طرح کھانے کے وقت تھا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ انھوں نے دس دس آدمیوں کی صورت میں کھانا کھایا حتیٰ کہ اسی (۸۰) آدمیوں نے ایسے کیا پھر اس کے بعد نبی ﷺ اور گھر والوں نے کھایا اور باقی کھانا بھی چھوڑا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ انھوں نے کھانا بچا دیا جو پڑوسیوں کو پہنچایا گیا۔

حضرت انسؓ ہی سے ایک روایت ہے کہ میں ایک روز رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا پایا اور آپ نے اپنے پیٹ پر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ میں نے آپ

کے بعض ساتھیوں سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیٹ پر پٹی کیوں باندھی ہوئی ہے؟ انھوں نے کہا: بھوک وجہ سے۔ پس میں ابوطلحہؓ کے پاس گیا جو ام سلیم بنت ملحان کے شوہر تھے۔ میں نے کہا: ابا جان ! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے اپنے پیٹ پر پٹی باندھی ہوئی ہے' اور آپ کے بعض ساتھیوں سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ بھوک کی وجہ سے پٹی باندھی ہوئی ہے پس ابوطلحہؓ میری والدہ کے پاس گئے اور پوچھا: کیا تمہارے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں! میرے پاس روٹی کے کچھ ٹکڑے چند کھجوریں ہیں' اگر رسول اللہ ﷺ اکیلے ہمارے پاس تشریف لائیں تو ہم آپ کو سیر کر دیں گے اور اگر آپ کے ساتھ دوسرے لوگ بھی آئے تو پھر یہ ان کے لیے کم ہو جائے گا۔ اور پھر باقی مکمل حدیث بیان کی۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/۵۱۷۔فتح)' ومسلم (۲۰۴۰)' والروایات الأخری عندمسلم

۵۷۔ باب: قناعت یعنی سوال سے بچنے' معیشت وانفاق میں میانہ روی اختیار کرنے اور ضرورت کے بغیر سوال کرنے کی مذمت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''زمین پر جو بھی چلنے والا ہے اس کی روزی اللہ کی ذمے ہے۔''

(سورۃ ھود:٦)

اور فرمایا: ''صدقہ وخیرات ان فقراء کے لیے ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں روکے ہوئے ہیں' زمین میں چلنے پھرنے کی طاقت نہیں رکھتے' ناواقف لوگ انہیں سوال نہ کرنے کی وجہ سے مالدار سمجھتے ہیں' تو انہیں ان کے چہرے سے پہچانتا ہے کہ وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔'' (سورۃ البقرۃ:۲۷۳)

اور فرمایا: ''اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو وہ فضول خرچی کرتے ہیں نہ بخل۔ اور اس کے درمیان ان کی گزران ہے۔'' (سورۃ الفرقان:٦٧)

اور فرمایا: ''میں نے انسانوں اور جنوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے' میں ان سے کوئی روزینہ نہیں چاہتا اور نہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔'' (سورۃ الذاریات:۵٦'۵۷)

اس موضوع سے متعلقہ حدیثوں کا ایک بڑا حصہ گزشتہ دو بابوں میں گزر چکا ہے اور جو پہلے بیان نہیں ہوئیں

ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

حدیث نمبر ۵۲۲۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دولت مندی، مال و دولت کی کثرت و فراوانی کا نام نہیں بلکہ اصل دولت مندی تو نفس کی دولت مندی ہے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۱/۲۷۱۔ فتح)' ومسلم (۱۰۵۱)

حدیث نمبر ۵۲۳۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اسلام قبول کر لیا' بقدر کفاف (برابر سرابر، گزارہ لائق) روزی دیا گیا اور اللہ نے اسے جو کچھ دیا اس پر اسے قانع بنا دیا۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۱۳) ملاحظہ فرمائیں

حدیث نمبر ۵۲۴۔

حضرت حکیم بن حزامؓ بیان کرتے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا فرمایا: ''میں نے پھر آپ سے سوال کیا تو آپ نے عطا فرمایا' میں نے پھر آپ سے سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا کیا' پھر آپ نے فرمایا: ''اے حکیم! یقیناً یہ مال سرسبز و شاداب اور شیریں ہے' پس جو اسے سخاوتِ نفس کے ساتھ حاصل کرتا ہے تو اس کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو اسے نفس کے لالچ کے ساتھ حاصل کرتا ہے تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں دی جاتی اور وہ اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا (خرچ کرنے والا) ہاتھ، نیچے (مانگنے) والے ہاتھ سے بہتر ہے'' حکیم کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کا ساتھ معبوث فرمایا! میں آپ کے بعد مرتے دم تک کسی سے کوئی چیز نہیں لوں گا۔ پس حضرت ابوبکر صدیق، حکیمؓ کو بلاتے تا کہ انہیں کچھ عطا کریں لیکن وہ آپ سے کچھ قبول کرنے سے انکار کر دیتے' پھر حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں انہیں بلایا تا کہ انہیں کچھ عطا کریں لیکن انھوں نے پھر بھی کچھ لینے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ''اے مسلمانوں کی جماعت! میں حکیم کے معاملے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ اللہ نے مالِ فیٔ میں نے سے جو اس کا حق مقرر فرمایا ہے' میں اسے پیش کر رہا ہوں۔ لیکن وہ اسے لینے سے انکار کر رہے ہیں۔ پس حضرت حکیمؓ نے

نبی ﷺ کے بعد اپنے مرنے تک پوری زندگی کسی سے کچھ نہ لیا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/ ۳۳۵۔فتح)، ومسلم (۱۰۳۵)

حدیث نمبر ۵۲۵۔

حضرت ابو بردہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے فرمایا: ''ہم کسی غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم چھ آدمی تھے، ہمارے پاس ایک اونٹ تھا اور ہم اس پر باری باری سوار ہوتے تھے۔ (زیادہ پیدل چلنے کی وجہ سے) ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے اور میرا پاؤں بھی زخمی ہو گیا اور میرے ناخن جھڑ گئے، ہم اپنے پاؤں پر کپڑے کے چیتھڑے لپیٹ لیتے تھے۔ پس اس غزوے کا نام ہی ذات الرقاع (چیتھڑوں والا غزوہ) پڑ گیا، اس لیے ہم اپنے پاؤں پر چیتھڑے باندھتے تھے۔ حضرت ابو بردہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰؓ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی پھر اسے ناپسند کیا اور فرمایا میں اسے بیان نہیں کرتا تھا۔ حضرت ابو بردہؓ بیان کرتے ہیں کہ گویا انھوں نے اسے ناپسند فرمایا کہ ان کا کوئی عمل ظاہر ہو۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۷/ ۴۱۷۔فتح)، ومسلم (۱۸۱۶)

حدیث نمبر ۵۲۶۔

حضرت عمرو بن تغلبؓ (تاء پر زبر، غین ساکن، لام پر زبر) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ مال یا قیدی آئے، پس آپ نے انہیں تقسیم فرما دیا، آپ نے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ کو نہ دیا۔ پس آپ کو یہ خبر پہنچی کہ آپ نے جنہیں کچھ نہیں دیا وہ ناراض ہو گئے ہیں۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی پھر فرمایا: ''أما بعد! اللہ کی قسم! میں کس شخص کو دیتا ہوں اور کسی شخص کو نہیں دیتا اور جس شخص کو میں نہیں دیتا وہ مجھے اس شخص کی نسبت زیادہ محبوب ہوتا ہے جسے میں عطا کرتا ہوں، لیکن میں صرف انہی لوگوں کو دیتا ہوں جن کے دلوں میں خوف اور سخت بے چینی دیکھتا ہوں اور جن لوگوں کے دلوں میں اللہ نے دولت مندی اور خیر و بھلائی رکھ دی ہے میں انہیں اسی کے سپرد کر دیتا ہوں اور عمر بن تغلب بھی انہی میں سے ہیں۔'' حضرت عمرو بن تغلب بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں یہ پسند نہیں کرتا کہ رسول اللہ ﷺ کے اس کلمے کے مقابلے میں مجھے سرخ اونٹ مل جائیں۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/ ۴۰۔فتح)

حدیث نمبر ۵۲۷۔

حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نچلے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے اور ابتدا ان سے کر جن کی کفالت تیرے ذمے ہے۔ اور بہترین صدقہ وہ ہے جو ضرورت پوری کرنے کے بعد ہو اور جو شخص سوال کرنے سے بچنا چاہے تو اللہ اسے بچا لیتا ہے۔ اور جو شخص بے نیاز رہنا چاہیے تو اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دیتا ہے۔'' (متفق علیہ)

یہ الفاظ صحیح بخاری کے ہیں۔ اور صحیح مسلم کے الفاظ اس سے مختصر ہیں۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/ ۲۸۴۔ فتح)' ومسلم (۱۰۳۴)

حدیث نمبر ۵۲۸۔

حضرت معاریہ بن ابوسفیان صخر بن حربؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اصرار و الحاف اور کثرت سے سوال نہ کیا کرو۔ اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی شخص مجھ سے کسی قسم کا سوال کرے اور اس کا سوال میری ناگواری کے باجود مجھ سے کچھ نکلوا لے تو پھر میں اسے جو عطا کر دوں اس میں برکت نہیں ہوگئ ۔''

(مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۰۳۸)

حدیث نمبر ۵۲۹۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن بن عوف بن مالک اشجعیؓ بیان کرتے ہیں ہم نوٗ آٹھ یا سات آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: ''کیا تم رسول اللہ ﷺ سے بیعت نہیں کروگے؟'' راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے تھوڑا عرصہ پہلے آپ کی بیعت کی تھی کہ ہم نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیںٗ پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تم رسول اللہ ﷺ سے بیعت نہیں کروگے؟'' پس ہم نے بیعت کے لیے ہاتھ پھیلا دیے اور ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم تو آپ کی بیعت کر چکے ہیںٗ پس اب ہم آپ سے کس چیز کی بیعت کریں؟ آپ نے فرمایا: ''اس بات پر کہ تم صرف اللہ کی عبادت کروگے اور اس کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گےٗ پانچوں نمازیں پڑھوگے اور اللہ کی اطاعت کروگے' اور ایک چیز خفیہ طور پر آہستہ سے فرمائی اور تم لوگوں سے کوئی چیز نہیں مانگو گے۔'' پس میں نے ان بیعت کرنے والوں میں سے بعض کو دیکھا کہ اگر ان میں سے کسی کا کوڑا زمین پر گر جاتا تو وہ کسی سے سوال نہ کرتے کہ وہ

اسے اٹھا کر اسے پکڑا دے۔(مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (١٠٤٣)

حدیث نمبر ٥٣٠۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص سوال کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ (اسی حالت) اللہ تعالیٰ سے جا ملتا ہے (تو وہ اس حال میں ملتا ہے کہ) اس کے چہرے پر گوشت کا کوئی ٹکڑا نہیں ہوگا۔''(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (٣/ ٣٣٨۔فتح)، ومسلم (١٠٤٠)

حدیث نمبر ٥٣١۔

حضرت ابن عمرؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آپ اس وقت منبر پر تشریف فرما تھے اور آپ نے صدقے اور سوال سے بچنے کا ذکر فرمایا: ''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، (کیونکہ) اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔''(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (٣/ ٢٩٤۔فتح)، ومسلم (١٠٣٣)

حدیث نمبر ٥٣٢۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مال کو بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرتا ہے تو وہ آگ کے انگارے کا سوال کرتا ہے، اب وہ کم طلب کرے یا زیادہ طلب کرے۔''(مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (١٠٤١)

حدیث نمبر ٥٣٣۔

حضرت سمرہ بن جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ سوال کرنا زخم کرنا (یعنی زخم کرنے والا آلہ) ہے جس کے ذریعے آدمی اپنے چہرے کو کھرچتا ہے، مگر یہ کہ آدمی بادشاہ سے سوال کرے یا پھر ایسے معاملے میں سوال کرے کہ جس کے بغیر چارہ نہیں۔''(ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث:صحیح :أخرجه أبو داود (١٦٣٩)، والترمذی (٦٨١)، والنسائی (٥/ ١٠٠)، وأحمد (٥/ ١٠)

حدیث نمبر ۵۳۴۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو کوئی فاقہ (یا شدید حاجت) درپیش ہو اور وہ اسے لوگوں پر ظاہر کرتے تو وہ اس کی ضرورت کو پورا نہیں کر سکتے اور جو شخص اس ضرورت کو اللہ کے حضور پیش کرے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد اسکی مشکل حل کر دے گا، جلد (موت دے کر اخروی انعامات کے ذریعے اسے تمام دنیاوی ضرورتوں سے بے نیاز کر دے گا) یا بدیر (اسے حلال مال دے کر غنی کر دے گا)۔'' (ابوداؤد۔ ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث: حسن ان شاالله۔أخرجه أبوداؤد (١٦٤٥)، والترمذی (٢٣٢٦)، وأحمد (٤٤٢،٤٠٧،٣٨٩/١)، واحاكم (٤٠٨/١) والبغوی فی ((شرح السنة)) (٣٠٢/١٤) وأبويعلى فی (مسنده)) (٥٣١٧۔٥٣٩٩)، وأبونعيم (٣١٤/٨)۔

اس کی سند میں ایک راوی سیار ہے جس کی تعین میں علماء نے کافی اختلاف کیا ہے کہ یہ سیار ابوحکم ہے یا سیار ابوحمزہ۔ بہرحال اس حدیث کو امام حکم اور امام ذہبی نے صحیح کیا ہے اور اس کا ایک شاہد ابو ہریرہؓ سے طبرانی صغیر (۷۹/۱) اور طبرانی اوسط (۵۰۳۶۔ مجمع البحرین) میں موجود ہے۔

حدیث نمبر ۵۳۵۔

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جو مجھے ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں؟'' (حضرت ثوبان کہتے ہیں) میں نے کہا کہ میں اس کی ضمانت دیتا ہوں۔ پھر وہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے۔ (ابوداؤد۔ اسناد صحیح ہے)

توثيق الحديث: صحيح: أخرجه، وأبو داود (١٦٤٣)، والنسائی (٩٦/٥)، وابن ماجه (١٨٣٧)، وأحمد (٢٧٦/٥)

حدیث نمبر ۵۳۶۔

حضرت ابوبشیر قبیصہ بن مخارقؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے (دو گروہوں کے درمیان لڑائی ختم کرانے کے لیے ضمانت) اٹھائی پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ سے اس کے بارے

میں سوال کروں' آپ نے فرمایا: ''ٹھہرو، انتظار کرو حتیٰ کہ صدقے کا مال ہمارے پاس آجائے تو ہم آپ کے لیے (اس مال سے) حکم دیں گے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اے قبیصہ! صرف تین آدمیوں کے لیے سوال کرنا جائز ہے: ایک وہ شخص جو کوئی ضمانت اٹھالے تو ایسے شخص کے لیے سوال کرنا جائز ہے حتیٰ کہ وہ اس

(ضمانت) کے مطابق حاصل کرلے اور پھر وہ رک جائے' دوسرا وہ آدمی جو کسی آفت کا شکار ہو جائے اور وہ آفت اس مال تباہ و برباد کردے تو ایسے شخص کے لیے بھی سوال کرنا جائز ہے حتیٰ کہ اس کی گزر اوقات کے لیے اسے مال مل جائے یا فرمایا کہ جو اس کی حاجت کو پورا کردے اور تیسرا وہ آدمی جو فاقے میں مبتلا ہے اور اسکی قوم سے تین عقلمند آدمی گواہی دے دیں کہ فلاں شخص فاقے میں مبتلا ہے تو ایسے شخص کے لیے بھی سوال کرنا جائز ہے حتیٰ کہ اس کی گزر اوقات کے لیے مال مل جائے یا یہ فرمایا کہ جو اس کی حاجت کو پورا کردے۔ اے قبیصہ! ان مذکورہ (تین) حالتوں کے علاوہ (اپنی ذات کے لیے) سوال کرنا حرام ہے اور ایسا سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔'' (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (١٠٤٤)

حديث نمبر ٥٣٧۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسکین وہ نہیں جو لوگوں کے پاس چکر لگاتا پھرے اور وہ ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں اسے لوٹا دیں بلکہ مسکین تو وہ جس کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ وہ مال اسے دوسروں سے بے نیاز کردے اور نہ (اس کے چہرے کے آثار یا ظاہر حالات ایسے ہوں کہ) دیکھنے والا اس کا اندازہ کرسکے اور اس پر صدقہ کرے اور وہ خود کھڑا ہو کر وہ لوگوں سے سوال کرے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (٢٦٤) ملاحظہ فرمائیں۔

(٥٨) باب: سوال اور حرص و طمع کے بغیر جو مال ملے اسے لینا جائز ہے

حديث نمبر ٥٣٨۔

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے اور وہ (اپنے والد) حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی چیز عطا فرماتے تو میں عرض کرتا: آپ اسے مجھ

سے زیادہ ضرورت مند کو عطا فرما دیں تو آپ فرماتے: ''اسے لے لو، جب تمہارے پاس کوئی مال اس طرح آئے کہ تمہیں اس کی حرص و طمع بھی نہ ہو اور تم نے اسے مانگا بھی نہ ہو تو اسے لے لو اور اپنے مال میں شامل کر لو پھر اگر تم چاہو تو اسے کھا لو اور اگر چاہو تو اسے صدقہ کر دو اور جو اس طرح نہ ملے تو پھر اپنے نفس کو اس کے پیچھے نہ لگاؤ (یعنی خود سوال وغیرہ نہ کرو)۔'' حضرت سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے اور اگر انہیں کوئی چیز دی جاتی تو اسے لینے سے انکار بھی نہیں کرتے تھے ۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۳۳۷۔فتح)' ومسلم (۱۰۴۵)

۵۹۔باب: اپنے ہاتھ سے کما کر کھانے،سوال سے بچنے اور دوسروں کو دینے سے گریز نہ کرنے کی ترغیب و تاکید

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب نماز پوری ہو چکے تو تم زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل (رزق) تلاش کرو ۔''(سورۃالجمعۃ: ۱۰)

حدیث نمبر ۵۳۹۔

حضرت ابو عبداللہ زبیر بن عوامؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی رسیاں لے کر پہاڑ پر جائے پھر وہ اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھا لے کر آئے اور اسے فروخت کرے پس اس طرح اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو (سوال کی ذلت سے) بچا لے تو یہ اس کے لیے لوگوں سے سوال کرنے سے بہتر ہے کہ وہ اسے دیں یا نہ دیں۔''(بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۳۳۵۔فتح)۔

حدیث نمبر ۵۴۰۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی لکڑیوں کو گٹھا اپنی کمر پر لاد کر لائے (اور اسے فروخت کرے) تو یہ اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ کسی سے سوال کرے (ممکن ہے) وہ اسے دے یا نہ دے۔''(متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرج البخاری (۳/۳۳۵۔فتح)' ومسلم (۱۰۴۲)

حدیث نمبر ۵۴۱۔

حضرت ابو ہریرۃؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حضرت داوٗدؑ اپنے ہاتھ کی کمائی ہی سے کھاتے تھے۔''(بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۴/ ۳۰۳۔فتح)۔

حدیث نمبر ۵۴۲۔

حضرت ابو ہریرۃؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت زکریاؑ بڑھئی تھے۔''(مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۳۷۹)

حدیث نمبر ۵۴۳۔

حضرت مقدام بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کبھی کوئی کھانا نہیں کھایا اور اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داوٗدؑ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴/ ۳۰۳۔فتح)۔

۶۰۔باب: کرم وسخاوت اور اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے نیکی کے کاموں میں خرچ کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا بدلہ دے گا۔''(سورۃ سبأ: ۳۹)

اور فرمایا: ''اور جو تم خرچ کرو گے پس اس کا فائدہ تمہیں ہی ہوگا اور تم جو بھی خرچ کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لیے کرتے ہو۔اور تم جو بھی خرچ کرو گے تمہیں اسکا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''(سورۃ البقرۃ: ۲۷۲)

اور فرمایا: ''جو مال بھی تم خرچ کرتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے۔''(سورۃ البقرۃ: ۲۷۳)

حدیث نمبر ۵۴۴۔

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''صرف دو آدمیوں کے بارے میں شک کرنا جائز ہے: ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اور پھر اسے راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق سے بھی

نوازا اور ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت سے نوازا اور وہ اس کے ساتھ فیصلے کرتا ہے اور اسے دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔'' (متفق علیہ)

اس کا معنی یہ ہے کہ صرف اس شخص پر رشک کیا جائے جو ان دو خصلتوں میں سے کسی ایک نوازا گیا ہو۔

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (١/١٦٥۔فتح)، ومسلم (٨١٦)

حدیث نمبر ۵۴۵۔

حضرت ابن مسعودؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون ہے جسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو؟'' صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر ایک کو اپنے مال ہی زیادہ محبوب ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یقیناً اس کا اپنا مال تو وہ ہے جو اس نے (صدقہ کرکے) آگے بھیجا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو اس نے پیچھے چھوڑا۔'' (بخاری)

توثيق الحديث: أخرجه البخاری (١١/٢٦٠۔فتح)۔

حدیث نمبر ۵۴۶۔

حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے ہو (یعنی خواہ بقدر وسعت کھجور کا ٹکڑا ہی صدقہ کرو)'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۳۹) ملاحظہ فرمائیں

حدیث نمبر ۵۴۷۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے جب کبھی بھی کسی چیز کا سوال کیا گیا تو آپ نے انکار نہیں کیا (کہ میں آپ کو نہیں دیتا)۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (١٠/٤٥٥۔فتح)، ومسلم (٢٣١١)

حدیث نمبر ۵۴۸۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دن جس میں بندے صبح کرتے ہیں، دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بہتر بدلہ عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! خرچ نہ کرنے والے کے مال کو تلف فرما۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث کے لیے حدیث نمبر (۹۵) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۵۴۹۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" اے ابن آدم! تو خرچ کر، تجھ پر بھی خرچ کیا جائے گا۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۸/ ۳۵۲۔فتح)' ومسلم (۹۹۳)

حدیث نمبر ۵۵۰۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: کو ن سا اسلام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: "تم کھانا کھلاؤ اور سلام کہو جسے تم جانتے ہو اور جسے نہیں جانتے ہو (اسے بھی سلام کہو)۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱/ ۵۵۔فتح)' ومسلم (۳۹)

حدیث نمبر ۵۵۱۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "چالیس خصلتیں ہیں: ان میں سے سب سے اعلیٰ دودھ دینے والی بکری بطور عطیہ دینا ہے، جو شخص بھی ثواب کی امید اور اس پر کیے گئے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے ان میں سے کسی بھی خصلت پر عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔" (بخاری) اس حدیث کا بیان "باب کثرة طرق الخبیر" میں گزر چکا ہے۔

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۳۸) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۵۵۲۔

حضرت ابوامامہ صدی بن عجلانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے ابن آدم! اگر تم زائد از ضرورت مال خرچ کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا اور اگر اسے روک کر رکھو گے تو تمہارے لیے بر اہوگا،

اور بقدر کفاف (گزارے لائق) روزی ملنے پر تمہیں ملامت نہیں کی جائے گی اور خرچ کرنے کی ابتدا ان سے کر جو تیرے زیر کفاف ہیں اور اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۱۰) ملاحظہ فرمائی۔

حدیث نمبر ۵۵۳۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اسلام کے نام پر کسی چیز کا سوال کیا گیا تو آپ نے وہ ضرور عطا فرمائی۔ایک ایک دفعہ آدمی آپ کے پاس آیا تو آپ نے دو پہاڑوں کے درمیان جتنی بکریاں تھیں وہ اسے دے دیں۔وہ اپنی قوم کے پاس گیا تو اس نے کہا: اے میری قوم! اسلام قبول کرلو کیونکہ محمد ﷺ اس شخص کی طرح عطا فرماتے ہیں کہ جسے فقر کا اندیشہ نہیں ہوتا۔اگر کوئی شخص صرف حصولِ دنیا کے لیے اسلام قبول کرتا تو تھوڑے ہی عرصے بعد اسلام اسے دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔'' (مسلم)

توثيق الحديث ۔ أخرجه مسلم(۲۳۱۲)(۵۸)

حدیث نمبر ۵۵۴۔

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ مال تقسیم فرمایا تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان لوگوں سے تو، جنہیں آپ نے مال دیا ہے دوسرے لوگ زیادہ مستحق تھے؟ آپ نے فرمایا:'' انھوں نے مجھے

اختیار دیا کہ تو یہ کہ وہ مجھ سے سختی سے سوال کرتے پس مجھے انہیں دینا پڑتا یا یہ کہ وہ مجھے بخیل قرار دیتے حالانکہ میں بخل کرنے والا نہیں ہوں۔'' (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم(۱۰۵۶)

حدیث نمبر ۵۵۵۔

حضرت جبیر بن مطعمؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ حنین سے واپسی پر نبی ﷺ کے ساتھ آرہے تھے۔ کہ کچھ دیہاتی آپ سے چمٹ کر سوال کرنے لگے حتیٰ کہ انھوں نے آپ کو ایک کیکر کے درخت کی طرف مجبور کر دیا اور اس درخت (کے کانٹوں) نے آپ کی چادر کو اچک لیا (یعنی چادر ان سے الجھ گئی) تو نبی ﷺ ٹھہر گئے اور فرمایا:'' میری چادر تو مجھے دو۔اگر میرے پاس ان خاردار درختوں کے برابر اونٹ ہوتے تو میں انہیں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا، پھر تم مجھے بخیل پاتے نہ جھوٹا اور نہ بزدل۔'' (بخاری)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری(۲۵۱/۶۔فتح)۔

حدیث نمبر ۵۵۶۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقے نے کبھی مال کم نہیں کیا، عفوو درگزر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے رفعت و بلندی عطا فرمایا ہے۔'' (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (٢٥٨٨)

حدیث نمبر ۵۵۷۔

حضرت ابو کبشہ عمر بن سعد انماریؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں تین چیزوں پر قسم کھاتا ہوں او تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں، اسے یاد رکھو (وہ یہ کہ) کسی بندے کا مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا، اگر کوئی مظلوم شخص ظلم پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے اور اگر کوئی آدمی مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے یا آپ نے فقر جیسا کوئی اور کلمہ فرمایا اور فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں اسے یاد رکھو، فرمایا: ''دنیا میں چار قسم کے لوگ ہوتے ہیں:۔(۱) ایک وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا فرمایا اور وہ ان کے بارے میں اپنے رب سے ڈرتا ہے، رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا ہے اور ان میں جو اللہ تعالیٰ کا حق ہے اسے بھی ادا کرتا ہے، پس یہ آدمی اعلیٰ منزل پر فائز ہوگا۔ (۲) اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا مگر مال نہیں عطا فرمایا، لیکن وہ صدق نیت کا مالک ہے اور وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں آدمی کی طرح عمل (خرچ) کرتا۔ پس جب اس کی نیت یہ ہے تو اس کا اور اس پہلے (خرچ کرنے والے) شخص کا اجر برابر ہے (۳) اور تیسرا وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال عطا فرمایا ہے لیکن علم سے نہیں نوازا، وہ جہالت کی وجہ سے اپنا مال ضائع کر رہا ہے اور اس کے بارے میں اپنے رب سے نہیں ڈرتا اور نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ اس میں اللہ تعالیٰ کا کوئی حق پہچانتا ہے، تو ایسا شخص بدترین مرتبے والا ہے۔ (۴) اور چوتھا وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت دیا نہ علم اور وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اس فلاں شخص کی طرح اندھا دھند (گناہ کے راستوں میں) خرچ کرتا۔ پس جب اس کی نیت یہ ہے تو پھر اس کا اور تیسرے بندے کا گناہ برابر ہے۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث:صحيح :أخرجه الترمذى (٢٣٢٥)، وابن ماجه (٤٢٢٨)، وأحمد (٢٣٠/٤، ٢٣١)

حدیث نمبر ۵۵۸۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک بکری ذبح کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس بکری میں سے کیا بچا ہے؟'' حضرت عائشہؓ نے کہا: صرف ایک دستی بچی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اس دستی کے سوا باقی سب بچا ہے'' (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

اسکا مطلب یہ ہے کہ انھوں نے اس دستی کے سوا باقی گوشت صدقہ کر دیا تھا تو آپ نے فرمایا: ''کہ ہم نے جو صدقہ کر دیا آخرت میں وہی ہمارے لیے ذخیرہ ہو گیا (جس کا ہمیں ثواب ہو گا) سوائے اس دستی کے۔

توثيق الحديث:أخرجه الترمذی (۲۴۷۰) باسنا دصحيح

حدیث نمبر ۵۵۹۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم بخل اور کنجوسی نہ کرو (میانہ روی اختیار کرو) ورنہ تم سے بھی ہاتھ کھینچ لیا جائے گا (یعنی تمہیں دینے والا دینا بند کر دے گا)

اور روایت میں ہے: خرچ کرو، گن گن کر نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں بھی گن گن کر دے گا اور سینت سینت کر نہ رکھو (جمع نہ کرو) ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ بھی یہی معاملہ کرے گا۔''

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۳/ ۲۹۹، ۳۰۰۔فتح)' ومسلم (۱۲۰۹) (۸۸، ۸۹)

حدیث نمبر ۵۶۰۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے دو آدمی، جن کے بدن پر لوہے کی زر ہیں ہیں جو ان کے سینے سے ہنسلی تک ہیں۔ پس جو خرچ کرنے والا ہے جب وہ خرچ کرتا ہے تو وہ زرہ اس کے جسم پر پوری آجاتی ہے حتیٰ کہ اس کے پاؤں کی انگلیوں کے پوروں کو ڈھانپ لیتی ہے اور اس کے قدموں کے نشان کو مٹا دیتی ہے اور جو بخیل ہے وہ چونکہ کچھ بھی خرچ نہیں کرنا چاہتا تو پھر زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ چمٹ جاتا ہے۔ بس وہ اسے ڈھیلا کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ ڈھیلا نہیں ہوتا۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (۳/ ۳۰۵۔فتح)' ومسلم (۱۰۲۱)

حدیث نمبر ۵۶۱،

حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص طیب اور پاکیزہ کمائی سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ اور طیب کمائی کے صدقے کو قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لیتا ہے پھر اس کو صاحب صدقہ کے لیے بڑھاتا رہتا ہے جیسے تم میں سے کوئی ایک اپنے بچھیرے کو پالتا اور اسکی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ (ایک کھجور بڑھ کر) پہاڑ جیسی ہو جاتی ہے۔“ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۳/۲۷۸۔فتح)، ومسلم (۱۰۱۴)

حدیث نمبر ۵۶۲۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایک دفعہ ایک آدمی صحرا میں جا رہا تھا کہ اس نے بادل سے ایک آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کے سیراب کر، پس بادل کا ایک ٹکڑا الگ ہوا اور اس نے اپنا پانی سیاہ پتھریلی زمین پر برسا دیا۔ پس ان نالوں میں سے ایک نالے نے وہ سارا پانی اپنے اندر جمع کر لیا (اور پانی اس نالے میں بہنے لگا)۔ یہ شخص بھی اس پانی کے پیچھے پیچھے چلتا گیا، اس نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اپنے بیلچے یا کسّی سے باغ کو پانی لگا رہا ہے اس آدمی نے اس سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے وہی نام بتایا جو اس نے بادل میں سنا تھا۔ پھر اس نے کہا: اے اللہ کے بندے تو نے میرا نام کیوں پوچھا ہے؟ اس نے کہا: میں نے بادل میں ایک آواز سنی، جس بادل کا یہ پانی ہے کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر اور یہ وہی تمہارا نام ہی ہے (جو میں نے سنا تھا)۔ تمہارا اس باغ کے بارے میں کیا دستور عمل ہے؟ اس آدمی نے کہا: اب تم جو یہ کہہ رہے ہو (تو میں تمہیں اپنے عمل کے بارے میں بتا دیتا ہوں) میں اپنے باغ کی پیداوار کا اندازہ اور تخمینہ لگاتا ہوں اور اس کا ایک تہائی صدقہ کر دیتا ہوں اور ایک تہائی میرے اور میرے اہل و عیال کی خوراک کے لیے ہوتا ہے۔ اور ایک تہائی اس باغ پر دوبارہ لگا دیتا ہوں۔“ (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۲۹۸۴)

۶۱۔ باب: بخل اور حرص وطمع کی ممانعت

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”لیکن جس نے بخل کیا اور بے پروائی اختیار کی اور اچھی بات کو جھٹلایا، تو ہم اس کے لیے تنگی کا سامان مہیا کر دیتے ہیں (یعنی ایسی راہ پر لگا دیتے ہیں جس کا انجام برا ہے) اور اس کا مال اس کے

کام نہیں آئیگا جب وہ ہلاک ہوگا (یا جب جہنم میں گرے گا)۔'' (سورۃ اللیل :۸۔۱۱)

اور فرمایا: ''جو اپنے نفس کے بخل اور حرص وطمع سے بچالیا گیا' پس وہی کامیاب ہے'' (سورۃ التغابن

:۱۶)

حدیث نمبر ۵۶۳۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظلم کرنے سے بچو' اس لیے کہ ظلم قیامت والے دن اندھیروں کا باعث ہوگا اور شح (بخل وحرص) سے بچو' اس لیے کہ بخل وحرص نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا' اسی (بخل) نے انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے خون بہائیں اور انہوں نے حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھ لیا۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۰۳) ملاحظہ فرمائیں۔

۶۲۔ باب: ایثار قربانی اور ہمدری وغم خواری کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وہ اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں' اگرچہ وہ خود بھوکے ہی ہوں۔'' (سورۃ الحشر :۹)

اور فرمایا: ''اور وہ اس (طعام، دنیوی مال ومتاع) کی محبت کے باوجود مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں'' (سورۃ الدھر :۸)

حدیث نمبر ۵۶۴۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا: میں (بھوک کی وجہ سے) سخت مشقت میں ہوں (مجھے کھانا کھلائیں) آپ نے اپنی ازواجِ مطہرات میں سے ایک کی طرف پیغام بھیجا تو انھوں نے جواب دیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ معبوث فرمایا! میرے پاس تو صرف پانی ہے۔ پھر آپ نے دوسری زوجہ محترمہ کے پاس پیغام بھیجا تو انھوں نے بھی یہی جواب دیا حتیٰ کہ ان سب نے یہی جواب دیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کو ساتھ معبوث فرمایا: ''میرے پاس تو پانی کے سواء کچھ نہیں۔ تب نبی ﷺ نے (صحابہ سے) فرمایا: ''آج کی رات کون اس کی مہمانی کرے گا؟'' انصار میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں (اس کی مہمانی کروں گا۔)۔ پس وہ اسے اپنے گھر لے گئے۔ اور اپنی بیوی سے کہا۔ رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی خوب تکریم کرنا

-

اور ایک اور روایت میں ہے کہ انھوں نے اپنی بیوی سے پوچھا: کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں صرف میرے بچوں کا کھانا ہے۔ انھوں نے کہا: جب وہ شام کا کھانا مانگیں تو انہیں کسی چیز سے بہلاؤ اور انہیں سلا دو اور جب ہمارا مہمان گھر میں داخل ہو تو چراغ بجھا دینا اور اس پر یہی ظاہر کرنا کہ ہم بھی اس کے ساتھ کھا رہے ہیں۔ پس وہ سب کھانے کے لیے بیٹھ گئے مہمان نے کھانا کھا لیا اور ان دونوں میاں بیوی نے (بچوں سمیت) بھوکے رات گزاری۔ پس جب صبح ہوئی اور وہ (میزبان) نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے فرمایا: ''تم نے آج رات اپنے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا اللہ تعالیٰ اس سے بہت خوش ہوا ہے۔'' (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۵۶۵۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کو اور تین کا کھانا چار آدمیوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔'' (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے جو حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی کا کھانا دو کو، دو آدمیوں کا کھانا چار کو اور چار کا کھانا آٹھ آدمیوں کا کافی ہوتا ہے۔

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۵۳۵/۹۔فتح)، ومسلم (۲۰۵۸)

حدیث نمبر ۵۶۶۔

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ نبی ﷺ کے ساتھ شریک سفر تھے۔ کہ ایک آدمی اپنی سواری پر آیا اور اپنی نظر دائیں بائیں گھمانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس ضرورت سے زائد سواری ہو تو اسے چاہیے کہ یہ زائد سواری اسے دے دے جس کے پاس سواری نہ ہو اور جس شخص کے پاس زائد زادِراہ ہو تو اسے چاہیے کہ یہ اسے دے دے جس کے پاس زادِراہ نہ ہو۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ نے مختلف قسم کے مال کا ذکر کیا حتیٰ کہ ہم نے سمجھا کہ ہم میں سے کسی شخص کا بھی (اپنی) زائد از ضرورت چیز پر کوئی حق نہیں ہے۔ (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۱۷۲۸)

حدیث نمبر ۵۶۷۔

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت ایک بُنی ہوئی چادر لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے کہا: میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے تاکہ اسے آپ کو پہناؤں۔ پس نبی ﷺ نے اسے اپنی ضرورت کی چیز سمجھتے ہوئے قبول فرمالیا: پس آپ اس چادر کو تہ بند کے طور پر باندھ کر ہمارے پاس تشریف لائے تو کسی شخص نے کہا: آپ اسے مجھے پہنادیں یہ کس قدر اچھی اور خوبصورت ہے! آپ نے فرمایا: ''اچھا''۔ پس نبی ﷺ مجلس میں بیٹھے رہے پھر واپس گھر چلے گئے تو اس چادر کو لپیٹا اور اس شخص کے پاس بھیج دیا۔ پس لوگوں نے اسے کہا: تم نے اچھا نہیں کیا نبی ﷺ نے اسے پہنا ہوا تھا اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی اور تم نے پھر بھی آپ سے یہ چادر مانگ لی اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے۔ اس آدمی نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے آپ سے یہ چادر اس لیے نہیں مانگی کہ میں اسے پہنوں گا بلکہ میں تو اس لیے مانگی ہے کہ یہ میرا کفن بن جائے۔ حدیث کے راوی حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ یہ چادر اس کا کفن بنی۔ (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۳/۱۴۳۔ فتح)۔

حدیث نمبر ۵۶۸۔

حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اشعری ایسے لوگ ہیں کہ جب جہاد میں ان کا زادِ راہ ختم ہو جاتا ہے یا ختم ہونے کے قریب ہوتا ہے یا مدینے میں رہتے ہوئے ان کے اہل و عیال کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو ان کے پاس جو کچھ ہوتا ہے وہ اسے ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں۔ اور پھر ایک برتن کے ذریعے آپس میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں پس وہ مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۵/۱۲۸۔۱۲۹۔ فتح)' ومسلم (۲۵۰۰)

۶۳۔ باب: امورِ آخرت کے بارے میں رغبت اور متبرک چیزوں کی زیادہ خواہش رکھنا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اس (جنت) کے بارے میں رغبت کرنے والوں کو رغبت کرنی چاہیے''

(سورۃ المطففین: ۲۶)

حدیث نمبر ۵۶۹۔

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مشروب لایا گیا تو آپ نے اس میں سے نوش فرمایا: ''آپ کی دائیں جانب ایک لڑکا اور بائیں جانب عمر رسیدہ لوگ تھے' آپ نے لڑکے سے فرمایا: ''کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہو کہ میں (یہ مشروب تم سے پہلے) ان شیوخ کو دے دوں؟'' لڑکے نے کہا: نہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! اے اللہ کے رسول! میں آپ کی طرف سے ملنے والے اپنے حصے پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے یہ پیالہ اس لڑکے کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۵/۳۰۔۳۱۔فتح)۔

حدیث نمبر ۵۷۰۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حضرت ایوبؑ برہنہ حالت میں غسل فرما رہے تھے۔ کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں تو حضرت ایوبؑ لپ بھر بھر کر انہیں اپنے کپڑے میں رکھنے لگے' پس ان کے رب عزوجل نے انہیں پکارا: اے ایوبؑ! کیا میں نے تمہیں ان چیزوں سے بے نیاز نہیں کر دیا تھا۔ جنہیں تم دیکھ رہے ہو؟ انھوں عرض کیا: کیوں نہیں تیری عزت کی قسم! لیکن تیری برکت سے تو جو مجھ پر ہو رہی ہے' بے نیاز نہیں ہو سکتی۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/۳۸۷۔فتح)۔

۶۴۔ باب: شکر گزار مالدار کی فضیلت اور شکر گزار مالدار وہ ہے جو جائز طریقوں سے مال حاصل کرتا ہے اور جہاں خرچ کرنیکا حکم ہے۔ وہاں خرچ کرتا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پس جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرا اور اچھی بات کی تصدیق کی ہم اسے آسان راستے (جنت) کی توفیق دیں گے۔'' (سورۃ اللیل : ۵۔۷)۔

اور فرمایا: ''اور جو بڑا پرہیز گار ہے اسے جہنم سے بچا لیا جائے گا، جو اپنا مال پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے دیتا ہے اور کسی کا اس پر احسان نہیں ہے کہ جس کا بدلہ دیا جائے' صرف اپنے رب اعلیٰ کی رضامندی کے لیے خرچ کرتا ہے اور یقیناً عنقریب وہ خوش ہو جائے گا۔'' (سورۃ اللیل : ۱۷۔۲۱)

اور فرمایا: ''اگر تم صدقات ظاہر کر کے دو تب بھی اچھا ہے اور اگر تم چھپا کر دو اور فقراء کو دو تو یہ تمہارے لیے

زیادہ بہتر ہے اور وہ تم سے تمہاری برائیاں دور کردے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے باخبر ہے۔''(سورۃ البقرۃ: ۲۷۱)

اور فرمایا: ''تم اس وقت تک نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم اپنی پسندیدہ چیزیں (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ نہیں کرو گے اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو اللہ تعالیٰ یقیناً اسے جانتا ہے۔''(سورۃ آل عمران: ۹۲)

حدیث نمبر ۵۷۱۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے: ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور پھر اسے راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق سے نوازا اور دوسرے وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا فرمائی، وہ اس کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اور اسے دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔''(متفق علیہ) اور اس کی شرح قریب ہی گزری ہے۔

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۴۴) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۵۷۲۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے: ایک اس آدمی پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید (کا علم) عطا فرمایا اور وہ آدمی رات کے اوقات میں اور دن کے اوقات میں اس (قرآن مجید) کے ساتھ قیام (عمل) کرتا ہے اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہے اور وہ رات اور دن کے اوقات میں اسے خرچ کرتا ہے۔''(متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۹/ ۷۳۔فتح)، ومسلم (۸۱۵)

حدیث نمبر ۵۷۳۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مہاجرین میں سے غریب صحابہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے عرض کیا: مالدار لوگ تو بلند درجے اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں لے گئے۔ آپ نے فرمایا: ''وہ کیسے؟'' انھوں نے بتایا کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں، وہ روزے رکھتے ہیں جسے ہم رکھتے ہیں وہ صدقہ کرتے ہیں لیکن ہم (صاحب استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے) صدقہ نہیں کرتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس

کے کرنے سے تم اپنے سے سبقت لے جانے والوں کو پالو اور اپنے بعد والوں سے تم سبقت لے جاؤ۔ اور تم سے زیادہ فضیلت والا کوئی نہیں ہوگا سوائے اس شخص کے جو تمہارے جیسا عمل کرے؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! (وہ عمل ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا: ''تم ہر نماز کے بعد ۳۳، ۳۳ مرتبہ سبحان اللّٰه، الحمد اللّٰه اور اللّٰه اکبر پڑھ لیا کرو۔'' پس (کچھ دنوں کے بعد) مہاجرین میں سے وہ غریب لوگ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارے مالدار بھائیوں کو بھی ہمارے عمل کے بارے میں پتا چل گیا ہے اور انھوں نے بھی اس وظیفے کو کرنا شروع کر دیا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے۔''
(متفق علیہ) یہ الفاظ مسلم کی روایت کے ہیں

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲/ ۳۲۵ ـ فتح)، ومسلم (۵۹۵)

۶۵۔ باب: موت کو یاد رکھنے اور خواہشات کم کرنے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہر جاندار نے موت کا مزہ چکھنا ہے اور قیامت والے دن تمہیں پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ پس دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ یقیناً کامیاب ہو گیا اور دنیوی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے۔'' (سورۃ آل عمران: ۱۸۵)

اور فرمایا: ''کوئی جاندار نہیں جانتا کہ کل کو کیا کرے گا اور کسی جاندار کو پتا نہیں کہ وہ کون سی زمین میں مرے گا۔'' (سورۃ لقمان: ۳۴)

اور فرمایا: ''اے ایمان والو! تمہیں تمہارے مال اور اولاد اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرے گا پس یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اور جو ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو، پہلے اس سے کہ تم میں سے کسی کو موت آئے اور وہ کہے: اے رب! تو نے مجھے تھوڑے دنوں کی مہلت کیوں نہ دی کہ میں صدقہ کر لیتا اور نیکوکاروں میں سے ہو جاتا؟ اور جب کسی کا وقت مقرر آ جائے تو اللہ تعالیٰ ہرگز مہلت نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔'' (سورۃ المنافقون: ۹ ـ ۱۱)

اور فرمایا: ''یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی ایک کو موت آئے تو وہ کہتا ہے: اے میرے رب! مجھے دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ جس کو میں چھوڑ آیا ہوں اس میں جا کر نیک عمل کروں۔ (یاد رکھو) ہرگز ایسا نہیں ہوگا، یہ صرف ایک بات ہی ہے جسے وہ کہے گا، اور ان کے درمیان ایک آڑ ہے قیامت کے دن تک۔ پس

جب صور پھونکا جائے گا اس دن ان کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں رہے گی اور نہ وہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔ پس جن کے پلڑے بھاری ہونگیں وہی کامیاب ہوں گے اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے پس یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنی جانوں کو خسارے میں ڈالا اور یہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے چہروں کو آگ جھلستی ہوگی اور ان میں وہ (شدت تکلیف سے) تیوری چڑھاتے ہوں گے۔ (ان سے کہا جائیگا) کیا تم پر میری آیتیں پڑھی نہ جاتی تھیں؟ پس تم انہیں جھٹلاتے تھے۔۔۔۔۔

آگے آیات اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک۔۔۔۔ زمین میں کتنے برس رہے؟ وہ کہیں گے ایک دن یا دن کا کچھ حصہ، پس تو گنتی کرنے والے (فرشتوں) سے پوچھ لے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ تم واقعی تھوڑا ہی رہے اگر تم جانتے ہوتے۔ کیا تم نے یہ گمان کیا تھا کہ ہم نے تمہیں (بے مقصد) بے کار پیدا کیا؟ اور یہ کہ تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے؟'' (سورۃ المومنون: ۹۹۔۱۱۵)

نیز فرمایا: ''کیا ایمان والوں کے لیے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں جھک جائیں اور اس (قرآن وحدیث) کے لیے جھک جائیں جو اللہ تعالیٰ نے حق نازل فرمایا اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی پس ان پر زمانہ دراز ہو گیا تو ان کے دل سخت ہو گئے اور اکثر ان میں سے فاسق ہیں۔'' (سورۃ الحدید: ۱۶)

حدیث نمبر ۵۷۴۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا کندھا پکڑا اور فرمایا: ''تم دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم اجنبی اور پردیسی ہو یا جیسے راہ گیر ہو۔''

حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے: جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو؟ اور جب تم صبح کرو تو پھر شام کا انتظار نہ کرو اور اپنی صحت کے زمانہ میں اپنی بیماری کے لیے اور اپنی زندگی میں اپنی موت کے لیے تیاری کرلو۔ (بخاری)

توثیق الحدیث حدیث نمبر (۴۷۱) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۵۷۵۔

حضرت ابن عمرؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان شخص کے لیے جس کے پاس وصیت کے قابل کوئی چیز ہو، یہ جائز نہیں ہے کہ وہ دو راتیں بھی اس حالت میں گزارے کہ اس کے پاس

وصیت لکھی ہوئی نہ ہو۔''(متفق علیہ)

یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ تین راتیں گزارے۔''(یعنی بخاری میں دو دراتیں ہیں اور مسلم میں تین۔)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے تو مجھ پر کوئی ایک رات ایسی نہیں گزری کہ میرے پاس میری وصیت لکھی ہوئی موجود نہ ہو۔

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۵/ ۳۵۵۔فتح)، ومسلم (۱۶۲۷)، والروایه الثانیة عند مسلم (۱۶۲۷)(۴)

آیت نمبر ۵۷۶۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کچھ لکیریں کھینچیں اور پھر (ایک لکیر کی طرف اشارہ کر کے)فرمایا'' یہ انسان ہے (یعنی اسکی آرزوئیں)اور (دوسری لکیر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) یہ اس کی موت ہے پس انسان انہی آرزوؤں کے درمیان ہوتا ہے کہ سب سے قریب کی لکیر (یعنی موت) آ پہنچی ہے'' (بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱/ ۲۳۶۔فتح)۔

حدیث نمبر ۵۷۷۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مربع کا خط کھینچا اور پھر اس کے وسط میں ایک خط کھینچا جو اس سے باہر نکل رہا تھا اور پھر درمیانی خط کے پہلو میں چند چھوٹے چھوٹے خط کھینچے اور پھر فرمایا:'' یہ انسان ہے اور مربع)خط جس نے اسے گھیر رکھا ہے' یہ اسکی موت ہے (یعنی موت نے اسے گھیر رکھا ہے)اور باہر نکلنے والا خط اسکی آرزوئیں ہیں اور چھوٹے چھوٹے خط اسے پیش آنے والے عوارض وحادثات ہیں' اگر ایک حادثہ اس سے خطا کر جاتا ہے تو دوسرا اسے آ دبوچتا ہے۔اور اگر اس دوسرے سے بچ نکلتا ہے تو کوئی اور حادثہ اسے آ پکڑتا ہے۔''(بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱/ ۲۳۵،۲۳۶۔فتح)۔

حدیث نمبر ۵۷۸۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سات چیزوں کے ظہور پذیر ہونے سے پہلے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرلو کیا تم بھلا دینے والے فقر کا انتظار کر رہے ہو؟ یا سرکش بنا دینے والی دولت مندی کا؟ یا بگاڑ دینے والی بیماری کا؟ یا عقل کو زائل کر دینے والے بڑھاپے؟ یا تیزی سے اور اچانک آجانے والی موت کا؟ یا دجال کا؟ پس وہ تو بدترین غائب چیز ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے یا قیامت کا؟ پس قیامت تو نہایت خوفناک اور بہت تلخ ہے۔'' (ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث کے لیے حدیث نمبر (۹۳) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۵۷۹۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لذتیں زائل اور ختم کر دینے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کرو۔'' (ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث:صحيح لغيره: أخرجه الترمذي (۲۳۰۷)۔ وابن ماجه (۴۲۵۸)' والنسائي (۴/۴)' وأحمد (۲/۲۹۲۔۲۹۳)

حديث نمبر ۵۸۰۔

حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر جاتا تو رسول اللہ ﷺ (تہجد کے لیے) کھڑے ہو جاتے اور فرماتے: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو، لرزا دینے والی (نفخہ اولیٰ) اور اس کے پیچھے آنے والی (نفخہ ثانیہ) آ پہنچی اور موت بھی اپنی ہولناکیوں سمیت آ پہنچی اور موت بھی اپنی ہولناکیوں سمیت آ پہنچی''۔ حضرت ابیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں پس میں اپنی دعا میں آپ پر درود کے لیے کتنا وقت مقرر کروں؟ آپؐ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو۔'' میں نے کہا (پوری دعا کا) چوتھا حصہ؟'' آپ نے فرمایا:'' جتنا تم چاہو۔'' اگر تم زیادہ کرلو گے تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے کہا (دعا کا) آدھا وقت؟ آپ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو اگر تم زیادہ کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا: دو تہائی کرلوں؟ آپ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو اگر تم زیادہ کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ پھر میں نے عرض کیا: کیا میں اپنی دعاؤں کا پورا وقت آپ پر درود کے لیے مقرر کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''پھر تو یہ عمل تمہارے غموں کے مداوے کے لیے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دیے جائیں گے۔ (ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث:شطره الأول ضعيف وشطره الأخير حسن لغيره :
أخرجه الترمذى (٢٤٥٧)، وأحمد (١٣٦/٥)۔
اس حدیث کا پہلا حصہ امام حاکم (۳۰۸/۴) اور ابونعیم (۳۷۷/۸) نے بیان کیا ہے اور یہ عبداللہ بن محمد بن عقیل طالبی کے سوئے حفظ کی وجہ سے ضعیف ہے اور دوسرا حصہ ((قلت یا رسول اللہ !انی أکثر الصلوۃ ....)) اس کا شاہدہ قاضی اسماعیل بن اسحاق نے ''فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ (۱۳)'' میں نے بیان کیا ہے' اس کی سند مرسل ہے پس دوسرا حصہ انس کی وجہ سے حسن کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ واللہ اعلم!

٦٦۔باب: مردوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا مستحب ہے نیز زیارت کرنے والا کیا پڑھے؟

حدیث نمبر ۵۸۱۔
حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا' پس اب تم ان کی زیارت کیا کرو۔'' (مسلم)
توثيق الحديث:أخرجه مسلم (٩٧٧)

حديث نمبر ۵۸۲۔
حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی میرے ہاں باری ہوتی تو آپ رات کے آخری حصے میں بقیع (قبرستان) تشریف لے جاتے اور وہاں یہ دعا پڑھتے: ''اے مسلمان بستی والو! تمہیں سلام ہو، تمہارے پاس وہ کل آ گیا جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں' اے اللہ! بقیع غرقد والوں کو بخش دے۔'' (مسلم)
توثيق الحديث:أخرجه مسلم (٩٧٤)

حديث نمبر ۵۸۳۔
حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ قبرستان جاتے تو آپ ﷺ انہیں سکھاتے کہ یہ دعا پڑھیں: ''تم پر سلام ہو اے مومنوں اور مسلمانوں کی بستیوں والو! اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی یقیناً تمہیں ملنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔'' (مسلم)
توثيق الحديث:أخرجه مسلم (٩٧٤)

حدیث نمبر ۵۸۴۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینے کی چند قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ان کی طرف رخ کر کے فرمایا: ”اے اہل قبور! تم پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں معاف کرے، تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم آپ کے پیچھے ہیں۔“ (ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث:ضعیف ۔أخرجه الترمذی (۱۰۵۳) ۔یہ حدیث قابوس بن ابی ظبیان کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے

٦٧۔باب: کسی تکلیف کی وجہ سے موت کی آرزو کرنے کی کراہت، تاہم دین کی بابت کسی فتنے میں مبتلا ہونے کے خوف سے موت کی آرزو کرنا جائز ہے

حدیث نمبر ۵۸۵۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے تو وہ نیکوکار ہے تو شاید وہ نیکیوں میں بڑھ جائے اور اگر وہ خطا کار ہے تو شاید وہ توبہ کر لے۔“ (متفق علیہ۔یہ الفاظ بخاری کے لیے ہیں)

اور مسلم کی روایت ہے، جو حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے اور نہ اس کے آنے سے پہلے اس کی دعا کرے، اس لیے کہ جب یہ شخص فوت ہو جائے گا تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اور مومن کی عمر میں اضافہ اس کی بھلائی میں اضافہ کا باعث ہے۔“

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱۰/۱۲۷۔فتح)، ومسلم (۲۶۸۲)

حدیث نمبر ۵۸٦۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں نے کوئی ایک کسی تکلیف کے پہنچے کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے، اگر اس نے ضروری ہی تمنا کرنی ہے تو ان الفاظ سے کرے ”اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میری زندگی میرے لیے بہتر ہے اور مجھے اس وقت موت دے جب موت میرے لیے بہتر ہو۔“ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۴۰) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۵۸۷۔

حضرت قیس بن ابی حازمؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم خباب بن ارتؓ کی عیادت کے لیے ان کے پاس گئے، انھوں نے (علاج کے لیے زخموں پر) سات داغ لگوائے تھے۔ انھوں نے فرمایا: ''بلاشبہ ہمارے وہ ساتھی جو ہمارے پیش رو تھے، وہ گزر گئے اور دنیا نے ان (کے اجر و ثواب) کو کم نہ کیا اور ہمیں اتنی دولت میسر آ گئی کہ اس کے لیے مٹی کے علاوہ کوئی جگہ میسر نہیں (یعنی مکانات بنانے یا پھر مٹی میں دفن کرنے کے سوا کوئی جگہ نہیں) اور اگر نبی ﷺ نے ہمیں موت کی دعا کی کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔ پھر ہم دوسری مرتبہ ان کے پاس گئے۔ تو وہ اس وقت اپنی ایک دیوار بنا رہے تھے، انھوں نے فرمایا: ''مومن جس چیز پر بھی کچھ خرچ کرے تو اسے اجر ملتا ہے، سوائے اس خرچ کے جو وہ اس مٹی (یعنی مکانات وغیرہ کی تعمیر) پر خرچ کرتا ہے۔ (متفق علیہ) اور یہ الفاظ بخاری کی روایت کے ہیں۔

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/۱۲۷۔فتح)، ومسلم (۲۶۸۱)

۶۸۔ باب: پرہیزگاری اختیار کرنا اور شبہات کو چھوڑ دینا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم اس بات کو ہلکا سمجھتے ہو حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑی بات ہے۔'' (سورۃ النور: ۱۵)

نیز فرمایا: ''یقیناً تیرا رب گھات میں ہے۔'' (سورۃ الفجر: ۱۴)

حدیث نمبر ۵۸۸۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جنہیں اکثر لوگ نہیں جانتے، پس جو شخص شبہے والی چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور جس شخص نے شبہے والی چیزوں کو اختیار کر لیا تو وہ حرام میں مبتلا ہو گیا۔ جیسے وہ چرواہا جو کسی کی مخصوص چراگاہ کے ارد گرد اپنے جانوروں کو چراتا ہے تو قریب اور ممکن ہے کہ وہ جانور چراگاہ میں داخل ہو کر اس میں چرنا شروع کریں۔ سنو! ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہوتی ہے (جس میں عام جانور داخل نہیں ہو سکتے) سنو! اللہ تعالیٰ کی چراگاہ (جس میں

داخلہ ممنوع ہے) اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں (ان کا ارتکاب سب کے لیے ممنوع ہے) سنو! جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے ٔ جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا جسم صحیح اور درست ہوتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو سار جسم خراب ہو جاتا ہے۔ سنو! وہ (گوشت کا ٹکڑا) دل ہے۔'' (متفق علیہ) ان دونوں (بخاری و مسلم) نے اسے اور بھی کئی طریق سے روایت کیا ہے جن کے الفاظ باہم قریب قریب ہیں۔

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (١/١٢٦۔فتح)' ومسلم (١٥٩٩)

حديث نمبر ٥٨٩۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو راستے میں ایک کھجور ملی تو آپ نے فرمایا: ''اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ صدقے کی ہوگی تو میں اسے یقیناً کھالیتا۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری (٤/٢٩٣۔فتح)' ومسلم (١٠٧١)

حديث نمبر ٥٩٠۔

حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور لوگوں کا اس پر مطلع ہو جانا تجھے ناگوار گزرے۔'' (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (٢٥٥٤)

حديث نمبر ٥٩١۔

حضرت وابصہ بن معبدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا ''کیا تم نیکی کے بارے میں پوچھنے آئے ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! تو آپ نے فرمایا: ''اپنے دل سے پوچھو، نیکی وہ ہے جس سے دل مطمئن ہو اور دل کو اس پر اطمینان حاصل ہو اور گناہ وہ ہے۔ جو دل میں کھٹکے اور دل میں اس کے بارے میں تردّد ہو ٔ اگر چہ لوگ تجھے (اس کے جائز ہونے کا) فتویٰ دے دیں اور اگر چہ لوگ (پھر) تجھے فتویٰ دے دیں۔'' (حدیث حسن ہے مسند احمد ٔ دارمی)

توثيق الحديث:صحيح بطرقة ۔ أخرجه أحمد (٤/٢٢٨)' والدارمی (٢/٢٤٥۔٢٤٦) یہ حدیث اس سند سے تو ضعیف ہے لیکن مسند أحمد (٤/٢٢٨) میں اس کی ایک اور سند بھی ہے جس کے سب روای ثقہ ہیں سوائے معاویہ بن صالح کہ وہ صدوق ہے اور مسند احمد (٤/١٩٤) ہی میں نواس سمعان کی حدیث بھی اس کی شاہد ہے جس کی سند صحیح ہے لہٰذا یہ حدیث بالجملہ صحیح

لغیرہ ہے (واللہ اعلم!)

حدیث نمبر ۵۹۲۔

حضرت ابوسروعہ (سین پر زیر اور زبر دونوں طرح جائز ہے) عقبہ بن حارثؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی سے شادی کی تو ان کے پاس ایک عورت آئی٘ اس نے کہا: میں نے عقبہ کو اور اس لڑکی کو جس سے اس نے شادی کی ہے دونوں کو دودھ پلایا ہے عقبہؓ نے اسے کہا: مجھے تو معلوم نہیں کہ تم نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ تم نے مجھے بتایا ہے پس وہ سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ آئے٘ اور آپ سے مسئلہ پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ (نکاح) کیسے باقی رہ سکتا ہے جبکہ یہ کہہ دیا گیا (کہ اس عورت نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے)؟'' حضرت عقبہؓ نے اس بیوی سے جدائی اختیار کر لی اور اس لڑکی نے کسی دوسرے آدمی سے شادی کر لی۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۱/۱۸۴۔ فتح)۔

حدیث نمبر ۵۹۳۔

حضرت حسن بن علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (آپ کا یہ فرمان) یاد کیا: ''وہ چیز چھوڑ دو جو تمہیں شک میں مبتلا کر دے اور اسے اختیار کرو جو شک میں نہ ڈالے۔'' (ترمذی۔ حدیث صحیح ہے) اس کے معنی ہیں کہ جس میں تمہیں شک ہو وہ چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو۔

توثیق الحدیث:صحیح: أخرجه الترمذی (۲۵۱۸)، والنسائی (۸/۳۲۷۔۳۲۸)، وأحمد (۱/۲۰۰)

حدیث نمبر ۵۹۴۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کا ایک غلام تھا جو آپ کو کما کر دیا کرتا تھا۔ اور حضرت ابوبکرؓ اس کی کمائی سے کھاتے تھے۔ پس وہ ایک روز کوئی چیز لایا تو حضرت ابوبکرؓ نے اس سے کھالیا٘ تو غلام نے آپ سے کہا: آپ کو معلوم ہے کہ یہ کیا چیز ہے؟ ابوبکرؓ نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کے لیے کہانت کی تھی٘ حالانکہ میں کہانت سے اچھی طرح واقف نہیں تھا٘ میں نے تو اس سے ایک چال چلی تھی۔ چنانچہ وہ آج مجھے ملا ہے، تو بس اس نے مجھے یہ چیز دی ہے جو آپ نے کھائی ہے۔ پس حضرت ابوبکرؓ نے یہ سنتے ہی اپنا ہاتھ اپنے منہ میں ڈالا اور اپنے پیٹ میں گئی ہوئی ہر چیز قے کے

ذریعے باہر نکال دی۔(بخاری)

توثیق الحدیث:أخرجه البخاری (۷/۱۴۹۔فتح)۔

حدیث نمبر ۵۹۵۔

حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے اولین مہاجرین کے لیے چار ہزار (درہم سالانہ)وظیفہ مقرر کیا اور اپنے بیٹے کے لیے ساڑھے تین ہزار۔آپ سے پوچھا گیا کہ وہ بھی تو اولین مہاجرین میں سے ہیں آپ نے ان کا وظیفہ کم کیوں مقرر کیا ہے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا؛ اسے تو اس کے باپ نے ہجرت کرائی۔آپ کا مقصد یہ تھا کہ ان کی طرح نہیں جنھوں نے بذات خود ہجرت کی۔(بخاری)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۷/۲۵۳۔فتح) ۔

حدیث نمبر ۵۹۶۔

حضرت عطیہ بن عروہ سعدی صحابیؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ اس وقت تک متقین کے درجے پر فائز نہیں ہوسکتا جب تک وہ ایسی چیزیں نہ چھوڑ دے جن میں کوئی حرج نہیں تا کہ وہ ان چیزوں سے بچ جائے جن میں حرج ہے۔“(ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث:ضعیف ۔أخرجه الترمذی (۲۴۵۱)، وابن ماجه (۴۲۱۵)، والحاکم (۴/۳۱۹)

یہ حدیث عبداللہ بن یزید کے ضعیف کی وجہ سے ضعیف ہے۔

۶۹۔: باب: لوگوں اور زمانے کے فساد زدہ ہونے کے وقت یا دین میں فتنے کے خوف سے یا حرام و مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہونے کے اندیشے سے گوشہ نشینی کے مستحب ہونے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پس تم اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو بے شک میں تمہیں صاف اور کھلا ڈرانے والا ہوں۔“ (سورۃ الذاریات :۵۰)

حدیث نمبر ۵۹۷۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت رکھتا ہے جو متقی، غنی (لوگوں سے بے نیاز) اور پوشیدہ (گم نام) ہو۔“ (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم(٢٩٦٥)

حدیث نمبر ۵۹۸۔

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سے سب سے افضل و بہتر شخص کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''وہ مومن مجاہد جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔'' اس شخص نے پھر عرض کیا: اس کے بعد کون افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پھر وہ آدمی جو پہاڑ کی کسی گھاٹی یا وادی میں الگ تھلگ رہ کر اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے: ''وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔''

توثيق الحديث:أخرجه البخاري(٦/٦ـفتح)'ومسلم (١٨٨٨)(١٢٣)'والرواية الثانية عند مسلم(١٨٨٨)

حدیث نمبر ۵۹۹۔

حضرت ابوسعید خدریؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ مسلمان کا بہترین مال (اس کی) بکریاں ہوں جنہیں وہ لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور ایسی جگہ چلا جائے گا جہاں بارش زیادہ ہونے کی وجہ سے گھاس وغیرہ زیادہ ہوتی ہو۔ وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے (پہاڑوں اور وادیوں کی طرف) راہِ فرار اختیار کرے گا۔'' (بخاری)

توثيق الحديث:أخرجه البخاري(١/٦٩ـفتح)

حدیث نمبر ٦٠٠۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس نے بکریاں ضرور چرائیں۔'' آپ کے صحابہ نے پوچھا: اور آپ نے بھی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! میں مکے والوں کی بکریاں چند قیراط کے عوض چرایا کرتا تھا۔'' (بخاری)

توثيق الحديث:أخرجه البخاري(٤/٤٤١ـفتح)۔

حدیث نمبر ٦٠١۔

حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سے سب سے اچھی زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہے وہ اس کی پیٹھ پر سوار ہو کر

تیزی سے ادھر ادھر آتا جاتا ہے اور وہ جب بھی لڑائی کی (آواز) یعنی کسی جہاد مہم کی آواز یا کفار کی طرف سے مسلمانوں پر کہیں ظلم وستم کی وجہ سے چیخ وپکار سنتا ہے تو تیزی کے ساتھ اس طرف لپکتا ہے وہ قتل ہو جانے یا موت کے متوقع مقامات کی تلاش میں رہتا ہے یا پھر اس شخص کی زندگی بہتر ہے جو تھوڑی سی بکریوں کے ساتھ پہاڑ کی کسی چوٹی پر یا پھر ان وادیوں میں سے کسی وادی یا گھاٹی میں اقامت اختیار کرتا ہے وہاں نماز قائم کرتا، زکوٰۃ ادا کرتا اور اپنے رب کے عبادت کرتا حتیٰ کہ اسے موت آجاتی ہے وہ لوگوں کر ساتھ خیر پر اتفاق کرتا اور ان کے ساتھ رہتا ہے۔" (مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم (۱۸۸۹)

۷۰: باب: لوگوں کیساتھ میل ملاپ رکھنے، ان کی مجالس اور مجامع میں شرکت کرنے مجالسِ ذِکر میں ان کیساتھ شریک ہونے، مریض کی عیادت، جنازوں میں شرکت، محتاجوں کی غم خواری، جاہلوں کی راہنمائی اور اس طرح کے دیگر مصالح کا خیال رکھنے کی فضیلت کا بیان، بشرطیکہ اس میں نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے، لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے اپنے آپ کو روکنے اور خود دوسروں کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف پر صبر کرنے کی طاقت ہو

امام نووی ؒ بیان کرتے ہیں کہ جان لیجیے کہ لوگوں کو ساتھ میل جول رکھنے کا جو طریقہ میں نے اس باب میں ذکر کیا ہے یہی مختار اور پسندیدہ طریقہ ہے جس پر رسول اللہ ﷺ دیگر انبیاء خلفائے راشدینؓ ان کے بعد باقی صحابہؓ تابعین، علمائے مسلمین اور باقی لوگ کاربند رہے۔ امام شافعی، امام احمد ابن حنبل اور اکثر فقہاءؒ اسی کے قائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو۔" (سورة المائدة:۲)

۷۱۔ باب: تواضع اور مومنوں سے نرمی کے ساتھ پیش آنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جو مومن تمہارے کے پیروکار ہیں ان کے ساتھ نرمی سے پیش آوَ۔" (سورة الشعراء :۲۱۵)

اور فرمایا: "اے ایمان والو! جو تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو عنقریب اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا

فرمادے گا جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرے گا اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کریں گے۔ وہ مومنوں کے لیے نرم اور کافروں کے لیے سخت ہوں گے۔''(سورۃ المائدۃ :۵۴)

نیز فرمایا:''اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں خاندانوں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی (یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا) ہے۔''(سورۃ الحجرات :۱۳)

اور فرمایا:''تم اپنے آپ کو پاک مت کہو وہ تم میں سے تقویٰ والوں کو خوب جانتا ہے۔''
(سورۃالنجم:۳۲)

اور فرمایا:'' اعراف والے کچھ لوگوں کو پکاریں گے جن کو وہ ان کی علامت سے پہچانتے ہوں گے: تم کو تمہارا جتھا اور تمہارا اپنے کو بڑا سمجھنا کچھ کام نہ آیا۔ کیا یہ وہی لوگ ہیں جن کی بابت تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل نہیں ہوگی؟ (ان اہل ایمان کو حکم ہوگا۔) جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تم پر کوئی خوف ہوگا نہ تم غمگین ہو گے۔''(سورۃ الأعراف: ۴۸۔۴۹)۔

حدیث نمبر ۶۰۲۔

حضرت عیاض بن حمارؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ تم آپس میں تواضع اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر زیادتی کرے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث:أخرجه مسلم (۲۸۶۵)(۶۴)

حدیث نمبر۶۰۳۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' صدقہ مال میں کوئی کمی نہیں کرتا اور عفو درگزر سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے رفعت و بلندی عطا فرمایا ہے۔''(مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۵۶) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۶۰۴۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور فرمایا:'' نبی ﷺ نے

ایسے ہی کیا کرتے تھے۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری(۱۱/ ۳۲۔فتح)' ومسلم(۲۱۶۸)(۱۵)

حدیث نمبر۶۰۵۔

حضرت انسؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ مدینے کی باندیوں میں سے کوئی باندی نبی ﷺ کوان کے دست مبارک سے پکڑتی اور(کسی کام میں مدد کے لیے) آپ کو جہاں چاہتی لے جاتی۔''(بخاری)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری(۱۰/ ۴۸۹۔فتح)'معلقاً ،ووصله أبو داود (۴۸۱۸)'وأحمد(۳/ ۱۱۹ و ۲۱۴)من طريق حميد الطويل عن أنس ۔
ووصله مسلم(۲۳۲۶)من طريق ثابت عن أنس ۔

حديث نمبر ۶۰۶۔

حضرت اسود بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا گیا کہ نبی ﷺ اپنے گھر میں کیا کام کیا کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا:'' آپ اپنے اہل خانہ کی خدمت میں لگے رہتے تھے' پس جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔(بخاری)

توثيق الحديث:أخرجه البخاری(۲/ ۱۶۲۔فتح)

حدیث نمبر۶۰۷۔

حضرت ابورفاعہ تمیم بن اسیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایک اجنبی آدمی آیا ہے' وہ اپنے دین کے بارے میں پوچھتا ہے اور اسے یہ معلوم نہیں کہ اس کا دین کیا ہے؟ پس رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور خطبہ چھوڑ دیا حتیٰ کہ آپ میرے قریب تشریف لے آئے۔آپ کے لیے ایک کرسی لائی گئی تو آپ اس پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ نے جو تعلیم آپ کو دی تھی وہ تعلیم آپ مجھے دینے لگے' پھر اپنے خطبے کی طرف گئے اور اس کے آخری حصے کو مکمل فرمایا:''(مسلم)

توثيق الحديث:أخرجه مسلم(۸۷۶)

حديث نمبر ۶۰۸۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹ لیتے

(کیونکہ آپ تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے تھے۔) راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو وہ اس سے مٹی وغیرہ کو دور کر دے اور اسے کھا لے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔'' (اور آپ نے حکم فرمایا کہ پیالے اور پلیٹ وغیرہ کو پونچھ کر صاف کیا جائے اور فرمایا: (یہ اس لیے کہ) تم نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۰۳۴)

حدیث نمبر ۶۰۹۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاءؑ مبعوث فرمائے ان سب نے بکریاں چرائیں۔ آپ کے صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے بھی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! میں مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط کے عوض چرایا کرتا تھا۔ (بخاری)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۶۰۰) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۶۱۰۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے بکری یا گائے کے پائے یا دستی کی (بھی) دعوت دی جائے تو میں ضرور قبول کروں گا اور اگر پائے یا دستی کا مجھے ہدیہ دیا جائے تو میں اسے بھی ضرور قبول کرونگا۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۵/ ۱۹۹۔فتح)۔

حدیث نمبر ۶۱۱۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ''عضباء'' نامی اونٹنی تھی جس سے کوئی اونٹ آگے بڑھ سکتا تھا یا یہ ممکن نہیں تھا کہ کوئی اونٹ اس سے آگے بڑھ جائے۔ پس (ایک دفعہ) ایک دیہاتی اپنے اونٹ پر آیا اور اس کے آگے نکل گیا تو مسلمانوں پر یہ چیز نہایت گراں گزری حتیٰ کہ نبی ﷺ نے بھی اسے پہچان لیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں جو چیز بھی بلند ہو تو وہ اسے پست کر دے۔'' (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۶/ ۷۳۔فتح)۔

۷۲۔ باب: تکبر اور خود پسندی حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یہ آخرت کا گھر ہم انہی لوگوں کے لیے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں بڑائی و بلندی چاہتے ہیں نہ فساد اور اچھا انجام متقی لوگوں کے لیے ہے۔'' (سورۃ القصص:۸۳)
اور فرمایا: ''زمین پر اکڑ کر نہ چل۔'' (سورۃ الإسراء :۳۷)
نیز فرمایا: ''تو اَز راہ تکبر اپنا چہرہ لوگوں سے مت پھیر اور زمین پر اترا کر بھی نہ چل ؛ بے شک اللہ تعالیٰ ہر تکبر کرنے والے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا'' (سورۃ لقمان:۱۸)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''قارون (سیدنا) موسیٰ کی قوم سے تھا ؛ پس اس نے ان پر سرکشی کی اور ہم نے اسے اتنے خزانے دیے کہ ان کی کنجیاں ایک طاقت ور جماعت بمشکل اٹھاتی تھی۔ جب اس سے اس کی قوم نے کہا؛ اترا مت! یقیناً اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں فرماتا'' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک: ''پس ہم نے اس کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔'' (سورۃ القصص:۷۶)

حدیث نمبر ۶۱۲۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جنت میں نہیں جائیگا جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا۔'' ایک آدمی نے کہا: آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کے جوتے اچھے ہوں (تو کیا یہ بھی تکبیر ہے)؟ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور وہ جمال کو پسند فرماتا ہے ؛ تکبر تو حق کا انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔'' (مسلم)
توثيق الحديث:أخرجه مسلم (۹۱)

حدیث نمبر ۶۱۳۔

حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا تو آپ نے فرمایا: ''دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔'' اس نے کہا: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا: ''تو نہ ہی طاقت رکھے۔'' صرف کبر نے آپ کی بات ماننے سے روکا، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر وہ اس دائیں ہاتھ کو اپنے منہ تک بھی نہ اٹھا سکا۔ (مسلم)
توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۹) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۶۱۴۔

حضرت حارثہ بن وہبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کیا میں تمہیں

جہنمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر سرکش، بخیل اور متکبر (جہنمی ہے)۔" (متفق علیہ)
توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۵۲) ملاحظہ فرمائیں۔
حدیث نمبر ۲۱۵۔
حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جنت اور دوزخ نے آپس میں جھگڑا کیا تو دوزخ نے کہا: میرے اندر بڑے سرکش اور متکبر لوگ ہوں گے۔ اور جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور مسکین قسم کے لوگ ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا (فرمایا) "اے جنت! تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعے سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور اے آگ، تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعے سے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا۔ اور تم دونوں کو بھرنا میرے ذمے ہے۔" (مسلم)
توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۵۴) ملاحظہ فرمائیں۔
حدیث نمبر ۲۱۶۔
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ایسے شخص کو (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا جو اپنا ازار ازراہ تکبر ٹخنوں سے نیچے گھسیٹتا ہوا چلے۔" (متفق علیہ)
توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/ ۲۵۷۔فتح)، ومسلم (۲۰۸۷)
حدیث نمبر ۲۱۷۔
حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین قسم کے آدمیوں سے اللہ تعالیٰ روز قیامت کلام فرمائے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ ہی (نظر رحمت سے) ان کی طرف دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: (۱) بوڑھا زانی (۲) جھوٹا بادشاہ (۳) اور متکبر فقیر۔" (مسلم)
توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۰۷)
حدیث نمبر ۲۱۸۔
حضرت ابو ہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل فرماتا ہے۔" عزت میری ازار اور بڑائی میری چادر ہے، پس جو شخص ان میں سے کوئی چیز مجھ سے کھینچے گا تو میں اسے عذاب دوں گا۔" (مسلم)
توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۲۶۲۰)

حدیث نمبر ۶۱۹۔

حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دفعہ ایک آدمی ایک حلہ (سوٹ، جوڑا) پہنے ہوئے جا رہا تھا' اس کے نفس نے اسے خود پسندی میں مبتلا کر دیا ہوا تھا' اس نے بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی۔ اور وہ اپنی چال میں اتراتا ہوا جا رہا تھا' پس اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا' اب وہ روز قیامت تک زمین میں دھنستا جائیگا۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۲۵۸/۱۰۔فتح)' ومسلم (۲۰۸۸)

حدیث نمبر ۶۲۰۔

حضرت سلمہ بن اکوعؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی متکبر کا اظہار کرتا ہے حتیٰ کہ وہ متکبرین میں لکھ دیا جاتا ہے' پھر اسے وہی سزا ہوگی جوان (سرکش) لوگوں کو ہوگی۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث:صعیف :أخرجه الترمذی (۲۰۰۰)

یہ حدیث عمر بن راشد یمامی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔

۷۳۔ باب: حسن اخلاق

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بلاشبہ آپ خلق عظیم پر فائز ہیں۔'' [ن:۴]

اور فرمایا: ''غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے۔'' (سورة آل عمران : ۱۳۴)

حدیث نمبر ۶۲۱۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں میں سے سب سے اچھے اخلاق کے حامل تھے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۵۸۲/۱۰۔فتح)' ومسلم (۲۱۵۰)

حدیث نمبر ۶۲۲۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کوئی موٹا اور باریک نہیں چھوا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ اور بہتر خوشبو کبھی نہیں سونگھی او

رمیں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی' آپ نے مجھے کبھی اُف تک نہیں فرمایا اور جو کام میں نے کر دیا اسکے بارے میں کبھی نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ اور جو کام میں نے نہیں کیا اس کے بارے میں بھی کبھی نہیں فرمایا کہ تو نے اس طرح کیوں نہ کیا؟ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۴/۲۱۵۔۲۱۶۔فتح)' ومسلم (۲۳۰۹۔۲۳۳)

حدیث نمبر ۶۲۳۔

حضرت صعب بن جثامہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جنگلی گدھے (نیل گائے) کا ہدیہ پیش کیا تو آپ نے اسے مجھے واپس لوٹا دیا۔ جب آپ نے میرے چہرے پر مایوسی او رافسردگی کو دیکھا تو فرمایا: ''ہم نے تمہارا ہدیہ صرف اس لیے واپس کیا ہے کہ ہم حالتِ احرام ہیں۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۴/۳۱۔فتح)' وملسم (۱۱۹۳)

حدیث نمبر ۶۲۴۔

حضرت نواس بن سمعانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''نیکی حسن اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے یہ ناگوار اور ناپسند ہو کر لوگ اس سے مطلع اور باخبر ہو جائیں۔ (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۹۰) ملاحظه فرمائیں۔

حدیث نمبر ۶۲۵۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فحش گو تھے نہ تکلف کے ساتھ فحش کلام کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔: ''تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو تم میں اخلاق میں سب سے اچھا ہے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۶/۵۶۶۔فتح)' ومسلم (۲۳۲۱)

حدیث نمبر ۶۲۶۔

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت والے دن مومن بندے کی میزان میں حسن اخلاق سے زیادہ وزنی اور ثقیل کوئی چیز نہیں ہوگی اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ فاحش (فحش گو) اور بے ہودہ گو

سے بغض رکھتا ہے۔(ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث :صحیح لغیرہ:أخرجه الترمذی (۲۰۰۲)، وأحمد (۴۵۱/۶)۔

اس حدیث کی سند میں ضعف ہے، کیونکہ اس میں یعلی بن مملک مقبول راوی ہے۔لیکن اس کے پہلے حصے کی متابعت کی گئی ہے، جوادب المفرد(۲۷۰)، ابوداؤد(۴۷۹۹)اوراحمد(۴۴۶/۶، ۴۴۸) وغیرہ میں ہےاوراس کی سند صحیح ہے، جبکہ دوسرے حصے کا شاہد مسند احمد(۱۶۲/۲، ۱۹۹۔۲۰۲/۵)میں ہے، جس کی بناء پر یہ حدیث صحیح ہے۔(واللہ اعلم!)

حدیث نمبر ۶۲۷۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے اعمال کے بارے میں پوچھا گیا جن کی وجہ سے اکثر لوگ جنت میں جائیں گے تو آپ نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور حسن خلق۔''اور پھر آپ سے پوچھا گیا کہ کن چیزوں کی وجہ سے اکثر لوگ جہنم میں جائیں گے؟ تو آپ نے فرمایا:''منہ اور شرم گاہ۔'' (ترمذی۔حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث :حسن أخرجه البخاری فی((الأدب المفرد)) (۲۸۹)، والترمذی (۲۰۰۴)، وابن ماجه (۴۲۴۶)وأحمد (۲۹۱/۲، ۳۹۲، ۴۴۲)، وابن حبان(۴۷۶)، والحاکم (۳۲۴/۴)، والبیهقی فی((الذهد الکبیر)) (۲۳۶)، واقضاعی فی ((الشهاب)) (۱۰۵۰)، والبغوی فی((معالم التزیل))(۳۷۷/۴)، و((شرح السنة)) (۱۳/۷۹۔۸۰)، والخرائطی فی ((مکارم الأخلاق))(ص ۱۰)

حدیث نمبر ۶۲۸۔

حضرت ابوہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''مومنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو ان میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہے اور تم میں سے سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو تم میں اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔''(ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۷۸)ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۶۲۹۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ مومن اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے روزے دار شب بیدار شخص کے درجے اور مرتبے پر فائز ہوگا۔'' (ابوداؤد)

توثيق الحديث :صحيح۔ أخرجه أبو داود (۴۷۹۸)، وأحمد (۶/ ۹۴، ۹۰، ۱۸۷)، والبغوى فى ((شرح السنة)) ((۱۳/ ۸۰، ۸۱) ' والحاكم (۱/ ۶۰)

حدیث نمبر ۶۳۰۔

حضرت ابوامامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس شخص کے لیے جنت کے اطراف میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دیا اور اس شخص کے لیے جنت کے وسط میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے مزاح مذاق کے طور بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دیا اور اس شخص کے لیے جنت کے اعلیٰ درجے میں گھر کا ضامن ہوں جس کے اخلاق اچھے ہوئے۔''

(ابوداؤد۔ حدیث صحیح ہے)

توثيق الحديث :صحيح لغيره ۔ أخرجه أبوداود (۴۸۰۰)

حدیث نمبر ۶۳۱۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ روز قیامت مجھے سب سے زیادہ محبوب اور ہم نشینی کے لحاظ سے میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا۔ جو تم میں سے زیادہ اخلاق میں سب سے اچھا ہوگا اور قیامت والے دن مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو تکلف سے گفتگو کرنے والے، گال پھلا کر لوگوں سے لمبی گفتگو کرنے والے اور تکبر سے باچھیں کھول کر منہ بھر کر باتیں کرنے والے ہوں گے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے تکلف سے اور گال پھلا کر گفتگو کرنے والوں کو تو پہچان لیا ہے یہ ''متفيهقون '' کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تکبر کرنے والے۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث :صحيح لغيره:أخرجه الترمذى (۲۰۱۸)، والخطيب فى ((تاريخه)) (۴/ ۶۳)

۷۴۔باب: تحمل، تدبر اور نرمی سے کام لینے کی ترغیب اور فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے اور اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کو پسند کرتا ہے۔“ (سورۃ آل عمران: ۱۳۴)

اور فرمایا: ”عفو درگزر کو اختیار کر، نیکی کا حکم دے اور جاہلوں سے اعراض کر۔ (سورۃ الأعراف: ۱۹۹)

نیز فرمایا: ”اور برائی برابر نہیں ہوتیں ٔبرائی کو ایسے طریقے سے دور کریں جو اچھا ہؤ تب وہ شخص کہ تیرے اور اس کے درمیان دشمنی ہوا یسے ہو جائے گا گویا کہ وہ گہرا دوست ہے اور یہ بات انہی لوگوں کے حصے میں آتی ہے جو صابر ہوتے ہیں اور ان کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے نصیبے والے ہوتے ہیں۔“ (سورۃ فصلت: ۳۴ٔ۳۵)

اور فرمایا: ”اور وہ شخص جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا یقیناً یہ بات ہمت کے کاموں سے ہے۔“ (سورۃ الشوری: ۴۳)

حدیث نمبر ۶۳۲۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اشج عبدالقیس سے فرمایا: ”تمہارے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے: بردباری اور فہم و تدبر سے کام لینا۔“ (مسلم)

توثیق الحدیث: أخرجه مسلم (۱۷) (۲۵)

حدیث نمبر ۶۳۳۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور تمام معاملات میں نرمی کرنے کو پسند فرماتا ہے۔“ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱۰/ ۴۴۹۔فتح)، ومسلم (۲۱۶۵)

حدیث نمبر ۶۳۴۔

حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور وہ نرمی پر جو کچھ عطا فرماتا ہے وہ سختی پر اور اس کے علاوہ کسی اور چیز پر عطا نہیں فرماتا۔“ (مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم(۲۵۹۳)

آیت نمبر ۶۳۵۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:''جس چیز میں بھی نرمی ہوتی ہے تو وہ اسے زینت دار بنا دیتی ہے اور جس چیز سے یہ نرمی نکال لی جاتی تو یہ اسے عیب دار بنا دیتی ہے۔''(مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم(۲۵۹۴)

حدیث نمبر ۶۳۶۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اس کی طرف اٹھے تا کہ اس وجہ سے اسے ڈانٹیں ڈپٹیں اور ملامت کریں۔ نبی ﷺ نے فرمایا:'' اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب

(والی جگہ) پر پانی کا ایک ڈول بہا دو اس لیے کہ تمہیں تو صرف آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے سختی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔''(بخاری)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری(۳/۱ـفتح)۔

حدیث نمبر ۶۳۷۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:'' آسانی کرو سختی نہ کرو، خوشخبری سناؤ اور نفرت نہ دلاؤ ۔''(متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری(۱۶۳/۱ـفتح)'ومسلم(۱۷۳۴)

حدیث نمبر ۶۳۸۔

حضرت جریر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:'' جو شخص نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ ہر قسم کی بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔''(مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم(۲۵۹۲)

حدیث نمبر ۶۳۹۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا مجھے وصیت فرمائیں آپ نے فرمایا:'' غصہ نہ کیا کر، اس نے یہ سوال کئی بار دہرایا اور آپ نے ہر بار یہی ارشاد فرمایا:'' غصہ نہ کیا کر''

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (١٠/ ٥١٩۔فتح)۔

حديث نمبر ٦٤٠۔

حضرت ابویعلیٰ شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کیساتھ احسان کرنا ضروری قرار دیا ہے پس جب تم قتل کرو تو احسن انداز اختیار کرو اور جب ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو تم میں سے کوئی ایک اپنی چھری کو تیز کرلے۔ اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔“ (مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (١٩٥٥)

حديث نمبر ٦٤١۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں میں سے کسی ایک کام کو اختیار کرنے کے لیے کہا جاتا تو آپ نے ان میں سے زیادہ آسان کام کو اختیار کیا، بشرطیکہ اس میں گناہ نہ ہوتا اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور ہوتے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے بارے میں کسی معاملے میں کبھی انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی حرمت کو توڑا جا رہا ہو، تو پھر آپ اللہ تعالیٰ کے لیے انتقام لیتے۔“ (متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (٦/ ٥٦٦۔فتح)، ومسلم (٢٣٢٧)

حديث نمبر ٦٤٢۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو دوزخ پر حرام ہے یا جس پر دوزخ حرام ہے؟ یہ ہر اس شخص پر حرام ہے جو لوگوں کے قریب رہنے والا، تواضع اختیار کرنے والا، احسن انداز میں معاملات کرنے والا اور نرم مزاج ہے۔“ (ترمذی ۔حدیث حسن ہے۔)

توثيق الحديث :حسن لغيره : أخرجه البخاری (٢٤٨٨)، وأحمد (١/ ٤١٥)، وابن حبان (٤٦٩، ٤٧٠)

یہ حدیث عبداللہ بن عمرو الاودی کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن اس کے کئی شواہد ہیں جو اسے تقویت پہنچاتے ہیں، جیسے طبرانی کبیر (٢٠/ ٨٣٢/ ٢٩١٢) میں حدیث معیقیبؓ اور طبرانی اوسط (١٩٥٩۔مجمع البحرین

میں حدیث انسؓ ہے۔ان دونوں میں بھی ضعف ہے لیکن بالجملہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ مل کر حسن درجہ کی ہے۔(واللہ اعلم)

۷۵۔باب: جاہلوں کو معاف کرنے اور ان سے درگزر کرنے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''عفو درگزر اختیار کرو، نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے درگزر کرو۔''
(سورۃ الأعراف:(۱۹۹)

اور فرمایا:''تم ان سے اچھی طرح سے درگزر کرو۔''(سورۃ الحجر:۸۵)

اور فرمایا:''چاہیے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے؟''(سورۃ النور : ۲۲)

نیز فرمایا:''وہ لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کو پسند فرماتا ہے۔(سورۃ آل عمران : ۱۳۴)

اور فرمایا:''اور وہ شخص جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا یقیناً یہ ہمت کے کاموں سے ہے۔''(سورۃ الشوریٰ: ۴۳)

حدیث نمبر ۶۴۳۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کیا آپ پر غزوۂ احد والے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن ہے؟ آپ نے فرمایا:''میں نے تمہاری قوم سے بہت تکلیف اٹھائی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف مجھے عقبہ والے دن پہنچی جب میں نے اپنے آپ کو تبلیغ کے سلسلے میں ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا (یہ طائف کا ایک مشہور سردار تھا) لیکن اس نے میری دعوت کو قبول نہ کیا جیسا کہ میں چاہتا تھا۔پس میں وہاں سے مغموم زدہ ہو کر نکلا تو قرن ثعالب پر پہنچ کر مجھے کچھ افاقہ ہوا۔میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ ایک بدلی نے مجھے سایہ کیا ہوا ہے۔میں نے اس میں دیکھا کہ حضرت جبریلؑ ہیں اور انھوں نے مجھے آواز دی اور فرمایا:''یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی وہ بات سن لی جو اس نے آپ سے کہی اور وہ بھی جو انھوں نے آپ کو جواب دیا۔اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے کہ آپ اسے ان لوگوں کے بارے میں جو چاہیں حکم دیں۔پس پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے آواز دی پھر سلام کیا اور کہا:

اے محمد ﷺ یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم کی وہ بات سنی لی جو اس نے آپ سے کہی' میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں' میرے رب نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے تا کہ آپ اپنے کام کے بارے میں مجھے حکم دیں' پس آپ کیا چاہتے ہیں؟ اگر آپ چاہیں تو میں انہیں (مکہ کے) ان دو پہاڑوں کے درمیان پیس دوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "نہیں بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے ھ۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (٦/ ٣١٢-٣١٣-فتح)' ومسلم (١٧٩٥)

حدیث نمبر ٦٤٤،

حضرت عائشہؓ ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی چیز کو' عورت کو نہ خادم کو اپنے ہاتھ سے کبھی نہیں مارا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے تھے (جس میں دشمن سے قتال کرتے) اور ایسا بھی کبھی نہیں ہوا کہ آپؐ کو کسی کی طرف سے تکلیف پہنچی ہو اور آپ نے اسے تکلیف پہنچانے والے سے بدلہ لیا ہو مگر جب اللہ تعالیٰ کے محارم میں سے کسی حرمت کی پامالی ہوتی تو پھر آپ اللہ تعالیٰ کے لیے انتقام لیتے۔ (مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (٢٣٢٨)

حدیث نمبر ٦٤٥۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا اور آپ کے اوپر موٹے کنارے والے چادر تھی۔ ایک دیہاتی آپ سے ملا اور اس نے بڑے زور سے آپ کی چادر کو پکڑ کر کھینچا: میں نے نبی ﷺ کے کندھے کی جانب دیکھا تو اس چادر کے نشان پڑ چکے تھے۔ جو اس نے شدت سے کھینچی تھی' پھر اس نے کہا: اے محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ کا مال جو تیرے پاس ہے' اس میں سے میرے لیے بھی (عطا کرنے کا) حکم دو! آپ نے اس کی طرف دیکھا تو مسکرا دیے پھر آپ نے اسے عطا کرنے کا حکم فرما دیا۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (١٠/ ٢٧٥-فتح)' ومسلم (١٠٥٧)

حدیث نمبر ٦٤٦۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں گویا کہ میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کو پہلے انبیاءؑ کے واقعات میں سے

کسی نبی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں کہ اس کی قوم نے اس نبی کو مار مار کر لہولہان کر دیا تھا۔ اور وہ اپنے چہرے سے خون صاف کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا: اے اللہ! میری قوم کو معاف کر دے اس لیے کہ وہ جانتے نہیں۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (٦/ ٥١٤ ـ فتح)' ومسلم (١٧٩٢)

آیت نمبر ٦٤٧۔

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ طاقتور نہیں جو (دوسرے کو) پچھاڑ دے طاقتور تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قانو رکھے۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (٤٥) ملاحظہ فرمائیں۔

٧٦۔ باب: تکلیفیں برداشت کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "غصے کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کو پسند کرتا ہے۔" (سورۃ آل عمران: ١٣٤)

اور فرمایا: "اور وہ شخص جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا بے شک یہ ہمت کے کاموں سے ہے۔" (سورۃ الشوری:٤٣)

حدیث نمبر ٦٤٨۔

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے کچھ رشتے دار ہیں میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں (تعلقات جوڑتا ہوں) اور وہ مجھ سے قطع تعلقی کرتے ہیں میں ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا ہوں اور وہ مجھ سے بدسلوکی کرتے ہیں، میں ان سے حلم و بر بادی سے پیش آتا ہوں اور وہ مجھ سے جہالت سے پیش آتے ہیں۔ (یہ ساری باتیں سن کر) آپ نے فرمایا: "اگر تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے کہا ہے تو گویا تم ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہے ہو اور جب تک تم ایسے کرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے خلاف تمہارے ساتھ ایک مددگار رہے گا۔" (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (٣١٨) ملاحظہ فرمائیں۔

٧٧۔ باب: احکام شرعیہ کی توہین کے وقت غضب ناک ہونا اور اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت وحمایت کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی محترم ٹھہرائی ہوئی چیزوں (یعنی دین کے احکام و شرائع) کی تعظیم کرے گا وہ اس کے رب کے پاس بہتر ہے۔'' (سورۃ الحج: ۳۰)

اور فرمایا: ''اگر تم اللہ تعالیٰ کی مدد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو مضبوط کر دے گا۔'' (سورۃ محمد: ۷)

حدیث نمبر ۶۴۹۔

حضرت ابو مسعود عقبہ عمرو بدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

(اے اللہ کے نبی!) میں صبح کی نماز میں فلاں شخص کی وجہ سے پیچھے رہ جاتا ہوں کیونکہ وہ ہمیں نماز پڑھاتا ہے۔ پس میں نے نبی ﷺ کو کسی وعظ میں اتنا غضب ناک نہیں دیکھا جتنا آپ نے اس روز غصے کا اظہار فرمایا: ''آپ نے فرمایا: ''اے لوگو! تم میں سے بعض لوگ نفرت دلانے والے ہیں پس تم میں سے جو شخص بھی لوگوں کی امامت کرائے تو اسے چاہیے کہ وہ اختصار سے کام لے اس لیے کہ اس کے پیچھے بوڑھے بچے اور ضرورت مند لوگ بھی ہوتے ہیں۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (۱/ ۱۸۶۔فتح)، ومسلم (۴۶۶)

حدیث نمبر ۶۵۰۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے اور میں نے گھر کے سامنے چبوترے پر ایک باریک پردہ ڈالا ہوا تھا جس میں تصویریں تھیں پس جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ نے اس تصویر کو بگاڑ دیا اور غصے کی وجہ سے آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور فرمایا: ''اے عائشہؓ! قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ عذاب والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق

(کی صفات) میں مشابہت اختیار کرتے ہیں۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (۱۰/ ۳۸۶۔۳۸۷۔فتح)، ومسلم (۲۱۰۶)

حدیث نمبر ۶۵۱۔

حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ قریش کو اس مخزومی عورت کے معاملے جس نے چوری کی تھی بہت فکر

مند کر دیا تھا" انھوں نے کہا کہ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کون بات (سفارش) کرے گا؟ (باہم مشورے کے بعد) انھوں نے کہا کہ اس بات کی جرأت تو سیدنا اسامہ بن زیدؓ ہی کر سکتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے چہیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت اسامہؓ نے آپ سے بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟" پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا: "تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے ہلاک کیا کہ جب ان میں سے کوئی معزز چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی ضعیف چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتیں تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۸/ ۲۴۔ ۲۵۔فتح)، ومسلم (۱۶۸۸)

حدیث نمبر ۶۵۲۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قبلہ کی طرف (دیوار پر) بلغم لگا ہوا دیکھا تو یہ آپ پر بہت گراں گزرا حتیٰ کہ آپ کے چہرے پر اس کے آثار دیکھے گئے۔ آپ کھڑے ہوئے اور اپنے دست مبارک سے اسے صاف کر دیا اور فرمایا: "جب تم میں سے کوئی ایک اپنی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سر گوشی کرتا ہے اور اس کا رب اسکے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے۔ پس تم میں سے کوئی ایک قبلہ کی طرف نہ تھوکے بلکہ اگر تھوکنے کی ضرورت ہو تو اپنے بائیں جانب یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوک لے۔" پھر آپ نے اپنی چادر کا ایک کنارہ پکڑا اور اس میں تھوکا پھر اس کنارے کے ایک حصے کو دوسرے حصے سے مسل دیا اور فرمایا: "یا وہ اس طرح کرلے (یعنی اس طرح کپڑے یا رومال وغیرہ میں تھوک لیا کرے)۔"

(متفق علیہ)

امام نوویؒ نے فرمایا: "اپنے بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوکنے کا حکم اس صورت میں ہے جب وہ مسجد سے باہر ہو۔ لیکن جب وہ مسجد میں کھڑا ہو تو پھر اسے صرف کپڑے ہی میں تھوکنا چاہیے۔

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۱/ ۵۰۷۔۵۰۸۔فتح)، ومسلم (۵۵۱)

۷۸۔ باب: ارباب اختیار کا اپنی رعایا کے ساتھ نرمی، ان کی خیر خواہی اور ان پر شفقت کرنے کا حکم اور ان کے ساتھ دھوکا کرنے، ان پر سختی کرنے، ان کے مصالح کو نظر انداز کرنے اور ان کی ضروریات سے غفلت

برتے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اپنے پیروکار مومنوں کے لیے اپنے بازو پست رکھیں (یعنی ان سے تواضع سے پیش آئیں)۔“ (سورۃ الشعراء:۲۱۵)

اور فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ عدل وانصاف کرنے، احسان کرنے اور رشتے داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور بے حیائی، منکرات اور ظلم وزیادتی کرنے سے منع فرماتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔“ (سورۃ النحل:۹۰)

حدیث نمبر ۶۵۳۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”تم سب ذمہ دار ہو اور تم سب سے اپنی اپنی رعیت (ذمہ داری) کے متعلق پوچھا جائیگا۔ امام، حکمران، ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا، آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے، اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائیگا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا، خادم اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے متعلق سوال ہوگا اور تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری (رعیت) کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔“ (متفق علیہ)۔

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۲۸۳) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۶۵۴۔

حضرت ابویعلیٰ معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ جس شخص کو کسی رعیت کی نگرانی پر مامور فرمادے اور وہ انہیں دھوکا دیتے ہوئے ہی فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر جنت حرام کر دی۔“ (متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے: ”اس نے خیر خواہی کے ساتھ اپنی رعیت کے حقوق کی حفاظت نہیں کی تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔“

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ”جو شخص مسلمانوں کے امور کا ذمہ دار بنتا ہے اور پھر وہ ان کے مسائل کے حل کے لیے پوری جدوجہد نہیں کرتا اور ان کی خیر خواہی نہیں کرتا تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں

ہوگا۔"

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (١٣/ ١٢٦ ـفتح)، ومسلم (١٤٢)، والرواية الثانية عند البخاری (١٣/ ١٢٦ ـ ١٢٧ ـفتح)، الرواية الثانية مسلم (١/ ١٢٦)

حديث نمبر ٦٥٥ ـ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر میں یہ فرماتے ہوئے سنا: "اے اللہ! جو شخص بھی میری امت کے کسی معاملے کی ذمہ داری قبول کرے اور پھر وہ ان پر سختی کرے تو، تو اس پر سختی فرما اور جو شخص میری امت کے کسی معاملے کی ذمہ داری قبول کرے اور وہ ان کے ساتھ نرمی کرے تو، تو بھی اس پر نرمی فرما۔" (مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (١٨٢٨)

حديث نمبر ٦٥٦ ـ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بنو اسرائیل کی سیاست ان کے انبیاء کرتے تھے۔ جب ایک نبی فوت ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین بن جاتا، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میرے بعد خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔" صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "پس تم جس سے پہلے بیعت کرو، اسے پورا کرو، پھر اس کے بعد والے سے بیعت کرو اور انہیں ان کا حق (اطاعت و خیر خواہی) دو، اور اپنے حقوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرو۔ اللہ تعالیٰ ان سے ان کے بارے میں سوال کرے گا جن کی نگرانی ان کے سپرد ہوگی۔" (متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (٦/ ٤٩٥ ـفتح)، ومسلم (١٨٤٢)

حديث نمبر ٦٥٧ ـ

حضرت عائذ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ عبید اللہ بن زیار کے پاس گئے اور ان سے کہا: اے بیٹا! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "بدترین حاکم وہ ہے جو رعایا پر ظلم و زیادتی کرتے ہیں، پس تم اس سے بچو کہ تم ان میں سے ہو جاؤ۔" (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۹۲) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۲۵۸۔

حضرت ابومریم ازدیؓ سے روایت ہے کہ انھوں (میں) نے حضرت معاویہؓ سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اللہ تعالیٰ جس شخص کو مسلمانوں کے امور و معاملات کا والی اور نگران بنا دے

اور وہ ان کی ضرورتوں، حاجتوں اور فقر سے بے پرواہو جائے (یعنی انھیں پورا نہ کرے) تو قیامت والے دن اللہ تعالیٰ اس کی حاجتوں، ضرورتوں اور فقر سے بے پرواہو جائے گا۔'' تو سیدنا معاویہؓ نے ایک شخص کو لوگوں کی حاجات کو پورا کرنے پر لگا دیا۔'' (ابوداؤد۔ ترمذی)

توثیق الحدیث :حسن الغیرہ: أخرجه أبوداود (۲۹۴۸)، والترمذی (۱۳۳۳)، والحاکم (۴/۹۳۔۹۴)

اس کی سند منقطع ہے کیونکہ قاسم بن مخیمرہ کا ابومریم سے سماع ثابت نہیں۔ اس حدیث کی ترمذی (۱۳۳۲)، حاکم (۴/۹۴) اور سند احمد (۴/۲۳۱) میں ایک اور سند بھی ہے لیکن وہ ابوحسن جزری کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کی حدیث معاذ شاہد ہے جو سند احمد (۵/۲۳۸۔۲۳۹) میں ہے، یہ اگرچہ شریک قاضی کے سئی الحفظ کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کا اعتبار کیا جاتا ہے اور بالجملہ یہ حدیث اپنے شواہد کی وجہ سے حسن درجہ کی ہے۔ واللہ اعلم!

۷۹۔ باب: عادل حکمران

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ عدل و انصاف اور احسان کرنے کا حکم فرماتا ہے۔'' (سورة النحل : ۹۰)

اور فرمایا: ''اور انصاف کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

(سورة الحجرات:۹)

حدیث نمبر ۲۵۹۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سات قسم کے لوگوں کو اس روز ے

اپنے سائے تلے جگہ نصیب فرمائے گا جس روز اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا: (۱) عادل حکمران (۲) وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا (۳) وہ آدمی جس کا دل مساجد سے معلق رہتا ہے (۴) وہ دو آدمی جو اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں، وہ اسی وجہ سے آپس میں ملتے ہیں اور اسی وجہ سے ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔ (۵) ایک وہ آدمی جسے جلال و باجمال عورت برائی کی دعوت دے اور جواب میں وہ آدمی کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ (۶) ایک وہ آدمی جس نے صدقہ کیا اور اسے قدر مخفی رکھا کہ اس کا بایاں ہاتھ بھی نہیں جانتا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ (۷) اور وہ آدمی جس نے خلوت وتنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جائیں۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث کے لیے حدیث نمبر (۳۷۶) ملاحظہ فرمائیں۔

حديث نمبر ٦٦٠۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ہاں نور کے منبروں پر ہوں گے، (یعنی) وہ لوگ جو اپنے فیصلوں میں اپنے اہل خانہ کے بارے میں اور اپنے ماتحتوں کے بارے میں عدل وانصاف کرتے ہیں۔'' (مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (١٨٢٧)

حديث نمبر ٦٦١۔

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں، تم ان کے حق میں دعائیں کرو اور وہ تمہارے حق میں دعائیں کریں۔ اور تمہارے بدترین حکمران وہ ہیں جن کو تم ناپسند کرو اور وہ تمہیں ناپسند کریں، تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں''۔ حضرت عوف (راوی حدیث) بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ان کی بیعت توڑ کر ان کے خلاف بغاوت نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، جب تک وہ تم میں اقامتِ صلوٰۃ کا نظام قائم رکھیں، نہیں، جب تک وہ تمہارے اندر نماز قائم کرتے رہیں۔ (مسلم)۔

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (١٨٥٥)(٦٦)

حديث نمبر ٦٦٢۔

حضرت عیاض بن حمارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''تین قسم کے لوگ جنتی ہیں: (۱) منصف حکمران ؑ جسے عدل وانصاف کرنے کی توفیق سے نوازا گیا ہو۔ (۲) رحم دل آدمی ؑ جو اپنے تمام رشتہ داروں اور مسلمانوں کے لیے نرم دل ہو (۳) وہ عیال دار آدمی جو کسی سے سوال نہیں کرتا اور سوال سے بچنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔'' (مسلم)

توثيق الحديث :جزء من حديث طويل أخرجه مسلم (۲۸۶۵)

۸۰۔ باب: جائز کاموں میں حکمرانوں کی اطاعت واجب جبکہ معصیت میں ان کی اطاعت حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے حکمرانوں کی۔'' (سورۃ النساء:۵۹)

حديث نمبر ۶۶۳۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان شخص پر اپنے حکمرانوں کی سمع وطاعت لازم ہے ؑ خواہ وہ بات اسے پسند ہو یا نہ پسند ؑ مگر یہ کہ اسے گناہ کا حکم دیا جائے اور جب سے گناہ کا حکم دیا جائے تو پھر کوئی سننا اور ماننا نہیں!'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاري (۱۳/۱۲۱۔۱۲۲۔فتح)' ومسلم (۱۸۳۹)

حديث نمبر ۶۶۴۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی سمع وطاعت پر بیعت کرتے تھے۔ تو آپ ہمیں فرماتے تھے: ''ان کاموں میں جن کی تم طاقت رکھتے ہو۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاري (۱۳/۱۹۳۔فتح)' ومسلم (۱۸۶۷)

حديث نمبر ۶۶۵۔

حضرت ابن عمرؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے اطاعت سے ہاتھ کھینچ لیا تو وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل وبرہان نہیں ہوگی اور جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس نے کسی کی بیعت نہیں کی تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔''

(مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''جو شخص جماعت سے علیحدگی اختیار کیے ہوئے فوت ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔''

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (١٨٥١)

حدیث نمبر ٦٦٦۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سنو اور اطاعت کرو، اگرچہ کسی حبشی غلام کو تم پر حاکم مقرر کیا جائے گویا کہ اس کا سر منقیٰ (کے دانے) کی طرح چھوٹا سا ہے۔'' (بخاری)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (١٢١/١٣ ـفتح)۔

حدیث نمبر ٦٦٧۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر سمع و طاعت ضروری ہے، اپنی تنگی کی حالت میں اور خوشحالی میں بھی، اپنی خوشی (پسند) میں بھی اور ناخوشی (ناپسند) میں بھی اور دوسروں کو تجھ پر ترجیح دینے کی صورت میں بھی۔'' (مسلم)

توثيق الحديث :أخدجه مسلم (١٨٣٦)

حدیث نمبر ٦٦٨۔

حضرت عبداللہ بن عمر بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک سفر تھے کہ ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا، تو ہم میں سے بعض اپنے خیمے درست کر رہے تھے، بعض تیر اندازی میں مقابلہ کر رہے تھے۔ اور بعض اپنے مویشیوں کے ساتھ مصروف تھے۔ کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ نماز جمع کرنے والی ہے (یعنی نماز کا وقت ہو گیا ہے): پس ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اکٹھے ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ''مجھ سے پہلے جو بھی نبی تھا اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ اپنی امت کو ہر بھلائی بتا دے جو وہ ان کے لیے جانتا اور ان کو ان کاموں سے ڈرائے جن کو وہ ان کے لیے برا جانتا۔ اور تمہاری اس امت کے ابتدائی حصے میں عافیت رکھ دی گئی ہے اور اس کے آخری حصے میں آزمائشیں آئیں گی، اور ایسے

معاملات پیش آئیں گے جنہیں تم برا سمجھو گے اور ایسے فتنے ظہور پذیر ہوں گے کہ ایک فتنہ دوسرے کو ہلکا کر

دے گا۔ ایک فتنہ آئے گا تو وہ مومن کہے گا کہ یہ میری ہلاکت کا باعث ہوگا پھر وہ دور ہو جائے گا تو پھر کوئی اور فتنہ آ جائے گا تو مومن کہے گا یہی وہ فتنہ ہے یہی وہ فتنہ ہے (جو سب سے بڑا ہے)۔ پس جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اسے آگ (جہنم) سے بچا لیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو پھر اسے موت اس حالت میں آنی چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور وہ لوگوں کے ساتھ اسی طرح سلوک کرے جس طرح وہ پسند کرتا ہے کہ اس کے ساتھ سلوک کیا جائے اور جو شخص کسی امام کی بیعت کرے اور اپنا ہاتھ اسے دے اور اپنے دل کا پھل اسے دے (یعنی دل سے اس کی بیعت کرے) تو پھر اسے مقدور بھر اس کی اطاعت کرنی چاہیے پھر اگر کوئی دوسرا آ کر بیعت لینے کے لیے اس سے جھگڑا کرے تو پھر اس دوسرے کی گردن مار دو (اس دوسرے کو قتل کر دو)۔'' (مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (١٨٤٤)

حديث نمبر ٦٦٩۔

حضرت ابو ہنیدہ وائل بن حجرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن یزید جعفیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: ''اے اللہ کے نبی! آپ بتائیں کہ اگر ہم پر ایسے حکمران مسلط ہو جائیں جو ہم سے اپنے حقوق کا تو مطالبہ کریں لیکن ہمیں ہمارے حق سے محروم رکھیں تو پھر (ان حالات میں) آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے اس سے اعراض فرمایا:'' حضرت سلمہ نے پھر آپ سے استفسار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سنو اور اطاعت کرو! ان پر اس چیز کی ذمہ داری ہے جس کے وہ مکلّف اور ذمہ دار ہیں اور تم پر اس چیز کی ذمہ داری ہے جس کے تم مکلّف اور ذمہ دار ہو۔'' (مسلم)

توثيق الحديث :أخر جه مسلم (١٨٤٦)

حديث نمبر ٦٧٠۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد ایسا وقت بھی آئے گا جب بعض لوگوں کو مستحق لوگوں پر ترجیح دی جائے گی اور تم ایسے معاملات دیکھو گے جنہیں تم ناپسند کرو گے۔'' صحابہؓ نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! آپ اس شخص کو کیا حکم فرماتے ہیں کہ جو ہم میں سے ایسے حالات پالے؟ آپ نے فرمایا: ''تم پر جو حقوق عائد ہوتے ہیں وہ تم ادا کرتے رہنا اور اپنے حقوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا:'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۲/ ۲۱۲ـ فتح)' ومسلم (۱۸۴۳)

حدیث نمبر ۶۷۱۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ''جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے یقیناً اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جو شخص امیر کی اطاعت کرے گا گویا اس نے میری اطاعت کی اور جو شخص امیر کی نافرمانی کرے گا اس نے میری نافرمانی کی۔''

(متفق علیہ)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۱۳/ ۱۱۹ـ فتح)' ومسلم (۱۸۳۵)

حدیث نمبر ن ۶۷۲۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ امر دیکھے تو اس پر صبر اکرے' اس لیے کہ جو شخص سلطان (بادشاہ) کی اطاعت سے ایک بالشت پیچھے ہٹے اور اسی حالت میں فوت ہو جائے تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۱۳/ ۵'۱۲۱ـ فتح)' ومسلم (۱۸۴۹)

حدیث نمبر ۶۷۳۔

حضرت ابوبکرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص سلطان (بادشاہ) کی اہانت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی اہانت فرمائے گا۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث :ضعیف :أخرجه الترمذی (۲۲۲۴)' وأحمد (۵/ ۴۲'۴۹)

یہ حدیث زیاد بن کسیب کی وجہ سے ضعیف ہے' زیاد متابعت کے وقت مقبول ہے ورنہ ضعیف ہے۔ اس کی متابعت میں عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ عن ابیہ والی حدیث پیش کی جاتی ہے جسے ابن ابی عاصم نے ''السنة'' میں روایت کیا ہے لیکن اس کی سند سخت ضعیف ہے' کیونکہ اس میں ابن لہیعہ سئی الحفظ ہے اور ایک اور راوی مجہول ہے۔ تو میرے نزدیک یہ حدیث بالجملہ ضعیف ہے اور جو حدیث متابعت میں پیش کی جاتی ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ واللہ اعلم!

۸۱۔ باب: امارت وخلافت کا سوال کرنے کی ممانعت اور جب کوئی عہدہ متعین یا کوئی حاجت اس کی متقاضی نہ ہو تو حکومتی عہدے کو چھوڑ دینا بہتر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آخرت کا گھر ہم انہیں دیں گے جو زمین (ملک) میں برتری اور فساد نہیں چاہتے اور عاقبت صرف متقین کے لیے ہے۔'' (سورة القصص: ۸۳)

حديث نمبر ٦٧٤۔

حضرت ابوسعید عبدالرحمٰن بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! امارت (کسی ذمہ داری) کی طلب نہ کرنا' اس لیے کہ اگر تمہارے مطالبے کے بغیر وہ تمہیں عطا کر دی گئی تو پھر اس مسئلے میں تمہاری مدد کی جائے گی اور اگر وہ تمہارے مطالبے پر تمہیں دی گئی تو پھر تمہیں اس کے سپرد کر دیا جائے گا۔ اور اگر تم کسی چیز کے بارے میں قسم اٹھا لو اور پھر کسی دوسرے معاملے کو اس سے بہتر سمجھو تو اس بہتر معاملے کو اختیار کر لو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (١١/ ٥١٦۔فتح)، ومسلم (١٦٥٢)

حدیث نمبر ٦٧٥۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے ابوذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں اور میں تمہارے لیے وہی کچھ پسند کرتا ہوں جو میں اپنے لیے پسند کرتا ہوں (میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ) تم کبھی دو آدمیوں پر ابھی امیر نہ بننا اور نہ کسی یتیم کے مال پر نگران مقرر ہونا۔'' (مسلم)

توثيق الحديث: أخرجه مسلم (١٨٢٦)

حديث نمبر ٦٧٦۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے کسی جگہ کا عامل (نگران، گورنر) مقرر نہیں فرما دیتے؟ آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ''اے ابوذر! تم ایک کمزور آدمی ہو اور یہ (گورنری) تو ایک امانت ہے اور یہ قیامت والے دن فضیحت وندامت (کا باعث) ہوگی' سوائے اس شخص کے جس نے اسے حق (یعنی اہلیت) کے ساتھ حاصل کیا اور اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوا۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث :أخرجه مسلم (١٨٢٥)

حدیث نمبر ٦٧٧۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب تم امارت وخلافت کی حرص وآرزو کرو گے لیکن یہ قیامت والے دن ندامت کا باعث ہوگی۔“ (بخاری)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (١٣/١٢٥۔فتح)۔

٧٢۔ باب: بادشاہ قاضی اور دیگر حکام کو نیک وصالح وزیر مقرر کرنے کی ترغیب اور انہیں برے ہم نشینوں سے اور ان سے ہدیہ وغیرہ قبول کرنے سے ڈرانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اس روز (روز قیامت) دوست ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے سوائے متقی اور پرہیزگاروں کے (کہ وہ آپس میں دوست ہی رہیں گے)۔“ (سورۃ الزخرف:٦٨)

حدیث نمبر ٦٧٨۔

حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی معبوث فرمایا: ”اور جو بھی خلیفہ بنایا“ تو اس کا دو قسم کے لوگوں (گروہوں) سے واسطہ پڑا: ایک گروہ تو اسے نیکی کی طرف راہنمائی کرتا اور اس پر ابھارتا“ جبکہ دوسرا گروہ اسے شر کی طرف لے جانے کی کوشش کرتا اور اسی پر ابھارتا“ لیکن بچتا وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ بچائے۔“ (بخاری)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (١١/٥٠١۔فتح)۔

حدیث نمبر ٦٧٩۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ کسی امیر (حکمران) سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے ناصح اور صادق وزیر عطا فرما دیتا ہے کہ اگر حکمران کہیں بھول جائے تو وہ اسے یاد کرا دیتا ہے اور اگر اسے خود یاد رہے تو پھر وہ وزیر اس معاملے میں حکمران کی اعانت اور نصرت کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی حکمران سے بھلائی کے علاوہ کوئی اور ارادہ فرماتا ہے تو اسے برا وزیر عطا فرما دیتا ہے کہ اگر حکمران کہیں بھول جائے تو وہ اسے یاد نہیں کراتا اور اگر اسے خود یاد ہو تو پھر وہ وزیر اس حکمران کی مدد نہیں کرتا۔“ (اسے ابوداؤد نے صحیح مسلم کی شرط پر جید سند سے روایت کیا ہے)

توثيق الحديث :صحيح:أخرجه أبو داود (٢٩٣٢)بتمامه ٬والنسائی (٧/ ١٥٩) شطره الأول۔

۸۳۔باب: جوشخص امارت وقضااوردیگر مناصب حکومت کا سوال کرے، یااس کی تمناوآرزوکرے اوراس کے لیے اپنے آپ کوپیش کرے تو ایسے شخص کومنصب دینا منع ہے۔

حدیث نمبر ٦٨٠۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے دو چچازاد بھائی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے توان میں سے ایک نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جن علاقوں کی حکمرانی اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمائی ہے ان میں سے بعض پر ہمیں امیر مقرر فرمادیں۔دوسرے نے بھی ایسے ہی کہا۔آپ نے فرمایا:" اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم کسی ایسے شخص کوحکومتی عہدے پر مقرر نہیں کرتے جوخوداس کی طلب کرے یااس کی حرص وخواہش رکھے۔" (متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (١٣/ ١٢٥۔فتح)۔ ومسلم (١٧٣٣)

اخلاق کا بیان

۸۴۔باب: حیا، اسکی فضیلت اوراس سے متصف ہونے کی ترغیب

حدیث نمبر ٦٨١۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری آدمی کے پاس سے گزرے جواپنے بھائی کوحیاکے بارے میں نصیحت کررہاتھا(کہ اس قدر شرمیلے نہ بنا کرو) تورسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دو' اس لیے کہ حیاایمان کا حصہ ہے۔" (متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (١/ ٧٤۔فتح)٬ ومسلم (٣٦)

حدیث نمبر ٦٨٢۔

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:" حیاخیرہی لاتاہے۔" (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت ہے:" حیاتوسب خیرہی خیرہے۔"

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (۱۰/ ۵۲۱۔فتح)، ومسلم (۳۷)، والرواية الثانية عند مسلم (۳۷)(۶۱)

حديث نمبر ۶۸۳۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان کے ستر سے کچھ اوپر یا ساٹھ سے کچھ اوپر حصے ہیں۔ان میں سب سے افضل ''لا الہ الا اللہ'' کہنا ہے اور سب سے ادنی راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا ہے اور حیا بھی ایمان کا حصہ ہے۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث کے لیے حدیث نمبر (۱۲۷) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۶۸۴۔

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھر کے گوشے میں موجود پردہ جانشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے۔جب آپ کسی ناپسندیدہ چیز کو دیکھتے تو ہم اسے آپ کے چہرے کے آثار سے پہچان لیتے تھے۔(متفق علیہ)

علماء کہتے ہیں کہ حقیقت میں حیا ایسے کردار کا نام ہے جو قبیح چیزوں کے چھوڑنے پر آمادہ کرے اور حق دار کو حق پہنچانے میں سرزد ہونے والی کمی کوتاہی سے منع کرے۔ہم نے ابوالقاسم جنیدؒ سے نقل کیا ہے کہ حیا سے مراد نعمتوں کوتاہیوں کو دیکھ لینا ہے، پھر اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی حالت کو حیا کہتے ہیں۔

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (۱۰/ ۵۲۱۔فتح)، ومسلم (۲۳۲۰)

۸۵۔باب: راز کی حفاظت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور عہد کو پورا کرو کیونکہ عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔'' (سورة الاسراء:۳۴)

حدیث نمبر ۶۸۵۔

حضرت ابوسعدی خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام ومرتبہ کے لحاظ سے بدترین شخص وہ ہوگا جو اپنی عورت سے جماع کرے اور عورت اس سے جماع کرے، پھر وہ اس کے راز کو ظاہر کرتا پھرے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث :أخر جه مسلم (۱۴۳۷)

حدیث نمبر ۶۸۶۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرؓ کی بیٹی حفصہؓ بیوہ ہو گئیں تو حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفانؓ سے ملا اور انہیں (اپنی بیٹی) حفصہ سے نکاح کرنے کی پیش کش کی اور کہا: اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ بنت عمر سے آپ کا نکاح کر دیتا ہوں؟ انھوں نے کہا: میں اپنے معاملے پر غور کر ونگا میں نے کئی راتیں انتظار کیا۔ پھر وہ مجھے ملے تو انھوں نے کہا: میرے لیے تو یہی بات ظاہر ہوئی ہے۔ کہ میں ان دونوں میں شادی نہیں کروں گا۔ پھر میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ملا تو میں نے انہیں بھی کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ بن عمر سے آپ کا نکاح کر دیتا ہوں؟ پس ابوبکر صدیقؓ خاموش ہو گئے اور مجھے کوئی جواب نہ دیا تو میں ان پر حضرت عثمانؓ سے بھی زیادہ ناراض ہوا۔ پس میں نے چند راتیں انتظار کیا تو پھر نبی ﷺ نے اس کے لیے پیغام نکاح بھیجا۔ چنانچہ میں نے حفصہؓ کا آپؐ سے نکاح کر دیا، پھر ابوبکر مجھے ملے تو انھوں نے کہا: شاید آپ اس وقت مجھ سے ناراض ہوئے ہوں گے جب آپ نے حفصہ سے نکاح کے لیے مجھے پیش کش کی تھی اور میں نے آپ کو کوئی جواب نہیں دیا تھا؟ میں نے کہا: ہاں! حضرت ابوبکر نے فرمایا: ''جب آپ نے مجھے یہ پیش کش کی تھی تو اس وقت میرے لیے تمہیں جواب دینے میں صرف یہی ایک بات مانع تھی کہ میں جانتا تھا کہ نبی ﷺ نے اس (کے ساتھ نکاح کرنے) کا ذکر فرمایا تھا، پس میں رسول اللہ ﷺ کا راز ظاہر کرنا نہیں چاہتا تھا، البتہ اگر نبی ﷺ اس سے نکاح نہ کرتے تو میں اس

(حفصہؓ) سے ضرور نکاح کر لیتا۔ (بخاری)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۳۱۷/۷۔فتح)۔

حدیث نمبر ۶۸۷۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی ازواج مطہرات آپ کے پاس موجود تھیں کہ حضرت فاطمہؓ بھی تشریف لے آئیں، ان کی چال اور رسول اللہ ﷺ کی چال میں ذرا فرق نہیں تھا۔ پس جب آپ نے انہیں دیکھا تو انہیں خوش آمدید کہا اور فرمایا: ''میری بیٹی کو خوش آمدید ہو۔'' پھر آپ نے انہیں اپنے دائیں یا بائیں بٹھا لیا اور راز داری کے ساتھ ان سے کوئی بات کی تو وہ بہت زیادہ روئیں جب آپ نے ان کی

گھبراہٹ کو دیکھا تو دوسری مرتبہ پھر رازدارانہ انداز میں کوئی بات کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہؓ سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو چھوڑ کر آپ سے خصوصی طور پر راز کی بات کی اور آپ پھر بھی روتی ہیں۔ پس جب رسول اللہ ﷺ مجلس سے اٹھ کر چلے گئے تو میں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا کہا تھا؟ وہ بولیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو ظاہر کرنے والی نہیں ہوں۔ پس جب رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے تو میں نے حضرت فاطمہ سے کہا: میرا تم پر جو حق ہے (کہ میں نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ اور تمہاری ماں ہوں) اس حوالے سے تمہیں قسم دے کر پوچھتی ہوں کہ مجھے بتاؤ کہ رسول اللہ ﷺ نے راز کے ساتھ تمہارے ساتھ کیا بات کی تھی؟ انھوں نے کہا: ہاں اب بتلاتی ہوں' آپ نے جب پہلے مرتبہ راز سے مجھ سے بات کی تھی تو آپ نے مجھے بتایا: جبریلؑ ہر سال ایک یا دو مرتبہ میرے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے لیکن اس مرتبہ انھوں نے دو بار دور کیا (ایک دوسرے کو دو بار قرآن سنایا) اور میں سمجھتا ہوں کہ (میری) موت کا وقت قریب آ چکا ہے' پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور صبر کرنا اور میں تمہارے لیے بہت اچھا پیش رو ہوں۔'' یہ سن کر میں رو پڑی جیسا کہ آپ نے میرا رونا دیکھ لیا تھا۔ پس جب آپؐ نے میری گھبراہٹ دیکھی تو آپ نے مجھ سے دوسری مرتبہ چپکے سے بات کی تو فرمایا: ''فاطمہ! کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ تم تمام مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو یا فرمایا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو؟'' پس یہ سن کر میں ہنس پڑی جیسا کہ تم نے میری ہنسی دیکھی۔''
(متفق علیہ۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (٦/ ٦٢٧۔فتح)' ومسلم (٢٤٥٠)(٩٨)

حدیث نمبر ٦٨٨۔

حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے' میں اس وقت بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا' پس آپ نے ہمیں سلام کیا اور مجھے کسی کام کے لیے بھیج دیا' چنانچہ میں نے اپنی والدہ کے پاس آنے میں تاخیر کر دی۔ جب میں ان کے پاس آیا تو انھوں نے پوچھا: تجھے کس چیز نے روک لیا تھا؟ میں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا تھا۔ میری والدہ نے پوچھا: وہ کام کیا تھا؟ میں نے کہا وہ تو ایک راز ہے۔ والدہ نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ کے راز کے بارے میں کسی کو نہ بتانا۔ حضرت انسؓ نے (حضرت ثابت سے) فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں اگر اس راز کے بارے

میں کسی کو
بتانا ہوتا تو اے ثابت! میں اسے تمہیں ضرور بتاتا۔
(مسلم۔امام بخاری نے بھی اس کا بعض حصہ روایت کیا ہے۔)
توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۱۱/ ۸۲۔فتح)'ومسلم (۲۴۸۲)

۸۶۔باب: عہد کو نبھانا اور وعدہ پورا کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''عہد کو پورا کرو'اس لیے کہ عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔''(سورة الاِسراء:۳۴)
اور فرمایا:''اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو جب تم اس سے عہد کرلو(یعنی جب کلمہ پڑھ لو)۔''(سورة النحل:۹۱)
اور فرمایا:''اے ایمان والو! عہد واقرار کو پورا کرو۔''(سورة المائدة:۱)
نیز فرمایا:''اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں' اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ بات بڑی ناراضی والی ہے کہ تم وہ باتیں کہو جو تم کرو نہیں۔''(سورة الصف:۲'۳)

حدیث نمبر ۶۸۹۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے' جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت وعدہ رکھوائی جائے تو اس میں خیانت کرے۔''(متفق علیہ)
مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں:''اگرچہ وہ روزے رکھے اور نماز پڑھے اور یہ گمان رکھے کہ وہ مسلمان ہے۔''
توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۹۹) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۶۹۰۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان چار میں سے ایک خصلت ہوگی اس میں

نفاق کی ایک خصلت ہوگی یہاں تک کہ وہ اس خصلت کو چھوڑ دے: (۱) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ خیانت کرے (۲) جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (۳) جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے (۴) اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پر اتر آئے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۱/ ۸۹۔فتح)، ومسلم (۵۸)

حدیث نمبر ۲۹۱۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے فرمایا تھا: ''اگر بحرین کا مال آیا تو میں تمہیں اس طرح اور اسطرح اور اسطرح دوں گا۔'' لیکن بحرین کا مال آنے سے پہلے ہی آپ ﷺ وفات پا گئے۔ پس جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکرؓ نے اعلان کرنے کا حکم دیا کہ جس شخص سے رسول اللہ ﷺ کا کوئی عہد ہو یا آپ پر کوئی قرض ہو تو وہ ہمارے پاس آئے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس گیا اور انہیں بتایا کہ نبی ﷺ نے مجھے ایسے ایسے فرمایا تھا' تو انھوں نے لپ بھر کر مجھے دیا' میں نے اسے گنا تو وہ پانچ سو (درھم) تھے' پھر انھوں نے مجھے فرمایا: ''اس سے دوگنا اور لے لو۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۴/ ۴۷۴۔فتح)، ومسلم (۲۳۱۴)

۸۷۔ باب خیر و بھلائی کے جن کاموں کا معمول ہو ان کی پابندی (حفاظت) کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کسی قوم کی (اچھی) حالت نہیں بدلتا حتیٰ کہ وہ خود (گناہوں کا ارتکاب کر لے) اپنی حالت نہ بدلے۔'' (سورۃ الرعد: ۱۱)

اور فرمایا: ''تم اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے اپنا کاتا ہوا سوت مضبوط کرنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالا۔'' (سورۃ النحل: ۹۲)

نیز فرمایا: ''پس انھوں نے اسے ویسے نہ نبھایا جیسے اسے نبھانے کا حق تھا۔'' (سورۃ الحدید: ۱۶)

نیز فرمایا: ''اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتاب دی گئی' پس جب ان پر مدت دراز ہوئی تو ان کے دل سخت ہو گئے۔'' (سورۃ الحدید: ۲۷)

حدیث نمبر ۲۹۲۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے عبداللہ! تم فلاں

شخص کی طرح مت ہونا جو رات کو تہجد پڑھا کرتا تھا۔ اور اب اس نے تہجد پڑھنا چھوڑ دی ہے۔''
(متفق علیہ)
توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۴) ملاحظہ فرمائیں۔

۸۸۔ باب: عمدہ گفتگو کرنا اور خندہ پیشانی سے ملنا مستحب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آپ مومنوں کے لیے اپنے بازو نرم کر دیں۔'' (سورۃ الحجر: ۸۸)
اور فرمایا: ''اگر آپ تند خواہ اور سخت دل ہوتے تو یہ یقیناً آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔''
(سورۃ آلعمران: ۱۵۹)
حدیث نمبر ۶۹۳۔
حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگ سے بچو! اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہی سے ہو، اگر کوئی شخص یہ بھی نہ پائے تو پھر اچھی بات کے ذریعے سے بچے۔''
(متفق علیہ)
توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۳۹) ملاحظہ فرمائیں۔
حدیث نمبر ۶۹۴۔
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے۔'' یہ ایک (لمبی) حدیث کا ٹکڑا ہے اور وہ مکمل حدیث پہلے گزر چکی ہے۔
توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۲۲) ملاحظہ فرمائیں۔
حدیث نمبر ۶۹۵۔
حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''تم کسی نیک کام کو حقیر اور معمولی نہ سمجھنا اگرچہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی ہی سے ملو۔'' (مسلم)
توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۱۲۱) ملاحظہ فرمائیں۔

۸۹۔ باب: اگر وضاحت اور تکرار کے بغیر کسی کا (کلام کو) سمجھنا ممکن نہ ہو تو مخاطب کو سمجھانے کے لیے ایسا

کرنا مستحب ہے۔

حدیث نمبر ۶۹۶۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب کوئی کلام ارشاد فرماتے تو اسے تین مرتبہ دہراتے حتیٰ کہ وہ بات سمجھ لی جاتی اور جب آپ کسی قوم کے پاس تشریف لے جاتے تو انہیں سلام کرتے اور سلام بھی تین مرتبہ فرماتے۔'' (بخاری)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (۱/ ۱۸۸۔فتح)۔

حدیث نمبر ۶۹۷۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی گفتگو بالکل صاف اور واضح ہوتی تھی جسے ہر سننے والا سمجھ لیتا تھا۔ (ابوداؤد)

توثيق الحديث :حسن :أخرجه أبو داود (۴۸۳۹)' والترمذی (۳۶۳۹) ۔

اس حدیث کی سند حسن ہے کیونکہ اسامہ بن زید لیثی صدوق راوی ہے جبکہ باقی راوی ثقہ ہیں۔

۹۰۔باب: اپنے ہم نشین کی جائز بات پر کان لگانا اور عالم و واعظ کا اپنے حاضرین مجلس کو خاموش کرانا۔

حدیث نمبر ۶۹۸۔

حضرت جریر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجتہ الوداع کے موقع پر مجھے فرمایا: ''لوگوں کو خاموش کراؤ'' پھر فرمایا: ''تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارو۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (۱/ ۲۱۷۔فتح)' ومسلم (۶۵)

۹۱۔باب: وعظ و نصیحت اور اس میں میانہ روی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت و دانائی اور اچھے وعظ و نصیحت سے بلائیں۔''

(سورۃ النحل : ۱۲۵)

حدیث نمبر ۶۹۹۔

حضرت ابووائل شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ ہر جمعرات ہمیں وعظ و نصیحت کیا کرتے

تھے، ایک آدمی نے انہیں کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میری تو خواہش ہے کہ آپ کے ہر روز ہمیں وعظ ونصیحت فرمایا کریں۔ انھوں نے فرمایا: ''روزانہ وعظ ونصیحت کرنے سے مجھے بس یہی چیز مانع ہے کہ میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ (روزانہ وعظ سے) میں تمہیں اکتا ڈالوں میں وعظ ونصیحت میں تمہارا خیال رکھتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ اس اندیشے کی وجہ سے ہمارا خیال رکھتے تھے کہ ہم کہیں اکتا نہ جائیں۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (١/ ١٦٣ ـ فتح)، ومسلم (٢٨٢١)

حدیث نمبر ٨٠٠۔

حضرت ابویقظان عمار بن یاسرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''آدمی کا لمبی نماز پڑھنا اور اس کے خطبے کا مختصر ہونا اس کی فقہت اور سمجھ داری کی علامت ہے پس تم نماز لمبی کرلیا کرو اور خطبہ مختصر دیا کرو۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث :أخرجه مسلم (٨٦٩)

حدیث نمبر ٨٠١۔

حضرت معاویہ بن حکم سلمیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ نمازیوں میں سے ایک آدمی نے چھینک ماری تو میں نے کہا: ''یر حمک اللہ'' پس نمازیوں نے مجھے گھورنا شروع کردیا تو میں نے (یہ دیکھ کر) کہا: ہائے ماں کی جدائی! تمہیں کیا ہے کہ تم میری طرف (گھور گھور کر) دیکھ رہے ہو؟ چنانچہ انھوں نے اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے شروع کردیے۔ جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرا رہے ہیں تو (اگرچہ میں ان کے اس طرح گھورنے پر ناراض تھا لیکن) میں خاموش ہوگیا۔ پس جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوگئے پس میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ جیسا معلم آپ سے پہلے دیکھا نہ آپ کے بعد جو آپ سے بہتر تعلیم دینے والا ہو، پس اللہ تعالیٰ کی قسم! آپ نے مجھے ڈانٹا نہ مارا اور نہ بُرا بھلا کہا آپ نے فرمایا: ''یقیناً یہ نماز (ایک ایسی چیز ہے کہ) اس میں لوگوں کے کلام میں سے کوئی بات درست نہیں یہ تو صرف تسبیح وتکبیر اور قراءت قرآن ہے۔'' یا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھر نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں دور جاہلیت کے قریب کا آدمی ہوں (یعنی نیا نیا مسلمان ہوا ہوں) اب اللہ تعالیٰ اسلام کو لے آیا ہے اور ہم میں سے کچھ لوگ نجومیوں

اور کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔آپ نے فرمایا:''تم ان کے پاس نہ جاؤ۔''میں نے عرض کیا:اور ہم میں سے کچھ لوگ بدشگونی لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:''یہ ایسی چیز ہے جو وہ اپنے سینوں میں پاتے ہیں لیکن یہ چیز انہیں کسی کام سے ہرگز نہ روکے۔''(مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (٥٣٧)

حديث نمبر ٧٠٢۔

حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسا بلیغ اور مؤثر خطبہ اور ارشاد فرمایا کہ اس سے دل ڈر گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو پڑے۔پھر انھوں نے ساری حدیث بیان کی اور یہ مکمل حدیث ''باب الأمر با افظة على السنة ''میں گزر چکی ہے اور وہاں ہم نے ذکر گیا تھا کہ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح ہے۔

توثيق الحديث کے لیے حدیث نمبر (١٥٧) ملاحظہ فرمائیں

٩٢۔باب:وقار اور سکنیت کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''رحمان کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ سلام کہہ کر گزر جاتے ہیں۔''(سورة الفرقان: ٦٣)

حديث نمبر ٧٠٣۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کو اتنے زور سے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کے کوے نظر آنے لگیں' آپ تو صرف مسکرایا کرتے تھے۔(متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (١٠/٥٠٤۔فتح)' ومسلم (٨٩٩)(١٦)

٩٣۔باب:نماز علم اور ایسی دیگر عبادات کے لیے سکینت اور وقار آنا مستحب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہیں' تعظیم کرے تو یہ فعل دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔''(سورة الحج :٣٢)

حديث نمبر ٧٠٤۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم اس کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے آؤ اور تم پر سکینت ہونی چاہیے۔ پس تم جو نماز امام کے ساتھ پاؤ۔ اسے پڑلو اور نماز کا جو حصہ تم سے فوت ہو جائے اسے پورا کرلو۔" (متفق علیہ)

امام مسلم نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں: "جب تم میں سے کوئی شخص نماز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔"

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (۲/ ۱۱۷۔فتح)، ومسلم (۶۰۲)

حدیث نمبر ۷۰۵۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عرفہ کے دن وہ نبی ﷺ کے ساتھ واپس لوٹ رہے تھے کہ نبی ﷺ نے اپنے پیچھے سخت ڈانٹ، مار پیٹ اور اونٹوں کا شور وغل سنا، تو آپ نے اپنے کوڑے کے ساتھ ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: "لوگو! سکینت اختیار کرو (آرام وسکون سے چلو) اس لیے کہ نیکی اور اطاعت تیز رفتاری میں نہیں۔" (بخاری۔ امام مسلم نے بھی اس کا بعض حصہ روایت کیا ہے۔)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (۳/ ۵۲۲۔فتح)، ومسلم (۱۲۸۲)

۹۴۔ باب: مہمان کی عزت وتکریم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی بات پہنچی ہے؟ جب وہ ان کے پاس گئے تو انھوں نے سلام کیا، (حضرت) ابراہیم نے بھی جواب میں سلام کیا اور کہا کہ یہ تو کوئی اجنبی لوگ ہیں۔ پھر اپنے گھر چلے اور ایک پلا ہوا بچھڑا بھون کر لائے اور ان کے قریب کیا، فرمایا: "تم کھاتے کیوں نہیں؟ (سورۃ الذاریات: ۲۴۔۲۷)

اور فرمایا: "لوط کے پاس ان کی قوم دوڑتی ہوئی آئی اور وہ اس سے پہلے بھی برائیوں کا ارتکاب کرتے تھے۔ حضرت لوط نے فرمایا: "اے میری قوم! یہ میری (قوم کی) بیٹیاں تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہیں، پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں کے بارے میں رسوا نہ کرو، کیا تم میں سے کوئی بھی سمجھدار آدمی نہیں ہے؟" (سورۃ ھود: ۷۸)

حدیث نمبر ۷۰۶۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے' اسے اپنے مہمانوں کی عزت وتکریم کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ خیر و بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۳۰۸) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۷۰۷۔

حضرت ابو شریح خویلد بن عمرو خزاعیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے' اسے چاہیے کہ وہ مہمان کی عزت وتکریم کرتے ہوئے اس کا حق ادا کرے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک دن اور ایک رات (اس کا حق ہے کہ اس کی خوب خدمت و مدارات کی جائے) اور مہمان نوازی تین دن ہے' پس جو اس کے علاوہ ہو وہ صدقہ ہے۔'' (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے پاس (اتنا زیادہ بطور مہمان) قیام کرے کہ اسے گناہ گار بنا دے۔'' صحابہ نے کہا: اللہ کے رسول! وہ اسے کیسے گناہ گار کر یگا؟ آپ نے فرمایا: ''اس کے پاس ٹھہرا رہے اور اس کے پاس کوئی چیز نہ رہے جس کے ساتھ وہ اس کی مہمان نوازی کر سکے۔''

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۱۰/ ۴۴۵۔فتح)' ومسلم (۴۸)(۱۴)الروایة الثانیة مسلم (۴۸)(۱۵)

۹۵۔ باب: نیک کاموں پر خوش خبری دینا اور مبارک باد کہنا مستحب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پس میرے ان بندوں کو خوش خبری دے دیں جو بات کو سنتے ہیں' پھر اس میں سے اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں۔'' (سورۃ الزمر: ۱۷۔۱۸۔)

اور فرمایا: ''ان کو ان کا رب خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت' رضامندی اور ایسے باغات کی جن میں ان کے لیے ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ہیں۔'' (سورۃ التوبة: ۲۱)

نیز فرمایا: ”اور تم کو خوشخبری ہو اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔“ (سورۃ فصلت: ۳۰)
اور فرمایا: ”پس ہم نے اس (ابراہیمؑ) کو بردبار بچے کی خوشخبری دی۔“ (سورۃ الصافات: ۱۰۱۔)
نیز فرمایا: ”اور البتہ تحقیق ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر آئے۔“ (سورۃ ھود: ۶۹)
اور فرمایا: ”حضرت ابراہیمؑ کی بیوی کھڑی تھی، پس وہ ہنسی اور ہم نے اسے اسحاق اور اسحاق کے بعد یعقوب کی خوشخبری دی۔“ (سورۃ ھود: ۷۱)
نیز فرمایا: ”پس زکریا کو فرشتوں نے پکارا جب کہ وہ حجرے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ تمھیں یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے۔“ (آل عمران: ۳۹)
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! بے شک اللہ تعالیٰ تجھے اپنے کلمے (عیسیٰ) کی خوشخبری دیتا ہے اس کا نام مسیح ہے۔“ (سورۃ آل عمران: ۴۵)

حدیث نمبر ۷۰۸۔

حضرت ابو ابراہیم، ابو محمد معاویہ بھی کہا جاتا ہے عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہؓ کو جنت میں موتیوں کے گھر کی خوشخبری دی جس میں شور ہوگا نہ تھکان۔“ (متفق علیہ)
توثيق الحديث: أخرجه البخاری (۷/۱۳۳۔فتح)، ومسلم (۲۴۳۳)

حدیث نمبر ۷۰۹۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر باہر نکل گئے اور کہا کہ میں آج میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہوں گا۔ اور آج کا یہ دن آپ کے ساتھ ہی گزاروں گا۔ پس وہ مسجد میں آئے اور نبیؐ کے بارے میں دریافت کیا تو صحابہ نے بتایا کہ آپ نے اس طرح فرمایا ہے وہ (حضرت ابو موسی) بیان کرتے ہیں کہ میں آپ کے نقش پا پر آپ کے بارے میں پوچھتا ہوا باہر نکل کھڑا ہوا حتیٰ کہ آپ بئر اریس پر پہنچ گئے۔ پس میں دروازے پر بیٹھ گیا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہو گئے اور وضو فرمالیا تو میں آپ کی طرف گیا تو دیکھا کہ آپ بئر اریس کی منڈیر پر بیٹھے ہیں اور پنڈلیوں کو ننگا کر کے کنویں میں لٹکایا ہوا ہے۔ میں نے آپ کو سلام کیا اور پھر واپس آ کر دروازے پر بیٹھ گیا اور میں نے کہا کہ میں آج رسول اللہ ﷺ کا دربان رہوں گا۔ پس اتنے میں حضرت ابو بکرؓ تشریف

لائےؐ انھوں نے دروازہ کھٹکھٹایاؐ تو میں نے کہا: کون ہے؟ انھوں نے بتایا: ابوبکر ہوںؐ میں نے کہا: ذرا ٹھہریے۔ پھر میں (باغ کے اندر) گیا تو عرض کیا: یارسول اللہ! ابوبکر آئے ہیں اور اندر آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''انہیں اجازت دے دو۔ اور جنت کی خوشخبری بھی دے دو۔'' پس میں واپس آیا اور

ابوبکرؓ سے کہا: اندر تشریف لے جائیں اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں۔ پس حضرت ابوبکرؓ اندر تشریف لے گئے حتیٰ کہ نبی ﷺ کے ساتھ آپ کی دائیں جانب منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکا لیے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا ہوا تھا۔ اور انھوں نے بھی دونوں پیڈلیاں ننگی کر لیں۔ پھر میں واپس دروازے پر آ کر بیٹھ گیا میں نے اپنے بھائی کو (گھر میں) وضو کرتے ہوئے چھوڑا تھا کہ وہ مجھ سے آ کر مل جائے گاؐ میں نے (دل میں) کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ فلاں یعنی میرے بھائی کے ساتھ بھلائی چاہے گاؐ تو اسے یہاں لے آئے گا۔ اتنے میں کوئی شخص آیا اور دروازہ ہلانے لگاؐ۔ میں نے پوچھا۔ کون ہو؟ اس شخص نے کہا: عمر بن خطاب۔ میں نے کہا: ذرا ٹھہریںؐ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہواؐ آپ کو سلام کیا اور میں نے کہا: عمرؓ آئے ہیں اور اجازت طلب کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی خوشخبری بھی دے دو۔'' پس میں عمرؓ کے پاس آیا اور انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمادی ہے اور آپ کو جنت کی خوشخبری بھی دی ہے پس وہ بھی اندر تشریف لے گئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی بائیں طرف منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکا لیے۔ پھر میں واپس آ گیا اور بیٹھ گیا اور میں نے (دل میں) کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ فلاں شخص یعنی میرے بھائی کے ساتھ بھلائی چاہے گا تو اسے یہاں لے آئے گا۔ اتنے میں کوئی آیا۔ اور اس نے دوازہ کھٹکھٹایاؐ میں نے کہاؐ تم کون ہے؟ اس شخص نے کہا: عثمان بن عفانؐ میں نے کہا: ذرا ٹھہریں! میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو ان کے بارے بتایا تو آپ نے فرمایا: ''انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو۔'' اور ساتھ ایک حادثے کی بھی خبر دے دو جو انہیں پیش آئے گا۔'' پس میں آیاؐ اور کہا اندر تشریف لے جائیں اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ اور ساتھ ایک حادثے کی بھی جو آپ کو پیش آئے گا۔ جب وہ اندر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ منڈیر تو پُر ہو چکی ہےؐ پس وہ منڈیر کی دوسری جانب ان کے سامنے بیٹھ گئے۔ سعید بن مسیّبؒ بیان کرتے ہیں کہ

میں نے اس سے ان کی قبروں کی تاویل کی ہے۔ (متفق علیہ)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دروازے کی حفاظت و نگرانی پر مامور فرمایا:" اور اس میں یہ بھی ہے کہ جب حضرت عثمانؓ کو بشارت دی گئی تو انھوں نے اللہ کی حمد بیان کی اور کہا: اللہ تعالیٰ ہی وہ ہستی ہے کہ اس سے مدد طلب کی جائے۔

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (٧/ ٢١-٢٢)' ومسلم (٢٤٠٣) (٢٩)' والرواية الثانية عند البخاری (٧/ ٤٣-فتح)۔

حدیث نمبر ٧١٠۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے۔ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ اچانک ہمارے درمیان سے اٹھ کر چلے گئے اور ہمارے پاس واپس تشریف لانے میں تاخیر فرمادی ٔ پس ہمیں اندیشہ ہوا کہ ہماری غیر موجودگی میں آپ کو قتل نہ کر دیا گیا ہو۔ پس ہم گھبراہٹ کے عالم میں اٹھ کھڑے ہوئے اور میں سب سے پہلا تھا جسے یہ گھبراہٹ لاحق ہوئی۔ لہٰذا میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلا حتیٰ کہ میں انصار کے قبیلے بنو نجار کے باغ کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے اس باغ کی چاردیواری کا چکر لگایا کہ کہیں کوئی دروازہ پاؤں لیکن مجھے کوئی دروازہ نہ ملا ٔ تاہم اچانک ایک چھوٹا سا نالہ نظر آیا جو باغ کے باہر ایک کنویں سے باغ کی طرف جاتا تھا" ربیع " چھوٹے نالے کو کہتے ہیں۔ پس میں اس میں سمٹ کر داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گیا تو آپ نے فرمایا:" کیا ابوہریرہؓ؟" میں نے عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ! آپ نے فرمایا:" تمہیں کیا ہوا؟" میں نے کہا: آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ اور آپ اچانک اٹھے اور ہمارے پاس واپس آنے میں تاخیر فرمادی ٔ ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کو ہماری عدم موجودگی میں قتل نہ کر دیا گیا ہو۔ پس ہم گھبرا گئے اور مجھے سب سے پہلے یہ گھبراہٹ لاحق ہوئی۔ میں اس باغ کے پاس آیا اور (اندر آنے کے لیے) اس طرح سمٹ سکڑ گیا جس طرح لومڑی سمٹتی سکڑتی ہے (اور میں اس نالے کے ذریعے سے آپ تک پہنچا ہوں) اور باقی لوگ میرے پیچھے ہیں۔ آپ نے فرمایا:" اے ابوہریرہؓ!" اور آپ نے اپنے دونوں جوتے مجھے دیے اور فرمایا:" یہ میرے دونوں جوتے لے جاؤ ٔ تمہیں اس باغ کے باہر جو بھی ملے ٔ جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس پر اس کا دل پوری طرح مطمئن ہو تو اسے جنت

کی خوشخبری دے دو۔‘‘ او رپھر لمبی حدیث بیان کی۔(مسلم)

توثیق الحدیث :أخرجه مسلم(۳۱)

حدیث نمبر ۷۱۱۔

حضرت ابن شماسہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن عاصؓ کے پاس گئےؒ جب کہ وہ قریب الموت تھے۔ وہ کافی دیر تک روتے رہے اور اپنے چہرے کو دیوار کی طرف کرلیا۔تو ان کا بیٹا کہنے لگا: ابا جی! کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فلاں خوشخبری نہیں دی؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی؟ پس انھوں نے اپنے چہرے کو اس طرف پھیرا اور فرمایا: یقیناً ہم جو سب سے افضل تیاری کرتے ہیں وہ یہ گواہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔(میرے رونے کا سبب سنو!) مجھ پر تین قسم کے دور آئے ہیں: (۱) میں نے یہ دور بھی دیکھا کہ مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے بغض کسی کو نہ تھا اور مجھے اس سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی کہ اگر میں آپ پر قابو پالوں تو آپ کو قتل کردوں۔اگر میں اس حالت میں فوت ہوجاتا تو میں یقیناً جہنمیوں میں سے ہوتا۔(۲) پھر جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو میرے دل میں جگہ دے دی تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا: آپ اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھائیں ۔تاکہ میں آپ کی بیعت کروں۔آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔آپ نے فرمایا: ’’اے عمرو! تمھیں کیا ہوا؟‘‘ میں نے کہا: میں نے چاہا کہ آپ سے کوئی شرط طے کرلوں۔آپ نے فرمایا: ’’تمہاری کیا شرط ہے؟‘‘ میں نے عرض کیا: یہ کہ مجھے بخش دیا جائے۔آپ نے فرمایا: ’’کیا تمھیں معلوم نہیں کہ اسلام پہلے گناہوں کو ختم کردیتا ہے۔اور ہجرت اپنے ماہ قبل کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔اور حج اپنے ماہ قبل گناہوں کو مٹا دیتا ہے؟‘‘ (میں نے اسلام قبول کرلیا) اور رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر مجھے کوئی محبوب نہیں تھا اور میری نظروں میں آپ سے بڑھ کر کسی کی عزت وجلالت نہ تھی۔میں آپ کے جلال کی وجہ سے نظر بھر کر آپ کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔اگر مجھ سے آپ کے بارے میں پوچھا جائے تو میں آپ کے

حلیہ مبارک کو بیان نہیں کرسکتاؒ اس لیے کہ میں نے کبھی نظر بھر کر آپؐ کو دیکھا ہی نہیں۔اگر میں اس حالت پر فوت ہوجاتا تو مجھے امید تھی کہ میں جنتیوں میں سے ہوتا۔(۳) تیسری حالت یہ ہے کہ ہم کئی چیزوں کے ذمہ دار بنادیے گئے (یعنی ہم کئی عہدوں پر فائز رہے) میں نہیں جانتا کہ اس بارے میں میرا کیا حال ہے؟

پس جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے جنازے کے ساتھ کوئی نوحہ کرنے والی ہو نہ کوئی آگ۔ اور جب تم مجھے دفنا چکو تو مجھ پر تھوڑی تھوڑی کرکے مٹی ڈالنا، پھر میری قبر کے ارد گرد اتنی دیر کھڑے رہنا جتنی دیر میں ایک اونٹ ذبح کرکے اس کا گوشت تقسیم کر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ میں تم سے مانوس رہوں اور میں دیکھوں کہ میں اپنے رب کے بھیجے ہوئے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔ (مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (١٢١)

٩٦۔ باب: کسی دوست کو الوداع کہنا اور سفر وغیرہ کی جدائی کے وقت اسے وصیت کرنا اور اس کے حق میں دعا کرنا اور اپنے لیے اس سے دعا کی درخواست کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اس (بات) کی وصیت ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں کو کی اور یعقوب (علیہ السلام) نے بھی، اے بیٹو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس دین کو پسند کیا ہے، پس جب تمہیں موت آئے تو اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو۔ کیا تم اس وقت حاضر تھے جب یعقوب (علیہ السلام) کو موت آئی اور جب انھوں نے اپنے بیٹوں سے کہا: تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ تو انھوں نے جواب دیا: ہم تیرے اور تیرے باپ دادا ابراہیم، اسمعیل اور اسحٰق علیہ السلام کے معبود کی عبادت کریں گے، جو ایک ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں۔'' (سورة البقرة :١٣٢۔١٣٣)

حديث نمبر ٧١٢۔

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے تو ان میں سے حضرت زید بن ارقمؓ کی حدیث ہے جو ''باب'' کرام اہل بیت رسول اللہ ﷺ'' میں بھی گزر چکی ہے۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی وعظ و نصیحت فرمائی، پھر فرمایا: ''حمد و ثنا کے بعد! سنو، اے لوگو! میں بھی ایک انسان ہوں، قریب ہے کہ میرے رب کا پیغام لانے والا میرے پاس آئے اور میں اس کا پیغام قبول کرلوں۔ (وہ فرستادہ موت کا فرشتہ ہے جس کے پیغام کو رد کرنا کسی انسان کے بس میں نہیں) میں تم میں وہ بھاری چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، اس میں ہدایت اور نور ہے۔ پس تم اللہ کی کتاب کو حاصل کرو اور اسے مضبوطی سے پکڑلو۔'' پس آپ نے اللہ کی کتاب پر ابھارا اور اس کے بارے میں ترغیب دی پھر فرمایا: ''اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں، میں تمہیں اپنے اہل بیت

کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں (ان پر کسی قسم کی زیادتی نہ کرنا)۔" (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۳۴۶) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۷۱۳۔

حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرثؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب ہم عمر نوجوان تھے۔ ہم نے آپ کے ہاں بیس راتیں قیام کیا۔ رسول اللہ ﷺ بڑے مہربان او رنرم دل تھے' آپ کو اندازہ ہوگیا کہ ہم اپنے اہل خانہ سے ملاقات کے مشتاق ہوگئے ہیں' تو آپ نے ہم سے پیچھے چھوڑے ہوئے اہل خانہ کے بارے میں دریافت فرمایا' ہم نے آپ کو ان کے بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا: "تم اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاؤ اور وہیں رہو' انہیں تعلیم دو اور انہیں (نیکی کا) حکم دو اور فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھو اور فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھو۔ پس جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک اذان دے اور تم میں سے جو بڑا ہے وہ تمہیں نماز پڑھائے۔"

(متفق علیہ)

اور امام بخاریؒ نے اپنی ایک روایت میں یہ اضافہ کیا ہے: "اور اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔"

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۱۱۰/۲ ـ فتح)' ومسلم (۶۷۴)' والزیادة عند البخاری (۱۱۱/۲ ـ فتح)۔

حدیث نمبر ۷۱۴۔

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عمرہ کرنے کے لیے اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا: "اے میرے پیارے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔"

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: آپ نے یہ ایسا کلمہ ارشاد فرمایا کہ اگر اس کلمے کے بدلے میں مجھے پوری دنیا بھی مل جائے تو مجھے کوئی خوشی نہ ہو۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: "میرے پیارے بھائی! اپنی دعا میں ہمیں شریک رکھنا۔"

(ابوداؤد' ترمذی۔ حدیث حسن ہے۔)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۳۸۷) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۷۱۵۔

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر (رضی اللہ وتعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس شخص سے فرماتے جو کسی سفر کا ارادہ کرتا کہ میرے قریب ہو جاؤ تا کہ میں تمہیں اس طرح الوداع کہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ ہمیں الوداع کہا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: ''میں تیرے دین، تیری امانت اور تیرے آخری اعمال کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔'' (ترمذی۔ حدیث حسم صحیح ہے۔)

توثیق الحدیث :صحیح بشواھده : أخرجه الترمذی (۳۴۴۲)

یہ حدیث اس سند سے ضعیف ہے لیکن اس کے کئی شواہد ہیں جن کی بنا پر یہ حدیث صحیح ہے، جیسے ''عمل الیوم واللیۃ للنسائی'' (۵۲۳)، ترمذی (۲۵۰۶) مسند احمد (۲/۷) اور ابن حبان (۲۳۷۶) وغیرہ۔ (واللہ اعلم)۔

حدیث نمبر ۷۱۶۔

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی صحابیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی لشکر کو الوداع کہنے کا ارادہ فرماتے تو (یہ دعا) فرماتے۔ ''میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے آخری اعمال کو اللہ تعالیٰ کو سپرد کرتا ہوں۔'' (ابوداؤد۔ یہ حدیث اور اس کی سند صحیح ہے۔)

توثیق الحدیث :صحیح :أخرجه أبو داود (۲۶۰۱) 'النسائی فی ((عمل الیوم و اللیلة))(۵۰۷) ' ومن طریقه ابن النسی فی ((عمل الیوم واللیلة))(۵۰۲)' والحاکم (۹۷/۲)

حدیث نمبر ۷۱۷۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا: یارسول اللہ! میں سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں، پس آپ مجھے زاد راہ عنایت فرمائیں (یعنی میرے لیے دعا فرمائیں) آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہیں تقوے کا توشتہ عطا فرمائے!'' اس شخص نے کہا: میرے لیے مزید دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ تیرے گناہ معاف فرمادے۔'' اس شخص نے پھر کہا کہ مجھے کچھ عطا فرمائیں اور آپ نے فرمایا: ''تم جہاں کہیں بھی ہو وہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بھلائی کو آسان کر دے۔'' (ترمذی ۔حدیث حسن ہے۔)

توثیق الحدیث :حسن :أخرجه الترمذی (۳۴۴۴)' والحاکم (۲/۹۷)

امام ترمذی اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے اور میرے نزدیک بھی یہ حسن غریب ہی ہے۔ واللہ اعلم!

۹۷۔ باب: استخارہ اور باہم مشورہ کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آپ اہم معاملہ میں ان (صحابہؓ) سے مشورہ کریں۔'' (سورۃ آل عمران : ۱۵۹)

اور فرمایا: ''ان کا کام باہم مشورے سے ہوتا ہے۔'' یعنی وہ (کوئی کام کرنے سے پہلے) ایک دوسرے سے اس کے بارے میں مشورہ کرتے ہیں۔ (سورۃ الشوری: ۳۸)

حدیث نمبر ۷۱۸۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمام امور میں ہمیں استخارہ کرنے کی تعلیم اس طرح دیا کرتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: ''جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا پڑھے۔'' اے اللہ ! میں یقیناً تیرے علم کے ذریعے سے تجھ سے خیر و بھلائی طلب کرتا ہوں' تیری قدرت کے ساتھ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں' تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ پس تو قدرت و اختیار کا مالک ہے اور میں کسی قدرت و اختیار کا مالک نہیں ہوں' تو سب کچھ جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو تمام غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے حق میں میرے دین' معاش اور میرے انجام کے اعتبار سے یا آپ نے فرمایا: ''میرے کام کے جلد یا بدیر ہونے کے لحاظ سے بہتر ہے' تو اس کو میرے مقدر میں فرما دے اور اس کام کو میرے لیے آسان کر دے۔ پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دے۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین' میری معاش یا میرے انجام کے اعتبار سے یا فرمایا: ''میرے کام کے جلد یا بدیر ہونے کے لحاظ سے میرے لیے بُرا ہے تو اسے مجھ اس سے دور فرما دے اور مجھے اس سے دور فرما دے اور میرے لیے خیر و بھلائی مقدر فرما دے' وہ جہاں بھی ہے اور پھر مجھے اس پر راضی فرما دے۔'' آپ نے فرمایا: ''اپنی حاجت کا نام بھی لے۔'' (بخاری)۔

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۳/ ۴۸،فتح)۔

۹۸۔ باب: عید‘ مریض کی عیادت‘ حج‘ جہاد‘ جنازہ اور اس طرح کے دیگر اچھے کاموں کے لیے آتے جاتے وقت راستہ بدل لینا مستحب ہے‘ تاکہ عبادت کی جگہیں زیادہ ہو جائیں۔

حدیث نمبر ۷۱۹۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب عید کا دن ہوتا ہے تو نبی ﷺ (عید گاہ آتے اور جاتے وقت) راستہ بدل لیتے تھے۔ (بخاری)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۲/ ۴۷۲۔فتح)۔

حدیث نمبر ۷۲۰۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ”شجرہ“ کے راستے سے باہر نکلتے اور ”معرس“ کے راستے سے داخل ہوتے تھے اور جب مکے میں داخل ہوتے تو ”ثنیة علیا“ سے داخل ہوتے اور ”ثنیة سفلی“ کی طرف سے باہر نکلتے تھے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۳/ ۳۹۱۔فتح)‘ ومسلم (۱۲۵۷)

۹۹۔ باب: ہر اچھے کام میں دائیں (ہاتھ اور پاؤں) کو مقدم کرنا مستحب ہے‘ جیسے وضو‘ غسل اور تیمّم کرنے‘ کپڑے‘ جوتے‘ موزے اور زشلوار وغیرہ پہننے‘ مسجد میں داخل ہونے‘ مسواک کرنے‘ سرمہ لگانے‘ ناخن کاٹنے ‘ مونچھیں کترنے‘ بغل کے بال اکھیڑنے‘ سر کے بال مونڈنے‘ نماز میں سلام پھیرنے‘ کھانے پینے‘ مصافحہ کرنے، حجر اسود کو چومنے، بیت الخلا سے نکلنے‘ کوئی چیز لینے دینے اور اسطرح کے دیگر کاموں میں۔ اور ان کے برعکس دوسرے کاموں میں بائیں (ہاتھ اور پاؤں) کو مقدم کرنا مستحب ہے‘ جیسے ناک صاف کرنا‘ بائیں طرف تھوکنا‘ بیت الخلا میں داخل ہونا‘ مسجد سے نکلنا‘ موزے‘ جوتے‘ شلوار اور کپڑے وغیرہ اتارنا‘ استنجا کرنا‘ گندگی اور ناپاکی والے افعال اور اس طرح کے کام سا انجام دینا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”پس جس شخص کو اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: لو یہ میرا نامہ اعمال پڑھو۔“ (سورة الحاقة:۱۹)

اور فرمایا: ''پس دائیں ہاتھ والے (سبحان اللہ) دائیں ہاتھ والے کیا (ہی چین میں) ہیں اور بائیں ہاتھ والے (افسوس!) بائیں ہاتھ والے کیا (گرفتار عذاب) ہیں۔'' (سورۃ الواقعۃ : ۸، ۹)

حدیث نمبر ۷۲۱۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے تمام کاموں کی ابتدا دائیں طرف سے کرنا پسند فرماتے تھے۔ جیسے وضو کرنے، کنگھی کرنے اور جوتے پہننے ہیں۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۱/ ۲۶۹۔فتح)، ومسلم (۲۶۸) (۶۷)

حدیث نمبر ۷۲۲۔

حضرت عائشہؓ ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا دایاں ہاتھ آپ کے وضو، طہارت و پاکیزگی، اور کھانے کے لیے جبکہ بایاں ہاتھ استنجا اور اس طرح کے دیگر ناپسندیدہ کاموں کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ (ابوداؤد وغیرہ۔ یہ حدیث صحیح ہے۔)

توثیق الحدیث :صحیح ۔ أخرجه أبو داود (۳۳)، وأحمد (۶/ ۲۶۵)

حدیث نمبر ۷۲۳۔

حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت زینب ﷺ کے غسل کے وقت ان (عورتوں) سے فرمایا: ''اس کے غسل کی ابتدا اس کے دائیں طرف کے اعضا (جانب) سے اور اعضائے وضو سے کرنا۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۱/ ۲۶۹۔فتح) ومسلم (۹۳۹)

حدیث نمبر ۷۲۴۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں پاؤں سے ابتدا کرے اور جب جوتا اتارے تو بائیں پاؤں سے ابتدا کرے تاکہ دایاں پاؤں جوتا پہننے میں پہلے ہو اور اتارتے وقت وہ آخر میں ہو۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۱۰/ ۳۱۱۔فتح) ومسلم (۲۰۹۷)

حدیث نمبر ۷۲۵۔

حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ اپنے کھانے پینے اور کپڑے پہننے کے

لیے استعمال کرتے تھے۔ اور اپنا بایاں ہاتھ اس کے علاوہ دیگر کاموں کے لیے استعمال کرتے تھے۔
(ابوداؤد۔ ترمذی وغیرہ)

توثیق الحدیث :حسن لغیرہ :أخرجه أبو داود (۳۲) وغیرہ ۔

اس حدیث کی سند حسن ہے (ان شاء اللہ) اور اس کی شاہد حدیث حضرت عائشہؓ (۷۲۱) ہے جو اسی باب میں گزر چکی ہے۔

حدیث نمبر ۷۲۶۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم لباس پہنو اور وضو کرو تو اپنے دائیں اعضا سے ابتدا کرو۔'' (حدیث صحیح ہے)

توثیق الحدیث :صحیح: أخرجه أبو داود (۴۱۴۱)، والترمذی (۱۷۶۶) بلفظ آخر، وابن ماجه (۴۰۲)، وأحمد (۲/ ۳۵۴)

حدیث نمبر ۷۲۷۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منیٰ میں پہنچے تو جمرے پر تشریف لے گئے اور اسے کنکریاں ماریں، پھر منیٰ میں اپنی قیام گاہ تشریف لائے اور قربانی کی، پھر سر مونڈنے والے سے فرمایا: ''یہ بال اتارو'' اور آپ نے پہلے سر کی دائیں جانب اشارہ فرمایا: '' اور پھر بائیں طرف، پھر آپ نے وہ بال لوگوں میں تقسیم کرنے شروع کیے۔ (متفق علیہ)

ایک اور روایت میں ہے کہ جب آپ نے جمرے کو کنکریاں ماریں اور قربانی کر لی اور سر منڈانے لگے تو آپ نے حجام کی طرف اپنے سر کی دائیں طرف کی تو اس نے اسے مونڈ دیا پھر آپ نے ابوطلحہ انصاری کو بلایا اور وہ بال انہیں دے دیے، پھر حجام کی طرف دائیں جانب کی اور فرمایا: ''اسے بھی مونڈ دو۔'' اس نے اسے بھی مونڈ دیا تو آپ نے وہ بال بھی ابوطلحہؓ کو دے دیے اور فرمایا: ''انہیں لوگوں میں تقسیم کر دو۔''

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۱/ ۲۷۳۔ فتح)، ومسلم (۱۳۰۵)

کھانے کے آداب کا بیان

۱۰۰۔ باب: کھانے پینے کے آغاز میں بسم اللہ اور اس کے آخر میں الحمد للہ کہنا

حدیث نمبر ۷۲۸۔

حضرت عمر بن ابی سلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا نام لو (یعنی بسم اللہ پڑھو) دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔'' (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۳۰۴) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۷۲۹۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ اللہ کا نا

م

(بسم اللہ) پڑھے اگر وہ کھانے کے آغاز پر اللہ کا نام (بسم اللہ) پڑھنا بھول جائے تو پھر یہ کہے ((بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ)) ''اول اور آخر دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے'' (ابوداؤد۔ترمذی ۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث :صحیح بشواهده :أخرجه أبو داود (۳۷٦۷)' والترمذی (۱۸۵۸)' والنسائی فی ((عمل الیوم والیلة)) (۲۸۱)' وأحمد (٦/۲۰۷ـ۲۰۸) والدامی (۲/۹۴)' والبیهقی (۷/۲٧٦)' والحاکم (۴/۱۰۸)

اس حدیث کی سند ام کلثوم کی جہالت کی بنا پر ضعیف ہے وہ چاہیے لیثیہ میکہ ہو یا بنت محمد بن ابو بکر ہو۔لیکن اس حدیث کے کئی ایک شواہد ہیں جن میں سے ایک حدیث عبداللہ بن مسعودؓ ہے یہ ابن حبان (۱۳۴۰۔موارد) ابن السنی (٦۱ع) اوطبرانی کبیر (۱۰۳۵۴) میں مرفوعاً روایت کی گئی ہے اور اس کے سب راوی ثقہ ہے لہٰذا یہ روایت بالجملہ صحیح ہے۔(واللہ اعلم)

حدیث نمبر ۷۳۰۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے تو وہ داخل ہونے اور کھانا کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے تمہارے لیے یہاں رات گزانے کے لیے کوئی جگہ ہے نہ رات کا کھانا اور جب آدمی گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہونے کے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ تم نے رات

گزارنے کی جگہ تو پالی ہے۔اور جب وہ کھانا کھانے کے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا تو وہ شیطان کہتا ہے کہ تم نے رات گزارنے کی جگہ بھی پالی اور رات کا کھانا بھی حاصل کرلیا۔'' (مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (٢٠١٨)

حدیث نمبر ٧٣١۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی کھانے میں شریک ہوتے تو ہم اس وقت تک اپنے ساتھ کھانے کے لیے نہ بڑھاتے جب تک رسول اللہ ﷺ اپنے دست مبارک سے کھانے کی ابتدا نہ فرماتے۔ہم ایک دفعہ کھانے میں آپ کے ساتھ شریک تھے کہ اتنے میں ایک لڑکی آئی گو یا کہ اسے دھکیلا جا رہا ہے' اس نے اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا' پھر ایک دیہاتی آیا وہ بھی اسی انداز سے کہ گویا اسے دھکیلا جا رہا ہے۔چنانچہ آپ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ شیطان اس کھانے کو حلال سمجھ لیتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے۔اور وہی شیطان اس لڑکی کو لے کر آیا تھا۔تا کہ وہ اس کے ذریعے سے اس کھانے کو حلال کرلے' لیکن میں نے اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا' پھر وہ شیطان اس دیہاتی کو لے آیا تا کہ وہ اس کے ذریعے سے اس کھانے کو حلال کرلے لیکن میں نے اس کے ہاتھ کو بھی پکڑ لیا۔اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھ سمیت میرے ہاتھ میں ہے۔'' پھر آپ نے اللہ کا نام لیا اور کھانا کھایا۔(مسلم)

توثيق الحديث :أجرجه مسلم (٢٠١٧)

حدیث نمبر ٧٣٢۔

حضرت امیہ بن مخشی صحابیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی بسم اللہ پڑھے' بغیر کھانا کھا رہا تھا' حتیٰ کہ اس کے کھانے کا لقمہ باقی رہ گیا۔پس جب اس نے اسے اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو اس نے کہا ((بِسۡمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ)) نبی ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ''شیطان اس کے ساتھ کھانا کھاتا رہا' اس نے بسم اللہ پڑھی تو اس نے اپنے پیٹ کا سارا کھانا قے کر دیا۔'' (ابوداؤد' نسائی)

توثيق الحديث :صحيح بشواهده: أخرجه أبو داود (٣٧٦٨)' والنسائی فی ((عمل اليوم والليلة)) (٢٨٢)' وأحمد (٣٣٦/٤)' وابن السنی

فی ((عمل الیوم واللیلة)) (۴۶۳)، والحاکم (۴/۱۰۸۔۱۰۹)، وابن سعد فی ((الطبقات الکبری)) (۷/۱۲۔۱۳)

اس حدیث کو امام حکیم اور امام ذہبیؒ سے صحیح ہے، لیکن اس کی سند میں مثنیٰ بن عبدالرحمٰن کے بارے میں امام ذہبی نے المیز ان میں کلام کیا ہے، اور امام ابن المدینی نے اسے مجہول کہا ہے اور حافظ ابن حجرؒ نے تقریب میں اسے مستور کہا ہے لیکن حدیث نمبر (۷۲۹) جو سیدہ عائشہؓ سے مروی ہے، اس کی شاہد ہے۔ (واللہ اعلم)

حدیث نمبر ۷۳۳۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے چھ صحابہ کرام کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ کہ اتنے میں ایک دیہاتی آیا تو اس نے وہ سارا کھانا دو لقموں میں کھا لیا، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سن لو! اگر یہ اللہ تعالیٰ کا نام لے لیتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہوتا۔'' (ترمذی۔ حدیث حسن ہے۔)

توثیق الحدیث :صحیح: أخرجه البخاری (۱۸۵۸)، وابن ماجه (۳۲۶۴)

اس حدیث کی سند ام کلثوم کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن ابو یعلی (۸/۷/۱۳) میں اس کا شاہد ہے جو صحیح ہے۔ علامہ ہیثمیؒ نے مجمع الزوائد (۵/۲۲) میں اس کے راوی ثقہ ہے۔

حدیث نمبر ۷۳۴۔

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے: ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہو، پاکیزہ ہو اور اس میں برکت دی گئی ہو، نہ اس سے کفایت کی گئی ہے، نہ یہ آخری کھانا ہے اور نہ اس سے بے نیازی ہو سکتی ہے، اے ہمارے رب!'' (بخاری)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۹/۵۸۰۔فتح)۔

حدیث نمبر ۷۳۵۔

حضرت معاذ بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کھانا کھایا، پھر یہ دعا پڑھی: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں، جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری طاقت یا تدبیر یا قوت کے بغیر مجھے رزق عطا فرمایا:'' تو اس کے اگلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' (ابو داؤد۔ ترمذی۔ حدیث حسن ہے۔)

توثيق الحديث :أخرجه أبو داود (۴۰۴۳)، والترمذی (۳۴۵۸)، وابن ماجه (۳۲۸۵)، وأحمد (۴۳۹/۳)، وابن السنی (۴۶۹)

اس حدیث کو امام ترمذی اور حافظ ابن حجرؒ وغیرہ ہم نے حسن کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ضعیف کہا ہے، جو صحیح نہیں۔ (واللہ اعلم)

۱۰۱۔ باب: کھانے کے عیب نہ نکالنا اور اس کی مدح و تعریف کرنا مستحب ہے۔

حدیث نمبر ۷۳۶۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر وہ پسند ہوتا تو اسے تناول فرما لیتے اور اگر وہ ناپسند ہوتا تو اسے چھوڑ دیتے۔" (متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (۵۶۶/۲۔فتح)، ومسلم (۲۰۶۴)

حدیث نمبر ۷۳۷۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے اہل خانہ سے سالن مانگا تو انھوں نے کہا: ہمارے پاس تو صرف سرکہ ہے۔ پس آپ نے وہی منگوا لیا اور کھانا شروع کر دیا اور یہ فرمانے لگے: "سرکہ تو بہت اچھا سالن ہے، سرکہ تو بہت اچھا سالن ہے۔" (مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (۲۰۵۲)

۱۰۲۔ باب: جب روزے دار کے سامنے کھانا آئے اور وہ روزہ افطار نہ کرے تو کیا کہے؟

حدیث نمبر ۷۳۸۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو اسے قبول کرنی چاہیے، اگر وہ روزہ دار ہو تو (میزبان کے حق میں) دعا کر دے اور اگر وہ روزہ دار نہ ہو (یعنی نفلی روزہ نہ رکھا ہوا ہو) تو پھر وہ کھانا کھا لے۔" (مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (۱۴۳۱)

۱۰۳۔باب: جسے کھانے کی دعوت دی جائے اور اس کے ساتھ کوئی اور بھی آ جائے تو وہ میزبان کو کیا کہے؟

حديث نمبر ۷۳۹۔

حضرت ابو مسعود بدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے آپ کے لیے تیار کیا تھا' آپ پانچ میں سے پانچویں تھے (یعنی چار اور آدمی بھی مدعو تھے) پس ایک اور آدمی ان کے پیچھے پیچھے آ گیا' جب آپ دروازے پر پہنچے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ آدمی ہمارے پیچھے پیچھے آ گیا ہے' اگر تم چاہو تو اسے بھی اجازت دے دو اور اگر چاہو تو یہ واپس چلا جائے۔'' اس میزبان نے کہا: نہیں بلکہ اے اللہ کے رسول! میں اسے اجازت دیتا ہوں۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (۴/ ۳۱۲۔فتح) ومسلم (۲۰۳۶)

۱۰۴۔باب: اپنے سامنے سے کھانا اور نامناسب انداز سے کھانے والے کو نصیحت کرنا اور ادب سکھانا

حديث نمبر ۷۴۰۔

حضرت عمر بن ابی سلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے زیر پرورش نوعمر لڑکا تھا اور کھانا کھاتے وقت میرا ہاتھ پلیٹ کے کناروں تک دراز ہوتا تھا۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اے لڑکے! اللہ تعالیٰ کا نام لو (یعنی بسم اللہ پڑھو) دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث کے لیے حدیث نمبر (۲۹۹) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۷۴۱۔

حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا تو آپ نے فرمایا: ''دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا (اس کی) میں ستطاعت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا: ''تو نہ ہی استطاعت رکھے۔'' اسے (رسول اللہ ﷺ کی بات ماننے سے) صرف تکبر نے منع کیا۔ پس وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ کی طرف نہ اٹھا سکا (یعنی آپ کی بددعا سے اس کا ہاتھ مفلوج ہو گیا)۔ (مسلم)

توثيق الحديث کے لیے حدیث نمبر (۱۵۹) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۰۵۔باب: جب اجتماعی طور پر اکٹھے مل کر کھا رہے ہوں تو ساتھیوں کی اجازت کے بغیر کھجوروں یا اس جیسی

دیگر چیزوں کو دو دو اکٹھا اٹھانا منع ہے۔

حدیث نمبر ۷۴۲۔

حضرت جبلہ بن سحیم بیان کرتے ہیں کہ ہم ابن زبیرؓ کے دور خلافت میں قحط سالی کا شکار ہو گئے تو ہمیں چند کھجوریں مل گئیں حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہمارے پاس سے گزرے ہم وہ کھا رہے تھے کہ وہ فرمانے لگے: دو دو نہ ملاؤ (دو دو ملا کر نہ کھاؤ) اس لیے کہ نبی ﷺ نے دو دو کھجوریں ملانے سے منع فرمایا ہے، پھر فرمانے لگے: لیکن اگر آدمی اپنے بھائی سے اجازت حاصل کر لے (تو جائز ہے)۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (۵/۱۰۶ ـفتح)، ومسلم (۲۰۴۵)

۱۰۶۔ باب: جو شخص کھانا کھائے اور وہ سیر نہ ہو تو وہ کیا کہے اور کیا کرے؟

حدیث نمبر ۷۴۳۔

حضرت وحشی بن حربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا: ''شاید تم الگ الگ کھاتے ہو'' انھوں نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''پس تم سب مل کر اکٹھے کھانا کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا نام لو (بسم اللہ پڑھو) تو تمہارے لیے اس کھانے میں برکت ڈال دی جائے گی۔'' (ابوداؤد)

توثيق الحديث :حسن لغيره: أخرجه أبو داود (۳۷۶۴)، وابن ماجه (۳۲۸۶)، وأحمد (۳/۵۰۱)

اس حدیث کی سند وحشی بن حرب (یہ وہ وحشی بن حربؓ نہیں جو صحابی تھے) اور اس کے باپ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔ لیکن اس معنی کا ایک شاہد مجمع الزوائد (۵/۲۰، ۲۱) اور ترغیب وترہیب (۳/۱۳۳، ۱۳۴) میں ہے، جس کی وجہ سے یہ حدیث بالجملہ حسن لغیرہ ہے۔

۱۰۷۔ باب: پیالے کی ایک طرف سے کھانے کا حکم اور اس کے درمیان سے کھانے کی ممانعت

اس بارے میں متفق علیہ حدیث وہ ہے جو پہلے گزر چکی ہے کہ ''اپنے سامنے سے کھاؤ۔''

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر ۲۹۹ ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۷۴۴۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''برکت کھانے کے درمیان نازل ہوتی ہے پس تم اس کے دونوں کناروں سے کھاؤ اور اس کے درمیان سے نہ کھاؤ۔ (ابوداؤد۔ ترمذی حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث :صحيح :أخرجه أبوداود (٣٧٧٢)' والترمذى (١٨٠٥)' وابن ماجه (٣٢٧٧)

حدیث نمبر ۷۴۵۔

حضرت عبداللہ بن بسرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک پیالہ تھا جسے ''غرا'' کہتے تھے اور اسے چار آدمی اٹھاتے تھے جب چاشت کا وقت ہوتا اور صحابہ نماز چاشت پڑھ لیتے تو اس پیالے کو لایا جاتا، جس میں ثرید تیار ہوتا تھا (یعنی شوربے میں روٹی کے ٹکڑے بھگوئے ہوتے تھے)۔ پس صحابہ اس کے گرد جمع ہوجاتے جب وہ زیادہ ہوجاتے تو رسول اللہ ﷺ گھنٹوں کے بل بیٹھ جاتے۔ ایک دیہاتی نے کہا: یہ کس طرح کا بیٹھنا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے مجھے عبد کریم (مہربان بندہ) بنایا ہے اور اس نے مجھے متکبر اور عناد رکھنے والا نہیں بنایا:'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس پیالے کے کناروں سے کھاؤ اس کے اوپر والے (درمیانے) حصے کو چھوڑ دو، اس میں برکت دی جائے گی۔'' (ابوداؤد۔ سند جید ہے۔)

توثيق الحديث :صحيح:أخرجه أبو داود(٣٧٧٣) 'وابن ماجه (٣٢٦٣ و ٣٢٧٥) بإسناد صحيح۔

۱۰۸۔ باب: ٹیک لگا کر کھانا مکروہ ہے۔

حدیث نمبر ۷۴۶۔

حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔'' (بخاری)

امام خطابیؒ کہتے ہیں یہاں ٹیک لگانے سے مراد ہے کہ آدمی اپنے نیچے بچھائے ہوئے گدے پر سہارا لے

کر بیٹھے۔مقصد یہ ہے کہ آپ گدے اور تکیوں پر اس شخص کی طرح نہیں بیٹھتے تھے جو زیادہ کھانا کھانے کا ارادہ کرتا ہے' بلکہ غیر مطمئن ہو کر بیٹھتے نہ کہ اطمینان اور اقرار پکڑ کر اور بقدر کفایت کھاتے۔یہ امام خطابی ؒ کا قول ہے' ان کے علاوہ دوسروں نے یہ اشارہ کیا ہے کہ تکیہ لگانے والے سے مراد وہ شخص ہے جو ایک جانب جھک کر کھائے۔(اللہ اعلم)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (۹/۵۴۰۔فتح)۔

حدیث نمبر ۷۴۷۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں بیٹھے ہوئے دیکھا کہ آپ دونوں زانو کھڑے کیے ہوئے تھے اور آپ کھجوریں کھا رہے تھے۔(مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (۲۰۴۴)

۱۰۹۔باب: تین انگلیوں سے کھانا،انگلیوں اور پیالے کو چاٹنا' مستحب اور انگلیوں کو چاٹنے سے پہلے صاف کرنا مکروہ ہے اور برتن کو چاٹنا اور گرے ہوئے لقمے کو اٹھا کر کھا لینا مستحب ہے اور چاٹنے کے بعد انگلیوں کو کلائی اور تلووں وغیرہ سے صاف کرنا

حدیث نمبر ۷۴۸۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ اپنی انگلیاں صاف نہ کرے حتیٰ کہ انہیں خود چاٹ لے یا چٹوا لے۔"(متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (۹/۵۷۷۔فتح)' ومسلم (۲۰۳۱)

حدیث نمبر ۷۴۹۔

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں۔کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تین انگلیوں سے کھاتے ہوئے دیکھا' جب آپ (کھانے سے) فارغ ہو گئے تو آپ نے انہیں چاٹ لیا۔(مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (۲۰۳۲)(۱۳۲)

حدیث نمبر ۷۵۰۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انگلیاں اور پیالہ (برتن) چاٹنے کا حکم

فرمایااور فرمایا: ''یقیناً تم نہیں جانتے کہ تمہارے کون سے کھانے میں برکت ہے۔'' (مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (٢٠٣٣)(١٣٣)

حديث نمبر ٧٥١۔

حضرت جابرؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی (سے کھانے) کا کوئی لقمہ گر جائے تو وہ اسے اٹھالے اور اس کے ساتھ جو مٹی وغیرہ لگ گئی ہو اسے صاف کرلے اور اس لقمے کو کھالے اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور کھانا کھانے کے بعد اپنا ہاتھ رومال سے صاف نہ کرے حتیٰ کہ انگلیوں کو چاٹ لے اس لیے کہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے۔'' (مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (٢٠٣٣)(١٣٤)

حديث نمبر ٧٥٢۔

حضرت جابرؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً شیطان تمہارے (ہر) ایک کے ساتھ اس کے تمام کاموں کے وقت موجود رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے کھانے کے وقت بھی وہ اس کے پاس حاضر ہوتا ہے۔ پس جب تم میں سے کسی ایک (سے کھانے) کا لقمہ گر جائے تو وہ اسے اٹھالے اور اس کے ساتھ لگی ہوئی مٹی وغیرہ کو صاف کرلے پھر اسے کھالے اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے۔'' (مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (٢٠٣٣)(١٣٥)

حديث نمبر ٧٥٣۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا کھاتے تو اپنی انگلیاں چاٹ لیتے اور فرماتے: ''جب تم میں سے کسی (سے کھانے) کا لقمہ گر جائے تو وہ اسے اٹھالے اسے صاف کرلے اور اسے کھالے اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔'' اور آپ ہمیں حکم فرماتے کہ ہم پیالہ صاف کریں اور فرماتے: ''یقیناً تم نہیں جانتے کہ تمہارے کون سے کھانے سے میں برکت ہے۔'' (مسلم)

توثيق الحديث کے لیے حدیث نمبر (٦٠٨) ملاحظہ فرمائیں۔

حديث نمبر ٧٥٤۔

حضرت سعید بن حارث سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت جابرؓ سے آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضوٹوٹنے کا مسئلہ دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: ''نہیں اس قسم کے کھانے ہمیں کم ہی میسر آتے تھے۔ پس جب ہم اس قسم کا کھانا کھاتے تو ہمارے پاس تولیے وغیرہ نہیں ہوتے تھے۔ بس یہ ہتھیلیاں، کلائیاں اور تلوے ہی ہوتے تھے (ہم ان سے ہاتھ صاف کر لیتے تھے) پھر ہم نماز پڑھ لیتے اور نیا وضو نہیں کرتے تھے۔ (بخاری)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۹/ ۵۷۹۔فتح)۔

۱۱۰۔باب: کھانے پر زیادہ ہاتھ

حدیث نمبر ۷۵۵۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو آدمیوں کا کھانا تین کو اور تین کا کھانا چار کو کافی ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۶۵) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۷۵۶۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ایک آدمی کا کھانا دو کو اور دو کا کھانا چار کو اور چار کا کھانا آٹھ کو کافی ہوتا ہے۔'' (مسلم)

توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۶۵) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۱۔باب: پینے کے آداب اور برتن سے باہر تین مرتبہ سانس لینا برتن میں سانس لینے کی کراہٹ اور برتن کو پہلے آدمی کے بعد دائیں طرف باری باری گھمانا مستحب ہے۔

حدیث نمبر ۷۵۷۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (کوئی مشروب) پینے کے دوران تین سانس لیتے تھے۔ (متفق علیہ)

یعنی برتن سے باہر سانس لیتے تھے۔

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (١٠/ ٩٢ـفتح)' ومسلم (٢٠٢٨)

حدیث نمبر ٧٥٨ـ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم (پانی وغیرہ) اونٹ کے پینے کی طرح ایک ہی سانس (مرتبہ) میں نہ پیو بلکہ دو دو اور تین تین سانس میں پیو اور جب پینے لگو تو اللہ کا نام لیا کرو اور جب تم فارغ ہو کر برتن اٹھاؤ تو اللہ کی حمد بیان کیا کرو یعنی الحمد اللہ کہا کرو)۔

(ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثيق الحديث :ضعيف : أخرجه الترمذی (١٨٨٥)

یہ حدیث ضعیف ہے'اس کی سند میں یزید بن سنان الرہاوی ضعیف ہے اور اس کا مجہول ہے۔(واللہ اعلم!)

حدیث نمبر ٧٥٩ـ

حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا:'' (متفق علیہ) یعنی (کوئی چیز) پیتے وقت برتن کے اندر ہی سانس لینے سے (منع فرمایا ہے)۔

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (١/ ٢٥٣ـفتح)' ومسلم (٢٦٧)(٦٥)

حدیث نمبر ٧٦٠ـ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پانی ملا ہوا دودھ پیش کیا گیا۔(اس وقت) آپ کی دائیں طرف ایک دیہاتی تھا اور آپ کی بائیں جانب حضرت ابوبکرؓ تھے۔آپ نے اسے نوش فرمایا پھر دیہاتی کو دے دیا اور فرمایا:'' دائیں طرف والا (پہلے) پھر دائیں طرف والا (آخر تک اسی ترتیب کے ساتھ)۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (٥/ ٢٠١ـفتح)' ومسلم (٢٠٢٩)

حدیث نمبر ٧٦١ـ

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کوئی مشروب پیش کیا گیا' آپ نے اس میں سے نوش فرمایا۔آپ کے دائیں طرف ایک نوعمر لڑکا تھا۔اور بائیں طرف کچھ عمر رسیدہ بزرگ تھے' آپ نے لڑکے سے فرمایا:'' کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں یہ مشروب ان عمر رسیدہ لوگوں کو دے دوں؟'' اس لڑکے نے کہا: نہیں' اللہ تعالیٰ کی قسم! میں آپ سے ملنے والے اپنے حصے

میں کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے وہ برتن اس لڑکے کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ (متفق علیہ)
توثيق الحديث کے لیے حدیث نمبر (۵۷۳) ملاحظہ فرمائیں۔

۱۱۲۔ باب: مشکیزے یا اس جیسی چیز (ٹونٹی وغیرہ) کو منہ لگا کر پانی پینا مکروہ ہے مگر یہ کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں۔

حديث نمبر ۷۶۲۔
حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزوں کے منہ موڑنے سے منع فرمایا ہے یعنی ان کے منہ موڑ اور کھول کر ان سے پانی پیا جائے۔ (متفق علیہ)
توثيق الحديث :أخرجه البخاری (۱۰/ ۸۹۔فتح)، ومسلم (۲۰۲۳)(۱۱۱)
حديث نمبر ۷۶۳۔
حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا: "کہ مشکیزے یا اسی جیسی کسی چیز سے (براہ راست پانی وغیرہ) پیا جائے۔ (متفق علیہ)
توثيق الحديث :أخرجه البخاری (۱۰/ ۹۰۔فتح)،
حدیث کا یہ حصہ صرف بخاری میں ہے، مسلم میں نہیں اور اس حدیث کا دوسرا حصہ جو یہاں ذکر نہیں، وہ مسلم (۱۶۰۹) میں بھی موجود ہے۔
حديث نمبر ۷۶۴۔
حضرت ام ثابت کبشہ بنت ثابت، حضرت حسان بن ثابتؓ کی بہن بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے کھڑے کھڑے ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کے منہ سے پانی پیا، پس میں اٹھی اور اس مشکیزے کے منہ والا حصہ (تبرک کے لیے) کاٹ لیا۔ (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)
حضرت ام ثابتؓ نے مشکیزے کا منہ اس لیے کاٹا تا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے لگنے والے حصے کو تبرکاً محفوظ کر لیں اور اسے عام استعمال سے بچائیں اور یہ حدیث جوز کے بیان پر محمول ہے اور پہلی دو حدیثیں افضل و اکمل طریقے کے بیان پر محمول ہیں واللہ اعلم!
توثيق الحديث :صحيح۔أخرجه الترمذی (۱۸۹۲)، وابن ماجه

(۲۴۳۳)باسناد صحیح

۱۱۳۔باب: مشروب میں پھونک مارنے کی کراہت

حدیث نمبر ۷۶۵۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کیا کہ اگر میں برتن میں تنکا وغیرہ دیکھوں (تو پھر کیا کروں)؟ آپ نے فرمایا: "اسے گرادو۔" اس نے پوچھا کہ میں ایک سانس سے سیراب نہیں ہوتا (تو کیا کروں)؟ آپ نے فرمایا: "تو اس وقت پیالے کو منہ سے دور کرلو (اور سانس لے لو)۔" (ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث :صحیح:أخرجه مالک فی ((الموطأ)) (۹۴۵/۲)، ومن طریقه الترمذی((۱۸۸۷)، وأحمد (۳۲/۳)

حدیث نمبر ۷۶۶۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا: (ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث :صحیح۔أخرجه أبو داود(۳۷۲۸)، والترمذی(۱۸۸۸)، وابن ماجه(۳۴۲۸، ۳۴۲۹)

۱۱۴۔باب: کھڑے کھڑے پانی پینا جائز ہے لیکن بیٹھ کر پینا اکمل وافضل ہے۔

موضوع کے متعلق ایک تو حضرت کبشہؓ کی وہ حدیث ہے جو حدیث نمبر (۷۶۴) کے تحت گزر چکی ہے اور چند احادیث درج ذیل ہیں:۔

حدیث نمبر ۷۶۷۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا تو آپ نے اسے کھڑے کھڑے (متفق علیہ) پیا فرمایا:

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری(۸۱/۱۰۔فتح)، ومسلم(۲۰۲۷)

حدیث نمبر ۷۶۸۔

حضرت نزال بن سبرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ (کوفہ میں) باب رحبہ پر تشریف لائے تو کھڑے ہوکر پانی پیا اور فرمایا بلاشبہ لوگ کھڑے ہوکر پانی پینے کو ناپسند سمجھتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اسی طرح کیا جس طرح تم نے مجھے کرتے دیکھا ہے۔(بخاری)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (۱۰/ ۸۱۔فتح)۔

آیت نمبر ۷۶۹۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں چلتے ہوئے (بھی کوئی چیز) کھا لیتے اور کھڑے کھڑے (پانی وغیرہ) پی لیتے تھے۔(ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث :أخرجه الترمذی (۱۸۸۰)، وابن ماجه (۳۳۰۱)، وأحمد (۲/ ۱۰۸)، والدارمی (۲/ ۱۲۰)

حدیث نمبر ۷۷۰۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد شعیب سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے اور بیٹھے (دونوں طرح کوئی چیز) پیتے دیکھا ہے۔(ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث :حسن ۔أخرجه الترمذی (۱۸۸۳) وسنده حسن۔

حدیث نمبر ۷۷۱۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی آدمی کھڑے ہوکر پانی پیے۔قتادہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت انسؓ سے پوچھا (کھڑے ہوکر) کھانا کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ تو انھوں نے فرمایا یہ تو سب سے بدتر یا سب سے خبیث عمل ہے۔(مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہوکر پینے سے سختی سے ڈانٹا اور منع فرمایا۔

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (۲۰۲۴)(۱۱۳)، والرواية الثانية عنده (۲۰۲۴)

حدیث نمبر ۷۷۲۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر ہرگز نہ پیے اور اگر تم میں سے کوئی شخص بھول کر پی لے تو وہ قے کر دے۔'' (مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (٢٠٢٦)

۱۱۵۔ باب: مستحب ہے کہ پلانے والا سب سے آخر میں پیے۔

حديث نمبر ۷۷۳۔

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو پلانے والا (ساقی) خود سب سے آخر میں پیے (ترمذی۔ حدیث حسن صحیح ہے)

توثيق الحديث :صحيح أخرجه الترمذى (١٨٩٤)'وابن ماجه (٣٤٣٤)'
وهو عندمسلم (٦٨١) فى حديث مطول۔

۱۱۶۔ باب: سونے چاندی کے علاوہ پاک برتنوں سے پینا اور نہر وغیرہ سے برتن اور ہاتھ کے بغیر منہ لگا کر پینا جائز ہے اور کھانے پینے اور طہارت و دیگر استعمالات میں سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال حرام ہے۔

حديث نمبر ۷۷۴۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نماز کا وقت ہو گیا پس جن لوگوں کے گھر قریب تھے وہ (وضو کرنے کے لیے) اپنے اپنے گھروں کو جانے کے لیے کھڑے ہو گئے اور کچھ لوگ باقی رہ گئے' پس اتنے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پتھر کا ایک برتن پیش کیا گیا' وہ برتن اتنا چھوٹا تھا کہ اس میں ہتھیلی بھی نہیں پھیل سکتی تھی۔ پس سب لوگوں نے (اس برتن کے پانی سے) وضو کیا۔ لوگوں نے پوچھا تم کتنے آدمی تھے؟ حضرت انسؓ نے بتایا کہ اسی (۸۰) سے کچھ زیادہ تھے۔ (متفق علیہ۔ یہ روایت بخاری کی ہے)

اور صحیح کی ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے پانی کا برتن منگایا تو ایک چوڑا کشادہ اور کم گہرائی والا پیالہ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا' جس میں تھوڑا سا پانی تھا' آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں اس میں رکھیں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں پانی کو دیکھنے لگا کہ وہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا' میں نے

اندازہ کیا کہ ستر، اسی آدمیوں نے اس پانی سے وضو کیا۔

توثيق الحديث :أخرجه البخاري (١/ ٣٠١۔فتح)، والرواية الثانية عند البخاري (١/ ٢٧١۔فتح)، ومسلم (٢٢٧٩)

حدیث نمبر ٧٧٥۔

حضرت عبداللہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے پیتل کے ایک برتن میں آپ کو پانی پیش کیا، پس آپ نے وضو فرمایا۔'' (بخاری)

توثيق الحديث :أخرجه البخاري (١/ ٣٠٢۔فتح)۔

حدیث نمبر ٧٧٦۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری آدمی کے پاس گئے آپ کے ہمراہ آپ کا ایک ساتھی بھی تھا، رسول اللہ ﷺ نے (اس انصاری سے) فرمایا: ''اگر تیرے پاس مشکیزے میں اس رات کا باسی (ٹھنڈا) پانی ہے تو ہمیں پینے کے لیے دے دے) ورنہ ہم (نہر وغیرہ سے) منہ لگا کر پی لیں گے۔'' (بخاری)

توثيق الحديث :أخرجه البخاري (١٠/ ٧٥)

حدیث نمبر ٧٧٧۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ریشمی لباس پہننے اور سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے ہمیں منع فرمایا اور فرمایا: ''یہ چیزیں ان کافروں کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث: أخرجه البخاري (١٠/ ٩٤۔فتح)، ومسلم (٢٠٦٧)

حدیث نمبر ٧٧٨۔

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے، تو وہ یقیناً اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ داخل کرتا ہے۔'' (متفق علیہ)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''یقیناً جو شخص چاندی کے اور سونے کے برتن میں کھاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ داخل کرتا ہے۔'' اور مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے: ''جو شخص سونے یا چاندی کے

برتن میں کھاتا یا پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ داخل کرتا ہے۔“

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۱۰/ ۹۶۔فتح)، ومسلم (۲۰۶۵)، والروایة الثانیة عندمسلم (۲۰۶۵)(۲)

لباس کا بیان

۱۱۷۔ باب: سفید لباس پہننا مستحب ہے اور سرخ، سبز، زردہ اور سیاہ رنگ کے کپڑے پہننا جائز ہے نیز سوتی السی، بالوں اور اون وغیرہ سے تیار شدہ ملبوسات پہننا جائز جبکہ ریشم پہننا (مردوں کے لیے) حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے بنی آدم! ہم نے تم پر لباس اتارا جو تمہاری ستر پوشی کرتا ہے اور زینت کا سامان اتارا اور پرہیز گاری کا لباس، یہ زیادہ بہتر ہے۔“ (سورة الأعراف : ۲٦)

اور فرمایا: ”اور تمہارے لیے ایسے لباس (قمیض، زرہ) بنائے جو تمہیں گرمی اور سردی سے بچاتے ہیں اور ایسے لباس بھی جو لڑائی میں تمہارا بچاؤ کرتے ہیں۔“ (سورة النحل : ۸۱)

حدیث نمبر ۷۷۹۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سفید کپڑے پہنا کرو اس لیے کہ وہ تمہارے بہترین کپڑے ہیں اور اپنے مردوں کو انہی (سفید کپڑوں) میں کفنایا کرو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث :صحیح أخرجه أبو داود (۳۸۷۸)، والترمذی (۹۹۴)، وابن ماجه (۱۴۷۲و ۳۵٦٦)

حدیث نمبر ۷۸۰۔

حضرت سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سفید کپڑے پہنا کرو اس لیے کہ وہ زیادہ پاکیزہ اور زیادہ صاف وعمدہ ہیں اور اپنے مردوں کو بھی اسی میں کفن دو۔“ (نسائیؒ حاکمؒ حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث :صحیح۔ أخرجه الترمذی (۲۸۱۰)، والنسائی (۸/ ۲۰۵)، والحاکم (۴/ ۱۸۵)

حدیث نمبر ۷۸۱۔

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میانہ قد تھے' میں نے آپ کو سرخ جوڑا زیب تن کیے ہوئے دیکھا اور میں نے آپ سے زیادہ حسین کوئی نہیں دیکھا۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری (۳۰۵/۱۰۔فتح)' ومسلم(۲۳۳۷)

حدیث نمبر ۷۸۲۔

حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو مکہ میں جبکہ آپ ابطح میں تھے' سرخ رنگ کے چمڑے سے بنے ہوئے خیمے میں دیکھا۔حضرت بلالؓ آپ کے وضو کا پانی لے کر خیمے سے باہر نکلے' پس کسی کو تو کچھ چھینٹے ملے اور بعض کو کچھ پانی مل گیا' پھر نبی ﷺ بھی باہر تشریف لائے۔آپ نے سرخ جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا۔گویا کہ میں آپ کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔آپ نے وضو فرمایا اور حضرت بلالؓ نے اذان دی پس میں حضرت بلالؓ کے چہرے کا ادھر ادھر پھرنا دیکھ رہا تھا وہ (حی علی الصلوٰۃ) چہرے کو دائیں طرف اور (حی علی الفلاح) پر بائیں طرف پھرتے پھر آپ کے لیے ایک چھوٹا سا نیزہ (بطور سترہ) گاڑ دیا گیا' پس آپ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی' آپ کے (سترے کے) آگے سے کتا اور گدھا گزرجاتا تو اسے منع نہ کیا جاتا تھا۔(متفق علیہ)

توثیق الحدیث :أخرجه البخاری(۴۸۵/۱۔فتح)' ومسلم(۵۰۳)

حدیث نمبر ۷۸۳۔

حضرت ابو رمثہ رفاعہ تیمیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے جسم اطہر پر دو سبز رنگ کے کپڑے تھے۔(ابوداؤد۔ترمذی صحیح ہے)

توثیق الحدیث :صحیح: أخرجه أبو داود(۴۰۶۵)'والترمذی (۲۸۱۲)'والنسائی (۲۰۴/۸)بإسنا د صحیح۔

حدیث نمبر ۷۸۴۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن مکے میں داخل ہوئے تو آپ پر سیاہ عمامہ تھا۔(مسلم)

توثیق الحدیث :أخرجه مسلم(۱۳۵۸)

حدیث نمبر ۷۸۵۔

حضرت ابوسعید عمرو بن ؓ حریثؓ بیان کرتے ہیں گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ ہے ٗ آپ نے اس کے دونوں کناروں کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا ہے۔ (مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطاب فرمایا تو اس وقت آپ پر سیاہ عمامہ تھا ۔

توثيق الحديث :أخرجه مسلم(۱۳۵۹)' والرواية الثانية عند مسلم (۱۳۵۹)(۴۵۳)

حدیث نمبر ۷۸۶۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید سوتی کپڑوں میں کفنایا گیا جو (یمن کے علاقے) سحول کے بنے ہوئے تھے ٗ ان میں قمیض تھی نہ پگڑی۔ (متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری(۱۳۵/۳ ـفتح)' ومسلم(۹۴۱)

حدیث نمبر ۷۸۷۔

حضرت عائشہؓ ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے تو آپ پر سیاہ بالوں کی بنی ہوئی نقش ونگار والی ایک چادر تھی۔ (مسلم)

توثيق الحديث :أخر جه مسلم(۲۰۸۱)

حدیث نمبر ۷۸۸۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک سفر تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس پانی ہے؟'' میں نے کہا جی ہاں! پس آپ اپنی سواری سے اترے او رچل پڑے حتیٰ کہ آپ رات کی تاریکی میں اوجھل ہو گئے پھر آپ تشریف لائے تو میں نے برتن سے آپ پر پانی ڈالا' آپ نے اپنا چہرہ مبارک دھویا۔ آپ کے اوپر اونی جبہ تھا ٗ آپ نے اس میں سے اپنے بازو نکالنا چاہے لیکن نہ نکال سکے ٗ حتیٰ کہ آپ نے انہیں جبے کے نیچے سے نکالا۔ آپ نے اپنے بازو دھوئے او رسر کا مسح کیا پھر میں جھکا تا کہ آپ کے موزے اتاروں تو آپ نے فرمایا: ''انہیں چھوڑ دو اس لیے کہ میں

نے پاؤں پاکیزگی کی حالت میں ان میں داخل کیے ہیں۔'' اور آپ نے ان پر مسح فرمایا:'' (متفق علیہ)
اور ایک روایت میں ہے:'' آپ کے جسم اطہر پر شامی حبہ تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔
اور ایک روایت میں ہے: یہ غزوۂ تبوک کا واقعہ ہے۔
توثیق الحدیث :أخرجه البخاری
(۱/۲۸۵۔۲۸۶۔فتح)'ومسلم (۲۷۳)(۷۹)'والروایۃالثانیۃ عندالبخاری
(۱/۴۷۳۔فتح) 'ومسلم (۲۷۳)(۷۷)'والثالثۃ عند البخاری (۸/۱۲۵۔فتح)۔

۱۱۸۔باب: قمیض پہننا مستحب وپسندیدہ ہے۔

حدیث نمبر ۷۸۹۔
حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کپڑوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ قمیض تھی۔(ابو داؤد۔ترمذی۔حدیث حسن ہے)
توثیق الحدیث :صحیح۔أخرجه أبو داود (۴۰۲۵)'والترمذی (۱۷۶۲)'وابن ماجه (۳۵۷۵)

۱۱۹۔باب: قمیض،آستین،ازار(تہبند،شلوار وغیرہ) اور پگڑی کا کنارہ کتنا لمبا ہو؟ نیز ان میں سے کسی بھی چیز کو بطور تکبر لٹکانا حرام ہے اور تکبر کے بغیر لٹکانا مکروہ وناپسندیدہ ہے۔

حدیث نمبر ۷۹۰۔
حضرت اسماء بنت یزید انصاریہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قمیض کی آستینیں کلائی تک تھی۔(ابو داؤد،ترمذی۔حدیث حسن ہے)
توثیق الحدیث کے لیے حدیث نمبر (۵۱۹) ملاحظہ فرمائیں۔
حدیث نمبر ۷۹۱۔
حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:'' جو شخص بطور تکبر اپنے کپڑے کو (زمین پر) لٹکاتا ہے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔'' یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ نے کہا

اللہ کے رسول! میرا تہ بند تو نیچے لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کا بہت خیال رکھوں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”یقیناً آپ ان لوگوں میں سے نہیں جو بطور تکبر ایسا کرتے ہیں۔“ (بخاری۔ مسلم نے بھی اس کا بعض حصہ روایت کیا ہے)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (۱۹/۷ ۔فتح)‘ومسلم (۲۰۸۵)

حدیث نمبر ۷۹۲۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس شخص کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا جو بطور تکبر اپنا ازار لٹکاتا ہے۔“ (متفق علیہ)

توثيق الحديث کے لیے حدیث نمبر (۶۱۶) ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۷۹۳۔

حضرت ابو ہریرہ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تہ بند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہے وہ آگ میں ہے۔“ (بخاری)

توثيق الحديث :أخرجه البخاری (۲۵۶/۱۰ ۔فتح)۔

حدیث نمبر ۷۹۴۔

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تین قسم کے آدمی ایسے ہیں جن سے روز قیامت اللہ تعالیٰ کلام فرمائے گا نہ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا اور نہ انہیں پاک فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔“ راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ایسے فرمایا۔

حضرت ابو ذرؓ نے عرض کیا: وہ نامراد ہوئے اور خسارے میں مبتلا ہو گئے! اللہ کے رسول! یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ٹخنون سے نیچے کپڑا لٹکانے والا (۲) احسان کر کے احسان جتلانے والا (۳) اور جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان بیچنے والا۔“ (مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ”اپنا ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔“

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (۱۰۶)

حدیث نمبر ۷۹۵۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کپڑے کا لٹکانا ازار، قمیض اور پگڑی میں ہے

جو شخص کسی بھی کپڑے کو بطور تکبر لٹکائے گا تو اللہ تعالیٰ روز قیامت (نظر رحمت سے) اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔" (ابوداؤد، نسائی۔ حدیث صحیح ہے)

توثيق الحديث :صحيح ـأخرجه أبو داود(

٤٠٩٤)' والنسائی (٢٠٨/٨)' وابن ماجه(٣٥٧٦)

حدیث نمبر ٧٩٦۔

حضرت ابو جری جابر بن سلیمؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ لوگ اس کی رائے پر عمل کرتے ہیں' وہ جو کچھ بھی کہتا ہے لوگ اسے قبول کرتے ہیں۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہیں۔ میں نے دو مرتبہ کہا علیک السلام یا یارسول الله! آپ نے فرمایا: "تم علیک السلام نہ کہو' علیک السلام تو مُردوں کا سلام ہے' تم السلام علیک کہو۔" حضرت ابو جری بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا: کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا: "میں اس اللہ کا رسول ہوں کہ جب تجھے کوئی تکلیف پہنچے اور تو اس سے دعا کرے تو وہ تجھ سے وہ تکلیف دور کر دے۔ جب تو قحط سالی میں مبتلا ہوا اور تو اس سے دعا کرے تو وہ تیرے لیے نباتات نکال دے گا اور جب کبھی تو جنگل اور بے آب و گیاہ بیابان میں ہو اور تیری سواری گم ہو جائے تو تو اس سے دعا کرے تو وہ تیری سواری تجھے لوٹا دے" حضرت ابو جریؓ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: "کبھی کسی کو گالی نہ دینا" وہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کسی آزاد آدمی کو گالی دی نہ کسی غلام کو اور نہ کسی اونٹ اور بکری ہی کو اور آپ نے یہ وصیت فرمائی: "کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا' اگر تم اپنے بھائی سے بات کرو تو تمہارا چہرہ اس کے لیے خندہ و شگفتہ ہونا چاہیے اس لیے کہ یہ بھی نیکی ہے اور اپنے ازار کو آدھی پنڈلی تک بلند رکھو اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر ٹخنوں تک بلند رکھنا اور ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے سے بچنا' اس لیے کہ یہ تکبر میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں فرماتا اور اگر کوئی آدمی تجھے گالی وغیرہ دے یا وہ تجھے کسی چیز پر عار دلائے جو تجھ میں ہے' جسے وہ جانتا ہے تو تم اسے عار نہ دلانا جو تم جانتے ہو کہ وہ اس میں ہے' اس لیے کہ اس کا وبال اسی پر ہے۔" (ابوداؤد' ترمذی۔ سند صحیح ہے۔)

توثيق الحديث :أخرجه أبو داود(٤٠٨٤)' والترمذی (٢٧٢٢)' وأحمد (٦٣/٥ و ٦٤)۔

حدیث نمبر ۷۹۷۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک آدمی اپنا ازار (ٹخنوں سے نیچے) لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''جاؤ اور وضو کرو۔'' پس وہ گیا اور اس نے وضو کیا، پھر آیا تو آپ نے پھر فرمایا: ''جاؤ اور وضو کرو۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ آپ اسے وضو کرنے کا حکم فرماتے ہیں اور پھر خاموش ہو جاتے ہیں (دوبارہ وضو کی وجہ نہیں بتاتے)؟ آپ نے فرمایا: ''اس لیے کہ وہ اپنا ازار (ٹخنوں سے نیچے) لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ ازار لٹکا کر نماز پڑھنے والے آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتا: '' (ابوداؤد۔ مسلم کی طرط پر سند صحیح ہے)

توثيق الحديث :ضعيف:أخرجه أبو داود (٦٣٨ و ٤٠٨٦)۔

اس کی سند ابو جعفر کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کا مفہوم صحیح احادیث سے ثابت ہے، جیسا کہ ابوداؤد (۶۳۷) میں صحیح سند کے ساتھ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''

((مَنْ أَسْبَلَ اِذَارَهُ فِیْ صَلَاتِهٖ خُيَلَاءَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ فِیْ حِلٍّ وَلَا حَرَامٍ)) جس نے ازراہ تکبر نماز میں اپنا تہ بند لٹکایا تو نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے ذمہ اس کے لیے جنت کو حلال کرنا اور جہنم کو حرام کرنا۔

حدیث نمبر ۷۹۸۔

حضرت قیس بن بشر تغلبی بیان کرتے ہیں کہ میرے والد (بشر) نے جو حضرت ابوداؤدؓ کے ہمنشین تھے، مجھے بتایا کہ دمشق میں ایک آدمی تھے جو نبی ﷺ کے صحابہ کرام میں سے تھے، انہیں سہل بن حنظلیہؓ کہا جاتا تھا، وہ تنہائی پسند تھے اور لوگوں کے ساتھ بہت کم اٹھتے بیٹھتے تھے۔ پس وہ نماز ہی میں مصروف رہتے تھے، جب نماز سے فارغ ہوتے تو وہ تسبیح و تکبیر کا ورد کرنے میں مصروف رہتے حتیٰ کہ اپنے اہل خانہ کے پاس پہنچ جاتے۔ ایک روز وہ ہمارے پاس سے گزرے جب کہ ہم حضرت ابودرداءؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ابو درداءؓ نے انہیں کہا: کوئی ایسی بات بتائیں جو ہمیں نفع پہنچائے۔ اور آپ کو نقصان نہ پہنچائے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا: '' پس جب وہ واپس آیا تو ان میں سے ایک آدمی آیا اور اس مجلس میں بیٹھ گیا جس میں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے، اس شخص نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا اگر تم وہ منظر دیکھتے جب ہمارے دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی (تو کیا ہی اچھا ہوتا) پس فلاں آدمی نے نیزہ

اٹھایا اور کسی کو مارا اور کہا لو مجھ سے لڑائی کا مزہ چھکو میں ایک غفاری لڑکا ہوں! (بتاؤ) اس کی اس بات کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا میرا تو خیال ہے کہ اس کا اجر ضائع ہو گیا۔ دوسرے آدمی نے یہ بات سنی تو اس نے کہا میرے خیال میں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس پر یہ دونوں جھگڑنے لگے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے سن لیا۔ پس آپ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! اس میں کوئی حرج نہیں کہ اسے اجر بھی دیا جائے اور اس کی تعریف بھی کی جائے۔'' پس میں نے حضرت ابو درداء ؓ کو دیکھا کہ وہ اس بات پر خوش ہوئے ہیں اور اس کی طرف سر اٹھا کر فرما رہے ہیں: کیا تم نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ وہ کہنے لگے: ہاں! وہ ان سے مسلسل یہ بات کہتے رہے حتیٰ کہ میں کہنے لگا کہ وہ (ابن حنظلیہ ؓ) ضرور گھٹنوں پر بیٹھ جائیں گے (یہ زیادہ قربت ظاہر کرنے کے لیے استعارہ ہے)

راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ (سہل بن حنظلیہ ؓ) کسی دوسرے دن ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابو درداء ؓ نے انہیں پھر کہا کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جو ہمارے لیے نفع مند اور آپ کے لیے نقصان دہ نہ ہو؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''(جہادی) گھوڑوں پر خرچ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو صدقے کے لیے اپنا ہاتھ کھلا رکھے اور اسے بند نہ کرے۔''

پھر ایک دن وہ ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابو درداء ؓ نے انہیں کہا: ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جو ہمیں نفع پہنچائے اور آپ کو نقصان نہ پہنچائے؟ انھوں نے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خریم اسدی اچھا آدمی ہے اگر اس کے سر کے بال لمبے نہ ہوتے اور اس کا ازار (ٹخنوں سے نیچے) نہ لٹکا ہوا ہوتا۔'' جب حضرت خریم ؓ کو یہ بات پہنچی تو انھوں نے جلدی سے ایک چھری لی اور اپنے لمبے بالوں کو کانوں کے برابر کاٹ لیا اور اپنے ازار کو نصف پنڈلی تک کر لیا۔

وہ پھر کسی روز ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابو درداء ؓ نے انہیں پھر کہا: کوئی ایسی بات بتائیں جو ہمارے لیے نفع بخش ہو اور تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچائے۔ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم اپنے بھائیوں کے پاس جانے والے ہو، پس اپنے کجاووں اور اپنے لباس کو درست کر لو حتیٰ کہ تم ایسے ہو جاؤ جیسے چہرے پر تل والا شخص لوگوں میں نمایاں ہوتا ہے (یعنی گھر جانے کے لیے تیاری کرو) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ''فحش'' (بلا ارادہ بری شکل وصورت اختیار کرنا) اور ''تفحش'' (ارادی طور پر بری شکل وصورت اختیار کرنا) کو پسند نہیں فرماتا۔'' (ابوداؤد۔ سند حسن ہے، البتہ قیس بن بشر راوی کے ثقہ

اورضعیف ہونے میں محدیثن میں اختلاف ہے' جبکہ امام مسلم نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔)
توثيق الحديث :حسن اِن شاء الله۔أخرجه أبو داود (٤٠٨٩) ،وأحمد (٤/١٧٩۔١٨٠) ،والحاكم (٤/١٨٣)

یہ حدیث انشاءاللہ حسن ہے۔اس کی سند میں ہشام بن سعد راوی صدوق ہے اور قیس بن بشر کو ضعیف کہنا درست نہیں' کیونکہ ابو حاتم نے کہا ہے کہ میں اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں پاتا اور ابن حبان نے اسے ''الثقات'' میں ذکر کیا ہے اور اس کا باپ بشر بن قیس تابعی ہے اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

حديث نمبر ٧٩٩۔

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''مسلمان کا ازار آدھی پنڈلی تک ہے اور اگر آدھی پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان ہو تو اس میں بھی کوئی حرج یا کوئی گناہ نہیں' پس جو ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ آگ میں ہوگا اور جو شخص بطور اپنا ازار گھسیٹتا ہوا چلے گا تو (قیامت والے دن) اللہ تعالیٰ (نظر رحمت سے)اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔''(ابوداؤد۔سند صحیح ہے)

توثيق الحديث :صحيح۔ أخرجه أبو داود (٤٠٩٣)،وابن ماجه (٣٥٧٣)وغير هما باسناد صحيح۔

حديث نمبر ٨٠٠۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور میرا تہ بند لٹکا ہوا تھا' آپ نے فرمایا:''عبداللہ! اپنا تہ بند اونچا کرو۔''پس میں نے اسے اونچا کرلیا' آپ نے پھر فرمایا:''اونچا کرو۔'' میں نے اونچا کرلیا: پس اس کے بعد میں ہمیشہ اس کا خیال کرتا رہا۔لوگوں نے پوچھا کہ تہ بند کہاں تک ہو ؟انھوں نے (ابن عمر) نے کہا کہ آدھی پنڈلیوں تک۔(مسلم)

توثيق الحديث :أخرجه مسلم (٢٠٨٦)

حديث نمبر ٨٠١۔

حضرت ابن عمرؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا لٹکا کر چلتا ہے تو قیامت والے دن اللہ تعالیٰ اس کیطرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔''ام سلمہؓ نے کہا عورتیں اپنی چادروں کے کے دامن کے بارے میں کیا کریں؟ آپ نے فرمایا:''وہ (نصف پنڈلی سے

)ایک بالشت نیچے لٹکا لیں۔'' انھوں نے کہا کہ اس طرح تو ان کے پاؤں نظر آئیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''وہ ایک ہاتھ کے برابر لٹکا لیں اور اس سے زیادہ لٹکائیں۔'' (ابوداؤد۔ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث :صحیح ۔ أخرجه أبو داود (۴۱۱۹)، والترمذی (۱۷۳۱)، والنسائی (۸/ ۲۰۹)، وإسناد صحیح۔

۱۲۰۔باب: تواضع کے طور عمدہ اور فاخرانہ لباس نہ پہننا مستحب ہے

حدیث نمبر ۸۰۲۔

حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرتے ہوئے عمدہ لباس پہننا چھوڑ دیا جبکہ اس کی طاقت بھی رکھتا ہو تو قیامت والے دن اللہ تمام مخلوقات کے سامنے اسے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ ایمان کے جوڑوں میں سے وہ جونسا جوڑا چاہے زیب تن کے لے۔'' (ترمذی۔حدیث حسن ہے)

توثیق الحدیث :حسن أخرجه الترمذی (۲۴۸۱) وأحمد (۳/ ۴۳۸ و ۴۳۹)، والحاکم (۴/ ۱۸۳) بإسناد حسن۔

۱۲۱۔باب: لباس میں میانہ روی اختیار کرنا مستحب ہے اور کسی ضرورت کے بغیر اور شرعی مقصود کے بغیر ایسا حقیر لباس نہ پہنے جو اس کی شخصیت کو عیب ناک کر دے۔

حدیث نمبر ۸۰۳۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہ پسند فرماتا کہ وہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھے۔'' (ترمذی۔حدیث حسن ہے۔)

توثیق الحدیث :صحیح بشواهده :أخرجه الترمذی (۲۸۱۹) بإسناد حسن سنن نسائی (۸/ ۱۹۶) اور مسند احمد (۳/ ۴۷۳، ۴۷۴) میں جید سند کے ساتھ ابوالاحوص عن ابیہ سے اس کا ایک شاہد موجود ہے، لہٰذا مجموعی طور پر یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲۲۔ باب: مردوں کے لیے ریشم پہننا، اس پر بیٹھنا اور اس پر ٹیک لگانا حرام ہے جبکہ عورتوں کے لیے اسے پہننا جائز ہے۔

حديث نمبر ۸۰۴۔

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ریشم کا لباس نہ پہنو اس لیے کہ جو مرد اسے دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاري (۱۰/۲۸۴۔فتح)، ومسلم (۲۰۶۹)(۱۱)

حديث نمبر ۸۰۵۔

حضرت عمر بن خطابؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ریشم تو صرف وہی پہنتا ہے جس کا کوئی حصہ نہیں۔'' (متفق علیہ)

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے: ''جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔''

توثيق الحديث :أخرجه البخاري (۱۰/۲۸۵۔فتح)، ومسلم (۲۰۶۸)(۸)

حديث نمبر ۸۰۶۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس (مرد) نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔'' (متفق علیہ)

توثيق الحديث :أخرجه البخاري (۱۰/۲۸۴۔فتح)، ومسلم (۲۰۷۳)

حديث نمبر ۸۰۷۔

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ریشم پکڑا تو اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھ لیا اور سونے کو پکڑ کر اپنے بائیں ہاتھ میں رکھ لیا پھر فرمایا: ''یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔'' (ابوداؤد۔ سند حسن ہے)

توثيق الحديث :صحيح بشواهدهُ:أجرجه أبو داود (۴۰۵۷)، والنسائی (۸/۱۶۰)، وابن ماجه (۳۵۹۵) ، وأحمد (۱/۱۱۵) اس کی سند حسن ہے۔ اس لیے کہ ابو افلح ہمدانی صدوق ہے۔ نیز اس حدیث کے بہت سے شواہد ہیں۔ پس یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

حدیث نمبر ۸۰۸۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ریشم کا لباس اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام اور ان کی عورتوں کے لیے حلال کیا گیا ہے۔'' (ترمذی۔حدیث حسن صحیح ہے)

توثیق الحدیث: صحیح بماقبلة۔أخرجه الترمذی (۱۷۲۰)، وأحمد (۳۹۴/۴ و ۴۰۷)

اس حدیث کی سند اگرچہ منقطع ہے سعید بن ابی ہند نے ابوموسیٰ سے کچھ نہیں سنا اور نہ اس کی اس سے ملاقات ثابت ہے لیکن پہلے صحیح حدیث کی وجہ سے یہ بھی صحیح ہے۔

حدیث نمبر ۸۰۹۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے، ریشم کا لباس پہننے اور اس پر بیٹھنے سے ہمیں منع فرمایا ہے:'' (بخاری)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲۹۱/۱۰۔فتح)۔

۱۲۳۔باب: جس شخص کو خارش ہو اس کے لیے ریشم کا لباس پہننا جائز ہے۔

حدیث نمبر ۸۱۰۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو ریشم کا لباس پہننے کی اجازت ورخصت دے دی تھی، اس لیے کہ ان دونوں کو خارش تھی۔ (متفق علیہ)

توثیق الحدیث: أخرجه البخاری (۲۹۵/۱۰۔فتح)، و،مسلم (۲۰۷۶)

۱۲۴۔باب: چیتے کی کھال پر بیٹھنے اور اس پر سوار ہونے کی ممانعت

حدیث نمبر ۸۱۱۔

حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ریشم اور چیتے کی کھال پر سوار نہ ہونا۔''

(حدیث حسن ہے اسے ابوداؤد وغیرہ نے حسن سند روایت کیا ہے)

توثیق الحدیث: صحیح۔أخرجه أبو داود (۴۱۲۹)، وابن ماجه (۳۶۵۶)

حدیث نمبر ۸۱۲۔
حضرت ابوملیح اپنے باپ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ان کی سندیں صحیح ہیں)
اور ترمذی کی روایت ہے: ''آپ نے درندوں کی کھالوں کو (چٹائی وغیرہ کے طور پر) بچھا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔''
توثيق الحديث: صحيح۔أخرجه أبو داود (۴۱۳۲)، والنسائی (۱۷۶/۷)، والترمذی (۱۷۷۰)، وأحمد (۷۴/۵ و ۷۵) والحاكم (۱۴۸/۱)

۱۲۵۔ باب: نیا لباس پہنتے وقت کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

حدیث نمبر ۸۱۳۔
حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کبھی کوئی نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو اس کا نام لیتے مثلاً عمامہ، قمیض یا چادر وغیرہ اور یہ دعا پڑھتے: ''یا اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں تو نے مجھے کپڑا پہنایا، میں اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور جس مقصد کے لیے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر کے تجھ سے پناہ چاہتا ہوں۔'' (ابوداؤدؒ ترمذی۔ امام ترمذی کے حدیث حسن ہے)
توثيق الحديث: صحيح ۔أخرجه أبوداود (۴۰۲۰)، والترمذی (۱۷۶۷)، وأحمد (۳۰/۳ و ۵۰) وغيره هم ۔

۱۲۶۔ باب: لباس پہنتے وقت دائیں طرف سے ابتدا کرنا مستحب ہے۔

اس باب کا مقصود پہلے بیان ہو چکا ہے اور اس میں صحیح احادیث باب نمبر (۹۹) میں بیان ہو چکی ہیں۔

-------------------The End-----------------